

صحیح مسلم اردو

دوم

ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری
(المتوفی ۲۶۱ھ جری)

ترجمہ و مختصر فائدہ: پروفیسر سید محمد سلطان محمود جلالپوری

دارالاحیاء



© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر 202

نام کتاب	:	صحیح مسلم (اردو)
تالیف	:	ابو نعیم مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوریؒ
ترجمہ	:	پروفیسر مسیحی سلطان محمود جلالپوری
جلد	:	دوم
ناشر	:	دارالعلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی



دارالعلم
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

صحیح مسلم (اردو)

کتاب صلاة المسافرين وقصرها — 1570 (685) ☆ کتاب الحج — 3397 (1399)

2

تالیف: ابوحنیفہ مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تفسیر: پروفیسر محمد تقی سلطان محمود جلاپوری

معارفین

قاری طارق جاوید عارفی مولانا محمد آصف شید
مولانا عثمان فاروق سعیدی حافظ رضوان عبداللہ
مولانا حذیفہ نصیر گوندل



دارالعلوم



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین (جلد دوم)

32	مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام	۶- کتاب صلاة المسافرين وقصرها
32	باب: مسافروں کی نماز اور اس کی قصر	۱- بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا
38	باب: منیٰ میں قصر نماز پڑھنا	۲- بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمَنَى
41	باب: بارش کے وقت گھروں میں نماز پڑھنا	۳- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ
	باب: سفر میں نفل نماز سواری پر پڑھنے کا جواز، سواری کا رخ چاہے جدھر بھی ہو	۴- بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ
44	باب: سفر میں دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے	۵- بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ
47	باب: حضر (قیام کی حالت) میں دو نمازیں	۶- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ
49	باب: نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں دونوں طرف سے رخ پھیرنے (نمازیوں کی طرف رخ کرنے) کا جواز	۷- بَابُ جَوَازِ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَالِ
52	باب: امام کی دائیں طرف (کھڑے ہونے) کا استحباب	۸- بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ
53	باب: مؤذن کے اقامت شروع کر لینے کے بعد نفل کا آغاز کرنا نا پسندیدہ ہے	۹- بَابُ كَرَاهَةِ الشَّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ بَابِ: مؤذن کے اقامت شروع کر لینے کے بعد نفل کا المؤذن
54	باب: (جب کوئی انسان) مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟	۱۰- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
56	باب: دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے اور ان کو پڑھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور وہ تمام اوقات میں پڑھی جاسکتی ہیں	۱۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرُكْعَتَيْنِ، وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهِمَا، وَأَنَّهَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ
57	باب: سفر سے واپس آنے والے کے لیے سفر سے آتے ہی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے	۱۲- بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ بَاب: سفر سے واپس آنے والے کے لیے سفر سے آتے قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ
58		

- ۱۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحَى، وَأَنَّ أَقْلَهَا رَكْعَتَانِ، وَأَكْمَلَهَا ثَمَانِ رَكْعَاتٍ، وَأَوْسَطُهَا أَرْبَعُ رَكْعَاتٍ أَوْ سِتٌّ، وَالْحَثُّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا
- باب: نماز چاشت کا استحباب، یہ کم از کم دو رکعتیں، مکمل آٹھ رکعتیں اور درمیانی صورت چار یا چھ رکعتیں ہیں، نیز اس نماز کی پابندی کی تلقین
- 59
- ۱۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ، وَالْحَثُّ عَلَيْهُمَا وَتَخْفِيفُهُمَا وَالْمُحَافَظَةَ عَلَيْهِمَا، وَبَيَانُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِيهِمَا
- باب: فجر کی دو سنتوں کا مستحب ہونا، ان کی ترغیب، ان کو مختصر پڑھنا، ہمیشہ ان کی پابندی کرنا اور اس بات کا بیان کہ ان میں کون سی (سورتوں کی) قراءت مستحب ہے
- 64
- ۱۵- بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّائِيَةِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ، وَبَيَانُ عَدَدِهِنَّ
- باب: فرائض سے پہلے اور بعد میں ادا کی جانے والی سنتوں کی فضیلت اور تعداد
- 69
- ۱۶- بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا، وَفِعْلِ بَعْضِ الرُّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا
- باب: نفل نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا اور رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے
- 71
- ۱۷- بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكْعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ، وَأَنَّ الْوُتْرَ رَكْعَةٌ، وَأَنَّ الرُّكْعَةَ صَلَاةٌ صَحِيحَةٌ
- باب: رات کی نماز، رسول اللہ ﷺ کی رات کی (نماز کی) رکعتوں کی تعداد اور اس بات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے اور ایک رکعت صحیح نماز ہے
- 76
- ۱۸- بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرِضَ
- باب: رات کی نماز کے جامع مسائل، اور اس کا بیان جو سویا رہ گیا یا بیمار ہو گیا
- 83
- ۱۹- بَابُ صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ
- باب: اوائلین کی نماز کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں
- 88
- ۲۰- بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوُتْرَ رَكْعَةٌ
- باب: رات کی نماز دو دو رکعت، اور وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے
- 89
- ۲۱- بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ
- باب: جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھ لے
- 94
- ۲۲- بَابُ أَفْضَلِ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ
- باب: بہترین نماز وہ ہے جس میں تواضع بھر الما قیام ہو
- 95
- ۲۳- بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَحَابَّةٌ فِيهَا الدُّعَاءُ
- باب: رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول کی جاتی ہے
- 95

- ۲۴- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ بَابٍ: رات کے آخری حصے میں دعا اور یاد الہی کی ترغیب،
 اللَّيْلِ وَالْإِحَابَةِ فِيهِ اور اس وقت ان کی قبولیت 96
- ۲۵- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ بَابٍ: قیام رمضان کی ترغیب اور وہ تراویح ہے 98
- ۲۶- بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ بَابٍ: رات کے وقت نبی ﷺ کی نماز اور دعا 102
- ۲۷- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ بَابٍ: رات کی نماز میں طویل قراءت کا استحباب 116
- ۲۸- بَابُ مَا رُوِيَ فِيمَنْ نَامَ اللَّيْلَ أَجْمَعَ حَتَّى أَصْبَحَ بَابٍ: جو شخص ساری رات، صبح تک سویا رہے اس کے متعلق احادیث 118
- ۲۹- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ بَابٍ: نفل نماز گھر میں پڑھنے کا استحباب اور مسجد میں 119
- ۳۰- بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ بَابٍ: رات کے قیام اور دیگر اعمال میں سے ان اعمال کی فضیلت جن پر ہمیشگی ہو 121
- ۳۱- بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ، أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ، حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ بَابٍ: جسے نماز میں اونگھ آئے یا قرآن پڑھنا یا ذکر کرنا دشوار ہو جائے، اسے یہ حکم ہے کہ اس کیفیت کے خاتمے تک وہ سو جائے یا بیٹھ جائے 122

کتاب فضائل القرآن وما يتعلق به قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور 126

- ۳۳- بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ، وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيئٍ آيَةً كَذًّا، وَجَوَازِ قَوْلِ أَنْسِيئَهَا بَابٍ: قرآن کی گمبہاشت کا حکم، یہ کہنا کہ میں نے فلاں آیت بھلا دی ہے ناپسندیدہ ہے البتہ یہ کہنا جائز ہے کہ مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی 126
- ۳۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ بَابٍ: قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا مستحب ہے 129
- ۳۵- بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ سُورَةِ الْفَتْحِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بَابٍ: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی سورہ فتح کی قراءت کا تذکرہ 131
- ۳۶- بَابُ نَزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَابٍ: قرآن مجید کی تلاوت پر سکینت کا نزول 132
- ۳۷- بَابُ فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ بَابٍ: حافظ قرآن کی فضیلت 134
- ۳۸- بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ بَابٍ: ماہر قرآن کی فضیلت اور وہ جو اس میں اکتا ہے (اس کا اجر) 134

- ۳۹- بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ
وَالْحَدَّاقِ فِيهِ، وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ
الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ
- باب: اہل فضل اور مہارت رکھنے والوں کو قرآن مجید سنانا
مستحب ہے، چاہے پڑھنے والا سننے والے سے
افضل ہو
- ۱۳۵
- ۴۰- بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ، وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ
مِنْ حَافِظِهِ لِلْإِسْتِمَاعِ، وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ
وَالْتَدَبُّرِ
- باب: قرآن مجید بغور سننے، سننے کے لیے حافظ قرآن سے
پڑھنے کی فرمائش اور قراءت کے دوران رونے اور
اس پر غور و فکر کرنے کی فضیلت
- ۱۳۶
- ۴۱- بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ
- باب: نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اسے سیکھنے کی فضیلت
- ۱۳۸
- ۴۲- بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ
- باب: قرآن مجید (خصوصاً) سورۃ بقرہ پڑھنے کی فضیلت
- ۱۳۹
- ۴۳- بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ،
وَالْحَثِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَاتِينَ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ
- باب: سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت
اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنے کی ترغیب
- ۱۴۱
- ۴۴- بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكَرْسِيِّ
- باب: سورۃ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت
- ۱۴۳
- ۴۵- بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
- باب: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾ پڑھنے کی فضیلت
- ۱۴۴
- ۴۶- بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ
- باب: معوذتین پڑھنے کی فضیلت
- ۱۴۶
- ۴۷- بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيَعْلَمُهُ، وَفَضْلِ
مَنْ تَعَلَّمَ حِكْمَةً مِنْ فِیهِ أَوْ غَيْرِهِ فَعَمِلَ بِهَا
وَعَلَّمَهَا
- باب: اس شخص کی فضیلت جو خود قرآن کے ساتھ (اس کی
حلاوت کرتے ہوئے) قیام کرتا ہے اور (دوسروں
کو) اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس انسان کی فضیلت
جس نے فقہ وغیرہ پر مشتمل حکمت (سنت) سیکھی،
اس پر عمل کیا اور اس کی تعلیم دی
- ۱۴۶
- ۴۸- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ،
وَبَيَانِ مَعْنَاهَا
- باب: قرآن مجید کو سات حروف پر اتارا گیا، اس کے
مفہوم کی وضاحت
- ۱۴۸
- ۴۹- بَابُ تَرْجِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذَا، الْإِفْرَاطِ
فِي الشَّرْعَةِ، وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ
فِي رَكْعَةٍ
- باب: ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرنا، ہذا (کثائی) یعنی تیزی میں
حد سے بڑھ جانے سے اجتناب کرنا اور ایک رکعت
میں دو اور اس سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا جواز
- ۱۵۳
- ۵۰- بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ
- باب: مختلف قراءتوں کے بارے میں
- ۱۵۶
- ۵۱- بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا
- باب: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے
- ۱۵۸

- ۵۲- بَابُ إِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ
باب: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا 161
- ۵۳- بَابُ: لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ
باب: جان بوجھ کر سورج کے طلوع اور غروب کے وقت
وَلَا غُرُوبَهَا 165
- ۵۴- بَابُ مَعْرِفَةِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا
باب: دو رکعتیں جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے
النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ 165
- ۵۵- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ
باب: نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے 168
- ۵۶- بَابُ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ
باب: اذان اور تکبیر کے درمیان نفل نماز 169
- ۵۷- بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ
باب: خوف کی نماز 169

176

جمعہ کے احکام و مسائل

۷ کتاب الجمعة

- 176 جمعہ کے احکام و مسائل
باب: ہر بالغ مرد کے لیے جمعے کا غسل واجب ہے اور
انھیں جو حکم دیا گیا اس کا بیان 178
- 179 جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا
باب: جمعہ کے دن خاموشی سے خطبہ سننا 180
- 180 جمعہ کے دن خاموشی سے خطبہ سننا
باب: اس خاص گھڑی کے بارے میں جو جمعہ کے دن میں
ہوتی ہے 182
- 183 جمعہ کے دن کی فضیلت
باب: جمعہ کے دن کے لیے اس امت کی رہنمائی 184
- 187 جمعہ کے دن جلد (مسجد) پہنچنے کی فضیلت
باب: اس شخص کی فضیلت جس نے توجہ اور خاموشی سے
خطبہ سنا 188
- 188 جمعہ کی نماز سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے
باب: جمعہ کی نماز سے پہلے کے دو خطبے اور ان کے درمیان
بیٹھنا 190
- باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور جب وہ تجارت یا کوئی
- بَابُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ
۱- بَابُ وَجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِّنَ
الرِّجَالِ وَبَيِّنَاتٍ مَا أُمِرُوا بِهِ
۲- بَابُ الطَّيِّبِ وَالسَّوَالِكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۳- بَابُ: فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ
۴- بَابُ: فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
۵- بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
۶- بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَيَوْمِ الْجُمُعَةِ
۷- بَابُ فَضْلِ التَّهَجُّبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
۸- بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ
۹- بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ
۱۰- بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا
مِنَ الْجِلْسَةِ
۱۱- بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ

لَمَّا أَنْفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوا قَائِمًا ﴿

مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں

191 اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں“

193 باب: جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید

193 باب: نماز جمعہ اور خطبے میں تخفیف

199 باب: جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت تحیۃ المسجد پڑھنا

باب: خطبے کے دوران میں (امام کی طرف سے) سکھانے

201 کے لیے بات کرنا

202 باب: نماز جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

باب: جمعے کے دن (فجر کی نماز میں) کون سی سورت پڑھی

203 جائے؟

204 باب: جمعے کے بعد کی نماز

۱۲- بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

۱۳- بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ

۱۴- بَابُ التَّحِيَّةِ وَالْإِنَامِ يُخْطَبُ

۱۵- بَابُ حَدِيثِ التَّغْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۶- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۱۷- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۸- بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

210 نماز عیدین کے احکام و مسائل

۸ کتاب صلاة العیدین

210 دو عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

باب: عیدین میں عورتوں کے عید گاہ کی طرف جانے اور

215 مردوں سے الگ ہو کر خطبے میں حاضر ہونے کا جواز

216 باب: عید گاہ میں عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنا

216 باب: عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

باب: عید کے دنوں میں ایسے کھیل کی اجازت ہے جس

217 میں گناہ نہ ہو

- بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱- بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى

الْمُصَلَّى، وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارَقَاتِ لِلرِّجَالِ

۲- بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ، قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا، فِي

الْمُصَلَّى

۳- بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۴- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ،

فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

222 بارش طلب کرنے کی نماز

۹- کتاب صلاة الاستسقاء

222 بارش طلب کرنے کی نماز

223 باب: استسقاء کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

224 باب: بارش طلب کرنے کی دعا

- بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالْدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۲- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

- ۳- بَابُ التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، وَالْفَرَحِ
بِالْمَطَرِ
باب: ہوا اور بادل دیکھ کر پناہ مانگنا اور بارش برسنے پر خوش ہونا
۲۲۷
۴- بَابُ: فِي رِيحِ الصَّبَا وَالذَّبُورِ
باب: صبا اور ذبور (مشرقی اور مغربی ہوا)
۲۲۹

۱۰- کتابُ الْكُشُوفِ سورج اور چاند گرہن کے احکام

- ۱- بَابُ صَلَاةِ الْكُشُوفِ
باب: سورج یا چاند گرہن کی نماز
۲۳۳
۲- بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْكُشُوفِ
باب: نمازِ کُشوف میں عذابِ قبر کا ذکر
۲۳۸
۳- بَابُ مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُشُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
باب: نمازِ کُشوف کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کے جو حالات پیش کیے گئے
۲۳۹
۴- بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانٍ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
باب: اس کا ذکر جس نے کہا کہ آپ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے
۲۴۷
۵- بَابُ ذِكْرِ النَّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُشُوفِ «الْصَّلَاةُ جَامِعَةٌ»
باب: نمازِ کُشوف کا اعلان «الْصَّلَاةُ جَامِعَةٌ» (نماز جمع کرنے والی ہے) کے الفاظ سے کرنا
۲۴۷

۱۱- کتابُ الْجَنَازِ جنازے کے احکام ومسائل

- ۱- بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
باب: مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا
۲۵۴
۲- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ؟
باب: مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟
۲۵۵
۳- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ
باب: مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟
۲۵۷
۴- بَابُ: فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ، إِذَا حُضِرَ
باب: میت کی آنکھیں بند کرنا اور جب (موت کا) وقت آجائے تو اس کے لیے دعا کرنا
۲۵۷
۵- بَابُ: فِي شُحُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهُ
باب: میت کی آنکھوں کا اس کی روح کا تعاقب کرتے ہوئے اوپر اٹھ جانا
۲۵۸
۶- بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ
باب: میت پر رونا
۲۵۹
۷- بَابُ: فِي عِيَادَةِ الْمَرْضَى
باب: بیماروں کی عیادت کرنا
۲۶۱
۸- بَابُ: فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى
باب: مصیبت میں صبر پہلے صدمے کے وقت ہے
۲۶۱

- ۹- بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ
باب: میت کے گھر والوں کے رونے پر اسے عذاب دیا جاتا ہے 262
- ۱۰- بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النَّيَاحَةِ
باب: نوحہ کرنے کے بارے میں سختی (سے ممانعت) 271
- ۱۱- بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
باب: عورتوں کے لیے جنازے کے پیچھے (ساتھ) جانے کی ممانعت 274
- ۱۲- بَابُ: فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ
باب: میت کو غسل دینا 274
- ۱۳- بَابُ: فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ
باب: میت کو کفن دینا 277
- ۱۴- بَابُ تَسْحِيَةِ الْمَيِّتِ
باب: میت کو ڈھانپنا 279
- ۱۵- بَابُ: فِي تَحْسِينِ كَفْنِ الْمَيِّتِ
باب: میت کو اچھا کفن دینا 280
- ۱۶- بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ
باب: جنازے کو جلدی لے جانا 280
- ۱۷- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا
باب: جنازے پر نماز پڑھنے اور جنازے کے ساتھ جانے کے فضیلت 281
- ۱۸- بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ، شَفَعُوا فِيهِ
باب: جس کی نماز جنازہ سو (مسلمانوں) نے پڑھی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے 285
- ۱۹- بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ، شَفَعُوا فِيهِ
باب: جس کی نماز جنازہ چالیس (مسلمانوں) نے ادا کی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے 285
- ۲۰- بَابُ: فِيمَنْ يُنْفَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنَ الْمَوْتَى
باب: مردوں میں سے جس کا اچھا یا برا تذکرہ کیا جائے 286
- ۲۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَمُسْتَرَاكِحٍ مِنْهُ
باب: آرام پانے والا اور جس سے دوسرے آرام پائیں، ان کے بارے میں کیا کہا گیا؟ 287
- ۲۲- بَابُ: فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ
باب: جنازے کی تکبیریں 288
- ۲۳- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ
باب: قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا 290
- ۲۴- بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
باب: جنازے کے لیے کھڑے ہونا 292
- ۲۵- بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
باب: جنازے کے لیے قیام کا منسوخ ہو جانا 295
- ۲۶- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ
باب: نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنا 297
- ۲۷- بَابُ: أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ
باب: امام جنازہ پڑھنے کے لیے میت کے سامنے کہاں

- 299 کھڑا ہو
- 300 باب: واپسی کے وقت نماز جنازہ ادا کرنے والے کا سوار ہونا
- 301 باب: لحد بنانا اور میت پر کچی اینٹیں لگانا
- 301 باب: قبر میں چادر بچھانا
- 302 باب: قبر کو برابر کرنے کا حکم
- 303 باب: قبر کو چونا لگانے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت
- 303 باب: قبر پر بیٹھنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ممانعت
- 304 باب: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا
- باب: قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے اور اہل قبرستان کے لیے دعا
- 306 باب: نبی اکرم ﷺ کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت مانگنا
- 309 باب: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا
- 311
- عَلَيْهِ
- ۲۸- بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ
- ۲۹- بَابُ: فِي اللَّحْدِ، وَنَضْبِ اللَّبَنِ عَلَى الْمَيِّتِ
- ۳۰- بَابُ جَعْلِ الْقُطَيْفَةِ فِي الْقَبْرِ
- ۳۱- بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ
- ۳۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَجْصِيسِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ
- ۳۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ
- ۳۴- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ
- ۳۵- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالِدُعَاءِ لِأَهْلِهَا
- ۳۶- بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ
- ۳۷- بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ

317 زکاة کے احکام و مسائل

۱۲- کتاب الزکاة

- 317 باب: پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں
- 319 باب: زرعی پیداوار میں عشر یا نصف عشر
- 320 باب: مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں اس پر زکاة نہیں
- 321 باب: وقت سے پہلے زکاة دینا اور زکاة کی ادائیگی روک لینا
- باب: مسلمان کھجور اور جو سے صدقہ فطر (فطرانہ) ادا کر سکتے ہیں
- 321 باب: فطرانہ نماز عید سے پہلے نکالنے کا حکم
- 325 باب: زکاة نہ دینے والے کا گناہ
- 325 باب: زکاة وصول کرنے والوں کو راضی کرنا
- 333
- بَابُ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ
- ۱- بَابُ مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ
- ۲- بَابُ: لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ
- ۳- بَابُ: فِي تَقْدِيمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا
- ۴- بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ
- ۵- بَابُ الْأَمْرِ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ
- ۶- بَابُ إِنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ
- ۷- بَابُ إِرْضَاءِ السَّعَاءِ

- ۸- بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ
 334 باب: زکاة نہ دینے والے کی سخت سزا
- ۹- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ
 336 باب: صدقے کی ترغیب
- ۱۰- بَابُ: فِي الْكَثَارَةِ لِلْأَمْوَالِ وَالتَّغْلِيظِ عَلَيْهِمْ
 338 باب: اموال کو خزانہ بنانے والے اور ان کی سزا
- ۱۱- بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّقَةِ وَتَبْشِيرِ الْمُتَّقِ
 340 باب: بدلے کی بشارت
- ۱۲- بَابُ فَضْلِ التَّقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ،
 342 باب: اہل و عیال اور غلاموں پر خرچ کرنے کی فضیلت،
 343 جس نے انھیں ضائع ہونے دیا یا ان کا خرچ روکا،
 341 اس کا گناہ
- ۱۳- بَابُ الْإِبْتِدَاءِ فِي التَّقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ
 342 القَرَابَةِ
 343 باب: خرچ میں آغاز اپنی ذات سے کرے، پھر اپنے اہل
 342 سے، پھر قرابت داروں سے
- ۱۴- بَابُ فَضْلِ التَّقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ
 343 باب: رشتہ داروں، خاوند، اولاد اور والدین پر چاہے وہ
 343 کافر ہوں، خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی فضیلت
- ۱۵- بَابُ وَصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ، إِلَيْهِ
 348 باب: میت کی طرف سے کیے جانے والے صدقے کا
 349 ثواب اس تک پہنچنا
- ۱۶- بَابُ بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ
 349 باب: ہر قسم کی نیکی کو صدقے کا نام دیا جاسکتا ہے
- ۱۷- بَابُ: فِي الْمُتَّقِ وَالْمُتَّقِ
 352 باب: خرچ کرنے والے اور (مال کو) روک لینے والے
 352 کے بارے میں
- ۱۸- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوجَدَ
 352 باب: صدقہ کرنے کی ترغیب اس سے پہلے کہ اسے قبول
 352 کرنے والا نہ ملے
- ۱۹- بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ
 354 باب: پاکیزہ کمائی سے صدقے کی قبولیت اور اس کی نشوونما
 354 و تَرْبِيَّتِهَا
- ۲۰- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمَرَةٍ أَوْ
 356 كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ، وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ
 356 باب: صدقہ کی ترغیب چاہے وہ آدھی کھجور یا پاکیزہ بول ہی
 356 کیوں نہ ہو، نیز یہ آگ سے (بچانے والا) پردہ ہے
- ۲۱- بَابُ الْحَمْلِ بِأَجْرَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا، وَالنَّهْيِ
 356 باب: صدقہ کرنے کے لیے اجرت پر بوجھ اٹھانا، تھوڑی سی

360 چیز صدقہ کرنے والے کو کم تر سمجھنے کی شدید ممانعت

361 باب: دودھ پینے کے لیے جانور دینے کی فضیلت

361 باب: خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال

باب: صدقہ کرنے والے کو اجر ملتا ہے چاہے (اس کا)

363 صدقہ کسی فاسق وغیرہ کے ہاتھ لگ جائے

باب: امانت دار خزانچی اور بیوی کا اجر جب وہ بگاڑے

بغیر اپنے خاوند کے گھر میں سے اس کی کھلی یا عرفی

364 اجازت کے ساتھ صدقہ کرے

366 باب: غلام نے اپنے آقا کے مال سے جو خرچ کیا

باب: اس شخص کی فضیلت جس نے صدقہ کے ساتھ

367 دوسرے بھلائی کے کام بھی شامل کر دیے

369 باب: خرچ کرنے کی ترغیب اور شمار کرنے پر ناپسندیدگی

باب: صدقہ کی ترغیب چاہے تھوڑا ہی ہو اور تھوڑے کو

370 حقیر سمجھ کر صدقہ کرنے سے نہ روکو

370 باب: چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت

باب: بہترین صدقہ تندرست اور مال کی خواہش رکھنے

371 والے کا صدقہ ہے

باب: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا

372 ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے

باب: سوال کرنے کی ممانعت

374 باب: ایسا مسکین جسے نہ تو گمری حاصل ہے نہ اس کا پتہ

چتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے

375 باب: لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے

376 باب: مانگنا کس کے لیے جائز ہے

379 باب: اگر مانگنے اور طمع کے بغیر ملے تو لینا جائز ہے

380

الشَّدِيدِ عَنِ تَنْفِيصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ

۲۲- بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

۲۳- بَابُ مَثَلِ الْمُتَّقِ وَالْبَخِيلِ

۲۴- بَابُ ثُبُوتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ، وَإِنْ وَقَعَتِ

الصَّدَقَةُ فِي يَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِهِ

۲۵- بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ، وَالْمَرْأَةِ إِذَا

تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، بِإِذْنِهِ

الصَّرِيحِ أَوْ الْعُرْفِيِّ

۲۶- بَابُ مَا أَتَّفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِ مُوَلَّاهُ

۲۷- بَابُ فَضْلِ مَنْ صَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ

أَنْوَاعِ الْبَرِّ

۲۸- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ، وَكَرَاهَةِ الْإِخْصَاءِ

۲۹- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ،

وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيلِ لِاخْتِفَارِهِ

۳۰- بَابُ فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ

۳۱- بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ

الشَّحِيحِ

۳۲- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ

السُّفْلَى، وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُتَّقِفَةُ، وَأَنَّ

السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ

۳۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۳۴- بَابُ الْمُسْكِينِ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى، وَلَا

يُفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

۳۵- بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ

۳۶- بَابُ مَنْ تَحَلَّى لَهُ الْمَسْأَلَةُ

۳۷- بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَلَا تَطْلُعِ

- ۳۸- بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا باب: دنیا کی حرص مکروہ ہے 382
- ۳۹- بَابُ: لَوْ أَنَّ لِإِبْنِ آدَمَ وَادِئِينَ لَا يَتَغَيَّرُ ثَابِتًا باب: اگر ابن آدم کے پاس (مال کی بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو بھی وہ تیسری وادی حاصل کرنا چاہے گا 383
- ۴۰- بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا باب: قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب 385
- ۴۱- بَابُ التَّحْذِيرِ مِنَ الْإِغْتِرَارِ بِزِينَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا باب: دنیا کی زینت اور اس کی وسعت پر فریب نفس میں جتلا نہ ہونے کی تلقین 385
- ۴۲- بَابُ فَضْلِ التَّعَقُّبِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَى كُلِّ ذَلِكَ باب: سوال سے احتراز، صبر اور قناعت کی فضیلت اور ان کی ترغیب 388
- ۴۳- بَابُ: فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ باب: گزر بسر کے بقدر رزق اور قناعت 388
- ۴۴- بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُخَافُ عَلَى إِيْمَانِهِ إِنْ لَمْ يُعْطَ، وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِخَفَاءٍ لُجْهَلِهِ، وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَأَحْكَامِهِمْ باب: جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہو اور جن کا ایمان نہ دینے کی بنا پر ضائع ہونے کا خطرہ ہو، ان کو دینا، جہالت کی بنا پر مذموم طریقے سے مانگنے والے کو برداشت کرنا، اور خوارج اور ان کے بارے میں احکام شریعت 389
- ۴۵- بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ يُخَافُ عَلَى إِيْمَانِهِ باب: جن کے ایمان کے بارے میں اندیشہ ہو ان کو دینا 392
- ۴۶- بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصْبِيرِ مَنْ قَوِيَ إِيْمَانُهُ باب: انھیں دینا جن کی اسلام پر تالیف قلب مقصود ہو اور اس شخص کا صبر سے کام لینا جس کا ایمان مضبوط ہے 393
- ۴۷- بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ باب: خوارج اور ان کی صفات 402
- ۴۸- بَابُ التَّخْرِيطِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ باب: خوارج کو قتل کرنے کی ترغیب 409
- ۴۹- بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ باب: خوارج (انسانی) مخلوق اور خلائق (انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق) میں سب سے برے ہیں 414
- ۵۰- بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ، وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ باب: رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر زکاۃ حرام ہے اور آپ کی آل سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں 416
- ۵۱- بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّدَقَةِ باب: آل نبی ﷺ کو صدقے کی وصولی پر مقرر نہ کرنے کا بیان 418

- ۵۲- بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِإِنِّي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، وَإِنْ كَانَ الْمُهْدِي مَلِكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ، وَيَبَيِّنُ أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدِّقُ عَلَيْهِ، زَالَ عَنْهَا وَضُفَّ الصَّدَقَةُ، وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ
- باب: نبی اکرم ﷺ، بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے تحفہ قبول کرنے کا جواز، چاہے وہ چیز تحفہ دینے والے کو صدقہ ہی کی صورت میں ملی ہو، اور اس بات کا بیان کہ جب صدقہ لینے والا شخص صدقہ وصول کر لیتا ہے تو اس چیز سے صدقہ کا وصف زائل ہو جاتا ہے اور وہ ان تمام افراد کے لیے حلال ہو جاتا ہے جن پر صدقہ حرام تھا
- ۵۳- بَابُ قَبُولِ النَّبِيِّ الْهَدِيَّةَ وَرَدَهُ الصَّدَقَةَ
- باب: نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور صدقہ رد کر دیتے
- ۵۴- بَابُ الدَّعَاءِ لِمَنْ أَتَى بِصَدَقَةٍ
- باب: صدقہ لانے والے کو دعا دینا
- ۵۵- بَابُ إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا
- باب: زکاۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا جب تک وہ حرام کا مطالبہ نہ کرے

421

423

423

424

427

روزوں کے احکام و مسائل

۱۳ کتاب الصیام

- ۱- بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
- ۲- بَابُ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غَمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أَكْمِلْتَ عِدَّةَ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا
- ۳- بَابُ: «لَا تَقْدُمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ»
- ۴- بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
- ۵- بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَهُمْ، وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَبْتُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعْدَ عَنْهُمْ
- ۶- بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اغْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ،
- باب: ماہ رمضان کی فضیلت
- باب: چاند دیکھ کر رمضان کا روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر روزوں کا اختتام کرنا واجب ہے اور رمضان کے آغاز میں یا آخر میں بادل چھا جائیں تو مہینے کی گنتی پوری تیس دن کی جائے
- باب: ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر رمضان سے سبقت نہ کرو
- باب: مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے
- باب: ہر علاقے کے لوگوں کے لیے اپنی رویت (معتبر) ہے اور اگر ایک علاقے کے لوگ چاند دیکھ لیں تو ان سے دور والوں کے لیے اس کا حکم (کہ روزوں کا آغاز ہو گیا) ثابت نہیں ہوگا
- باب: چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں، اللہ

427

428

433

434

436

وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدُهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غَمَّ فَلْيُكْمَلْ
ثَلَاثُونَ

۷- بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ: «شَهْرًا عِيدٌ لَا
يُنْقِضَانِ»

۸- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْضُلُ
بِطُلُوعِ الْفَجْرِ، وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتَّى يَطْلُعَ
الْفَجْرُ، وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِهِ
الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ، وَدُخُولِ
وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ
الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيرَّ وَأَنَّهُ لَا أَثَرَ
لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ فِي الْأَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ
الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ - بِاللَّامِ - كَذَنِبِ السَّرْحَانِ
وَهُوَ الذَّنْبُ

۹- بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ،
وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ

۱۰- بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ
۱۱- بَابُ التَّهْنِئَةِ عَنِ الْوَصَالِ

۱۲- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً
عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتُهُ

۱۳- بَابُ صِحَّةِ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ
جُنُبٌ

۱۴- بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ
عَلَى الصَّائِمِ، وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ
وَبَيَانِهَا، وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِّ وَالْمُعْسِرِ
وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ

تعالیٰ نے رویت کے لیے اسے بڑا کر دیا اگر اس کو

437 چھپا دیا جائے تو تیس (دن) مکمل کیے جائیں

باب: نبی اکرم ﷺ کے فرمان: ”عید کے دنوں میں کم
438 نہیں ہوتے“ کا مفہوم

باب: روزے کا آغاز طلوع فجر سے ہوتا ہے اور فجر طلوع
ہونے تک اس (روزہ دار) کے لیے کھانا وغیرہ
جائز ہے، اس فجر کی وضاحت جس کے ساتھ روزہ
اور نماز صبح وغیرہ کا وقت شروع ہونے کے احکام کا
تعلق ہے، یہ دوسری فجر ہے جس کا نام صبح صادق یا
اڑتی ہوئی صبح ہے۔ پہلی صبح کاذب یا مستطیل ہے
جو سرحان، یعنی بھیڑیے کی دم کی طرح ہوتی ہے اور
439 احکام شریعت پر اس کا کوئی اثر نہیں

باب: سحری کھانے کی فضیلت، اس کے استحباب کی تاکید اور
444 اس میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے

باب: روزہ ختم ہو جانے اور دن کے رخصت ہونے کا وقت
446 باب: (روزوں میں) وصال (ایک روزے کو افطار کیے

449 بغیر دوسرے سے ملانے) کی ممانعت

باب: اس آدمی کے لیے روزے کے دوران میں بیوی کا
452 بوسہ لینا حرام نہیں جس کی شہوت کو تحریک نہ ملتی ہو

باب: جس شخص پر حالت جنابت میں فجر طلوع ہو جائے
456 اس کا روزہ صحیح ہے

باب: رمضان میں دن کے وقت روزہ دار کے لیے مجامعت
کرنے کی سخت حرمت، اس پر بڑا کفار واجب ہو
جاتا ہے، اس (کفارہ) کی وضاحت اور یہ خوشحال
اور تنگ دست دونوں پر واجب ہے اور استطاعت

حاصل ہونے تک ننگ دست کے ذمے بھی برقرار

459 رہتا ہے

باب: اگر سفر گناہ کے لیے نہیں تو رمضان میں مسافر کے لیے جبکہ اس کا سفر دوا یا دوسرے زائد منزلوں کا ہے، روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا دونوں جائز ہیں اور جو آدمی نقصان اٹھائے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے، اس کے لیے افضل ہے کہ روزہ رکھے اور جس کے لیے مشقت کا باعث ہو اس کے لیے افضل ہے کہ وہ

463 روزہ چھوڑ دے

باب: سفر میں روزہ ترک کرنے والا جب کام کی ذمہ داری

469 اٹھائے تو اس کا اجر

470 باب: سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار

باب: عرفہ کے دن حج کرنے والے کے لیے میدان

472 عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

474 باب: عاشورہ کے دن کا روزہ

482 باب: عاشورہ کا روزہ کس تاریخ کو رکھا جائے؟

باب: جس نے عاشورہ کے دن میں (کچھ) کھالیا تو وہ

484 اپنے دن کے باقی حصے میں (کھانے سے) رک جائے

باب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے کی

485 ممانعت

487 باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت

488 باب: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور ان لوگوں پر جو اس کی

طاقت رکھتے ہیں، فدیہ، ایک مسکین کا کھانا ہے“

اس کے فرمان: ”اور تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو

489 پالے وہ اس کے روزے رکھے“ کی بنا پر منسوخ ہو گیا

۱۵- بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ، وَأَنَّ الْأَفْضَلَ لِمَنْ أَطَاقَهُ بِلَا ضَرَرٍ أَنْ يَصُومَ، وَلِمَنْ شَقَّ عَلَيْهِ أَنْ يَفْطِرَ

۱۶- بَابُ أَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ

۱۷- بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ

۱۸- بَابُ اسْتِجَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۹- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۲۰- بَابُ: أَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ؟

۲۱- بَابُ مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

۲۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى

۲۳- بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۲۴- بَابُ كَرَاهَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُتَفَرِّدًا

۲۵- بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ بِقَوْلِهِ:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

۲۶- بَابُ جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ آخِرُ، لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَخَبَضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ

490 کرنے کا جواز

باب: میت کی طرف سے روزوں کی قضا دینا

باب: جب روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (اپنے نقلی روزے کو) افطار نہ کرنا چاہے، یا اسے گالی دی جائے اور اس سے جھگڑا کیا جائے تو وہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں اور وہ اپنے روزے کو

495 فحش گوئی اور جاہلانہ رویے سے پاک رکھے

باب: روزہ دار کی طرف سے زبان کی حفاظت

باب: روزے کی فضیلت

باب: اس شخص کے لیے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت جو نقصان اور حق کو ضائع کیے بغیر، اس کی

498 طاقت رکھتا ہو

باب: زوال سے پہلے نقلی روزے کی نیت کرنے اور نقلی روزہ رکھنے والے کے لیے عذر کے بغیر افطار کرنے

499 کا جواز، (روزے کو) پورا کرنا افضل ہے

باب: بھول جانے والے کے کھانے، پینے اور مجامعت

500 کرنے سے روزہ ختم نہیں ہوتا

باب: رمضان کے علاوہ (دوسرے مہینوں میں) نبی اکرم ﷺ کے روزے، یہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے

501 خالی نہ رہے

باب: اس شخص کے لیے سال بھر کے روزے رکھنے کی ممانعت جسے اس سے نقصان پہنچے یا وہ اس کی وجہ سے کسی حق کو ضائع کرے، یا عیدین اور ایام تشریق

۲۷- بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۲۸- بَابُ نَذْبِ الصَّائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَلَمْ يُرِدِ الْإِفْطَارَ، أَوْ سُوتِمَ أَوْ قُوِّلَ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي صَائِمٌ وَأَنَّهُ يُتْرَكُ صَوْمُهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ

۲۹- بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ

۳۰- بَابُ فَضْلِ الصَّيَامِ

۳۱- بَابُ فَضْلِ الصَّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ، بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَقْوِيَةٍ حَقٌّ

۳۲- بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بَنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ، وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عَذْرِ وَالْأُولَىٰ إِنْتَامُهُ

۳۳- بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجَمَاعِهِ لَا يُفْطِرُ

۳۴- بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ، وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَا يَخْلِيَ شَهْرٌ مِّنْ صَوْمٍ

۳۵- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ، أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا، أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعَبْدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ، وَبَيَانِ تَفْصِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

- کا روزہ بھی نہ چھوڑے، اور ایک دن روزہ رکھنے اور
 ایک دن نہ رکھنے کی فضیلت 505
 باب: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا اور عرفہ، عاشورہ،
 سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے 514
 باب: شعبان کے وسط (یا دوران) میں روزے رکھنا 517
 باب: محرم کے روزوں کی فضیلت 519
 باب: رمضان کے بعد شوال کے چھ دنوں کے روزے
 رکھنا مستحب ہے 520
 باب: لیلۃ القدر کی فضیلت، اس کو تلاش کرنے کی ترغیب،
 اس کی وضاحت کہ وہ کب ہے؟ اور کن اوقات میں
 ڈھونڈنے سے اس کے مل جانے کی زیادہ امید ہے 520
- ۳۶- بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَعَاشُورَاءَ، وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ
 ۳۷- بَابُ صَوْمِ سَرَرِ شَعْبَانَ
 ۳۸- بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ
 ۳۹- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ إِنْ بَاقًا لِرَمَضَانَ
 ۴۰- بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلِبِهَا، وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَأَرْجَى أَوْقَاتِ طَلِبِهَا

۵۳۲ اعتکاف کے احکام و مسائل

۱۴ کتاب الاعتکاف

- باب: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا 532
 باب: جو اعتکاف کرنا چاہتا ہو، وہ اپنے حجرے میں کب داخل ہو؟ 533
 باب: رمضان کے آخری دس دنوں میں خوب محنت (سے عبادت) کرنا 534
 باب: ذوالحجہ کے دس دنوں کے روزے 535
- ۱- بَابُ اِغْتِكَافِ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ
 ۲- بَابُ مَنْ يَدْخُلُ مَنْ اَرَادَ الْاِغْتِكَافَ فِي مُعْتَكِفِهِ
 ۳- بَابُ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
 ۴- بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

۵۴۱ حج کے احکام و مسائل

۱۵ کتاب الحج

- باب: حج یا عمرے کا احرام باندھنے والے کے لیے کیا پہننا جائز ہے اور کیا ممنوع؟ نیز اس کے لیے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے 541
 باب: حج کے میقات 547
- ۱- بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ، وَمَا لَا يُبَاحُ، وَبَيَانُ تَحْرِيمِ الطَّيِّبِ عَلَيْهِ
 ۲- بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ

باب: تلبیہ، اس کا طریقہ اور وقت 550

باب: مدینہ والوں کو مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا

553 حکم

باب: افضل ہے کہ (حج کے لیے جانے والا) احرام اس

وقت باندھے جب سواری اسے لے کر کھڑی ہو

جائے بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو، نہ کہ دو رکعت ادا

553 کرنے کے فوراً بعد

556 باب: ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا

باب: احرام باندھنے سے ذرا پہلے جسم پر خوشبو لگانا اور

کستوری استعمال کرنا مستحب ہے اور اس کی چمک،

556 یعنی جگکاٹ باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں

باب: جس نے حج و عمرے کا الگ الگ یا اکٹھا احرام باندھا

ہوا ہو اس کے لیے کسی کھائے جانے والے جانور کا

فکار جو خشک زمین پر رہتا ہو یا بنیادی طور پر خشکی

562 سے تعلق رکھتا ہو، حرام ہے

باب: احرام باندھنے والے اور دوسرے لوگوں کے لیے

حرم کی حدود سے باہر اور اندر کن جانوروں کا قتل

570 پسندیدہ ہے

باب: اگر بیماری لاحق ہو تو احرام والے کے لیے سرمذونا

جائز ہے اور سرموٹنے کے سبب اس پر فدیہ واجب

575 ہے اور فدیے کی مقدار کی وضاحت

باب: جو شخص احرام کی حالت میں ہو، اس کے لیے سیگی

579 (بچنے) لگوانے کا جواز

580 باب: محرم کے لیے اپنی آنکھوں کے علاج کا جواز

580 باب: محرم کے لیے اپنا بدن اور سر دھونے کا جواز

باب: کوئی شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، تو

۳- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصَفَتِهَا وَوَقْتُهَا

۴- بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ

ذِي الْحُلَيْفَةِ

۵- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرَمَ حِينَ تَنْبُعُ بِهِ

رَأْسُهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى مَكَّةَ لَا عَقَبَ الرَّكْعَتَيْنِ

۶- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

۷- بَابُ اسْتِحْبَابِ الطَّيِّبِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ

وَاسْتِحْبَابِهِ بِالْمِسْكِ وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِيَقَاءِ وَيَبِصِهِ

وَهُوَ بَرِيقَةٌ وَلَمَعَانَةٌ

۸- بَابُ تَحْرِيمِ الصَّنِيدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ، وَمَا أَصْلُهُ

ذَلِكَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا

۹- بَابُ مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ

فِي الْجِلِّ وَالْحَرَمِ

۱۰- بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ

أَذَى، وَوَجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ، وَبَيَانِ قَدْرِهَا

۱۱- بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

۱۲- بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

۱۳- بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ

۱۴- بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

- ۲۵- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَفْتٍ
 تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ
 باب: حج قرآن کرنے والا بھی اسی وقت احرام کھولے ہوگا
 634 جب حج افراد کرنے والا کھولے گا
- ۲۶- بَابُ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِخْصَارِ وَجَوَازِ الْفِرَاقِ
 وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَاجِدٍ وَسَعْيٍ
 وَاجِدٍ
 باب: حج افراد اور حج قرآن
 639 حاجی کے لیے طواف قدم اور اس کے بعد سعی کرنا
 مستحب ہے
 640
- ۲۷- بَابُ فِي الْإِفْرَادِ وَالْفِرَاقِ
 ۲۸- بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُومِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ
 بَعْدَهُ
 ۲۹- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ
 بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ يَحُجُّ لَا
 يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنُ
 باب: عمرے کا احرام باندھنے والے کا احرام، مفاہرہ کی
 سعی سے پہلے صرف طواف کرنے سے ختم نہیں
 ہوتا، حج کا احرام باندھنے والا (صرف) طواف
 قدم سے حلت میں نہیں آتا، اسی طرح حج قرآن
 کرنے والے کا حکم ہے (طواف سے اس کا احرام
 ختم نہیں ہوگا)
 642
- ۳۰- بَابُ فِي مُنْتَعَةِ الْحَجِّ
 ۳۱- بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ
 ۳۲- بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ
 باب: حج تمتع کرنا درست ہے
 646 حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز
 647 احرام کے وقت قربانی کے اذنوں کا اشعار (کوہان
 پر چیر لگانا) اور انھیں ہار پہنانا
 650
- ۳۳- بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ
 لَا يَجِبُ حَلْفُهُ، وَأَنَّهُ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْفِهِ أَوْ
 تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ
 باب: عمرہ کرنے والا (احرام کھولتے وقت) اپنے بال
 کٹوا سکتا ہے، اس کے لیے سر منڈوانا واجب نہیں،
 اور مستحب یہ ہے کہ منڈوانا یا کٹوانا مردہ کے پاس ہو
 652
- ۳۴- بَابُ إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَذِيهِ
 ۳۵- بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَمَانِهِمْ
 ۳۶- بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ
 ۳۷- بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ النَّبِيِّ الْعُلْيَا
 وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ النَّبِيِّ السُّفْلَى، وَدُخُولِ
 باب: نبی ﷺ کا احرام اور قربانی
 653 نبی ﷺ نے جو عمرے کیے، ان کی تعداد اور ان کا زمانہ
 655 باب: رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت
 657 مکہ میں نبیہ علیا (بالائی گھاٹی) سے داخل ہونا اور
 ثیہ سفلی (زیریں گھاٹی) سے باہر نکلنا اور شہر میں

582

کیا کیا جائے؟

باب: احرام باندھنے والا احرام کا آغاز کرتے ہوئے بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے احرام کھولنے کی شرط

586

عائد کر سکتا ہے

باب: نفاس والی عورتیں احرام باندھ سکتی ہیں، احرام کے لیے ان کا غسل کرنا مستحب ہے اور حائضہ کا بھی

588

یہی حکم ہے

باب: احرام کی مختلف صورتیں، حج افراد، تمتع اور قرآن، نیز عمرے (کے احرام) میں، احرام حج کو شامل کر لینے کا

589

جواز، اور (بیکہ) حج قرآن کرنے والا کب احرام کھولے

610

(تمتع کرتا)

611

باب: حج نبوی ﷺ

620

باب: میدان عرفات میں کہیں بھی قوف کیا جاسکتا ہے

621

باب: قوف (عرفہ) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”پھر تم وہاں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں“

622

باب: اپنے احرام کو (کسی اور کے احرام کے ساتھ) معلق کرنے کا جواز، یعنی کوئی شخص اس طرح احرام

626

باندھے جس طرح کسی اور (فلاں) کا احرام ہے، اور اسی (منک کے) احرام میں ہو جائے جس طرح

622

(کے منک) کا احرام فلاں کا ہے

626

باب: حج تمتع کرنا جائز ہے

باب: حج میں تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی نہ کر سکے تو اس پر تین روزے حج کے ایام میں

632

اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھنے فرض ہیں

۱۵- بَابُ جَوَازِ اسْتِثْرَاطِ الْمُحْرَمِ التَّحْلُلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ

۱۶- بَابُ إِحْرَامِ النَّسَاءِ وَاسْتِجَابَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ، وَكَذَا الْحَائِضُ

۱۷- بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ، وَأَنَّهُ يَجُوزُ إِفْرَادُ الْحَجِّ وَالْتِمَتُّعِ وَالْقِرَانِ، وَجَوَازِ إِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ، وَمَتَى يَحِلُّ الْقَارِنُ مِنْ نُسُكِهِ

۱۸- بَابُ: فِي الْمُنْتَعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۱۹- بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۰- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

۲۱- بَابُ: فِي النُّوقُوفِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ أَفْبِضُوا مِنْ حَيْثُ أَكْشَرُ النَّكَاسِ﴾

۲۲- بَابُ جَوَازِ تَغْلِيْقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كِلَا أَحْرَامٍ فَلَانٍ قَبْصِيرٍ مُحْرَمًا بِإِحْرَامٍ مِثْلِ إِحْرَامِ فَلَانٍ

۲۳- بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ

۲۴- بَابُ وَجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ، وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

بَلَدَةٍ مِّنْ طَرِيقِ غَيْرِ الَّتِي خَرَجَ مِنْهَا

658

ایک راستے سے داخل ہونا اور دوسرے سے نکلنا
مستحب ہے

۳۸- بَابُ اسْتِخْبَابِ الْمَيْمَنِ يَذِي طُولَى عِنْدَ إِزَادَةِ
دُخُولِ مَكَّةَ، وَالْإِغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا، وَدُخُولِهَا
نَهَارًا

659

باب: مکہ میں داخل ہونے کے لیے پہلے ذی طویٰ میں
رات گزارنا، داخل ہونے کے لیے غسل کرنا اور دن
کے وقت داخل ہونا مستحب ہے

۳۹- بَابُ اسْتِخْبَابِ الرَّمْلِ فِي الطَّوَافِ فِي
الْعُمْرَةِ، وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ

661

باب: عمرے کے طواف میں اور حج کے پہلے طواف میں
رمل (چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے، کندھے
بلا ہلا کر تیز چلنا) مستحب ہے

۴۰- بَابُ اسْتِخْبَابِ اسْتِئْثَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي
الطَّوَافِ، دُونَ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

665

باب: طواف میں (بیت اللہ کے) دوسرے دو کونوں کو
چھوڑ کر صرف یمن کی سمت والے دونوں رکنوں کو
چھونا مستحب ہے

۴۱- بَابُ اسْتِخْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي
الطَّوَافِ

667

باب: دوران طواف حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

۴۲- بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ،
وَأَسْتِئْثَامِ الْحَجَرِ بِمَخَجِنٍ وَتَعْوِهِ لِلرَّاكِبِ

669

باب: اونٹ یا کسی اور سواری پر طواف کرنا اور سوار شخص کے
لیے مڑے ہوئے سرے والی چھڑی وغیرہ (کسی
بھی پاک چیز) سے حجر اسود کا استلام کرنا جائز ہے

۴۳- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ
لَّا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

671

باب: صفا مروہ کے مابین سعی حج کا رکن ہے، اس کے بغیر
حج صحیح نہیں

۴۴- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكْرَهُ

675

باب: سعی دوبارہ نہ کی جائے

۴۵- بَابُ اسْتِخْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ الثَّلَاثَةَ حَتَّى
يَشْرَعَ فِي رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

675

باب: قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے
وقت (تک حاجی کے لیے مسلسل تلبیہ پکارتا مستحب ہے

۴۶- بَابُ الثَّلَاثَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مَتْنِ إِلَى
عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

678

باب: عرفہ کے دن مٹی سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور
تکبیرات کہنا

۴۷- بَابُ الْإِقَاصَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ،
وَاسْتِخْبَابِ صَلَاتِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا
بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ

680

باب: عرفات سے مزدلفہ آنا اور اس رات مزدلفہ میں
مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں اکٹھی ادا کرنا
مستحب ہے

- ۴۸- بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيصِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ
يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَالْمَبَالِغَةِ فِيهِ بَعْدَ تَحَنُّقِ
طُلُوعِ الْفَجْرِ
- ۴۹- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعْفَةِ مِنَ النِّسَاءِ
وَعَبْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةٍ إِلَى مَتَى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ
قَبْلَ رَحْمَةِ النَّاسِ، وَاسْتِحْبَابِ الْمُكُثِّ لِيَغْيَرَهُمْ
حَتَّى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةٍ
- ۵۰- بَابُ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي،
وَتَكُونُ مَكَّةَ عَنْ يَسَارِهِ، وَيَكْبَرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ
- ۵۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
رَاجِعًا، وَبَيَانِ قَوْلِهِ ﷺ: «لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ»
- ۵۲- بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ
حَصَى الْخَذْفِ
- ۵۳- بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمِي
- ۵۴- بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَنَعٌ سَنَعٌ
- ۵۵- بَابُ تَفْصِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ
التَّقْصِيرِ
- ۵۶- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّنَةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَوْمِي ثُمَّ
يَنْحَرُ ثُمَّ يَخْلُقُ وَالْإِبْتِدَاءُ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ
الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَخْلُوقِ
- ۵۷- بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّنْبِ عَلَى الرَّمِي، وَالْحَلْقِ
عَلَى الذَّنْبِ وَعَلَى الرَّمِي، وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ
- باب: قربانی کے دن مزدلفہ میں صبح کی نماز خوب اندھیرے
میں پڑھنا اور طلوع فجر کا یقین ہو جانے کے بعد
اس (کی جلدی) میں مبالغہ کرنا مستحب ہے 685
- باب: کمزور عورتوں اور ان جیسے دیگر لوگوں کو بھیڑ ہونے
سے پہلے رات کے آخری حصے میں مزدلفہ سے منی
روانہ کرنا مستحب ہے، اور باقی لوگوں کے لیے وہیں
ٹھہرنا مستحب ہے تاکہ وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا
کر لیں 686
- باب: جمرہ عقبہ کو وادی کے اندر سے (اس طرح)
کنکریاں مارنا کہ مکہ اس کے بائیں طرف ہو اور وہ
ہر کنکری (مارنے) کے ساتھ تکبیر کہے 690
- باب: قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا
مستحب ہے، نیز آپ ﷺ کے اس فرمان کی
وضاحت کہ ”مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو“ 693
- باب: مستحب ہے کہ جمرات (کو ماری جانے) والی
کنکریاں اس قدر بڑی ہوں جس قدر دو انگلیوں
سے ماری جانے والی کنکریاں ہوتی ہیں 694
- باب: رمی کس وقت مستحب ہے؟ 694
- باب: جمرات کی کنکریاں سات سات ہیں 695
- باب: سرمونڈنا بال کاٹنے سے افضل ہے، البتہ کاٹنا جائز
ہے 695
- باب: قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ (حج کرنے والا
پہلے) رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر سرمونڈائے،
اور مونڈنے کی ابتدا سر کی دائیں طرف سے کی جائے 698
- باب: قربانی کو رمی سے، اور بال منڈوانے کو قربانی اور
رمی (دونوں) سے مقدم کرنا اور ان سب سے پہلے

700 طوافِ افاضہ کرنا جائز ہے

703 باب: قربانی کے دن طوافِ افاضہ کرنا مستحب ہے

باب: رواگگی کے دن مُحْصَب (أَنْح) میں ٹھہرنا، ظہر اور اس

704 کے بعد کی نمازیں وہاں ادا کرنا مستحب ہے

باب: ایامِ تشریق کے دوران میں راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے، جبکہ اہل سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے

707 والوں) کو رخصت حاصل ہے

باب: قربانی کے لیے لائے گئے جانوروں کا گوشت، ان کی کھالیں اور جھولیں (اوپر ڈالے گئے کپڑے) وغیرہ صدقہ کرنے چاہئیں، ان میں سے کچھ بھی قصاب کو (بطور اجرت) نہیں دیا جاسکتا، اور ان کی

708 نگرانی کے لیے کسی کو نائب بنانا جائز ہے

باب: قربانی میں شراکت جائز ہے، اونٹ اور گائے میں

710 سے ہر ایک سات افراد کی طرف سے کافی ہے

باب: اونٹ کو کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر خر کرنا مستحب ہے

712

باب: جو شخص خود نہ جانا چاہتا ہو اس کے لیے حرم میں قربانی کا جانور بھیجنا مستحب ہے، اسے ہار پہنانا اور اس (بھیجی جانے والی قربانی) کے لیے ہار بننا مستحب ہے اور اسے بھیجنے والا حرم (حالاتِ احرام میں) نہیں ہو جاتا، اور نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی

713 چیز حرام ہوتی ہے

باب: ضرورت مند کے لیے قربانی کے طور پر بھیجے گئے

717 اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

باب: جب ہدی کے جانور راستے میں تھک جائیں تو ان

719 کے ساتھ کیا کیا جائے؟

عَلَيْهَا كُلُّهَا

۵۸- بَابُ اسْتِخْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۹- بَابُ اسْتِخْبَابِ نُزُولِ الْمُحْصَبِ يَوْمَ النَّحْرِ،

وَصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَا بَعْدَهَا بِهِ

۶۰- بَابُ وَجُوبِ الْمَبِيتِ بِمَنَى لَيَالِي أَيَّامِ

التَّشْرِيقِ، وَالتَّرْخِيسِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السَّقَايَةِ

۶۱- بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا

وَجَلَالِهَا وَأَنْ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْهَا شَيْئًا

وَجَوَازِ الْإِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا

۶۲- بَابُ جَوَازِ الْإِشْتِرَاكِ فِي الْهَذْيِ، وَإِجْزَاءِ

الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَنْ سَبْعَةٍ

۶۳- بَابُ اسْتِخْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَغْفُولَةً

۶۴- بَابُ اسْتِخْبَابِ بَعْثِ الْهَذْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ

لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ، وَاسْتِخْبَابِ تَقْلِيدِهِ

وَقَتْلِ الْفَلَانِيْدِ، وَأَنْ بَاعَتْهُ لَا يَصِيرَ مُحْرِمًا،

وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذَلِكَ

۶۵- بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنْ اخْتَجَ

إِلَيْهَا

۶۶- بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْهَذْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ

- باب: طواف وداع کی فرضیت اور حیض والی عورت سے
(اگر وہ طواف افاضہ کر چکی ہے) اس (فرض) کا
ساقط ہو جاتا
- باب: حاجی اور دوسرے لوگوں کے لیے کعبہ میں داخل
ہونا، نیز اس میں نماز ادا کرنا اور اس کی تمام اطراف
میں دعا کرنا مستحب ہے
- باب: کعبہ (کی عمارت) کو گرا کر (نئی) تعمیر کرنا
- باب: کعبہ کی دیواریں اور اس کا دروازہ
- باب: دائمی معذور اور بوڑھے وغیرہ کی طرف سے اور
میت کی طرف سے حج کرنا
- باب: بچے کا حج کرنا صحیح ہے، جس نے اسے حج کروایا،
اس کا اجر
- باب: زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے
- باب: عورت کا حج اور دوسرے مقاصد کے لیے محرم کے
ساتھ سفر کرنا
- باب: حج یا دوسرے سفر پر نکلتے ہوئے سوار ہو کر ذکر کرنا
مستحب ہے اور اس میں سے افضل ذکر کی وضاحت
- باب: جب کوئی آدمی حج یا دوسرے سفر سے لوٹے تو کیا کہے
- باب: حج و عمرہ سے لوٹنے والے کے لیے ذوالحلیفہ کی
وادئ سے گزرتے ہوئے وہاں قیام کرنا اور نماز
پڑھنا مستحب ہے
- باب: کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے نہ کوئی برہنہ ہو کر
بیت اللہ کا طواف کرے، اور حج اکبر کے دن کی وضاحت
- باب: عرفہ کے دن کی فضیلت
- باب: حج اور عمرے کی فضیلت
- ۶۷- بَابُ وَجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَشُقُوطِهِ عَنِ
الْحَائِضِ
- ۶۸- بَابُ اسْتِخْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ،
وَالصَّلَاةِ فِيهَا، وَالِدُعَاءِ فِي تَوَاجِئِهَا كُلِّهَا
- ۶۹- بَابُ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبَنَائِهَا
- ۷۰- بَابُ جَذْرِ الْكَعْبَةِ وَبَنَائِهَا
- ۷۱- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِيَزْمَانَهُ وَهَرِمٍ
وَنَحْوِهِمَا، أَوْ لِلْمَوْتِ
- ۷۲- بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ، وَأَجْرِ مَنْ حَجَّ بِهِ
- ۷۳- بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ
- ۷۴- بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مُحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ
- ۷۵- بَابُ اسْتِخْبَابِ الذَّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا
لِسَفَرٍ حَجٍّ أَوْ غَيْرِهِ وَبَيَانِ الْأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ
الذَّكْرِ
- ۷۶- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ
- ۷۷- بَابُ اسْتِخْبَابِ التَّوَلُّي بِطَحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهَا
- ۷۸- بَابُ: لَا يَحُجُّ النَّبِيُّ مُشْرِكًا، وَلَا يَطُوفُ
بِالنَّبِيِّ عُرْيَانًا، وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
- ۷۹- بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ
- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

- ۸۰- بَابُ نَزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِِيثِ دُورِهَا
باب: حج کرنے والے کا مکہ میں قیام کرنا اور اس (مکہ)
749 کے گھروں کا وارثت میں منتقل ہونا
- ۸۱- بَابُ جَوَازِ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ لِلْمُهَاجِرِ مِنْهَا، بَعْدَ فَرَاغِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلَا زِيَادَةٍ
باب: مکہ سے ہجرت کر جانے والوں کے لیے حج و عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد وہاں تین دن ٹھہرنا جائز ہے، زیادہ نہیں
750
- ۸۲- بَابُ تَحْرِيمِ مَكَّةَ وَتَحْرِيمِ صَنِيعِهَا وَخَلَاهَا وَشَجَرِهَا وَلَقَطَتِهَا، إِلَّا لِمُنْتَشِدٍ، عَلَى الدَّوَامِ
باب: مکہ حرم ہے، اس میں شکار کرنا، اس کی گھاس اور درخت کاٹنا اور اعلان کرنے والے کے سوا (کسی کا) یہاں سے کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھانا ہمیشہ کے لیے حرام ہے
752
- ۸۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ
باب: بلا ضرورت مکہ میں اسلحہ اٹھانے کی ممانعت
755
- ۸۴- بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ
باب: بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے
756
- ۸۵- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَنِيعِهَا وَشَجَرِهَا، وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا
باب: مدینہ کی فضیلت، اس میں برکت کے لیے نبی ﷺ کی دعا، مدینہ کی حرمت، اس کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت اور اس کے حرم کی حدود کا بیان
757
- ۸۶- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ، وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَانِهَا وَشِدَّتِهَا
باب: مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی تنگ دستی اور سختیوں پر صبر کرنا
766
- ۸۷- بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونَ وَالذَّجَالِ إِلَيْهَا
باب: مدینہ منورہ طاعون اور دجال کے داخلے سے محفوظ ہے
771
- ۸۸- بَابُ: الْمَدِينَةُ تَنْفِي حَبْثِهَا وَتُسَمَّى طَابَةَ وَطَيِّبَةً
باب: مدینہ اپنے میل کچیل (شریر لوگوں) کو نکال دیتا ہے اور اس کا نام طابہ (پاک کرنے والا) اور طیبہ (پاکیزہ) ہے
772
- ۸۹- بَابُ تَحْرِيمِ إِزَادَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَأَنْ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللَّهُ
باب: اہل مدینہ سے برائی کرنے کا ارادہ بھی حرام ہے اور جس نے ان کے بارے میں ایسا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے پگھلا دے گا
774
- ۹۰- بَابُ تَرْغِيبِ النَّاسِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ
باب: مختلف ممالک کی فتوحات کے وقت مدینہ میں رہنے

- 776 کی ترغیب
باب: مدینہ کو بہترین حالت میں ہونے کے باوجود لوگوں کے اسے چھوڑ دینے کے بارے میں آپ ﷺ کی
- 777 پیشین گوئی
باب: آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت
- 778
باب: اُحد پہاڑ کی فضیلت
- 779
باب: مکہ اور مدینہ کی دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے کی فضیلت
- 780
باب: تین مسجدوں کی فضیلت
- 783
باب: جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، وہ مدینہ کی مسجد نبوی ﷺ ہے
- 784
باب: مسجد قباء، اس میں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت
- 785
- الْأَمْصَارِ
۹۱- بَابُ إِخْبَارِهِ ﷺ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ
- ۹۲- بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ وَمَنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مَنْبَرِهِ
- ۹۳- بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ
- ۹۴- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدِنِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ
- ۹۵- بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ
- ۹۶- بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ
- ۹۷- بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءَ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ



کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا کا تعارف

صحیح مسلم کی کتابوں اور ابواب کے عنوان امام مسلم رحمہ اللہ کے اپنے نہیں۔ انھوں نے سنن کی ایک عمدہ ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں۔ کتابوں اور ابواب کی تقسیم بعد میں کی گئی ہے۔ فرض نمازوں کے متعدد مسائل پر احادیث لانے کے بعد یہاں امام مسلم رحمہ اللہ نے سفر کی نماز اور متعلقہ مسائل، مثلاً: قصر، سفر اور سفر کے علاوہ نمازیں جمع کرنے، سفر کے دوران میں نوافل اور دیگر سہولتوں کے بارے میں احادیث لائے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے یہاں اس حوالے سے کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا کا عنوان باندھ دیا ہے۔ ان مسائل کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے امام کی اقتدا اور اس کے بعد نفل نمازوں کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔ آخر میں بڑا حصہ رات کے نوافل (تہجد) سے متعلقہ مسائل کے لیے وقف کیا ہے۔ ان سب کے عنوان ابواب کی صورت میں ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا مستقل کتاب نہیں بلکہ ذیلی کتاب ہے۔ اصل کتاب الصلاۃ ہی ہے جو اس ذیلی کتاب کے ختم ہونے کے بہت بعد اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض متاخرین نے اپنی شروح میں اس ذیلی کتاب کو اصل کتاب الصلاۃ ہی میں ضم کر دیا ہے۔

کتاب الصلاۃ کے اس حصے میں ان سہولتوں کا ذکر ہے جو اللہ کی طرف سے پہلے حالت جنگ میں عطا کی گئیں اور بعد میں ان کو تمام مسافروں کے لیے تمام کر دیا گیا۔ تحیۃ المسجد، چاشت کی نماز، فرض نمازوں کے ساتھ ادا کیے جانے والے نوافل کے علاوہ رات کی نماز میں رب تعالیٰ کے ساتھ مناجات کی لذتوں، ان گھڑیوں میں مناجات کرنے والے بندوں کے لیے اللہ کے قرب اور اس کی بے پناہ رحمت و مغفرت کے دروازے کھل جانے اور رسول اللہ ﷺ کی خوبصورت دعاؤں کا روح پرور تذکرہ، پڑھنے والے کے ایمان میں اضافہ کر دیتا ہے۔

۶- کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

(المعجم ۱) - (بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ
وَقَصْرِهَا) (التحفة ۱۰۹)

باب ۱- مسافروں کی نماز اور اس کی قصر

[1570] صالح بن کیسان نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: سفر اور حضر (مقیم ہونے کی حالت) میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز (پہلی حالت پر) قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

[۱۵۷۰] ۱- (۶۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

[1571] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو وہ دو رکعت فرض کی، پھر حضر کی صورت میں اسے مکمل کر دیا اور سفر کی نماز کو پہلے فریضے پر قائم رکھا گیا۔

[۱۵۷۱] ۲- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ؛ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

[1572] ابن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ابتدا میں نماز دو رکعت فرض کی گئی، پھر سفر کی نماز (اسی حالت میں)

[۱۵۷۲] ۳- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ

برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز مکمل کر دی گئی۔

رَكَعَتَيْنِ، فَأَقْرَثَ صَلَاةَ السَّفَرِ وَأَتَمَّتْ صَلَاةَ الْحَضَرِ.

امام زہری نے کہا: میں نے عروہ سے پوچھا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف کیا ہے، وہ سفر میں پوری نماز (کیوں) پڑھتی تھیں؟ انھوں نے کہا: انھوں نے اس کا ایک مفہوم لے لیا ہے جس طرح عثمان رضی اللہ عنہ نے لیا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تَتِمُّ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: إِنَّهَا تَأْوَلَّتْ كَمَا تَأْوَلَّ عُثْمَانُ.

[1573] عبد اللہ بن ادریس نے ابن جریج سے، انھوں نے ابن ابی عمار سے، انھوں نے عبد اللہ بن بابیہ سے اور انھوں نے حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی (کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے): ”اگر تمہیں خوف ہو کہ اگر تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز میں قصر کرو“ اب تو لوگ امن میں ہیں (پھر قصر کیوں کرتے ہیں؟) تو انھوں نے جواب دیا: مجھے بھی اسی بات پر تعجب ہوا تھا جس پر تمہیں تعجب ہوا ہے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(یہ) صدقہ (رعایت) ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، اس لیے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔“

[۱۵۷۳] ۴- (۶۸۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ۱۰۱] فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ! فَقَالَ: عَجِبْتُ وَمِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «صَدَقَهُ، تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ».

[1574] یحییٰ نے ابن جریج سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی..... (بقیہ روایت) ابن ادریس کی حدیث کی طرح ہے۔

[۱۵۷۴] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

[1575] ابو عوانہ نے یحییٰ بن اخیس سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض کی، حضر (جب مقیم ہوں) میں چار رکعتیں، سفر میں دو

[۱۵۷۵] ۵- (۶۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ

رکعتیں اور خوف (جنگ) میں (امام کے ساتھ) ایک رکعت (پھر اس کی امامت کے بغیر ایک رکعت۔)

مُجَاهِدٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

[1576] ایوب بن عائذ طائی نے بکیر بن اخس سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض کی، مسافر پر دو رکعتیں، مقیم پر چار اور (جنگ کے) خوف کے عالم میں (امام کی اقتدا میں) ایک رکعت (اور اقتدا کے بغیر ایک رکعت۔)

[۱۵۷۶] ۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِدِ الطَّائِي عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ، عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ، وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

[1577] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ موسیٰ بن سلمہ ہذلی (بصری) سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھوں تو پھر کیسے نماز پڑھوں؟ تو انھوں نے جواب دیا: دو رکعتیں، (یہی) ابوالقاسم محمد بن سلمہ نے بیان کیا۔

[۱۵۷۷] ۷- (۶۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ، إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ، سُنَّهَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[1578] (شعبہ کے بجائے) سعید بن ابی عروبہ اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے قتادہ سے، اسی مذکورہ سند کے ساتھ اسی طرح (حدیث بیان کی۔)

[۱۵۷۸] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الصَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1579] عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب نے اپنے والد (حفص) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے مکہ کے راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا، انھوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھائی، پھر وہ اور ہم

[۱۵۷۹] ۸- (۶۸۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ. قَالَ: فَصَلَّى

آگے بڑھے اور اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے، ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے پھر اچانک ان کی توجہ اس طرف ہوئی جہاں انھوں نے نماز پڑھی تھی، انھوں نے (وہاں) لوگوں کو قیام کی حالت میں دیکھا، انھوں نے پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں نماز (بھی) پوری کرتا (قصر نہ کرتا۔) بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، آپ نے دو رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا اور میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہا، انھوں نے بھی دو رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بھی بلا لیا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہا، انھوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا لیا، پھر میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، انھوں نے بھی دو سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں، یہاں تک کہ اللہ نے انھیں بلا لیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”بے شک تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کے عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔“

[1580] عمر بن محمد نے حفص بن عاصم سے روایت کی، کہا: میں بیمار ہوا تو (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ میری عیادت کرنے آئے، کہا: میں نے ان سے سفر میں سنتیں پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے کہا: میں سفر کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا ہوں، میں نے نہیں دیکھا کہ آپ سنتیں پڑھتے ہوں، اور اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں نماز ہی پوری پڑھتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”بے شک رسول اللہ ﷺ (کے عمل) میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔“

[1581] ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعات

لَنَا الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ رَحْلُهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، فَحَانَتْ مِنْهُ الْيَقَافَةُ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى، فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُونَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي، يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

[الاحزاب: ۲۱]

[۱۵۸۰] ۹- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَيْنِي ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: مَرَضْتُ مَرَضًا، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُنِي، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ، وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ . [الاحزاب: ۲۱]

[۱۵۸۱] ۱۰- (۶۹۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا:

پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[1582] محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ دونوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں اور آپ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

[۱۵۸۲] ۱۱- (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّدِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[1583] شعبہ نے یحییٰ بن یزید ہنائی سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر نکلتے۔ مسافت کے بارے میں شک کرنے والے شعبہ ہیں۔ تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

[۱۵۸۳] ۱۲- (۶۹۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدٍ الْهَنَائِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ - شُعْبَةُ الشَّائِكُ - صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1584] عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن خمیر سے حدیث سنائی، انہوں نے حبیب بن عبید سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں شرحبیل بن سمط (الکندی) کی معیت میں ایک بستی کو گیا جو سترہ یا اٹھارہ میل کے فاصلے پر تھی تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعت

[۱۵۸۴] ۱۳- (۶۹۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شَرْحِبِيلَ بْنِ السَّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ، عَلَى رَأْسِ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ

پڑھتے دیکھا ہے، تو میں نے ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہما) سے پوچھا، انھوں نے جواب دیا: میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

[1585] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور کہا: ابن سمط سے روایت ہے اور انھوں نے شرحیں کا نام نہیں لیا اور کہا: وہ حمص کی دُومین نامی جگہ پر پہنچے جو اٹھارہ میل کے فاصلے پر تھی (اور وہاں نماز قصر پڑھی)۔

[1586] ہشیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ جانے کے لیے نکلے تو آپ دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس مدینہ پہنچ گئے۔ راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ مکہ کتنا عرصہ ٹھہرے؟ انھوں نے جواب دیا: دس دن۔ (آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ آکر خود مکہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ مختلف مقامات پر دس دن گزارے۔)

[1587] ابو عوانہ اور (اسماعیل) ابن علیہ نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ہشیم کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[1588] شعبہ نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم حج کے لیے مدینہ سے چلے..... پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ. فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ.

[۱۵۸۵] ۱۴- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: عَنْ ابْنِ السَّمْطِ، وَلَمْ يُسَمَّ شَرْحِيلَ. وَقَالَ: إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينُ مِنْ حِمَصَ، عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا.

[۱۵۸۶] ۱۵- (۶۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ، قُلْتُ: كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا.

[۱۵۸۷] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

[۱۵۸۸] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

[1589] (سفیان) ثوری نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث روایت کی اور (اس میں) حج کا تذکرہ نہیں کیا۔

[۱۵۸۹] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ.

باب: 2- منیٰ میں قصر نماز پڑھنا

[1590] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ (بن عمر) سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے منیٰ اور دوسری جگہوں، یعنی اس کے نواح میں اور (آپ ﷺ کے بعد) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے مسافر کی نماز، یعنی دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعتیں پڑھیں، بعد میں پوری چار پڑھنے لگے۔

[1591] اوزاعی اور معمر نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) زہری سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، انھوں نے ”منیٰ میں“ کہا اور ”دوسری جگہوں“ کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ۲) - (بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنَى) (التحفة ۱۱۰)

[۱۵۹۰] ۱۶- (۶۹۴) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنَى وَغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ، صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا.

[۱۵۹۱] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: بِمِنَى. وَلَمْ يَقُلْ: وَغَيْرِهِ.

[1592] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن عمر نے نافع سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے

[۱۵۹۲] ۱۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ،

ابتدائی سالوں میں (دو رکعتیں پڑھیں)، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں۔

اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعات پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

[1593] یحییٰ قطان، ابن ابی زائدہ اور عقبہ بن خالد نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدَ أَرْبَعًا.

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[۱۵۹۳] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1594] عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے خبیث بن عبد الرحمن سے حدیث سنائی، انھوں نے حفص بن عاصم سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے (پہلے) آٹھ سال — یا کہا: چھ سال — منیٰ میں مسافروں کی نماز پڑھی۔ حفص نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے، پھر اپنے بستر پر آ جاتے تھے۔ میں نے کہا: چچا جان! اگر آپ فرض نماز کے بعد دو سنتیں بھی پڑھ لیا کریں! تو انھوں نے کہا: اگر میں ایسا کروں تو (گویا) پوری نماز پڑھوں۔

[۱۵۹۴] ۱۸- (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِمِنَى صَلَاةَ الْمَسَافِرِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ ثَمَانِي سِنِينَ - أَوْ قَالَ: سِتِّ سِنِينَ - قَالَ حَفْصُ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ. فَقُلْتُ: أَيْ عَمَّ! لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ! قَالَ: لَوْ فَعَلْتُ لَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ.

[1595] خالد بن حارث اور عبد الصمد نے کہا: ہمیں شعبہ نے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی لیکن ان دونوں نے اس حدیث میں ”منیٰ میں“ کے الفاظ نہیں کہے لیکن دونوں نے یہ کہا: ”آپ نے سفر میں نماز پڑھی۔“

[۱۵۹۵] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يُّغْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ: بِمِنَى. وَلَكِنْ قَالَا: صَلَّى فِي السَّفَرِ.

[1596] عبد الواحد نے اعمش سے حدیث بیان کی، کہا:

ہمیں ابراہیم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا، کہہ رہے تھے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں، یہ بات عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی تو انھوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، کاش! میرے نصیب میں چار رکعات کے بدلے شرف قبولیت حاصل کرنے والی دو رکعتیں ہوں۔

[۱۵۹۶] ۱۹- (۶۹۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بِمِنَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

فائدہ: کسی شخص نے حج کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ پچھلے سال حج کے موقع پر میں نے آپ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھی تھیں، تب سے آج تک میں نماز میں دو رکعتیں ہی پڑھتا ہوں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو احساس ہوا کہ حج پر آنے والے بہت سے لوگ آ کر جس طرح سفر میں یہاں نماز پڑھائی جاتی ہے اس کو نماز کا مستقل طریقہ سمجھ لیتے ہیں، اس لیے انھوں نے منیٰ میں پوری نماز پڑھانی شروع کر دی تھی۔ (فتح الباری: 737/2)

[1597] ابو معاویہ، جریر اور عیسیٰ سب نے (مختلف

سندوں سے روایت کرتے ہوئے) اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

[۱۵۹۷] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَيْسَى، كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. نَحْوَهُ.

[1598] ابو احوص نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، (جب) لوگ سب سے زیادہ امن میں اور کثیر تعداد میں تھے۔ (یہ اللہ کی رخصت کو قبول کرنے کا معاملہ تھا، خوف، بدامنی یا جنگ کا معاملہ نہ تھا۔)

[۱۵۹۸] ۲۰- (۶۹۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى، آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ، رَكْعَتَيْنِ.

[1599] زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو اسحاق نے حدیث سنائی، کہا: مجھ سے حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی جبکہ لوگ (تعداد میں) جتنے زیادہ ہو سکتے تھے (موجود تھے)۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھائی۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ ماں (ملیکہ بنت جہول الخزاعیہ) کی طرف سے عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے بھائی تھے۔

[۱۵۹۹] ۲۱- (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ: حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخَزَاعِيُّ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَنَى، وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا، فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

قَالَ مُسْلِمٌ: حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخَزَاعِيُّ، وَهُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، لِأُمِّهِ.

(المعجم ۳) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي الْمَطَرِ) (التحفة ۱۱۱)

باب ۳: بارش کے وقت گھروں میں نماز پڑھنا

[1600] امام مالک نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سردی اور ہوا والی ایک رات اذان کہی اور اس کے آخر میں کہا: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ "سنو! (اپنے) ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔" پھر کہا کہ جب رات سرد اور بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ کہے: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ "سنو! (اپنے) ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو۔"

[۱۶۰۰] ۲۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَدَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ، فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتَ مَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ.

[1601] محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبید اللہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے سردی، ہوا اور بارش والی ایک رات میں اذان دی اور اذان کے آخر میں کہا: "سنو! اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو، سنو! ٹھکانوں میں نماز پڑھو۔" پھر کہا: جب سفر میں رات سرد یا بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو یہ کہنے کا حکم دیتے: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ "سنو!

[۱۶۰۱] ۲۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَمَطَرٍ، فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتَ مَطَرٍ، فِي السَّفَرِ، أَنْ يَقُولَ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔“

[1602] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبید اللہ نے نافع سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے (مکہ سے چھ میل کے فاصلے پر واقع) ضُجَّان پہاڑ پر اذان کہی..... پھر اوپر والی حدیث کے مانند بیان کیا اور (ابواسامہ نے) کہا: اَلَا صَلُّوْا فِی رَحَالِکُمْ اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے دوبارہ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ کہنے کا ذکر نہیں کیا۔

[1603] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو بارش ہو گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو چاہے، اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔“

[1604] اسماعیل (ابن علیہ) نے (ابن ابی سفیان) الزیادی کے ساتھی عبد الحمید سے، انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے ایک بارش والے دن اپنے مؤذن سے فرمایا: جب تم اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ چکو تو حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ) نہ کہنا (بلکہ) صَلُّوْا فِی بُیُوتِکُمْ (اپنے گھروں میں نماز پڑھو) کہنا۔

کہا: لوگوں نے گویا اس کو ایک غیر معروف کام سمجھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ یہ کام انھوں نے کیا جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر تھے، جمعہ پڑھنا لازم ہے اور مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہیں تنگی میں مبتلا کروں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چل کر آؤ۔

[۱۶۰۲] ۲۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضُجَّانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: أَلَا صَلُّوْا فِي رَحَالِكُمْ، وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً: أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

[۱۶۰۳] ۲۵- (۶۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَطَرْنَا، فَقَالَ: «لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ».

[۱۶۰۴] ۲۶- (۶۹۹) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوْا فِي بُيُوتِكُمْ.

قَالَ: فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَشْكَرُوا ذَلِكَ، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا؟ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزَمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمَشُّوا فِي الطِّينِ وَالذَّخْصِ.

[1605] ابوکامل مجدري نے کہا: ہمیں حماد، یعنی ابن زید نے عبد الحمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبد اللہ بن حارث سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک پھسلن والے دن ہمارے سامنے خطبہ دیا..... آگے ابن علیہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، لیکن جمعے کا نام نہیں لیا، اور کہا: یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر تھے، یعنی نبی اکرم ﷺ نے (یہ کام کیا ہے۔)

ابوکامل نے کہا: حماد نے ہم سے یہ حدیث (عبد الحمید کے بجائے) عاصم سے، انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے اسی طرح روایت کی ہے۔

[1606] ابوریح عسکری زہرائی نے کہا: ہمیں حماد، یعنی ابن زید نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب اور عاصم احوال نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں (ابوریح) نے اپنی حدیث میں یَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[1607] شعبہ نے کہا: ہمیں عبد الحمید صاحب الزیادی نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبد اللہ بن حارث سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے جمعے کے روز بارش والے دن اذان دی..... پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح بیان کیا، اور کہا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ تم پھسلن میں چل کر آؤ۔

[1608] شعبہ اور معمر دونوں نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) عاصم احوال سے اور انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن کو حکم دیا۔ معمر کی روایت میں ہے: جمعے کے روز بارش

[۱۶۰۵] ۲۷- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فِي يَوْمٍ ذِي رَذَغٍ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ. وَقَالَ: قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، بِنَحْوِهِ.

[۱۶۰۶] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَعَاصِمُ الْأَخْوَلُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ: يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[۱۶۰۷] ۲۸- (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ؛ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَقَالَ: وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّخْصِ وَالزَّلَلِ.

[۱۶۰۸] ۲۹- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ،

کے دن..... (آگے) سابقہ راویوں کی روایت کی طرح ہے اور معمر کی حدیث میں یہ بھی ہے: یہ کام انھوں نے کیا جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر ہیں، یعنی نبی اکرم ﷺ نے۔

[1609] وہیب نے کہا: ہمیں ایوب نے عبد اللہ بن حارث سے حدیث بیان کی۔ وہیب نے کہا: ایوب نے یہ حدیث عبد اللہ بن حارث سے نہیں سنی۔ (جبکہ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق ہے کہ وہیب کی بات درست نہیں بلکہ ایوب نے یہ حدیث سنی ہے۔) انھوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعے کے روز بارش کے دن اپنے مؤذن کو حکم دیا..... (آگے اسی طرح ہے) جس طرح دوسرے راویوں نے بیان کیا۔

باب: 4- سفر میں نفل نماز سواری پر پڑھنے کا جواز، سواری کا رخ چاہے جدھر بھی ہو

[1610] محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں سواری پر) اپنی نفل نماز پڑھتے تھے آپ کی اونٹنی جس طرف بھی آپ کو لیے ہوئے رخ کر لیتی۔

[1611] ابو خالد احمر نے عبید اللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، وہ چاہے آپ کو لیے ہوئے جس طرف بھی رخ کر لیتی۔

[1612] یحییٰ بن سعید نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت کی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ. فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ، يَنْحُو حَدِيثَهُمْ، وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، يَغْنِي النَّبِيُّ ﷺ.

[۱۶۰۹] ۳۰- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ - قَالَ وَهْبٌ: لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ - قَالَ: أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ، يَنْحُو حَدِيثَهُمْ.

(المعجم ۴) - (بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ) (التحفة ۱۱۲)

[۱۶۱۰] ۳۱- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَافَتُهُ.

[۱۶۱۱] ۳۲- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

[۱۶۱۲] ۳۳- (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے ہوتے، اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، جس طرف بھی آپ کا رخ ہو جاتا۔ کہا: اسی کے بارے میں یہ آیت اتری: ”سو جس طرف تم رخ کرو، وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔“

[1613] ابن مبارک، ابن ابی زائدہ اور ابن نمیر نے اپنے والد کے حوالے سے، سب نے عبد الملک سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی اور ان میں سے ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ کی روایت میں ہے کہ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (یہ آیت) تلاوت کی: ﴿فَإَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَجْهَ اللَّهِ﴾ ”تم جس طرف بھی رخ کرو وہیں اللہ کا چہرہ ہے“ اور کہا: یہ اسی کے بارے میں اتری ہے۔

[1614] عمرو بن یحییٰ مازنی نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا جبکہ آپ نے خیبر کا رخ کیا ہوا تھا۔

[1615] ابو بکر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن یسار سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں مکہ کے راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا، پھر جب مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو میں سواری سے اتر اور وتر پڑھے، پھر میں ان سے جا ملا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں (رہ گئے) تھے؟ میں نے ان سے کہا: مجھے فجر ہو جانے کا اندیشہ ہوا، اس لیے میں نے اتر کر وتر پڑھے۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم ہے! انھوں نے کہا: رسول

عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ. قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ: ﴿فَإَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَجْهَ اللَّهِ﴾ [البقرة: 115].

[۱۶۱۳] ۳۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَابْنِ أَبِي زَائِدَةَ: ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ: ﴿فَإَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَجْهَ اللَّهِ﴾. وَقَالَ: فِي هَذَا نَزَلَتْ.

[۱۶۱۴] ۳۵- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ، وَهُوَ مُوَجَّهٌ إِلَى خَيْبَرَ.

[۱۶۱۵] ۳۶- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ. قَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ. فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: خَشِيتُ الْفَجْرَ فَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُسْوَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، وَاللَّهِ! قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كَانَ يُؤَيِّرُ عَلَى الْبَعِيرِ .
اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔

[1616] امام مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے وہ آپ کو لیے ہوئے جدھر کا بھی رخ کر لیتی۔

عبد اللہ بن دینار نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی کرتے تھے۔

[1617] ابن ہاد نے عبد اللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ورتا ادا کرتے تھے۔

[1618] سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نفل پڑھتے جدھر بھی آپ کا رخ ہو جاتا اور اسی پر وتر بھی پڑھتے، البتہ آپ فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

[1619] حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ سفر میں رات کے وقت سواری پر نفل پڑھتے تھے، جدھر کا بھی وہ رخ کر لیتی تھی۔

[1620] امام نسائی نے کہا: ہمیں انس بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شام سے آئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا، ہم عین التمر کے مقام پر جا کر ان سے ملے تو میں نے انھیں دیکھا، وہ گدھے پر نماز پڑھ

[۱۶۱۶] ۳۷- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ .

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ .

[۱۶۱۷] ۳۸- (...) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَيِّرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

[۱۶۱۸] ۳۹- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَيِّ وَجْهِ تَوَجَّهَ، وَيُؤَيِّرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

[۱۶۱۹] ۴۰- (۷۰۱) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَزْمَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي السُّنَّةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ، عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ .

[۱۶۲۰] ۴۱- (۷۰۲) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ،

رہے تھے اور ان کا رخ اس طرف تھا۔ ہمام نے قبلہ کی بائیں طرف اشارہ کیا۔ تو میں (انس بن سیرین) نے ان سے کہا: میں نے آپ کو قبلہ کی بائیں طرف نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں (کبھی) ایسا نہ کرتا۔

فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَلِكَ الْجَانِبَ - وَأَوْمَأَ هَمَامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ لَهُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ، لَمْ أَفْعَلْهُ.

باب: 5- سفر میں دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے

(المعجم ۵) - (بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ۱۱۳)

[1621] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے۔

[۱۶۲۱] ۴۲- (۷۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. [انظر: ۳۱۱۰]

[1622] عبید اللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب (سفر کے لیے) جلدی چلنا ہوتا تو شفق (سورج کی سرخی) غائب ہونے کے بعد (یعنی عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد) مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے، اور بتاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلد چلنا ہوتا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

[۱۶۲۲] ۴۳- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ؛ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّمْسُ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1623] سفیان نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

[۱۶۲۳] ۴۴- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِذُ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

[1624] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے

[۱۶۲۴] ۴۵- (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ

سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے سفر میں جلد چلنا ہوتا تو مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے حتیٰ کہ اسے اور عشاء کی نماز کو جمع کرتے۔

يَخْبِي: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

[1625] مفصل بن فضالہ نے عقیل سے، انھوں نے ابن شہاب سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو اس وقت تک مؤخر فرماتے کہ عصر کا وقت ہو جاتا، پھر آپ (سواری سے) اترتے، دونوں نمازوں کو جمع کرتے، اور اگر آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

[۱۶۲۵] ۴۶- (۷۰۴) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَغْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ، صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

[1626] لیث بن سعد نے عقیل بن خالد سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں جب دو نمازوں کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا اول وقت ہو جاتا، پھر آپ دونوں نمازوں کو جمع کرتے۔

[۱۶۲۶] ۴۷- (۱۰۰) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ الْمَدَائِنِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

[1627] جابر بن اسماعیل نے بھی عقیل بن خالد سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کر دیتے، پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور مغرب کو مؤخر کرتے اور اسے عشاء کے ساتھ اکٹھا کر کے پڑھتے جب شفق غائب ہو جاتی۔

[۱۶۲۷] ۴۸- (۱۰۰) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا عَجَلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

باب: 6- حضر (قیام کی حالت) میں دو نمازیں جمع کرنا

(المعجم 6) - (بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ) (التحفة ۱۱۴)

[1628] امام مالک نے ابو زبیر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا کسی خوف اور سفر کے بغیر۔

[۱۶۲۸] ۴۹- (۷۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ. [انظر: ۱۶۳۳]

[1629] زہیر نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے سعید بن جبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ نے ظہر اور عصر کو مدینہ میں کسی خوف اور سفر کے بغیر جمع کر کے پڑھا۔

[۱۶۲۹] ۵۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَامٍ، جَمِيعًا عَنْ زُهَيْرٍ. قَالَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ.

ابو زبیر نے کہا: میں نے (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) سعید سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تھا، جیسے تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے تو انھوں نے کہا: آپ نے چاہا کہ اپنی امت کے کسی فرد کو تنگی اور دشواری میں نہ ڈالیں۔

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي. فَقَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ.

[1630] قرۃ بن خالد نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے دوران ایک سفر میں نمازوں کو جمع کیا، ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا۔

[۱۶۳۰] ۵۱- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفَرَةٍ سَافَرَهَا، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

سعید نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ نے چاہا اپنی امت کو حرج (اور تنگی) میں نہ ڈالیں۔

[1631] زبیر نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے ابو طفیل عامر سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو (اس دوران میں) آپ ظہر اور عصر اکٹھی پڑھتے رہے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرتے رہے۔

[1632] قرہ بن خالد نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عامر بن وائلہ ابو طفیل نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر، عصر کو اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔

(عامر بن وائلہ نے) کہا: میں نے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انھوں نے کہا: آپ نے چاہا کہ اپنی امت کو دشواری میں نہ ڈالیں۔

[1633] ابو معاویہ اور کعب دونوں نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے حبیب بن ثابت سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو مدینہ میں کسی خوف اور بارش کے بغیر جمع کیا۔ کعب کی روایت میں ہے، (سعید نے) کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: تاکہ اپنی امت کو دشواری میں مبتلا نہ کریں۔ اور ابو معاویہ کی حدیث میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ ﷺ

قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

[۱۶۳۱] ۵۲- (۷۰۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ، عَنْ مُعَاذٍ. قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا [انظر: ۵۹۴۷].

[۱۶۳۲] ۵۳- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ أَبُو الطُّفَيْلِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

قَالَ فَقُلْتُ: مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ.

[۱۶۳۳] ۵۴- (۷۰۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ

نے کیا چاہتے ہوئے ایسا کیا؟ انھوں نے کہا: آپ نے چاہا اپنی امت کو دشواری میں نہ ڈالیں۔

خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ. وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كَيْلًا يُخْرِجُ أُمَّتَهُ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ. [راجع: ۱۶۲۸]

[1634] سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے (ابو شعثاء) جابر بن زید سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعات (ظہر اور عصر) اکٹھی اور سات رکعات (مغرب اور عشاء) اکٹھی پڑھیں۔

[۱۶۳۴] ۵۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيَا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا.

(عمرو نے کہا:) میں نے ابو شعثاء (جابر بن زید) سے کہا کہ میرا خیال ہے، آپ نے ظہر کو مؤخر کیا اور عصر جلدی پڑھی اور مغرب کو مؤخر کیا اور عشاء میں جلدی کی۔ انھوں نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ! أَظَنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ. قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ.

[1635] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے جابر بن زید سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سات رکعات اور آٹھ رکعات نماز پڑھی، یعنی ظہر، عصر اور مغرب اور عشاء (ملا کر پڑھیں)۔

[۱۶۳۵] ۵۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا، وَثَمَانِيَا: الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

[1636] زمیر بن خریٹ نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عصر کے بعد ہمیں خطاب کرنے لگے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نمودار ہو گئے اور لوگ کہنے لگے: نماز، نماز! پھر ان کے پاس بنو تمیم کا ایک آدمی آیا جو نہ تھکتا تھا اور نہ باز آ رہا تھا، نماز، نماز کہے جا رہا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تیری ماں نہ ہو! تو مجھے سنت سکھا رہا ہے؟ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو جمع کیا۔

[۱۶۳۶] ۵۷- (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ الْخُرَيْتِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ، وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ. قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، لَا يَقْتَرُ وَلَا يَنْتَنِي: الصَّلَاةُ،

الصَّلَاةُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُنِي بِالسُّنَّةِ؟
لَا أُمُّ لَكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ
بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ: فَحَاكَ فِي صَدْرِي
مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ. فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَسَأَلْتُهُ،
فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ.

عبداللہ بن شقیق نے کہا: تو اس سے میرے دل میں کچھ
کھٹکنے لگا، چنانچہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما)
کے قول کی تصدیق کی۔

[1637] عمران بن حذر نے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے
روایت کی، انھوں نے کہا: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے کہا: نماز! آپ خاموش رہے، اس نے پھر کہا: نماز! آپ
پھر چپ رہے، اس نے پھر کہا: نماز! تو آپ (کچھ دیر)
چپ رہے، پھر فرمایا: تیری ماں نہ ہو! کیا تو ہمیں نماز کی تعلیم
دیتا ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں دو نمازیں جمع کر لیا
کرتے تھے۔

[۱۶۳۷] ۵۸- (.) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ
لِابْنِ عَبَّاسٍ: الصَّلَاةُ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ:
الصَّلَاةُ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: الصَّلَاةُ، فَسَكَتَ.
ثُمَّ قَالَ: لَا أُمُّ لَكَ أَتَعْلَمُنَا بِالصَّلَاةِ؟ كُنَّا نَجْمَعُ
بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب: 7- نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور
بائیں دونوں طرف سے رخ پھیرنے (نمازیوں
کی طرف رخ کرنے) کا جواز

(المعجم ۷) - (بَابُ جَوَازِ الْإِنْصِرَافِ مِنَ
الصَّلَاةِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَالِ) (التحفة ۱۱۵)

[1638] ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے
عمارہ سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) سے روایت کی، کہا: تم میں سے کوئی
شخص اپنی ذات میں سے شیطان کا حصہ نہ رکھے (وہم اور
وسوسے کا شکار نہ ہو)، یہ خیال نہ کرے کہ اس پر لازم ہے کہ
وہ نماز سے دائیں کے علاوہ کسی اور جانب سے رخ نہ
موڑے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر دیکھا تھا، آپ
بائیں جانب سے رخ مبارک موڑتے تھے۔

[۱۶۳۸] ۵۹- (۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ
نَفْسِهِ جُزْءًا، لَا يَرَى إِلَّا أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا
يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ، أَكْثَرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَنْصَرِفُ عَنْ شَمَالِهِ.

[1639] جریر اور عیسیٰ بن یونس نے اسی سند کے ساتھ

سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[۱۶۳۹] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ : أَخْبَرَنَا عِيسَى ، جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، مِثْلُهُ .

[1640] ابو عوانہ نے (اسماعیل بن عبد الرحمان) سُدی

سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب میں نماز پڑھ لوں تو اپنا رخ کیسے موڑوں، اپنی دائیں طرف سے یا اپنی بائیں طرف سے؟ انھوں نے کہا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو زیادہ تر دائیں طرف سے رخ پھیرتے دیکھا۔

[۱۶۴۰] ۶۰- (۷۰۸) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا : كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي؟ قَالَ : أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ .

[1641] سفیان بن عیینہ نے سدی سے اور انھوں نے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی دائیں طرف سے رخ پھیرا کرتے تھے۔

[۱۶۴۱] ۶۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ .

☆ فائدہ: تمام احادیث پیش نظر رکھی جائیں تو دونوں طرف سے رخ پھرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، کسی نے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ تر ایک طرف سے اور کسی اور نے زیادہ تر دوسری طرف سے رخ موڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے مطابق بیان کر دیا۔

باب: 8- امام کے دائیں طرف (کھڑے ہونے)
کا استحباب

(المعجم ۸) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ)
(التحفة ۱۱۶)

[1642] ابن ابی زائدہ نے مسر سے، انھوں نے

ثابت بن عبید سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بیٹے (عبید) سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو پسند کرتے تھے کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں، آپ ہماری طرف رخ فرمائیں۔ (براء رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے (ایسے ہی ایک موقع پر) آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے میرے

[۱۶۴۲] ۶۲- (۷۰۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ ابْنِ الْبَرَاءِ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ ، يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، قَالَ : فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : «رَبِّ قَنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ» .

رب! جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ یا جمع کرے گا۔
اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔“

[1643] وکیع نے مسر سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور انھوں نے یُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِہ (آپ ہماری طرف رخ فرمائیں) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

باب: 9- مؤذن کے اقامت شروع کر لینے کے بعد نفل کا آغاز کرنا ناپسندیدہ ہے

[1644] شعبہ نے ورقاء سے، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔“

[1645] (شعبہ کے بجائے) شبابہ نے ورقاء سے یہی روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے۔

[1646] رَوَح نے کہا: ہمیں زکریا بن اسحاق نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن دینار نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء بن یسار سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔“

[1647] (روح کے بجائے) عبدالرزاق نے خبر دی کہ ہمیں زکریا بن اسحاق نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی۔

[۱۶۴۳] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ ابْنِ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِہ.

(المعجم ۹) - (بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ) (التحفة ۱۱۷)

[۱۶۴۴] [۶۳- (۷۱۰)] وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

[۱۶۴۵] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۱۶۴۶] [۶۴- (...)] وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

[۱۶۴۷] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلُهُ.

[1648] حماد بن زید نے ایوب سے روایت کی، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔ حماد نے کہا: پھر میں (براہ راست) عمرو (بن دینار) سے ملا تو انھوں نے مجھے یہ حدیث سنائی لیکن انھوں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کیا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا۔)

[1649] عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مالک ابن نحسینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا جبکہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی۔ آپ نے کسی چیز کے بارے میں اس سے گفتگو فرمائی، ہم جان نہ سکے کہ وہ کیا تھی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اسے گھیر لیا، ہم پوچھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا؟ اس نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”لگتا ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کی چار رکعات پڑھنے لگے گا۔“

قعنبی نے کہا: عبد اللہ بن مالک ابن نحسینہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی۔

ابوالحسن مسلم رحمۃ اللہ علیہ (مؤلف کتاب) نے کہا: قعنبی کا اس حدیث میں عن ابنہ (والد سے روایت کی) کہنا درست نہیں۔ (عبد اللہ کے والد مالک صحابی تو ہیں لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔)

[1650] ابوعوانہ نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت (عبد اللہ) ابن نحسینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: صبح کی نماز کی اقامت

[۱۶۴۸] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. قَالَ حَمَّادٌ: ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

[۱۶۴۹] ۶۵- (۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي، وَقَدْ أُقِيمَت صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ، لَا نَذَرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَنَّا نَقُولُ: مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: قَالَ لِي: «يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ أَرْبَعًا».

قَالَ الْقَعْنَبِيُّ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ: وَقَوْلُهُ: عَنْ أَبِيهِ، فِي هَذَا الْحَدِيثِ، خَطَأً.

[۱۶۵۰] ۶۶- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: أُقِيمَتُ

(شروع) ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا ہے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھو گے؟“

صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي، وَالْمُؤَذِّنُ يَقِيمُ، فَقَالَ: «أَتَصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟».

[1651] حضرت عبداللہ بن سرجس (المزنی حلیف بنی مخزوم) ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی مسجد میں آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ”اے فلاں! تو نے دو نمازوں میں سے کون سی نماز کو شمار کیا ہے؟ اپنی اس نماز کو جو تم نے اکیلے پڑھی ہے یا اس کو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟“

[۱۶۵۱] ۶۷- (۷۱۲) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا فُلَانُ! بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ؟ أَيْصَلَاتِكَ وَحْدَكَ، أَمْ بَيْصَلَاتِكَ مَعَنَا؟».

باب: 10- (جب کوئی انسان) مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟

(المعجم ۱۰) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ) (التحفة ۱۱۸)

[1652] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے خبر دی، انھوں نے عبدالملک بن سعید سے اور انھوں نے حضرت ابو حمید ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. اے اللہ!

[۱۶۵۲] ۶۸- (۷۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ - أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا

میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔“

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے لکھی ہے، انھوں نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یحییٰ حتمانی (شک کے بغیر) وَأَبِیْ أُسَیْدٍ اور ابواسید سے کہتے تھے۔

[1653] (سلیمان بن بلال کے بجائے) عمارہ بن غزیہ نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت کی، انھوں نے عبدالملک بن سعید بن سوید انصاری سے، انھوں نے حضرت ابو حمید - یا حضرت ابو اُسَیْدٍ رضی اللہ عنہما - سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

خَرَجَ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

قَالَ مُسْلِمٌ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْحَمَّانِيَّ يَقُولُ: وَأَبِیْ أُسَیْدٍ۔

[۱۶۵۳] (...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ سُؤَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ - أَوْ عَنْ أَبِي أُسَیْدٍ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ۔

باب: 11- دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے اور ان کو پڑھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور وہ تمام اوقات میں پڑھی جاسکتی ہیں

(المعجم ۱۱) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكَعَتَيْنِ، وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهِمَا، وَأَنَّهَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ) (التحفة ۱۱۹)

[1654] عامر بن عبداللہ بن زبیر نے عمرو بن سلیم زرقی سے اور انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔“

[۱۶۵۴] ۶۹- (۷۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ»۔

[1655] محمد بن یحییٰ بن حبان نے عمرو بن سلیم بن خلدہ انصاری سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ کہا: تو میں بھی بیٹھ گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو بیٹھے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے تھے، (اس لیے میں بھی بیٹھ گیا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔“

[1656] سفیان نے محارب بن دثار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرا نبی اکرم ﷺ کے ذمے قرض تھا، آپ نے اسے ادا کیا اور مجھے زائد رقم دی اور جب میں آپ کے پاس مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”دو رکعت نماز ادا کرلو۔“

باب: 12- سفر سے واپس آنے والے کے لیے سفر سے آتے ہی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے

[1657] شعبہ نے محارب سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا، جب آپ مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد آؤں، اور دو رکعتیں

[۱۶۵۵] ۷۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرُو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ. قَالَ: فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ. قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ، لَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ».

[۱۶۵۶] ۷۱- (۷۱۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنْفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ. فَقَضَانِي وَزَادَنِي، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لِي: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[انظر: ۳۶۳۶ و ۴۰۹۸ و ۴۹۶۴]

(المعجم ۱۲) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ)
(التحفة ۱۲۰)

[۱۶۵۷] ۷۲- (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: إِشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي

پڑھوں۔

أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ، فَأَصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ.

[1658] وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا، میرے اونٹ نے مجھے دیر کرا دی اور تھک گیا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے مدینہ میں آگئے اور میں اگلے دن پہنچا، میں مسجد آیا تو میں نے آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”تم اب اس وقت پہنچے ہو؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھو۔“ میں مسجد میں داخل ہوا، نماز پڑھی، پھر واپس (آپ ﷺ کے پاس) آیا۔

[۱۶۵۸] ۷۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، يَغْنِي الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ. فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَى. ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْعَدَاةِ. فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: «الآن حِينَ قَدِمْتُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَدَعِ جَمَلَكَ، وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ» قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ.

[1659] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دن میں چاشت کے وقت کے سوا (کسی اور وقت) سفر سے واپس تشریف نہ لاتے، پھر جب تشریف لاتے تو پہلے مسجد جاتے، اس میں دو رکعتیں ادا کرتے، پھر (کچھ دیر) وہیں تشریف رکھتے (تا کہ گھر والوں کو آپ ﷺ کی آمد کا علم ہو جائے۔)

[۱۶۵۹] ۷۴- (۷۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ، يَغْنِي أَبَا عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ: عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

باب: 13- نماز چاشت کا استحباب، یہ کم از کم دو رکعتیں، مکمل آٹھ رکعتیں اور درمیانی صورت چار یا چھ رکعتیں ہیں، نیز اس نماز کی پابندی کی تلقین

(المعجم ۱۳) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحَى، وَأَنَّ أَقْلَهَا رَكَعَتَانِ، وَأَكْمَلُهَا ثَمَانُ رَكَعَاتٍ، وَأَوْسَطُهَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتٌّ، وَالْحَقُّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا) (التحفة ۱۲۱)

[1660] سعید جزیری نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: نہیں، (الایہ کہ باہر سفر) سے واپس آئے ہوں۔

[1661] کہس بن حسن قیس نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، (الایہ کہ سفر سے واپس آئے ہوں۔

[1662] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو (گھر میں قیام کے دوران میں) چاشت کے نفل پڑھتے نہیں دیکھا، جبکہ میں چاشت کی نماز پڑھتی ہوں۔ یہ بات یقینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو کرنا پسند فرماتے تھے لیکن اس ڈر سے کہ لوگ (بھی آپ کو دیکھ کر) وہ کام کریں گے اور (ان کی دلچسپی کی بنا پر) وہ کام ان پر فرض کر دیا جائے گا، آپ ﷺ اس کام کو چھوڑ دیتے تھے۔

[1663] عبد الوارث نے کہا: ہمیں یزید رشک نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے معاذہ نے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کتنی (رکعتیں) پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: چار رکعتیں اور جس قدر زیادہ پڑھنا چاہتے (پڑھ لیتے۔)

[1664] شعبہ نے یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور یزید نے (ماشاء کے بجائے) ماشاء اللہ (جتنی اللہ چاہتا) کہا۔

[۱۶۶۰] ۷۵- (۷۱۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

[۱۶۶۱] ۷۶- (...) وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

[۱۶۶۲] ۷۷- (۷۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ. وَإِنِّي لَأَسُبِّحُهَا، وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدْعُ الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ، خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

[۱۶۶۳] ۷۸- (۷۱۹) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، يَغْنَبِي الرُّشَكِ: حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ: أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

[۱۶۶۴] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1665] سعید نے کہا: قتادہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ معاذہ عدویہ نے ان (حدیث سننے والوں) کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعتیں پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا زیادہ (بھی) پڑھ لیتے۔

[1666] معاذ بن ہشام نے روایت کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[1667] محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا کسی نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔ انھوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائے اور آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نے آپ کو کبھی اس سے ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، ہاں آپ رکوع اور سجود مکمل طریقے سے کر رہے تھے۔

ابن بشار نے اپنی روایات میں فقط (کبھی) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[1668] حرمہ بن یحییٰ اور محمد بن سلمہ مرادی دونوں نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن حارث کے بیٹے نے حدیث سنائی کہ ان کے والد عبداللہ بن حارث بن نوفل نے کہا: میں نے (سب سے) پوچھا اور میری یہ شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایک شخص مل جائے جو مجھے بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی

[۱۶۶۵] ۷۹- (...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصُّحَى أَرْبَعًا، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

[۱۶۶۶] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۱۶۶۷] ۸۰- (۳۳۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الصُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِيَةَ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ: قَطُّ. [راجع: ۷۶۴]

[۱۶۶۸] ۸۱- (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ وَحَرَضْتُ عَلَى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةً

نماز پڑھی ہے۔ مجھے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی نہ ملا جو مجھے یہ بتاتا۔ انھوں نے مجھے خبر دی کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ دن بلند ہونے کے بعد تشریف لائے، ایک کپڑا لاکر آپ کو پردہ مہیا کیا گیا، آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نہیں جانتی کہ ان میں آپ کا قیام (نسبتاً) زیادہ لمبا تھا یا آپ کا رکوع یا آپ کا سجود۔ یہ سب (ارکان) قریب قریب تھے اور انھوں (ام ہانی رضی اللہ عنہا) نے بتایا، میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے یہ نماز پڑھی ہو۔

(محمد بن مسلمہ) مرادی نے اپنی روایت میں ”یونس سے روایت ہے“ کہا۔ ”مجھے یونس نے خبر دی“ نہیں کہا۔

[1669] ابونضر سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابومرہ (یزید) نے انھیں خبر دی کہ انھوں نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف گئی تو میں نے آپ ﷺ کو نہاتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو کپڑے سے چھپائے ہوئے تھیں (آگے پردہ کیا ہوا تھا۔) میں نے سلام عرض کیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے کہا: ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ام ہانی کو خوش آمدید!“ جب آپ نہانے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور صرف ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعتیں پڑھیں، جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ماں جایا بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما چاہتا ہے کہ ایک ایسے آدمی کو قتل کر دے جسے میں پناہ دے چکی ہوں، یعنی ہبیرہ کا بیٹا، فلاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی، اسے ہم نے بھی پناہ دی۔“

الصُّحَى، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ، غَيْرَ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرْتَنِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، يَوْمَ الْفَتْحِ. فَأَتَيْتُ بِثَوْبٍ فَسَتَرْتُ عَلَيْهِ، فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ. قَالَتْ: فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلَ وَلَا بَعْدُ.

قَالَ الْمُرَادِيُّ: عَنْ يُونُسَ. وَلَمْ يَقُلْ: أَخْبَرَنِي.

[۱۶۶۹] ۸۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ: أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيءَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ؟» قُلْتُ: أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ» فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، مُتَلَحِّفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلَ رَجُلًا أَجَزْتُهُ، فَلَانَ بْنُ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَجَزْنَا مَنْ أَجَزْتَ يَا أُمُّ هَانِيءٍ!» قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ: وَذَلِكَ صُحَى.

ام ہانیؓ نے بتایا یہ چاشت کا وقت تھا۔

[1670] جعفر بن محمد رحمہ اللہ کے والد محمد الباقر رحمہ اللہ نے

عقیل کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ سے اور انھوں نے حضرت ام ہانیؓ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں ایک کپڑے میں جس کے دونوں کنارے ایک دوسرے کی مخالف جانب ڈالے گئے تھے، آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

[۱۶۷۰] ۸۳- (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلٍ، عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

☆ فائدہ: ابو مرہ کو حضرت ام ہانیؓ نے آزاد کیا تھا۔ یہ ان کے سگے بھائی عقیل بن ابی طالب کے ساتھ زیادہ نظر آتے تھے اس لیے مولیٰ عقیل (عقیل کے آزاد کردہ غلام) کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔

[1671] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی

کہ آپ نے فرمایا: ”صبح کو تم میں سے ہر ایک شخص کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے، پس ہر ایک تسبیح (ایک دفعہ سُبْحَانَ اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تحمید (الْحَمْدُ لِلَّہ کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تکبیر (اللہ أَكْبَرُ کہنا) بھی صدقہ ہے، (کسی کو) نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور (کسی کو) برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور ان تمام امور کی جگہ دو رکعتیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھتا ہے، کفایت کرتی ہیں۔“

[۱۶۷۱] ۸۴- (۷۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَيْعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ، وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي دَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «يُضِيحُ عَلَى كُلِّ سَلَامَةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ، رَكَعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى».

[1672] ابو تیحاح نے کہا: ہمیں ابو عثمان نہدی نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے تین چیزوں کی تلقین فرمائی: ہر ماہ تین روزے رکھنے کی، چاشت کی دو رکعتوں کی اور اس بات کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔

[۱۶۷۲] ۸۵- (۷۲۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ التَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكَعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ.

[1673] عباس جُریری اور ابو شمر ضَمْنِی، دونوں نے کہا:

ہم نے ابو عثمان نہدی سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[1674] ابو رافع الصائغ نے کہا: میں نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے تین باتوں کی تلقین فرمائی..... آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو عثمان نہدی کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[1675] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

نے کہا: میرے حبیب رضی اللہ عنہ نے مجھے تین باتوں کی تلقین فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا ان کو کسی صورت ترک نہیں کروں گا: ہر ماہ تین دنوں کے روزے، چاشت کی نماز اور یہ کہ جب تک وتر نہ پڑھ لوں نہ سوؤں۔

[۱۶۷۳] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي شَمْرِ الضُّبَعِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَثْمَانَ التَّهْدِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[۱۶۷۴] (...) وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ

مَعْبُدٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُخْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثٍ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[۱۶۷۵] ۸۶- (۷۲۲) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْلٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عَثْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي رضی اللہ عنہ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدْعُهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَيَأْنُ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوْبَرَ.

باب: 14- فجر کی دو سنتوں کا مستحب ہونا، ان کی ترغیب، ان کو مختصر پڑھنا، ہمیشہ ان کی پابندی کرنا اور اس بات کا بیان کہ ان میں کون سی (سورتوں) کی قراءت مستحب ہے

(المعجم ۱) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سَنَةِ الْفَجْرِ، وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا وَتَخْفِيفِهِمَا وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا، وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِيهِمَا) (التحفة ۱۲۲)

[1676] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ام المومنین حضرت

[۱۶۷۶] ۸۷- (۷۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ،

حفصہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ نماز کی اقامت سے پہلے دو مختصر رکعتیں پڑھتے۔

أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَبَدَأَ الصُّبْحُ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

[1677] لیث بن سعد، عبید اللہ اور ایوب سب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے جس طرح امام مالک نے کی۔

[۱۶۷۷] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ مَالِكٌ.

[1678] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے زید بن محمد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے نافع سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کر رہے تھے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو مختصر رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہ پڑھتے تھے۔

[۱۶۷۸] ۸۸- (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1679] (محمد بن جعفر کے بجائے) نضر نے ہمیں خبر دی، کہا: شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی ہے۔

[۱۶۷۹] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1680] سالم نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب فجر روشن ہو جاتی تو آپ دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔

[۱۶۸۰] ۸۹- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1681] عبدہ بن سلیمان نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث

[۱۶۸۱] ۹۰- (۷۲۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ اذان سنتے تو فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں تخفیف کرتے تھے۔

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ، وَيُخَفِّفُهُمَا.

[1682] علی بن مسهر، ابواسامہ، عبد اللہ بن نمیر اور وکیع سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، البتہ ابواسامہ کی روایت میں ”جب اذان سنتے“ کی بجائے ”جب فجر طلوع ہوتی“ کے الفاظ ہیں۔

[۱۶۸۲] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ، يَعْنِي ابْنَ مُسَهْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[1683] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ. [۱۶۸۳] ۹۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ، مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

[1684] یحییٰ بن سعید نے کہا: مجھے محمد بن عبد الرحمان نے بتایا کہ انھوں نے عمرہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی (سنت) دو رکعتیں پڑھتے اور ان کو اتنا بلکا پڑھتے کہ میں (دل میں) کہتی تھی: کیا آپ نے ان میں فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ (آپ ﷺ عموماً فاتحہ بھی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔)

[۱۶۸۴] ۹۲- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ: هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ [أَمْ لَا؟].

[1685] شعبہ نے محمد بن عبد الرحمان انصاری سے روایت کی، انھوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے سنا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں ادا کرتے۔ میں (دل میں)

[۱۶۸۵] ۹۳- (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ، إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، أَقُولُ: کہتی: کیا آپ ان میں فاتحہ پڑھتے ہیں؟
هَلْ يَتَقَرَّ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟

[1686] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے عبید بن عمیر سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نوافل میں سے کسی اور (نماز) کی اتنی زیادہ پاس داری نہیں کرتے تھے جتنی آپ صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

[۱۶۸۶] ۹۴- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ، أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ، عَلَى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

[1687] حفص نے ابن جریج سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی نفل (کی ادائیگی) کے لیے اس قدر جلدی کرتے نہیں دیکھا جتنی جلدی آپ نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں کے لیے کرتے تھے۔

[۱۶۸۷] ۹۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ، أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

[1688] ابو عوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔“

[۱۶۸۸] ۹۶- (۷۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَكَعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[1689] معتمر کے والد سلیمان بن طرخان نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے طلوع فجر کے وقت کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا: ”وہ دو (رکعتیں) مجھے ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں۔“

[۱۶۸۹] ۹۷- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكَعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ: «لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا».

[1690] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں میں (سورت) ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تلاوت کیں۔

[۱۶۹۰] ۹۸- (۷۲۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾.

[1691] مروان بن معاویہ فزاری نے عثمان بن حکیم انصاری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن یسار نے بتایا کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں (قرآن مجید میں سے آیت) ﴿قُولُواْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ (والا حصہ) پڑھتے جو سورۃ البقرۃ کی آیت ہے اور دوسری میں (آل عمران کی آیت): ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (والا حصہ) پڑھتے۔

[۱۶۹۱] ۹۹- (۷۲۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، يَغْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: فِي الْأُولَى مِنْهُمَا: ﴿قُولُواْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ [البقرۃ: ۱۳۶] آيَةِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ. وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران: ۵۲].

[1692] ابو خالد احمر نے عثمان بن حکیم سے، انھوں نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں (قرآن مجید میں سے): ﴿قُولُواْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ (والا حصہ) اور جو سورۃ آل عمران میں ہے: ﴿تَعَالَوْاْ اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَّاهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ (والا حصہ) پڑھا کرتے تھے۔

[۱۶۹۲] ۱۰۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُولُواْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾. وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْاْ اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَّاهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران: ۶۴].

[1693] عیسیٰ بن یونس نے عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ مروان فزاری کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[۱۶۹۳] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ.

(المعجم ۱) - (بَابُ فَضْلِ السَّنَنِ الرَّابِيَةِ قَبْلَ
الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ، وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ)
(التحفة ۱۲۳)

باب: 15- فرائض سے پہلے اور بعد میں ادا کی
جانے والی سنتوں کی فضیلت اور تعداد

[1694] ابو خالد سلیمان بن حیان نے داود بن ابی ہند سے حدیث بیان کی، انھوں نے نعمان بن سالم سے اور انھوں نے عمرو بن اوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنے مرض الموت میں ایک ایسی حدیث سنائی جس سے انتہائی خوشی حاصل ہوتی ہے، کہا: میں نے ام حبیبہؓ سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں ادا کیں اس کے لیے ان کے بدلے جنت میں ایک گھر بنادیا جاتا ہے۔“

ام حبیبہؓ نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔ عنبسہ نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہؓ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔ عمرو بن اوس نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں عنبسہ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

نعمان بن سالم نے کہا: جب سے میں نے عمرو بن اوس سے ان کے بارے میں سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

[1695] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں داود نے نعمان بن سالم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی: ”جس نے ایک دن میں بارہ رکعات نوافل پڑھے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔“

[۱۶۹۴] ۱۰۱- (۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَغْنِي سُلَيْمَانَ ابْنَ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الثُّعْمَانِ ابْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، بِحَدِيثٍ يُتَسَارُ إِلَيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ».

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَقَالَ عَبْسَةُ: فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهِنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ.

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: مَا تَرَكَتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهِنَّ مِنْ عَبْسَةَ.

وَقَالَ الثُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ: مَا تَرَكَتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهِنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ.

[۱۶۹۵] ۱۰۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ الْمِصْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ: «مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً، تَطَوُّعًا، بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ».

[1696] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن اوس سے، انھوں نے عنہ بن ابی سفیان سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہؓ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو ہر روز اللہ کے لیے فرائض کے علاوہ بارہ رکعت سنتیں ادا کرتا ہے مگر اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔“

ام حبیبہؓ نے کہا: میں اب تک مسلسل انھیں ادا کرتی آ رہی ہوں۔

عمرو نے کہا: میں اب تک ان کو ہمیشہ ادا کرتا آ رہا ہوں۔ نعمان نے بھی اس کے مطابق کہا۔

[1697] بہر نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ام حبیبہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بھی مسلمان بندے نے اہتمام کے ساتھ مکمل وضو کیا، پھر اللہ کی رضا کی خاطر ہر روز (نفل) نماز پڑھی.....“ اور اسی کے مطابق روایت کی۔

[1698] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعے کے بعد دو رکعتیں ادا کیں۔ جہاں تک مغرب، عشاء اور جمعے (کی سنتوں) کا تعلق ہے، وہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

[۱۶۹۶] ۱۰۳- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا، غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ-».

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا بَرَحْتُ أَصَلِيهِنَّ بَعْدُ.

وَقَالَ عَمْرٍو: مَا بَرَحْتُ أَصَلِيهِنَّ بَعْدُ. وَقَالَ الثَّعْمَانُ: مِثْلَ ذَلِكَ.

[۱۶۹۷] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِهِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الثَّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْسَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ» فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[۱۶۹۸] ۱۰۴- (۷۲۹) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ

آپ کے گھر میں پڑھیں۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ، فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ، فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ.

باب: 16- نفل نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا اور رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے

(المعجم ۱۶) - (بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا، وَفَعَلَ بَعْضُ الرُّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضُهَا قَاعِدًا) (التحفة ۱۲۴)

[1699] خالد نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے، پھر (گھر سے) نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر واپس آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے، پھر گھر آتے اور دو رکعتیں نماز پڑھتے۔ اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر آتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو نو رکعتیں پڑھتے، ان میں وتر شامل ہوتے اور طویل رات کھڑے ہو کر اور طویل رات بیٹھ کر نماز ادا کرتے اور جب کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھے بیٹھے کرتے اور جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

[۱۶۹۹] ۱۰۵- (۷۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ تَطَوُّعِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ، فِيهِنَّ الْوُتْرُ. وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا، رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1700] حماد نے بدیل اور ایوب سے روایت کی، انھوں نے عبد اللہ بن شقیق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو لمبا

[۱۷۰۰] ۱۰۶، ۱۰۷- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ

وقت نماز پڑھتے رہتے، پس جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

[1701] شعبہ نے بدیل سے حدیث سنائی، انھوں نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں فارس (ایران) میں بیمار تھا، اس لیے بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رات کو لمبا وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے..... اس کے بعد (اسی طرح) حدیث بیان کی۔

[1702] حمید نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: آپ رات کو لمبا وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور رات کو لمبا وقت بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے۔

[1703] محمد بن سیرین نے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز فرماتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب آپ بیٹھے ہوئے نماز کا آغاز کرتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

[1704] ہشام بن عروہ سے روایت ہے، کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا کہ آپ نے رات

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا، رَكَعَ قَاعِدًا.

[۱۷۰۱] ۱۰۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ، فَكُنْتُ أَصَلِّي قَاعِدًا، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[۱۷۰۲] ۱۰۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا، رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا، رَكَعَ قَاعِدًا.

[۱۷۰۳] ۱۱۰- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا. فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا، رَكَعَ قَائِمًا. وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا، رَكَعَ قَاعِدًا.

[۱۷۰۴] ۱۱۱- (۷۳۱) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ

کی نماز کے کسی حصے میں بیٹھ کر قراءت کی ہو یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر قراءت کرتے اور جب سورت کی تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر انہیں پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔

مَيْمُونُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَبُرَ قَرَأَ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ.

[1705] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر (بھی) نماز پڑھتے تھے، آپ بیٹھے ہوئے قراءت فرماتے، جب آپ کی قراءت سے اتنا حصہ بچ جاتا جتنی تیس یا چالیس آیتیں ہوتی ہیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوئے ان کی قراءت فرماتے، پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے، پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے۔

[۱۷۰۵] ۱۱۲- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

[1706] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے قراءت فرماتے، پس جب رکوع کرنا چاہتے تو اتنی دیر کے لیے کھڑے ہو جاتے جتنی دیر میں ایک انسان چالیس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

[۱۷۰۶] ۱۱۳- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.

[1707] علقمہ بن وقاص سے روایت ہے، انہوں نے

[۱۷۰۷] ۱۱۴- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:

کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو کیا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ان میں قراءت کرتے رہتے، جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَارْكَعَ.

[1708] سعید جری نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، جب لوگوں (کے معاملات کی دیکھ بھال اور فکر مندی) نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔

[۱۷۰۸] (۷۳۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. بَعْدَمَا حَطَّمَهُ النَّاسُ.

[1709] کہمس نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا:..... پھر نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی۔

[۱۷۰۹] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ - فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1710] ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کی نماز کا بہت سا حصہ بیٹھے ہوئے ہوتا تھا۔

[۱۷۱۰] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهُرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ، حَتَّى كَانَ كَثِيرًا مِّنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

[1711] عبد اللہ بن عروہ کے والد عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ کا بدن ذرا بڑھ گیا اور آپ بھاری ہو گئے تو آپ کی نماز کا زیادہ تر حصہ بیٹھے ہوئے (ادا) ہوتا تھا۔

[۱۷۱۱] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدٍ. قَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَدَنَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَثَقُلَ، كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا.

[1712] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سائب بن یزید سے، انھوں نے مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے اور انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے کبھی نہ دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ کی وفات سے ایک سال پہلے کا زمانہ ہوا تو آپ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے، آپ سورت کی قراءت کرتے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے حتیٰ کہ وہ طویل ترین سورت سے بھی لمبی ہو جاتی۔ (یعنی بیٹھ کر لیکن اور بھی زیادہ لمبی نماز پڑھتے۔)

[1713] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند روایت کی، البتہ ان دونوں (یونس اور معمر) نے ایک یا دو سال کہا۔

[1714] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ (رات کو) بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

[1715] جریر نے مجھے حدیث سنائی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے ابو یحییٰ سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

[۱۷۱۲] ۱۱۸- (۷۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا، حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَاتِهِ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا، وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرْتَلِّهَا، حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا.

[۱۷۱۳] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَزْمَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِنْهُ. غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ اثْنَيْنِ.

[۱۷۱۴] ۱۱۹- (۷۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ ابْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ، حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا.

[۱۷۱۵] ۱۲۰- (۷۳۵) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

فرمایا: ”بیٹھ کر آدمی کی نماز (اجر میں) آدمی نماز ہے۔“ انھوں نے کہا: ایک بار میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر مبارک پر لگایا۔ آپ نے پوچھا: ”اے عبد اللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہوا؟“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا کہ آپ نے فرمایا ہے: ”بیٹھ کر آدمی کی نماز آدمی نماز کے برابر ہے“ جبکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں، ایسا ہی ہے لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں۔“

[1716] شعبہ اور سفیان دونوں نے منصور سے اسی سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ شعبہ کی روایت میں ہے: ”ابو یحییٰ الاعرج سے روایت ہے“ (انھوں نے ابو یحییٰ کے ساتھ ان کے لقب الاعرج کا بھی ذکر کیا ہے۔)

«صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا تَصِفُ الصَّلَاةَ» قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو؟ قُلْتُ: حَدَّثْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ» وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا! قَالَ: «أَجَلْ، وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ».

[۱۷۱۶] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ: عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ.

باب: ۱۷- رات کی نماز، رسول اللہ ﷺ کی رات کی (نماز کی) رکعتوں کی تعداد اور اس بات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے اور ایک رکعت صحیح نماز ہے

(المعجم ۱۷) - (بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ، وَأَنَّ الْوَتَرَ رَكْعَةٌ، وَأَنَّ الرُّكْعَةَ صَلَاةٌ صَحِيحَةٌ) (التحفة ۱۲۵)

[1717] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ان میں سے ایک کے ذریعے وتر ادا فرماتے، جب آپ اس (ایک رکعت) سے فارغ ہو جاتے تو آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ

[۱۷۱۷] ۱۲۱- (۷۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ

جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آجاتا تو آپ دو (نسبتاً) ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

الْأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1718] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے۔ جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ فراغت کے بعد سے فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور وتر ایک (رکعت) پڑھتے، جب مؤذن صبح کی نماز کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا، آپ کے سامنے صبح واضح ہو جاتی اور مؤذن آپ کے پاس آجاتا تو آپ اٹھ کر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آپ کے پاس اقامت (کی اطلاع دینے) کے لیے آجاتا۔

[۱۷۱۸] ۱۲۲- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ غُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ - إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ، وَيُؤَيِّرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَارَكَعَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.

فائدہ: حدیث میں تین باتیں ترتیب کے بغیر بیان کر دی گئی ہیں۔ اصل ترتیب یہ بنتی ہے کہ جب مؤذن آجاتا، صبح طلوع ہو جاتی اور مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو آپ فوراً اٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر دائیں پہلو لیٹ جاتے۔

[1719] حرمہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی (کہا): ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی..... آگے حرمہ نے سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ اس میں ”آپ ﷺ کے سامنے صبح کے روشن ہو جانے اور مؤذن آپ کے پاس آتا“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ”اقامت“ کا ذکر کیا۔ باقی حدیث بالکل عمرو کی حدیث کی طرح ہے۔

[۱۷۱۹] (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَسَاقَ حَزْمَةُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ. وَلَمْ يَذْكُرْ: الْإِقَامَةَ. وَسَائِرُ الْحَدِيثِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو، سَوَاءٌ.

[1720] عبد اللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا:

[۱۷۲۰] ۱۲۳- (۷۳۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي:

رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں سے پانچ رکعتوں کے ذریعے وتر (ادا) کرتے تھے، ان میں آخری رکعت کے علاوہ کسی میں بھی تشہد کے لیے نہ بیٹھتے تھے۔ (بعض راتوں میں آپ ﷺ کا یہ معمول ہوتا۔)

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُؤَيِّرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

[1721] عبدہ بن سلیمان، کعب اور ابواسامہ سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہ) روایت بیان کی ہے۔

[۱۷۲۱] (..). وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[1722] عراق بن مالک نے عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں سمیت تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

[۱۷۲۲] [۱۷۲۲] ۱۲۴- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بِرَكْعَتَيْ الْفَجْرِ.

[1723] سعید بن ابی سعید مقبری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (دوسرے مہینوں) میں (فجر سے پہلے) گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے، ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں مت پوچھو، پھر چار رکعتیں پڑھتے، ان کے حسن اور ان کی طوالت کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔“ (وہ بدستور اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔)

[۱۷۲۳] [۱۷۲۳] ۱۲۵- (۷۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ، وَلَا فِي غَيْرِهِ، عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤَيِّرَ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنْ عَيْنَي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي».

[1724] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، آٹھ رکعتیں پڑھتے، پھر (ایک رکعت سے) وتر ادا فرماتے، پھر بیٹھے ہوئے دو رکعتیں پڑھتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے، پھر صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔ (کبھی آپ ﷺ کی تہجد اور وتر کی ترتیب یہ بن جاتی تھی۔)

[1725] شبان اور معاویہ بن سلام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا..... آگے سابقہ حدیث کی طرح ہے، البتہ ان دونوں کی روایت میں ہے: ”آپ ﷺ کھڑے ہو کر نو رکعتیں پڑھتے تھے، وتر انھی میں ادا کرتے۔“

[1726] عبداللہ بن ابی لبید سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوسلمہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے میری ماں! مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیے۔ تو انھوں نے کہا: رمضان اور غیر رمضان میں رات کے وقت آپ کی نماز تیرہ رکعتیں تھی، ان میں فجر کی (سنت) دو رکعتیں بھی شامل تھیں۔

[1727] قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، فرما رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دس رکعتیں تھی اور آپ ایک رکعت

[۱۷۲۴] ۱۲۶- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ، مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

[۱۷۲۵] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِمَنْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا: تَسَعُ رَكْعَاتٍ قَائِمًا، يُوتِرُ مِنْهُنَّ.

[۱۷۲۶] ۱۲۷- (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَيُّ أَمَةٍ! أَخْبَرَنِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ، فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ، مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

[۱۷۲۷] ۱۲۸- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَتْ

و تراوا کرتے، پھر فجر کی (سنتیں) دو رکعت پڑھتے۔ اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ، وَيُؤَيِّزُ بِسُجْدَةٍ، وَيَرْكَعُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ، فَلَيْتَكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً.

[1728] ابوخیثمہ (زہیر بن معاویہ) نے ابو اسحاق سے خبر دی، کہا: میں نے اسود بن یزید سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بیان کی تھی۔ انھوں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سو جاتے اور آخری حصے کو زندہ کرتے (اللہ کے سامنے قیام فرماتے ہوئے جاتے)، پھر اگر اپنے گھر والوں سے کوئی ضرورت ہوتی تو اپنی ضرورت پوری کرتے اور سو جاتے، پھر جب پہلی اذان کا وقت ہوتا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ اچھل کر کھڑے ہو جاتے (راوی نے کہا: اللہ کی قسم! عائشہ رضی اللہ عنہا نے وَتَبَ کہا، قَامَ (کھڑے ہوتے) نہیں کہا۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ اللہ کی قسم! انھوں نے اغْتَسَلَ (نہاتے) نہیں کہا: ”اپنے اوپر پانی بہاتے“ میں جانتا ہوں ان کی مراد کیا تھی۔ (یعنی زیادہ مقدار میں پانی بہاتے) اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو جس طرح آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے، اسی طرح وضو فرماتے، پھر دو رکعتیں (سنتِ فجر) ادا فرماتے۔

[1729] عمار بن زریق نے ابو اسحاق سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے حتیٰ کہ ان کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتا۔ (اکثر آپ ﷺ کا معمول یہی تھا۔)

[1730] مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

[۱۷۲۸] ۱۲۹- (۷۳۹) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ. ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النَّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ: وَتَبَ، - وَلَا وَاللَّهِ! مَا قَالَتْ: قَامَ - فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، - وَلَا وَاللَّهِ! مَا قَالَتْ: اغْتَسَلَ، وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ - وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وَضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ.

[۱۷۲۹] ۱۳۰- (۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، حَتَّى يَكُونَ آخِرُ صَلَاتِهِ الْوُتْرَ.

[۱۷۳۰] ۱۳۱- (۷۴۱) حَدَّثَنِي هَنَادُ بْنُ

سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ کو ہمیشہ کیا جانے والا عمل پسند تھا۔ میں نے کہا: آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

[1731] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: سحر کے آخری حصے (جب طلوع فجر سے بالکل پہلے سحر اپنی انتہا پر ہوتی ہے) نے میرے گھر میں یا میرے پاس، رسول اللہ ﷺ کو سوئے ہوئے ہی پایا۔

[1732] ابونضر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی میرے ساتھ گفتگو فرماتے، ورنہ لیٹ جاتے۔

[1733] ابن ابی عتاب نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[1734] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے رہتے، جب وتر پڑھنے لگتے تو فرماتے: ”عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھ لو۔“

[1735] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

السَّريِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ. قَالَ قُلْتُ: أَيَّ حِينَ كَانَ يُصَلِّي؟ فَقَالَتْ: كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ، قَامَ فَصَلَّى.

[1731] (۱۷۳۱) [۱۳۲- (۷۴۲)] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرِ، عَنْ مُسْعِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا أَلْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّحْرَ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي، أَوْ عِنْدِي، إِلَّا نَائِمًا.

[1732] (۱۷۳۲) [۱۳۳- (۷۴۳)] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعْتُ.

[1733] (۱۷۳۳) (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1734] (۱۷۳۴) [۱۳۴- (۷۴۴)] وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ: «قُومِي، فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ!».

[1735] (۱۷۳۵) [۱۳۵- (...)] وَحَدَّثَنِي هُرُونُ

کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اپنی نماز پڑھتے اور وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں، جب آپ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ انھیں جگا دیتے اور وہ وتر پڑھ لیتیں۔

سَعِيدُ الْأَيْلِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ، وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا بَقِيَ الْوَتْرُ أَقْبَضَهَا فَأَوْتَرَتْ.

[1736] مسلم (بن صبیح) نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر (یا رات) کی نماز پڑھی، (لیکن عموماً) آپ کے وتر سحری کے وقت تک پہنچتے تھے۔

[۱۷۳۶] ۱۳۶- (۷۴۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَاسْمُهُ وَاقِدٌ، وَلَقَبُهُ وَقْدَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، كِلَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْتَهَى وَتَرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[1737] یحییٰ بن وثاب نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر (رات) کی نماز پڑھی، رات کے ابتدائی حصے میں بھی، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی، آپ کے وتر (کے اوقات) سحری تک جاتے تھے۔

[۱۷۳۷] ۱۳۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ، فَأَنْتَهَى وَتَرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[1738] ابویحییٰ نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں، (لیکن عموماً) آپ کے وترات کے آخری حصے تک چلتے۔

[۱۷۳۸] ۱۳۸- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ قَاضِي كِرْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُلُّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْتَهَى وَتَرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ.

(المعجم ۱۸) - (بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ،
وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرَضَ) (التحفة ۱۲۶)

باب: 18- رات کی نماز کے جامع مسائل، اور
اس کا بیان جو سویارہ گیا یا بیمار ہو گیا

[1739] ابن ابی عدی نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے زرارہ سے روایت کی کہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز) سعد بن ہشام بن عامر نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ (جہاد) کریں، وہ مدینہ منورہ آگئے اور وہاں اپنی ایک جائداد فروخت کرنی چاہی تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے مہیا کریں اور موت آنے تک رومیوں کے خلاف جہاد کریں، چنانچہ جب مدینہ آئے تو اہل مدینہ میں سے کچھ لوگوں سے ملے، انھوں نے ان کو اس ارادے سے روکا اور انھیں بتایا کہ چھ افراد کے ایک گروہ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایسا کرنے کا ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے انھیں روک دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا: ”کیا میرے طرز عمل میں تمہارے لیے نمونہ نہیں ہے؟“ چنانچہ جب ان لوگوں نے انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا جبکہ وہ اسے طلاق دے چکے تھے، اور اس سے رجوع کے لیے گواہ بنائے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر (بشمول قیام اللیل) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تمہیں اس ہستی سے آگاہ نہ کروں جو روئے زمین کے تمام لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے وتر کو زیادہ جاننے والی ہے؟ سعد نے کہا: وہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ان کے پاس جاؤ اور پوچھو، پھر (دوبارہ) میرے پاس آنا اور ان کا جواب مجھے بھی آکر بتانا۔ (سعد نے کہا: میں ان کی

[۱۷۳۹] ۱۳۹- (۷۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، لَقِيَ أَنَسًا مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَهَوَّاهُ عَنْ ذَلِكَ، وَأَخْبَرُوهُ، أَنَّ رَهْطًا سِتَّةَ أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ؟» فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ أَمْرَهُ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَأَتَيْهَا فَسَلَهَا، ثُمَّ اتَّبَنِي فَأَخْبَرَنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهَا، فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحٍ، فَاسْتَلَحَقْتُهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا، لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْعَتَيْنِ شَيْئًا، فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا. قَالَ: فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ، فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ، فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا، فَأَذِنَتْ لَنَا، فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: أَحَكِيمٌ؟ فَجَعَلَتْهُ، فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَتْ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ

طرف چل پڑا اور (پہلے) حکیم بن الفح کے پاس آیا اور انھیں اپنے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے کو کہا تو انھوں نے کہا: میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ میں نے انھیں (آپس میں لڑنے والی) ان دو جماعتوں کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے روکا تھا تو وہ ان دونوں کے بارے میں اسی طریقے پر چلتے رہنے کے سوا اور کچھ نہ مانیں۔ (سعد نے) کہا: تو میں نے انھیں قسم دی تو وہ آگئے، پس ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل پڑے اور ان سے حاضری کی اجازت طلب کی، انھوں نے اجازت مرحمت فرمادی اور ہم ان کے گھر (دروازے) میں داخل ہوئے، انھوں نے کہا: کیا حکیم ہو؟ انھوں نے اسے پہچان لیا، اس نے کہا: جی ہاں۔ تو انھوں نے کہا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: سعد بن ہشام۔ انھوں نے پوچھا: ہشام کون؟ اس نے کہا: عامر رضی اللہ عنہ (بن امیہ انصاری) کے بیٹے۔ تو انھوں نے ان کے لیے رحمت کی دعا کی اور کلمات خیر کہے۔ قتادہ نے کہا: وہ (عامر رضی اللہ عنہ) غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ میں نے کہا: ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے خلق مبارک کے بارے میں بتائیے۔ انھوں نے کہا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا (آپ کی سیرت و کردار قرآن کا عملی نمونہ تھی)۔ کہا: اس پر میں نے یہ چاہا کہ اٹھ (کر چلا) جاؤں اور موت تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں، پھر اچانک ذہن میں آیا تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے (رات کے) قیام کے بارے میں بتائیں، تو انھوں نے کہا: کیا تم (سورت) ﴿يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ﴾ نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں رات کا قیام فرض قرار دیا تو نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں

ابن ہشام۔ قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ، فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ خَيْرًا. قَالَ قَتَادَةُ: وَكَانَ أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئَنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ. قَالَ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ، وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ، ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ: أَنْبِئَنِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ﴾؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا، وَأَمْسَكَ اللَّهُ حَاتِمَتَهَا اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ، التَّخْفِيفَ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ. قَالَ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئَنِي عَنْ وَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كُنَّا نَعِدُّ لَهُ سِوَاكُهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْئَلُكَ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يَا بَنِي! فَلَمَّا أَسَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ، أَوْتَرَ

بَسْبَعٍ، وَصَنَعَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ، فَبَلَغَ تِسْعًا، يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ أَحَبِّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا. وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ بِنِثْنِ عَشْرَةِ رَكَعَةٍ. وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا، فَقَالَ: صَدَقْتَ: لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَنْتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ. قَالَ: قُلْتُ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا.

نے سال بھر قیام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آخری آیات بارہ ماہ تک آسمان پر روکے رکھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل فرمایا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل (میں تبدیل) ہو گیا۔ سعد نے کہا: میں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتائیے۔ تو انھوں نے کہا: ہم آپ ﷺ کے لیے آپ کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ رات کو جب چاہتا، آپ کو بیدار کر دیتا تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے اور پھر نو رکعتیں پڑھتے، ان میں آپ آٹھویں کے علاوہ کسی رکعت میں نہ بیٹھتے، پھر اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور دعا فرماتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے، پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور حمد کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے، پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، تو میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہو گئیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک بڑھی اور (جسم پر کسی حد تک) گوشت چڑھ گیا (جسم مبارک بھاری ہو گیا) تو آپ سات وتر پڑھنے لگ گئے اور دو رکعتوں میں وہی کرتے جو پہلے کرتے تھے (بیٹھ کر پڑھتے) تو بیٹا! یہ نو رکعتیں ہو گئیں اور اللہ کے نبی ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ پسند کرتے کہ اس پر قائم رہیں اور جب نیند یا بیماری غالب آ جاتی اور رات کا قیام نہ کر سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ میں نہیں جانتی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ ہی آپ نے کسی رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے سوا کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے۔ (سعد نے) کہا: پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف گیا اور

انھیں ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا، اگر میں ان کے قریب ہوتا یا ان کے گھر جاتا ہوتا تو ان کے پاس جاتا تاکہ وہ مجھے یہ حدیث رو برو سنائیں۔ (سعد نے) کہا: میں نے کہا: اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ ان کے ہاں حاضر نہیں ہوتے تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ سناتا۔ (یہ سعد بالآخر سرزمین ہند میں شہید ہوئے۔)

[1740] معاذ بن ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے سعد بن ہشام سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ اپنی جائیداد فروخت کر دیں..... آگے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[1741] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے حدیث سنائی، کہا: ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے سعد بن ہشام سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں سوال کیا..... (اس کے بعد) انھوں نے اپنے پورے قصے سمیت حدیث بیان کی اور اس میں کہا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: کون ہشام؟ میں نے عرض کی: عامر رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ انھوں نے کہا: عامر بہت اچھے انسان تھے، اُحد کے دن شہید ہوئے۔

[1742] معمر نے قتادہ سے اور انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے روایت کی کہ سعد بن ہشام ان کے پڑوسی تھے، انھوں نے ان کو بتایا کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی..... آگے سعید (بن ابی عروبہ) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس میں ہے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: کون ہشام؟ عرض کی: عامر رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ انھوں نے کہا: وہ اچھے انسان

[۱۷۴۰] (.. .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[۱۷۴۱] (.. .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوَتْرِ. وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ. وَقَالَ فِيهِ: قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قُلْتُ: ابْنُ عَامِرٍ. قَالَتْ: نِعَمَ الْمَرْءِ كَانَ عَامِرٌ. أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

[۱۷۴۲] (.. .) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ. وَفِيهِ: قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ.

تھے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (لڑتے ہوئے) شہید ہوئے، نیز اس (روایت) میں ہے کہ (سعد کے بجائے) حکیم بن فلح نے کہا: اگر میں جانتا کہ آپ ان کے پاس حاضر نہیں ہوتے تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ بتاتا۔

[1743] ابو عوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ، جب آپ کی رات کی نماز بیماری یا کسی اور وجہ سے رہ جاتی تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔

[1744] شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اس کو برقرار رکھتے اور جب آپ رات سوتے رہ جاتے یا بیمار ہو جاتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (کبھی) نہیں دیکھا کہ آپ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی ہو اور نہ (کبھی) آپ نے رمضان کے سوا مسلسل مہینے بھر روزے رکھے۔

[1745] عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے، کہا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی کا حزب (قرآن کا 1/7 حصہ جو عموماً ایک رات میں تہجد کے دوران میں پڑھا جاتا تھا) یا اس کا کچھ حصہ سوتے رہ جانے کی وجہ سے رہ گیا اور اس

قَالَتْ: نِعَمَ الْمَرْءُ كَانَ، أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. وَفِيهِ: فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أُلْفَحٍ: أَمَّا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَتَيْتُكَ بِحَدِيثِهَا.

[۱۷۴۳] ۱۴۰- (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[۱۷۴۴] ۱۴۱- (...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَيْتُهُ، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ.

[۱۷۴۵] ۱۴۲- (۷۴۷) حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

نے اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے حق میں یہ لکھا جائے گا، جیسے اس نے رات ہی کو اسے پڑھا۔“

أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ . قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ حَرْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ» .

باب: 19- ادا بین کی نماز کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں

(المعجم ۱۹) - (بَابُ: صَلَاةِ الْأَوَابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ) (التحفة ۱۲۷)

[1746] ایوب نے قاسم شیبانی سے روایت کی کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا تو کہا: ہاں یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے بجائے ایک اور وقت میں پڑھنا افضل ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ادا بین (اطاعت گزار، توبہ کرنے والے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والے لوگوں) کی نماز اس وقت ہوتی ہے، جب (گرمی سے) اونٹ کے دودھ چھڑائے جانے والے بچوں کے پاؤں جلنے لگتے ہیں۔“

[۱۷۴۶] ۱۴۳- (۷۴۸) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى، فَقَالَ: أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ» .

[1747] ہشام بن ابی عبد اللہ نے کہا: ہمیں قاسم شیبانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لائے، وہ لوگ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ”ادا بین کی نماز اونٹ کے دودھ چھڑائے جانے والے بچوں کے پاؤں جلنے کے وقت (پر ہوتی) ہے۔“

[۱۷۴۷] ۱۴۴- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَقَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَابِينَ إِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ» .

فائدہ: جب دن زیادہ گرم ہو جاتا ہے، اونٹ کے بچوں کی ٹاپ، یعنی پاؤں کا تلو جلنے لگتا ہے اور لوگ آرام کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وقت آرام کی بجائے اللہ کے حضور نماز کے لیے حاضر ہونے والے ادا بین ہیں۔ فجر کے بعد اس دن کی نماز (صلاة الضحیٰ) کا افضل ترین وقت یہی ہوتا ہے۔ اگرچہ سورج ایک نیزہ بلند ہو جائے تو اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

باب 20: رات کی نماز دو دو رکعت، اور وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے

(المعجم ۲۰) - (بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوُتْرُ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) (الصحفة ۱۲۸)

[1748] نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں، جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس کی پڑھی ہوئی (تمام) نماز کو وتر (طاق) بنادے گی۔“

[۱۷۴۸] ۱۴۵- (۷۴۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ، صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً، تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى». [انظر: ۱۷۶۰]

[1749] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”دو دو رکعتیں۔ اور جب تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔“

[۱۷۴۹] ۱۴۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ: - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ «مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرَ بِرَكْعَةٍ».

[1750] عمرو نے کہا کہ ابن شہاب نے اس سے بیان کیا کہ اسے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور حمید بن عبد الرحمن بن عوف دونوں نے عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تمہیں صبح ہونے کا

[۱۷۵۰] ۱۴۷- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ صَلَاةُ

خطرہ ہو تو ایک رکعت (پڑھ کر انھیں) وتر کر لو۔“

اللَّيْلِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفَتِ الصُّبْحُ فَأَوْزِنِ بِوَاحِدَةٍ».

[1751] البورنچ زہرائی نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب اور بدیل نے عبداللہ بن شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا، اور میں آپ کے اور پوچھنے والے کے درمیان میں تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کیسے ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو دو رکعتیں، پھر جب تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بناؤ۔“ پھر سال کے بعد ایک آدمی نے آپ سے پوچھا، میں رسول اللہ ﷺ کے قریب اسی جگہ (درمیان میں) تھا اور مجھے معلوم نہیں وہ پہلے والا آدمی تھا یا کوئی اور، اسے بھی آپ نے اسی طرح جواب دیا۔

[1752] ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب، بدیل اور عمران بن حدیر نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، نیز (دوسری سند سے) محمد بن عبید غمری نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہم سے ایوب اور زبیر بن خریٹ نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا..... پھر دونوں (ابوکامل اور محمد بن عبید) نے اوپر والی روایت بیان کی مگر ان دونوں کی روایت میں ”ایک آدمی نے آپ سے ایک سال گزرنے کے بعد پوچھا“ اور اس کے بعد کا حصہ مروی نہیں۔

[1753] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وتر پڑھنے میں صبح سے سبقت کرو۔“ (صبح ہونے

[۱۷۵۱] ۱۴۸- (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً، وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَرًا» ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ، عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَا أَذْرِي، هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ.

[۱۷۵۲] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْخَرِيطِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَا بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَمَا بَعْدَهُ.

[۱۷۵۳] ۱۴۹- (۷۵۰) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا

عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ. قَالَ هُرُؤُنُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُثْرِ».

سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔)

[1754] لیٹ نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جو شخص رات کو نماز پڑھے، وہ وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسی کا حکم دیتے تھے۔

[1754] (۱۷۵۴) ۱۵۰- (۷۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَثْرًا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ.

[1755] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”رات کے وقت وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بناؤ۔“

[1755] (۱۷۵۵) ۱۵۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، كُلُّهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَثْرًا».

[1756] ابن جریج نے کہا: مجھے نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کرتے تھے: جو شخص رات کو نماز پڑھے وہ صبح سے پہلے نماز کا آخری حصہ وتر کو بنائے، رسول اللہ ﷺ ان (اپنے ساتھیوں) کو یہی حکم دیا کرتے تھے۔

[1756] (۱۷۵۶) ۱۵۲- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَثْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ، كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ.

[1757] ابوتیاح نے کہا: مجھے ابو مجلز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ورات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔“

[1757] (۱۷۵۷) ۱۵۳- (۷۵۲) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مِجَلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوُثْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[1758] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوجہاز سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”وَرَاتِیَ رَاتِیَ الْآخِرِیَّ حِجَّہٗ کی ایک رکعت ہے۔“

[1759] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابوجہاز سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ”(وتر) رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔“ اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”(وتر) رات کے آخر کی ایک رکعت ہے۔“

[1760] ابوکریب اور ہارون بن عبد اللہ نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے ولید بن کثیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث سنائی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ ایک آدمی نے، جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے، آپ کو آواز دی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں رات کی نماز کو وتر (طاق) کیسے بناؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو (رات کی) نماز پڑھے وہ دو رکعت پڑھے، پھر اگر وہ محسوس کرے کہ صبح ہو رہی ہے تو ایک رکعت پڑھ لے، یہ (ایک رکعت) اس کی ساری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔“

ابوکریب نے عبید اللہ بن عبد اللہ کہا، (آگے) ابن عمر رضی اللہ عنہما نہیں کہا۔

[1761] خلف بن ہشام اور ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے انس بن سیرین سے حدیث سنائی، انھوں نے

[۱۷۵۸] ۱۵۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْوُتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[۱۷۵۹] ۱۵۵- (۷۵۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوُتْرِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ». وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[۱۷۶۰] ۱۵۶- (۷۴۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنِي مَثْنِي، فَإِنْ أَحْسَنَ أَنْ يُضَيِّحَ، سَجَدَ سَجْدَةً، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى».

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. وَلَمْ يَقُلْ: ابْنُ عُمَرَ. [راجع: ۱۷۴۸]

[۱۷۶۱] ۱۵۷- (...) وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، کیا میں ان میں طویل قراءت کر سکتا ہوں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت سے اس کو وتر بناتے۔ میں نے کہا: میں آپ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا۔ انھوں نے کہا: تم ایک بوجھل آدمی ہو (اپنی سوچ کو ترجیح دیتے ہو) کیا مجھے موقع نہ دو گے کہ میں تمہارے لیے بات مکمل کروں؟ رسول اللہ ﷺ رات کو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور صبح (کی نماز) سے پہلے (مختصری) دو رکعتیں پڑھتے، گویا کہ اذان (اقامت) آپ کے کانوں میں (سنائی دے رہی) ہے۔

خلف نے اپنی حدیث میں ”صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟“ کہا اور انھوں نے ”صلاة“ کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[1762] شعبہ نے انس بن سیرین سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا..... پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: رات کے آخری حصے میں ایک رکعت وتر پڑھتے۔ اس میں ہے (اور میرے دوبارہ سوال پر) کہا: بس، بس، تم ایک بوجھل آدمی ہو۔

[1763] عقبہ بن حریث نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تم دیکھو کہ صبح آیا چاہتی ہے تو ایک رکعت سے (اپنی نماز کو) وتر کرو۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی: مثنیٰ، مثنیٰ کا کیا مفہوم ہے؟ انھوں نے کہا: یہ کہ تم ہر دو رکعتوں (کے آخر) میں سلام پھيرو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أَطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. قَالَ قُلْتُ: إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ. قَالَ: إِنَّكَ لَصَحْحٌ أَلَا تَدْعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ؟ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، كَانَ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ.

قَالَ خَلْفٌ: أَرَأَيْتَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: صَلَاةً.

[۱۷۶۲] ۱۵۸- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ. وَفِيهِ: فَقَالَ: بَهْ بَهْ. إِنَّكَ لَصَحْحٌ.

[۱۷۶۳] ۱۵۹- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عُفْبَةَ بْنَ حَرْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي، فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ». فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا «مَثْنِي مَثْنِي»؟ قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ.

[1764] معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابو نضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”صبح سے پہلے وتر پڑھ لو۔“

[1765] شبان نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابو نضرہ عوفی نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں (صحابہ) نے نبی اکرم ﷺ سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔“

باب: 21- جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھ لے

[1766] حفص اور ابو معاویہ نے عثم سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو کہ وہ رات کے آخر میں اٹھ جائے گا، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ افضل ہے۔“

ابو معاویہ نے (مشہودہ کے بجائے) محضورہ (اس میں حاضری دی جاتی ہے) کہا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[1767] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے

[1764] ۱۶۰- (۷۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَوِزُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا».

[1765] ۱۶۱- (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوْفِيُّ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوُتْرِ؟ فَقَالَ: «أَوِزُوا قَبْلَ الصُّبْحِ».

(المعجم ۲۱) - (بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ) (التحفة ۱۲۹)

[1766] ۱۶۲- (۷۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ».

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَحْضُورَةٌ.

[1767] ۱۶۳- (...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أُعَيْنٍ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ،

تھے: ”تم میں سے جسے یہ خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر پڑھ لے، پھر سو جائے اور جسے رات کو اٹھ جانے کا یقین ہو، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے میں قراءت کے وقت حاضری دی جاتی ہے اور یہ بہتر ہے۔“

باب: 22- بہترین نماز وہ ہے جس میں تواضع
بھرا لبا قیام ہو

[1768] ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب دونوں نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ”قیام کا لبا ہونا بہترین نماز ہے۔“

[1769] ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب دونوں نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قیام کا لبا ہونا۔“

ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا: ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی۔

باب: 23- رات میں ایک گھڑی ہے جس میں
دعا قبول کی جاتی ہے

[1770] ابوسفیان سے روایت ہے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”رات میں ایک گھڑی

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّرْ، ثُمَّ لِيُزِفْ، وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامِ مَنْ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّرْ مِنْ آخِرِهِ، فَإِنْ قِرَاءَةً آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ».

(المعجم ۲۲) - (بَابُ أَفْضَلِ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ) (التحفة ۱۳۰)

[۱۷۶۸] ۱۶۴- (۷۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ».

[۱۷۶۹] ۱۶۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقُنُوتِ».

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

(المعجم ۲۳) - (بَابُ: فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ) (التحفة ۱۳۱)

[۱۷۷۰] ۱۶۶- (۷۵۷) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

ایسی ہے، جو مسلمان بندہ بھی اس کو پالیتا ہے، اس میں وہ دنیا اور آخرت کی کسی بھی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ (بھلائی) ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔“

[1771] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات میں ایک گھڑی ہے جو مسلمان بھی اسے پالیتا ہے اور اس میں اللہ سے کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے، تو وہ اسے وہ (بھلائی) عطا فرما دیتا ہے۔“

باب: 24- رات کے آخری حصے میں دعا اور یادِ الہی کی ترغیب، اور اس وقت ان کی قبولیت

[1772] ابن شہاب نے ابو عبد اللہ اغر اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برکت اور رفعت کا مالک ہمارا رب، ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، (تو) دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو دوں، اور کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟“

[1773] اسمیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہر رات کو، جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: میں بادشاہ ہوں، صرف میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے

يَقُولُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ».

[1771] ۱۶۷- (...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

(المعجم ۲۴) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالدُّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ) (التحفة ۱۳۲)

[1772] ۱۶۸- (۷۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ».

[1773] ۱۶۹- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَمْضِي

کہ میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے معاف کروں؟ وہ یہی اعلان فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ صبح چمک اٹھتی ہے۔“

[1774] ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا آدھا یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اسے بخشا جائے حتیٰ کہ صبح پھوٹ پڑتی ہے۔“

[1775] محاضر ابو مؤزّع نے کہا: ہم سے سعد بن سعید (بن قیس النصارى) نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابن مرجانہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدھی رات یا رات کی آخری تہائی کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون مجھ سے دعا کرے گا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، یا مجھ سے سوال کرے گا کہ میں اسے عطا کروں؟ پھر فرماتا ہے: کون اس (ذات) کو قرض دے گا جو نہ محتاج ہے اور نہ حق مارنے والی ہے (اللہ تعالیٰ کو)؟“

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابن مرجانہ سے مراد سعید بن عبد اللہ (ابو عثمان المدنی) ہیں اور مرجانہ ان کی والدہ ہیں۔

[1776] سلیمان بن بلال نے سعد بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے: ”پھر

ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَّاءَ الْفَجْرِ“.

[1774] [1774] ۱۷۰- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ، أَوْ ثُلَاثُهُ، يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى! هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ! هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ! حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ“.

[1775] [1775] ۱۷۱- (...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ أَبُو الْمُورِّعِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ، أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ! أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ! ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ“.

قَالَ مُسْلِمٌ: ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ.

[1776] [1776] (...) حَدَّثَنَا هُرُودٌ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا اور فرماتا ہے: کون اس کو قرض دے گا جو نہ محتاج ہے اور نہ ہی ظالم۔“

ابْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: «ثُمَّ يَسْطُرُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ!».

[1777] منصور نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے اُغر ابو مسلم سے روایت کی، وہ حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (بندوں کو آرام کی) مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو وہ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مغفرت کا طلبگار ہے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی پکارنے والا ہے؟ حتیٰ کہ فجر پھوٹ پڑتی ہے۔“

[۱۷۷۷] ۱۷۲- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَعْرَ أَبِي مُسْلِمٍ، يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُمَهِّلُ، حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ! هَلْ مِنْ تَائِبٍ! هَلْ مِنْ سَائِلٍ! هَلْ مِنْ دَاعٍ! حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

[1778] شعبہ نے ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کی، البتہ منصور کی روایت مکمل اور زیادہ (تفصیلات پر محیط) ہے۔

[۱۷۷۸] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمَّ وَأَكْثَرُ.

باب: 25- قیامِ رمضان کی ترغیب اور وہ تراویح ہے

(المعجم ۲۵) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِیْحُ) (التحفة ۱۳۳)

[1779] حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ایمان (کی حالت میں) اور اجر طلب کرتے ہوئے رمضان کا قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔“

[۱۷۷۹] ۱۷۳- (۷۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[1780] امام زہری نے ابوسلمہ (بن عبد الرحمن) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ لازم ٹھہرائے بغیر رمضان کے قیام کی ترغیب دیتے تھے، آپ فرماتے: ”جس نے رمضان کا قیام ایمان (کی حالت میں) اور اجر طلب کرتے ہوئے کیا، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔“ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک معاملہ یہی رہا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی معاملہ اسی طرح رہا۔ (ترغیب دی جاتی رہی، اجتماعی طور پر اہتمام نہیں کیا گیا۔)

[1781] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے ایمان (کی حالت میں) اور ثواب کے لیے رکھے، اس کے گزشتہ سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے کیا تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

[1782] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جو شخص لیلۃ القدر کا قیام کرے گا اور اس کو پالے گا۔ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ ایمان کے عالم میں اور احتساب کے لیے، اسے بخش دیا جائے گا۔“

[1783] امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ اور لوگوں نے (بھی) آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ نے اس سے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگوں (کی تعداد)

[۱۷۸۰] ۱۷۴- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْعَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»، فَتُوفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ.

[۱۷۸۱] ۱۷۵- (۷۶۰) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[۱۷۸۲] ۱۷۶- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُؤَافِقَهَا - أَرَاهُ قَالَ: - إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ».

[۱۷۸۳] ۱۷۷- (۷۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ

میں اضافہ ہو گیا، پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”جو تم نے کیا میں نے دیکھا، مجھے تمہارے پاس آنے سے اس کے سوا کسی چیز نے نہیں روکا کہ مجھے ڈر ہوا کہیں یہ (نماز) تم پر فرض نہ ہو جائے۔“

(عروہ یا ان کے بعد کے کسی راوی نے) کہا: اور یہ رمضان میں ہوا۔

[1784] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وسط میں (گھر سے) نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی، کچھ لوگوں نے (بھی) آپ کی نماز کے ساتھ نماز ادا کی، صبح کو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی، چنانچہ (دوسری رات) لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رات بھی باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ (اقتدا میں) نماز پڑھی، صبح اس کا تذکرہ کرتے رہے، تیسری رات مسجد میں آنے والے اور زیادہ ہو گئے، آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد نمازیوں کے لیے تنگ ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف نہ لائے، تو ان میں سے کچھ لوگوں نے نماز، نماز پکارنا شروع کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ باہر ان کے پاس تشریف نہ لائے حتیٰ کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے، جب صبح کی نماز پوری کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر شہادتین پڑھ کر (یہ خطبہ کا حصہ ہیں) فرمایا: ”اما بعد، واقعہ یہ ہے کہ آج رات تمہارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے پھر تم اس (کی ادائیگی) سے عاجز رہو۔“

اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: «قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يُمْسِنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ، إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ».

قَالَ: وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

[۱۷۸۴] ۱۷۸- (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رَجُلًا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ، فَخَرَجَ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَفِقَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ: الصَّلَاةُ! فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ اللَّيْلَةَ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجزُوا عَنْهَا».

[1785] [اوزاعی نے کہا: مجھ سے عبیدہ (بن ابی لبابہ) نے زُرّ (بن حبیش) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، جبکہ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس نے سال بھر قیام کیا اس نے شب قدر کو پایا تو ابی بن کعب نے کہا: اس اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں! وہ رات رمضان میں ہے۔ وہ بغیر کسی استثنا کے حلف اٹھاتے تھے۔ اور اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں وہ کون سی رات ہے، یہ وہی رات ہے جس میں قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں صبح کی رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن کی صبح کو سورج سفید طلوع ہوتا ہے، اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

[1786] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبیدہ بن ابی لبابہ کو زُرّ بن حبیش سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (زُرّ نے) کہا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں جانتا ہوں اور میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں رات ہے۔

شعبہ نے ”یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا“ کے فقرے کے بارے میں شک کیا، انھوں نے کہا: مجھے یہ روایت میرے ساتھی نے ان (عبیدہ بن ابی لبابہ کے حوالے) سے سنائی تھی۔

[1787] (عبید اللہ کے والد) معاذ نے کہا: ہم سے شعبہ نے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت کے مانند حدیث بیان کی لیکن اس میں ”إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ“ (شعبہ نے اس کے بارے

[۱۷۸۵] ۱۷۹- (۷۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُهُ عَنْ زُرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: وَقِيلَ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبِي: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! إِنَّهَا لَنَيْ لَفِي رَمَضَانَ - يَحْلِفُ مَا يَسْتَشْنِي - وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ، وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيَاضًا لَا شُعَاعَ لَهَا. [انظر: ۲۷۷۷]

[۱۷۸۶] ۱۸۰- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِيِّي بْنَ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ أَبِيِّي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَعْلَمُهَا، وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ.

وَأِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ: هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبُ لِي عَنْهُ.

[۱۷۸۷] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ: إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ، وَمَا بَعْدَهُ.

میں شک کیا) اور اس کے بعد کی عبارت بیان نہیں کی۔

(المعجم ۲۶) - (بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ
وَقِيَامِهِ) (التحفة ۱۳۴)

باب: 26- رات کے وقت نبی ﷺ کی نماز
اور دعا

[1788] سلمہ بن کہیل نے گریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری، نبی اکرم ﷺ رات کو اٹھے اور اپنی ضرورت (کی جگہ) آئے، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر دو (طرح کے) وضو (بہت ہلکا وضو اور بہت زیادہ وضو) کے درمیان کا وضو کیا اور (پانی) زیادہ (استعمال) نہیں کیا اور (وضو) اچھی طرح کیا، پھر اٹھے اور نماز شروع کی تو میں اٹھا اور میں نے انگڑائی لی، اس ڈر سے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ (کے حالات جاننے) کی خاطر جاگ رہا تھا، پھر میں نے وضو کیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت رات کی نماز مکمل ہوئی، پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ کے سانس لینے کی آواز آنے لگی، آپ جب سوتے تھے تو آواز آتی تھی، پھر آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ نے نماز پڑھی (سنت فجر ادا کیں) اور وضو نہ کیا اور آپ کی دعا میں تھا: ”اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور بھر دے اور میری دائیں طرف نور کر دے اور میری بائیں طرف نور کر

[۱۷۸۸] ۱۸۱- (۷۶۳) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَشَتْ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَتَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ، فَأَتَى الْقُرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، وَلَمْ يُكْخِرْ، وَقَدْ أْبْلَغَ. ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَيْتُهُ لَهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَنَامْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَتَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَعَظْمُ لِي نُورًا».

دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔“

(ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کریب نے بتایا کہ (ان کے علاوہ مزید) سات (چیزوں کے بارے میں دعا مانگی جن) کا تعلق جسم کے صندوق (پسیلیوں اور ارد گرد کے حصے) سے ہے، میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے سے ہوئی تو انھوں نے مجھے ان کے بارے میں بتایا، انھوں نے بتایا کہ میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری کھال (کو نور کر دے)، دو اور بھی چیزیں بتائیں۔

[1789] امام مالک نے خرمہ بن سلیمان سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ایک رات ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری جو ان کی خالہ تھیں، تو میں سرہانے (بستر) کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ اس (بستر) کے طول (لمبائی) میں لیٹے، رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ رات آدھی ہوئی۔ یا اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے سے نیند زائل کرنے لگے، (چہرے پر ہاتھ پھیرا) پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر آپ اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس گئے اور اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اٹھا اور میں نے بھی وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر (آہستہ سے) مروڑنے

قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ عَصِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

[۱۷۸۹] ۱۸۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ ابْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَهِيَ خَالَتُهُ. قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوَسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنْ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ،
ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ، فَصَلَّى
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

[١٧٩٠] ١٨٣- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ
عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيِّ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ
سُلَيْمَانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: ثُمَّ عَمَدَ إِلَى
شَجَبٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ، وَأَسْبَغَ
الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا، ثُمَّ
حَرَّكَنِي فَقُمْتُ، وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ
مَالِكٍ.

سَعِيدِ الْأَيْلِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَحْذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

عمر و نے کہا: میں نے یہ حدیث بکیر بن اشج کو سنائی تو انھوں نے کہا: کریب نے مجھے یہی حدیث سنائی تھی۔

قَالَ عَمْرُو: فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنِ الْأَشَّجِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ.

[1792] ضحاک نے مخرمہ بن سلیمان سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی، میں نے ان سے عرض کی کہ جب رسول اللہ ﷺ انھیں تو آپ مجھے بھی بیدار کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف میں کر دیا، جب مجھے جھپکی آنے لگی تو آپ میرے گلن کی لو پکڑ لیتے، آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے کمر اور پنڈلیوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر اسے سہارا بنا لیا (اور سو گئے) یہاں تک کہ میں آپ کے سونے کی حالت میں آپ کے سانس لینے کی آواز سن رہا تھا تو جب آپ کے سامنے صبح ظاہر ہوئی تو آپ نے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔

[۱۷۹۲] ۱۸۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ. فَقُلْتُ لَهَا: إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَيُّظِيْنِي، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي. قَالَ: فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اخْتَبَى، حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفْسَهُ رَاقِدًا، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

فائدہ: مخرمہ کے تمام شاگردوں میں سے صرف ضحاک نے کہا: آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، باقی اس بات پر متفق ہیں کہ اس رات آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں، اکثریت کی روایت رائج ہے۔

[1793] سفیان نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اٹھے، پھر آپ نے لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا وضو کیا۔ (کریب نے) کہا: انھوں نے (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے آپ کے وضو کی کیفیت بیان کی اور وضو کو ہلکا اور کم کرتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اٹھا اور وہی کیا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا، پھر آ کر میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنے پیچھے کیا (اور گھما

[۱۷۹۳] ۱۸۶- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنْ مَعْلَقٍ وَضُوءًا خَفِيفًا - قَالَ: وَصَفَ وَضُوءَهُ، وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيَقْلِلُهُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ

کر) اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر آپ نے نماز پڑھی، پھر لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ آواز سے سانس لینے لگے، پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

سفیان نے کہا: یہ (نیند کے باوجود وضو کی ضرورت نہ ہوتا) نبی اکرم ﷺ کا خاصہ تھا کیونکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

[1794] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہم سے شعبہ نے سلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، میں نے (وہاں رہ کر) مشاہدہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ کہا: آپ اٹھے، پیشاب کیا، پھر اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں دھوئیں، پھر سو گئے۔ آپ (کچھ دیر بعد) پھر اٹھے، مشکیزے کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر لگن یا پیالے میں پانی اٹھایا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا، پھر دو وضوؤں کے درمیان کا خوبصورت وضو کیا (وضو نہ بہت ہلکا کیا اور نہ اس میں مبالغہ کیا لیکن اچھی طرح کیا)، پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے، میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا۔ کہا: تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت نماز مکمل ہوئی، پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ سانسوں کی آواز آنے لگی اور جب آپ سو جاتے تو ہم آپ کے سونے کو آپ کے سانس کی آواز سے پہچانتے، پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لائے اور نماز ادا کی اور آپ اپنی نماز یا اپنے سجدے میں یہ دعا مانگنے لگے: ”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر اور میرے کانوں میں نور پیدا کر اور میری آنکھوں میں نور پیدا کر اور میرے دائیں نور بنا اور

بِسَارِهِ، فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى. ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

[1794] ۱۸۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَقَامَ، فَقَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِئْنَاقَهَا، ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوْ الْقُضْعَةَ، فَأَكَبَهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقُمْتُ عَنْ بَسَارِهِ. قَالَ: فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى، فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا - أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُورًا-».

میرے بائیں نور پیدا فرما اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر اور میرے اوپر نور کر اور میرے نیچے نور کر اور میرے لیے نور بنا۔ یا فرمایا: ”مجھے نور بنا۔“

[1795] نصر بن فہمیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، کہا: ہمیں سلمہ بن کھیل نے بکیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

سلمہ نے کہا: میں کریب کو ملا تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا، تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے..... پھر انھوں نے غندر (محمد بن جعفر) کی حدیث (1794) کی طرح بیان کیا اور کہا: ”اور مجھے سراپا نور کر دے۔“ اور انھوں نے (کسی بات میں) شک کا اظہار نہ کیا۔

[1796] سعید بن مسروق نے سلمہ بن کھیل سے، انھوں نے ابو رشدین (کریب) مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، پھر حدیث بیان کی لیکن اس میں چہرے اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں ہے، ہاں، یہ کہا: پھر آپ مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا اور دو وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا، پھر بستر پر آئے اور سو گئے، پھر آپ دوبارہ اٹھے اور مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا، پھر دوبارہ وضو کیا جو (صحیح معنی میں) وضو تھا اور کہا: ”میرا نور عظیم کر دے۔“ اور یہ روایت نہیں کیا کہ مجھے سراپا نور کر دے۔

[1797] عقیل بن خالد سے روایت ہے کہ سلمہ بن کھیل

[۱۷۹۵] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ سَلَمَةُ: فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ: «وَأَجْعَلَنِي نُورًا» وَلَمْ يَشْكُ.

[۱۷۹۶] ۱۸۸- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْتٌ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ أَتَى الْقُرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ. ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى، فَأَتَى الْقُرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ. وَقَالَ: «أَعْظِمَ لِي نُورًا» وَلَمْ يَذْكُرْ: وَأَجْعَلَنِي نُورًا.

[۱۷۹۷] ۱۸۹- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:

نے ان (عقیل) سے حدیث بیان کی کہ کریم نے ان (سلمہ) سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گزاری، انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر مشکیزے کے پاس گئے اور اس میں سے پانی انڈیلا اور وضو کیا اور آپ نے نہ پانی زیادہ استعمال کیا نہ وضو میں کوئی کمی کی..... اور پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس رات انیس کلمات پر مشتمل دعا کی۔ (تمام الفاظ جمع کریں تو انیس بنتے ہیں۔)

سلمہ نے کہا: کریم نے وہ کلمات مجھے بتائے تھے اور میں ان میں سے بارہ کلمات کو یاد رکھ سکا اور باقی بھول گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما اور میری زبان میں نور پیدا فرما اور میرے کان میں نور پیدا فرما اور میری آنکھ میں نور پیدا فرما اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے نور کو عظیم کر دے۔“

[1798] شریک بن ابی نمر نے کریم سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، جبکہ نبی ﷺ ان کے ہاں تھے تاکہ میں دیکھوں کہ رات کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے کچھ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ گفتگو فرمائی، پھر آپ سو گئے..... آگے پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا کہ پھر آپ ﷺ اٹھے، وضو کیا اور مسواک کی۔

[1799] حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبد اللہ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجَرِيِّ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ؛ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقُرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا، فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقْصِرْ فِي الْوُضُوءِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَتِيذٍ تَسَعُ عَشْرَةَ كَلِمَةً.

قَالَ سَلَمَةُ: حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتِي عَشْرَةَ، وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي قُوَّتِي نُورًا، وَفِي تَخْتِي نُورًا، وَفِي يَمِينِي نُورًا، وَفِي شِمَالِي نُورًا، وَفِي بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا، وَفِي خَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا».

[۱۷۹۸] ۱۹۰- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: رَقَدْتُ فِي بَيْتٍ مِمُّونَةَ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، لَأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ. قَالَ: فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنْ.

[۱۷۹۹] ۱۹۱- (...) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ

بن عباس سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (ایک رات) رسول اللہ ﷺ کے ہاں سوئے تو (رات کو) آپ ﷺ جاگے، مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ (اس وقت) یہ آیات مبارکہ پڑھ رہے تھے: ”یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور دن رات کی آمد و رفت میں خالص عقل رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“ یہ آیات تلاوت فرمائیں حتیٰ کہ سورت ختم کی، پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں، ان میں بہت طویل قیام، رکوع اور سجدے کیے، پھر واپس پلٹے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ کے سانس کی آواز سنائی دینے لگی، پھر آپ نے اس طرح تین دفعہ کیا، چھ رکعتیں پڑھیں، ہر دفعہ آپ مسواک کرتے، وضو فرماتے اور ان آیات کی تلاوت فرماتے، پھر آپ نے تین وتر پڑھے، پھر مؤذن نے اذان دی تو آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: ”اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری زبان میں نور کر دے اور میری سماعت میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ! مجھے نور عنایت فرما۔“

فائدہ: حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں بہت سی باتیں دوسری روایات سے مختلف ہیں، خصوصاً کل رکعتوں کی تعداد کم بنتی ہے۔ ان سے سات مختلف صورتوں میں مختلف تفصیلات مروی ہیں۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ بعض اوقات بیان میں اختصار کی بنا پر ایسی صورت حال پیش آتی ہے۔ بہر حال کچھ تفصیلات میں اختصار یا وہم، کوئی ایک بات موجود ہے۔ بعض محدثین نے اسی بنا پر ان کے بارے میں کلام بھی کیا ہے۔ لیکن ان کی روایت سے ان احادیث کی تائید اور وضاحت ہوتی ہے جن میں ایک دفعہ وضو کر کے سو جانے یا دو گانہ پڑھ کر سو جانے کا ذکر آیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کا مقصد تمام تر تفصیلات کو بیان کرنا ہے۔

عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ، فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [آل عمران: 190] فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا، وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، اللَّهُمَّ! أَعْطِنِي نُورًا».

[۱۸۰۰] ۱۹۲- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَثُّ ذَاتِ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِّنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْقَرْبَةِ فَتَوَضَّأَ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ، لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ، فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقَرْبَةِ، ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقْوِ الْأَيْسَرِ، فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ، يُعَدِّلُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشُّقِّ الْأَيْمَنِ.

قُلْتُ: أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1800] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بسر کی تو رسول اللہ ﷺ رات کی نفل نماز پڑھنے کے لیے جا گئے۔ نبی ﷺ اٹھ کر مشک کی طرف گئے اور وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جب میں نے آپ کو یہ کرتے دیکھا تو میں بھی اٹھا اور میں نے بھی مشک سے وضو کیا، (جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے رہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما جاگنے کے بعد غور سے انھیں دیکھتے رہے تاکہ آپ کی اتباع کر سکیں) پھر میں آپ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ نے اپنی پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا، اسی طرح پیچھے سے مجھے دائیں جانب ٹھیک کر کے کھڑا کیا۔

(عطاء نے کہا:) میں نے پوچھا: کیا یہ نفل نماز میں ہوا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[۱۸۰۱] ۱۹۳- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَبِثُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ، فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ.

[1801] قیس بن سعد، عطاء سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی ﷺ کے پاس بھیجا، آپ ﷺ میری خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے تو وہ رات میں نے آپ کے ساتھ گزاری، آپ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی پشت کے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کر لیا۔ (اس حدیث میں مزید یہ تفصیل سامنے آئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے والد نے بھیجا تھا۔)

[۱۸۰۲] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بَثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَوْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ.

[1802] عبد الملک نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری..... آگے ابن جریج اور قیس بن سعد کی روایت کی طرح ہے۔

[1803] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن شثیٰ اور ابن بشار نے غندر، شعبہ اور ابو جرہ کی سند سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (یہی رات کی رکعتوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ہے جس میں دو خفیف رکعتیں شامل ہیں۔ آپ ﷺ کا معمول گیارہ کا تھا جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا۔)

[1804] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (دل میں) کہا: میں آج رات رسول اللہ ﷺ کی نماز کا (گہری نظر سے) مشاہدہ کروں گا، تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو انتہائی لمبی رکعتیں بہت ہی زیادہ لمبی رکعتیں ادا کیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو (ان طویل ترین) رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے کم تر تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے والی رکعتوں سے کم تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھا تو یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

[1805] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”جابر! کیا تم سواری کو پلانے کے لیے گھاٹ پر نہیں اترو گے؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں! رسول اللہ ﷺ (بھی) گھاٹ پر اترے اور میں بھی اتر ا، پھر آپ ضرورت کے لیے تشریف لے گئے اور میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا، آپ واپس آئے اور وضو فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑے

[۱۸۰۳] ۱۹۴- (۷۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[۱۸۰۴] ۱۹۵- (۷۶۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ ابْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ، فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[۱۸۰۵] ۱۹۶- (۷۶۶) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ: «أَلَا تُشْرَعُ؟ يَا جَابِرُ!» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَتَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَشْرَعْتُ. قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا. قَالَ:

میں نماز پڑھی جس کے دونوں کنارے آپ نے مخالف سمتوں میں ڈال رکھے تھے (دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کندھے پر ڈالا)، میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرے کان سے پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔

[1806] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے، اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے۔

[1807] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی رات کو (نماز کے لیے) اٹھے تو وہ اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے کرے۔“

[1808] امام مالک نے ابو ہریرہ سے، انھوں نے طاؤس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کی آخری تہائی میں نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے: ”اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا پالنے والا ہے اور تو برحق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا قول اہل حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر

فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

[۱۸۰۶] ۱۹۷- (۷۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ، افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[۱۸۰۷] ۱۹۸- (۷۶۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَفْتَحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ».

[۱۸۰۸] ۱۹۹- (۷۶۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ: «اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ،

توکل اور بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری توفیق سے (تیرے منکروں سے) جھگڑا کیا اور تیرے ہی حضور میں فیصلہ لایا (تجھے ہی حاکم تسلیم کیا) تو بخش دے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو چھپ کر کیے اور جو ظاہر کیے، تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“

[1809] سفیان اور ابن جریج دونوں نے سلیمان احوال سے، انھوں نے طاؤس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ابن جریج اور امام مالک کی (گزشتہ) حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہیں، دو جملوں کے سوا کوئی اختلاف نہیں۔ ابن جریج نے قیام کے بجائے قِیم کہا (معنی ایک ہیں) اور وَأَسْرَزْتُ کی جگہ وَمَا أَسْرَزْتُ کہا۔ (سفیان) ابن عیینہ کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے، وہ متعدد جملوں میں امام مالک اور ابن جریج سے اختلاف کرتے ہیں۔

[1810] قیس بن سعد نے طاؤس سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔ (اس حدیث کے راوی عمران القصیر کے الفاظ ان (امام مالک، سفیان، ابن جریج) کے الفاظ سے ملتے جلتے ہیں۔

[1811] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تھے تو کس چیز کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: جب آپ رات کو اٹھتے تو نماز کا آغاز (اس دعا سے) کرتے: ”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور

وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ! لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَنْبَتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي، مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ، وَأَسْرَزْتُ وَأَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ“.

[۱۸۰۹] (...) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ، لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: مَكَانَ «قِيَامٍ»، «قِيمٍ» وَقَالَ: «وَمَا أَسْرَزْتُ». وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ، وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَابْنَ جُرَيْجٍ فِي أَحْرَفٍ.

[۱۸۱۰] (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهَذَا الْحَدِيثِ، وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِّنْ أَلْفَاظِهِمْ.

[۱۸۱۱] ۲۰۰- (۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اسرائیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! تیرے بندے جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے تو ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، جن باتوں میں اختلاف کیا گیا ہے تو ہی اپنے حکم سے مجھے ان میں سے جو حق ہے اس پر چلا، بے شک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔“

ابن عَوْفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ، إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ: «اللَّهُمَّ! رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ! أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، إِهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ».

[1812] یوسف مباحثون نے کہا: مجھ سے میرے والد (یعقوب بن ابی سلمہ مباحثون) نے عبدالرحمن اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے: ”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ہر طرف سے یکسو ہو کر، اور میں اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں، میری نماز اور میری ہر (بدنی و مالی) عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو کائنات کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم ملا ہے اور میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، اس لیے میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں، اور میری بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، تیرے سوا بہترین اخلاق کی راہ پر چلانے والا کوئی نہیں، اور برے اخلاق مجھ

[۱۸۱۲] ۲۰۱- (۷۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدَمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَبَاثُونُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. اللَّهُمَّ! أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا

سے ہٹا دے، تیرے سوا بڑے اخلاق کو مجھ سے دور کرنے والا کوئی نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں اور دونوں جہانوں کی سعادتیں تجھ سے ہیں، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کا تیری طرف سے کوئی گزر نہیں ہے، میں تیرے ہی سہارے ہوں، اور تیری ہی طرف میرا رخ ہے، تو برکت والا اور رفعت و بلندی والا ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

اور جب آپ رکوع کرتے تو فرماتے: ”اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا ہوا ہوں اور میں تجھ ہی پر ایمان لایا ہوں، اپنے آپ کو تیرے ہی سپرد کر دیا ہے، میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میری رگیں اور میرے پٹھے تیرے ہی حضور جھکے ہوئے ہیں۔“

اور جب رکوع سے اٹھتے تو کہتے: ”اے اللہ! ہمارے رب، تیرے ہی لیے حمد ہے جس سے آسمانوں اور زمین کی وسعتیں بھر جائیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کی وسعتیں بھر جائیں اور اس کے بعد جو تو چاہے اس کی وسعتیں بھر جائیں۔“

اور جب آپ سجدہ کرتے تو کہتے: ”اے اللہ! میں نے تیرے ہی حضور سجدہ کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو تیرے ہی حوالے کیا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں تراشیں۔ برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔“ پھر تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! بخش دے جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا بعد میں کیں اور چھپا کر کیں یا علانیہ کیں اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تمہیں علم ہے۔ (اطاعت اور خیر میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں۔“

بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اللَّهُمَّ! لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَمُخَيَّ وَعَظْمِي وَعَصْبِي». وَإِذَا رَفَعَ قَالَ: «اللَّهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ». وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اللَّهُمَّ! لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ» ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْهِدِ وَالتَّسْلِيمِ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ».

[۱۸۱۳] ۲۰۲- (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِي» وَقَالَ: «وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ» وَقَالَ: وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» وَقَالَ: «وَصُورُهُ فَأَحْسَنَ صُورُهُ» وَقَالَ: وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ» إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ: بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ.

[1813] عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے اپنے چچا الماجشون (یعقوب) بن ابی سلمہ سے اور انھوں نے (عبدالرحمن) اعرج سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر دعا پڑھتے: وَجَّهْتُ وَجْهِي اس میں (أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ کے بجائے) وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ "اور میں اطاعت و فرمانبرداری میں اولین (مقام پر فائز) ہوں" کے الفاظ ہیں اور کہا: جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے اور صُورُهُ (اس کی صورت گری کی) کے بعد فَأَحْسَنَ صُورُهُ (اس کو بہترین شکل و صورت عنایت فرمائی) کے الفاظ کہے اور کہا جب سلام پھیرتے تو کہتے: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ "اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا۔" حدیث کے آخر تک اور انھوں نے "تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان" کے الفاظ نہیں کہے۔

باب: 27- رات کی نماز میں طویل قراءت کا استحباب

(المعجم ۲۷) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ) (التحفة ۱۳)

[1814] عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ اور جریر سب نے اعمش سے، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے مستورد بن احنف سے، انھوں نے صلہ بن زفر سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورہ بقرہ کا آغاز فرمایا، میں نے (دل میں) کہا: آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے، میں نے کہا: آپ اسے (پوری) رکعت میں پڑھیں گے، آپ آگے

[۱۸۱۴] ۲۰۳- (۷۷۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْتَفِ، عَنْ صَلَّةِ ابْنِ زَفَرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ

پڑھتے گئے، میں نے سوچا، اسے پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ نے سورۃ نساء شروع کر دی، آپ نے وہ پوری پڑھی، پھر آل عمران شروع کر دی، اس کو پورا پڑھا، آپ ٹھہر ٹھہر کر قراءت فرماتے رہے، جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہے تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال (کرنے والی آیت) سے گزرتے (پڑھتے) تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو (اللہ سے) پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع فرمایا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنے لگے، آپ کا رکوع (تقریباً) آپ کے قیام جتنا تھا، پھر آپ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا: پھر آپ لمبی دیر کھڑے رہے، تقریباً اتنی دیر جتنا آپ نے رکوع کیا تھا، پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے لگے اور آپ کا سجدہ (بھی) آپ کے قیام کے قریب تھا۔

جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے کہا: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، (یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کا اضافہ ہے۔)

[1815] جریر نے اعمش سے اور انھوں نے ابووائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھی کہ میں نے ایک ناپسندیدہ کام کا ارادہ کر لیا، کہا: تو ان سے پوچھا گیا آپ نے کس بات کا ارادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو (اکیلے ہی قیام کی حالت میں) چھوڑ دوں۔“

[1816] علی بن مسہر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام: النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضَى فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا، قَرِيبًا مِّمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِّنْ قِيَامِهِ.

قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرِ الزِّيَادَةِ: فَقَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ».

[۱۸۱۵] ۲۰۴- (۷۷۳) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ: قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُهُ.

[۱۸۱۶] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَشَوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُشَيْرٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(المعجم ۲۸) - (بَابُ مَا رُوِيَ فِيْمَنْ نَامَ اللَّيْلَ
أَجْمَعَ حَتَّى أَصْبَحَ) (التحفة ۱۳۶)

باب: ۲۸- جو شخص ساری رات، صبح تک سویا
رہے اس کے متعلق احادیث

[1817] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسے آدمی
کا ذکر کیا گیا جو رات بھر سویا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی
آپ نے فرمایا: ”وہ (ایسا) شخص ہے کہ شیطان نے اس کے
کان میں۔“ یا فرمایا: ”اس کے دونوں کانوں میں پیشاب
کر دیا ہے۔“

[1818] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت انھیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو
جگایا اور فرمایا: ”کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھو گے؟“ میں نے کہا:
اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں،
جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے، اٹھا دیتا ہے۔ جب میں نے
آپ سے یہ کہا تو آپ واپس چلے گئے، پھر میں نے آپ کو
سنا کہ آپ واپس پلٹتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے
اور کہتے (آیت کا ایک ٹکڑا پڑھتے) تھے: ”انسان سب سے
بڑھ کر جھگڑا کرنے والا ہے۔“ (جدل (جھگڑا) یہ تھی کہ
جگائے جانے پر ممنون ہونے اور نماز پڑھنے کی بجائے عذر
پیش کیا گیا۔)

[1819] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں
نے یہ فرمان نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا، آپ نے فرمایا:
”جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے
پچھلے حصے پر تین گرہیں لگاتا ہے، ہر گرہ پر چھکی دیتا ہے کہ تم پر
ایک بہت لمبی رات (کا سونا لازم) ہے۔ جب انسان بیدار
ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب

[۱۸۱۷] ۲۰۵- (۷۷۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى
أَصْبَحَ قَالَ: «ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ»
أَوْ قَالَ: «فِي أُذُنَيْهِ».

[۱۸۱۸] ۲۰۶- (۷۷۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ
حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَلَا تُصَلُّونَ؟» فَقُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ
يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَاِنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ
قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ
فَخِذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ
جَدَلًا﴾. [النكف: ۵۴]

[۱۸۱۹] ۲۰۷- (۷۷۶) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ
الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ
إِذَا نَامَ، بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ: عَلَيْكَ لَيْلًا

وہ وضو کرتا ہے اس سے دو گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر جب نماز پڑھتا ہے ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ چاقی چوبند ہشاش بشاش پاک طبیعت (کے ساتھ) صبح کرتا ہے ورنہ (جاگ کر عبادت نہیں کرتا تو) صبح کو گندے دل کے ساتھ اور ست اٹھتا ہے۔“

طَوِيلًا، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ، فَذَكَرَ اللَّهَ، اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا تَوَضَّأَ، اِنْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ، فَإِذَا صَلَّى اِنْحَلَّتِ الْعُقْدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ.

باب: 29- نفل نماز گھر میں پڑھنے کا استحباب اور مسجد میں پڑھنے کا جواز

(المعجم ۲۹) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ) (التحفة ۱۳۷)

[1820] عبید اللہ نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”کچھ نمازیں گھر میں پڑھا کرو اور ان (گھروں) کو قبریں نہ بناؤ۔“

[۱۸۲۰] ۲۰۸- (۷۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا».

[1821] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”گھروں میں (نفل) نمازیں پڑھو اور انھیں قبریں نہ بناؤ۔“

[۱۸۲۱] ۲۰۹- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا».

[1822] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز (اجاماعت) ادا کر لے تو اپنی نماز میں سے اپنے گھر کے لیے بھی کچھ حصہ رکھے کیونکہ اللہ اس کے گھر میں اس کے نماز پڑھنے کی وجہ سے خیر و بھلائی رکھے گا۔“

[۱۸۲۲] ۲۱۰- (۷۷۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا».

[1823] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس گھر کی مثال جس

[۱۸۲۳] ۲۱۱- (۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا:

میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کو یاد نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ جیسی ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

[1824] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔“

[۱۸۲۴] ۲۱۲- (۷۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ».

[1825] عبد اللہ بن سعید نے کہا: عمر بن عبید اللہ کے

آزاد کردہ غلام سالم ابو نصر نے ہمیں بسر بن سعید سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا ایک چھوٹا سا حجرہ بنوایا اور رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر آ کر اس میں نماز پڑھنے لگے، لوگ اس (حجرے) تک آپ کے پیچھے پیچھے آئے اور آ کر آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے، پھر ایک اور رات لوگ آئے اور (حجرے کے) پاس آگئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس آنے میں تاخیر کر دی۔ کہا: آپ ان کے پاس تشریف نہ لائے، صحابہ کرام نے اپنی آوازیں بلند کیں (تاکہ آپ آوازیں سن کر تشریف لے آئیں) اور دروازے پر چھوٹی چھوٹی نکرکیاں ماریں تو رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ان کی طرف تشریف لائے اور ان سے فرمایا: ”تم مسلسل یہ عمل کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر لازم قرار دے دی جائے گی، اس لیے تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی فرض نماز کے سوا وہی نماز بہتر ہے جو گھر میں پڑھے۔“

[۱۸۲۵] ۲۱۳- (۷۸۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْثَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اخْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصْفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا. قَالَ: فَتَتَّبِعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ. قَالَ: ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ: فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغَضَّبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْتُبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ».

[1826] موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا:

میں نے ابونضر سے سنا، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ بنوایا اور آپ نے اس میں چند راتیں نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہو گئے..... پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم پر نماز فرض کر دی گئی تو تم (سب) اس کی پابندی نہیں کر سکو گے۔“ (یہ حجرہ اعتکاف کے لیے تھا۔)

[۱۸۲۶] ۲۱۴- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْرٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهَا لَيْالِي، حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُتِمْتُمْ بِهِ».

باب: 30- رات کے قیام اور دیگر اعمال میں سے ان اعمال کی فضیلت جن پر ہمیشگی ہو

(المعجم ۳۰) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ۱۳۸)

[1827] سعید بن ابی سعید نے ابوسلمہ (بن عبد الرحمن بن عوف) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی، آپ رات کو اس سے حجرہ بنا لیتے اور اس میں نماز پڑھتے تو لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنی شروع کر دی، آپ دن کے وقت اسے بچھا لیتے تھے، ایک رات لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”لوگو! اتنے اعمال کی پابندی کرو، جتنے اعمال کی تم میں طاقت ہے کیونکہ (اس وقت تک) اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب دینے سے) نہیں اکتا تا حتیٰ کہ تم خود اکتا جاؤ، اور یقیناً اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل وہی ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے چاہے وہ کم ہو۔“ اور رسول اللہ کے گھر والے جب کوئی عمل کرتے تو اسے ہمیشہ برقرار رکھتے۔

[۱۸۲۷] ۲۱۵- (۷۸۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَصِيرٌ، وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، فَتَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دُوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ»، وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ. [انظر: ۲۷۲۳]

[1828] سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے

[۱۸۲۸] ۲۱۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کو کون ساعمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔“

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: «أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ».

[1829] علقمہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اور کہا: ام المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے عمل کی کیفیت کیا تھی؟ کیا آپ (کسی خاص عمل کے لیے) کچھ ایام مخصوص فرما لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا۔ اور تم میں سے کون اس قدر استطاعت رکھتا ہے جتنی استطاعت رسول اللہ ﷺ میں تھی؟

[۱۸۲۹] ۲۱۷- (۷۸۳) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ. قَالَ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ؟.

[1830] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کام وہ ہے جس پر ہمیشہ عمل کیا جائے، اگرچہ وہ قلیل ہو۔“

[۱۸۳۰] ۲۱۸- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ».

(قاسم بن محمد نے) کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل کرتیں تو اس کو لازم کر لیتیں۔

قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتْ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ.

باب: 31- جسے نماز میں اولگھ آئے یا قرآن پڑھنا یا ذکر کرنا دشوار ہو جائے، اسے یہ حکم ہے کہ اس کیفیت کے خاتمے تک وہ سو جائے یا بیٹھ جائے

(المعجم ۳۱) - (بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ، أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذِّكْرُ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ، حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ) (التحفة ۱۳۹)

[1831] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابن علیہ نے حدیث سنائی، نیز زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے حدیث سنائی، ان دونوں (ابن علیہ اور اسماعیل) نے عبد العزیز

[۱۸۳۱] ۲۱۹- (۷۸۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

بن صہیب سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور (دیکھا کہ) دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹکی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کی: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے، وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں، جب سجدہ پڑتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے کھول دو، ہر شخص نماز پڑھے جب تک ہشاش بشاش رہے، جب سست پڑ جائے یا تھک جائے تو بیٹھ جائے۔“ زہیر کی روایت میں (قعد کے بجائے) فَلْيَقْعُدْ ہے، یعنی ماضی کے بجائے امر کا صیغہ استعمال کیا، مفہوم ایک ہی ہے۔

[1832] عبد الوارث نے عبد العزیز (بن صہیب) سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[1833] ابن شہاب نے کہا: مجھے عروہ بن زہیر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ حواء بنت تویت بن صہیب بن اسد بن عبد العزی اس عالم میں ان کے قریب سے گزری جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تھے، کہا: میں نے عرض کی: یہ حواء بنت تویت ہیں اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(کیا) رات بھر نہیں سوتی! اتنا عمل اپناؤ جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔“

[1834] ابواسامہ اور یحییٰ بن سعید نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، انھوں نے کہا:

ابنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ، وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالُوا: لِرَيْتَبٍ تُصَلِّي، فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَرَّتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ: «حُلُوهُ، لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَرَّ قَعَدَ»، وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٍ: «فَلْيَقْعُدَ».

[۱۸۳۲] (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[۱۸۳۳] ۲۲۰- (۷۸۵) وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ ثُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى مَرَّتْ بِهَا. وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: هَذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ ثُوَيْتٍ، وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنَامُ اللَّيْلَ! خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ! لَا يَسْأُمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأُمُوا».

[۱۸۳۴] ۲۲۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک خاتون موجود تھی، آپ نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے کہا: یہ (ایسی) عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتی، نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اتنا عمل کرو جتنا تمہارے بس میں ہو، اللہ کی قسم! اللہ نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم ہی عمل سے اکتا جاؤ۔“ اللہ کے ہاں دین کا وہی عمل پسند ہے جس پر عمل کرنے والا بیٹھکی کرے۔

ابو اسامہ کی روایت میں ہے، یہ بنو اسد کی عورت تھی۔

[1835] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں اوٹھنے لگے تو وہ سو جائے حتیٰ کہ نیند جاتی رہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص اوٹھنے کی حالت میں نماز پڑھتا ہے تو ممکن ہے وہ استغفار کرنے چلے لیکن (اس کے بجائے) اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔“

[1836] امام بن منہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے بیان کی ہیں، پھر ان میں سے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص رات کو قیام کرے اور اس کی زبان پر قراءت مشکل ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے لیٹ جانا چاہیے۔“

حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ؟» فَقُلْتُ: امْرَأَةٌ لَا تَنَامُ، تُصَلِّي. قَالَ: «عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ! لَا يَمَلُ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا» وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: إِنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ. [۱۸۳۵] ۲۲۲- (۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ.

[۱۸۳۶] ۲۲۳ - (۷۸۷) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَتْبُوءٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَذَرِ مَا يَقُولُ، فَلْيَضْطَجِعْ.



کتاب فضائل القرآن کا تعارف

یہ کتاب بھی درحقیقت کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت نماز کے اہم ترین ارکان میں سے ہے۔ اس کتاب نے دنیا میں سب سے بڑی اور سب سے مثبت تبدیلی پیدا کی۔ اس کی تعلیمات سے صرف ماننے والوں نے فائدہ نہیں اٹھایا، نہ ماننے والوں کی زندگیاں بھی اس کی بنا پر بدل گئیں۔ یہ کتاب مجموعی طور پر بنی نوع انسان کے افکار میں مثبت تبدیلی، رحمت، شفقت، مواسات، انصاف اور رحمہلی کے جذبات میں اضافے کا باعث بنی۔ یہ کتاب اس کائنات کی سب سے عظیم اور سب سے اہم سچائیوں کو واضح کاف کرتی ہے۔ ماننے والوں کے لیے اس کی برکات، عبادت کے دوران میں عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔ اس کے ذریعے سے انسانی شخصیت ارتقاء کے عظیم مراحل طے کرتی ہے۔ اس کی دو تین آیتیں تلاوت کرنے کا اجر و ثواب ہی انسان کے وہم و گمان سے زیادہ ہے۔

اس کی رحمتیں اور برکتیں ہر ایک کے لیے عام ہیں۔ اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ اسے ہر کوئی پڑھ سکے۔ جس طرح کوئی پڑھ سکتا ہے وہی باعث فضیلت ہے۔ یہ کتاب اُمیوں (اُن پڑھوں) میں نازل ہوئی۔ ایک اُمی بھی اسے یاد کر سکتا ہے، اس کی تلاوت کر سکتا ہے۔ تھوڑی کوشش کرے تو اسے سمجھ سکتا ہے اور سمجھ لے اور اپنا لے تو دانا ترین انسانوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کی تلاوت میں جو جمال اور ساعت میں جولذت ہے اس کی دوسری کوئی مثال موجود نہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے قرآن مجید کے حفظ، اس کی فضیلت، اس کے حوالے سے بات کرنے کے آداب، خوبصورت آواز میں تلاوت کرنے، اس کے سننے کے آداب، نماز میں اس کی قراءت، چھوٹی اور بڑی سورتوں کی تلاوت کے فضائل، مختلف لہجوں میں قرآن کے نزول کے حوالے سے احادیث مبارکہ ذکر کی ہیں۔ اسی کتاب میں امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی خصوصی ترتیب کے تحت نماز کے ممنوعہ اوقات اور بعض نوافل کے استحباب کی روایتیں بھی بیان کی ہیں۔

کتاب فضائل القرآن وما يتعلّق به

قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور

(المعجم 33) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ،
وَكِرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيئَةِ آيَةٍ كَذَّاءٍ، وَجَوَازِ قَوْلِ
النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ١٤٠)

باب: 33- قرآن کی نگہداشت کا حکم، یہ کہنا کہ
میں نے فلاں آیت بھلا دی ہے ناپسندیدہ ہے
البتہ یہ کہنا جائز ہے کہ مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی

[1837] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد
(عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی
کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کی قراءت سنی جو وہ رات کو کر رہا
تھا تو فرمایا: ”اللہ اس پر رحم فرمائے! اس نے مجھے فلاں آیت
یاد دلادی جس کی تلاوت فلاں سورت سے میں چھوڑ چکا تھا۔“

[١٨٣٧] ٢٢٤- (٧٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ:
«يَرْحَمُهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، كُنْتُ
أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا».

[1838] عبدہ اور ابومعاویہ نے ہشام سے، انھوں نے
اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی
قراءت سن رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحم
فرمائے! اس نے مجھے ایک آیت یاد دلادی ہے جو مجھے بھلا
دی گئی تھی۔“

[١٨٣٨] ٢٢٥- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ
رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللَّهُ، لَقَدْ
أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أَنْسِيْتُهَا».

[1839] امام مالک نے نافع کے واسطے سے حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[١٨٣٩] ٢٢٦- (٧٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَعْقَبٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

”صاحب قرآن (قرآن حفظ کرنے والے) کی مثال پاؤں بندھے اونٹوں (کے چرواہے) کی مانند ہے، اگر اس نے ان کی نگہداشت کی تو وہ انھیں قابو میں رکھے گا اور اگر انھیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ».

[1840] عید اللہ، ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سب نے (جن تک سندوں کے مختلف سلسلے پہنچے) نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”جب صاحب قرآن قیام کرے گا اور رات دن اس کی قراءت کرے گا تو وہ اسے یاد رکھے گا اور جب اس (کی قراءت) کے ساتھ قیام نہیں کرے گا تو وہ اسے بھول جائے گا۔“

[۱۸۴۰] ۲۲۷- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يِعْقُوبُ بْنُ يَغْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ يَغْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ، جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ - وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ: «وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَ».

[1841] منصور نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی بھی انسان کے لیے انتہائی نازیبا بات ہے کہ وہ کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلوا دیا گیا ہے، قرآن کو یاد کرتے رہو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے دور بھاگنے میں رسیوں سمیت بھاگ جانے والے اونٹوں سے بھی بڑھ کر ہے۔“

[۱۸۴۱] ۲۲۸- (۷۹۰) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا؛ وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِسْمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ، بَلْ هُوَ نَسِيَ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ

أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعْمِ بِعُقْلِهَا».

[1842] اعمش نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی،

انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ان مصاحف۔ اور کبھی کہا: قرآن۔ کے ساتھ تجدید عہد کرتے رہا کرو، کیونکہ وہ انسانوں کے سینوں سے بھاگ جانے میں اپنے پاؤں کی رسیوں سے نکل بھاگنے والے اونٹوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے بھلوا دیا گیا ہے۔“

[۱۸۴۲] ۲۲۹- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:

حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ - وَرَبِّمَا قَالَ الْقُرْآنَ - فَلَهُوَ أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعْمِ مِنْ عُقْلِهِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ، بَلْ هُوَ نَسِيٌّ».

[1843] عبدہ بن ابی لہابہ نے شقیق بن سلمہ سے روایت

کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی آدمی کے لیے یہ بہت بری بات ہے کہ وہ کہے: میں فلاں فلاں سورت بھول گیا یا فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے بھلوا دیا گیا ہے۔“

[۱۸۴۳] ۲۳۰- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ، أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ، بَلْ هُوَ نَسِيٌّ».

[1844] عبداللہ بن براد اشعری اور ابوالکریب نے کہا:

ہمیں ابواسامہ نے برید سے، انھوں نے ابوربدہ سے، انھوں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کی نگہداشت کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! یہ بھاگنے میں پاؤں بندھے اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔“

[۱۸۴۴] ۲۳۱- (۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَهُوَ أَشَدُّ ثَقَلًا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا» وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِابْنِ بَرَادٍ.

اس حدیث کے الفاظ ابن براد (کی روایت) کے ہیں۔

(المعجم ۳۴) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ
الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ) (الصفحة ۱۴۱)

باب: 34- قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا
مستحب ہے

[1845] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (فرمان) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس قدر رکان نہیں دھرا (توجہ سے نہیں سنا) جتنا کسی خوش آواز نبی (کی آواز) پر کان دھرا جس نے خوش الحانی سے قراءت کی۔“

[1846] یونس اور عمرو (بن حارث) دونوں نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت کی، اس میں (مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ) کے بجائے (كَمَا يَأْذُنُ لِنَبِيِّ) (جس طرح ایک نبی کے لیے کان دھرتا ہے جو خوش الحانی سے قراءت کر رہا ہو۔) کے الفاظ ہیں۔

[1847] عبدالعزیز بن محمد نے کہا: یزید بن ہاد نے ہمیں محمد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس طرح کان نہیں دھرا جس طرح کسی خوش آواز نبی (کی قراءت) پر جب وہ بلند آواز کے ساتھ خوش الحانی سے قراءت کرے۔“

[1848] عمر بن مالک اور حیوہ بن شریح نے ابن ہاد سے اسی سند کے ساتھ بالکل اس جیسی روایت بیان کی اور انھوں نے (إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ) (بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہا اور سَمِعَ (اس نے سنا) کا لفظ نہیں بولا۔

[۱۸۴۵] (۲۳۲-۷۹۲) حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْتَلِغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ، مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ».

[۱۸۴۶] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: «كَمَا يَأْذُنُ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ».

[۱۸۴۷] (۲۳۳-...) وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ، مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ، يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ».

[۱۸۴۸] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا عُمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو ابْنُ مَالِكٍ وَحَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعَ.

[1849] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس طرح کان نہیں دھرا جیسے وہ ایک نبی (کی آواز) پر کان دھرتا ہے جو بلند آواز کے ساتھ خوش الحانی سے قراءت کرتا ہے۔“

[1850] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید اور ابن حجر نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث کی طرح روایت بیان کی مگر ابن ایوب نے اپنی روایت میں (كَأَذْنِهِ کے بجائے) كَأَذْنِهِ (جس طرح وہ اجازت دیتا ہے) کہا۔ (اس طرح مَا أَذِنَ اللّٰهُ کا معنی ہوگا اللہ تعالیٰ نے (باریابی کی) اجازت نہیں دی۔)

[1851] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبداللہ بن قیس — یا اشعری — کو آل داود کی ہنریوں (خوبصورت آوازوں) میں سے ایک ہنری (خوبصورت آواز) عطا کی گئی ہے۔“

[1852] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”(کیا ہی خوب ہوتا) کاش! تم مجھے دیکھتے جب گزشتہ رات میں بڑے انہماک سے تمھاری قراءت سن رہا تھا، تمھیں آل داود علیہم السلام کی خوبصورت آوازوں میں سے ایک خوبصورت آواز دی گئی ہے۔“

[۱۸۴۹] ۲۳۴- (...) وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هَقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ كَأَذْنِهِ لِنَبِيِّ، يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ».

[۱۸۵۰] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُزَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رَوَايَتِهِ: «كَأَذْنِهِ».

[۱۸۵۱] ۲۳۵- (۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ — أَوْ الْأَشْعَرِيَّ — أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[۱۸۵۲] ۲۳۶- (...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي مُوسَى: «لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ! لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

(المعجم ۳۵) - (بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ)
سُورَةُ الْفَتْحِ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ (التحفة ۱۴۲)

باب: 35- فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی سورہ
فتح کے قراءت کا تذکرہ

[1853] عبد اللہ بن ادریس اور وکیع نے شعبہ سے اور انھوں نے معاویہ بن قرظہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے سال اپنے سفر میں اپنی سواری پر سورہ فتح کی تلاوت فرمائی اور اپنی قراءت میں آواز کو دہرایا۔

معاویہ نے کہا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد جمع ہو جائیں۔ گے تو میں تمہیں آپ ﷺ جیسی قراءت سناتا۔

[1854] محمد بن جعفر نے کہا: شعبہ نے ہمیں معاویہ بن قرظہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر (سوار) سورہ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (معاویہ بن قرظہ نے) کہا: حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے قراءت کی اور اس میں ترجیع کی، معاویہ نے کہا: اگر مجھے لوگوں (کے اکٹھے ہو جانے) کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے لیے (قراءت کا) وہی (طریقہ اختیار) کرتا جو حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا تھا۔

[۱۸۵۳] ۲۳۷- (۷۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْظَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ الْمُرَزِيُّ يَقُولُ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فِي مَسِيرٍ لَدَى، سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَرَجَعَ فِي قِرَاءَتِهِ.

قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمَعَ عَلَيَّ النَّاسُ، لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ.

[۱۸۵۴] ۲۳۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْظَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، عَلَى نَاقَتِهِ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ. قَالَ: فَقَرَأَ ابْنُ مَغْفَلٍ وَرَجَعَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

فائدہ: تخریج: تکرار یا دہرانے کو کہتے ہیں۔ اشعار گانے والے بعض اوقات آوازیں بدل کر مصرعوں یا چھوٹے ٹکڑوں کو دہراتے ہیں، عرف عام میں اسے ترجیع کہا جاتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں ایسی ترجیع قرآن کے ادب کے سخت خلاف ہے۔ یہ قرآن کے اصل آہنگ کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔ بعض قراء حضرات اس بات کا مظاہرہ کرنے کے لیے کہ ان کی سانس بہت لمبی ہے، آیات دہراتے ہیں۔ چاہے وہ قرآن کے اصل آہنگ کو برقرار رکھیں تو بھی یہ تکلف ہے اور سنجیدہ اہل علم کے نزدیک نامناسب ہے۔ قرآن مجید کی ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ جن آوازوں میں مد ممکن ہے، جیسے ”الف“ جس سے پہلے فتح ہو یا ”و“ جس سے پہلے ضمہ ہو یا ”ی“ جس سے پہلے کسرہ ہو، ان میں آواز لمبی کرتے ہوئے فطری زیر و بم کو رد رکھا جائے۔

[1855] خالد بن حارث اور معاویہ نے کہا: شعبہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ خالد بن حارث کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ (سورۃ فتح تلاوت کرتے ہوئے اپنی سواری پر سفر کر رہے تھے۔

[۱۸۵۵] ۲۳۹- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسِيرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ.

باب: 36- قرآن مجید کی تلاوت پر سکینت کا نزول

(المعجم ۳۶) - (بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ) (التحفة ۱۴۳)

[1856] ابو یوسف نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو لمبی رسیوں میں بندھا ہوا گھوڑا (موجود) تھا تو اسے ایک بدلی نے ڈھانپ لیا، وہ بدلی گھومتی اور قریب آتی گئی اور اس کا گھوڑا اس سے بدکنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ ماجرا کہہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سکینت (اطمینان اور رحمت) تھی جو قرآن (کی قراءت) کی بنا پر (بدلی کی صورت میں) اتری۔“

[۱۸۵۶] ۲۴۰- (۷۹۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَظْطَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ، تَنْزَلَتْ لِلْقُرْآنِ».

[1857] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے ابو اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی نے سورۃ کہف کی قراءت کی، گھر میں (اس وقت) ایک چوپایہ بھی تھا۔ وہ بدکنے لگا، اس شخص نے دیکھا کہ جانور کے اوپر دھند یا بدلی تھی جو اس پر چھائی ہوئی ہے تو اس نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے شخص! پڑھا کرو، یہ تو سکینت تھی جو قراءت کے وقت اتری، (یا قرآن کی خاطر نازل ہوئی۔)“

[۱۸۵۷] ۲۴۱- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَتَطَرَّ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ: فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «اقْرَأْ، فَلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ، أَوْ تَنْزَلَتْ لِلْقُرْآنِ».

[1858] عبد الرحمن بن مہدی اور ابو داؤد نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا..... آگے دونوں (عبد الرحمن بن مہدی اور ابو داؤد) نے سابقہ حدیث کے مانند ذکر کیا، البتہ اتنا فرق ہے کہ انھوں نے (تَنْفَرُ "وہ بدکنے لگا" کے بجائے) تَنْفَرُ (وہ اچھلنے لگا) کہا۔

[۱۸۵۸] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: تَنْفَرُ.

[1859] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے باڑے میں قراءت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا بدکنے لگا، انھوں نے پھر پڑھا، وہ دوبارہ بدکا، پھر پڑھا، وہ پھر بدکا۔ اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ (میرے بیٹے) یحییٰ کو روند ڈالے گا، میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو اچانک چھتری جیسی کوئی چیز میرے سر پر تھی، اس میں کچھ چراغوں جیسا تھا، وہ فضا میں بلند ہو گئی حتیٰ کہ مجھے نظر آنا بند ہو گئی، کہا: میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس اثنا میں کہ کل میں آدھی رات کے وقت اپنے باڑے میں قراءت کر رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔" میں نے عرض کی: میں پڑھتا رہا، پھر اس نے دوبارہ اچھل کود کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔" میں نے کہا: میں نے قراءت جاری رکھی، اس نے پھر بدک کر چکر لگانے شروع کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔" میں نے کہا: پھر میں نے چھوڑ دیا، (میرا بیٹا) یحییٰ اس کے قریب تھا، میں ڈر گیا کہ وہ اسے روند دے گا تو میں نے چھتری جیسی چیز دیکھی، اس میں چراغوں کی طرح کی چیزیں تھیں، وہ فضا میں بلند ہوئی حتیٰ کہ مجھے نظر آنی بند ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ فرشتے تھے جو

[۱۸۵۹] (۷۹۶) - ۲۴۲ وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِي مَرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، قَالَ أَسِيدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي، فِيهَا أَمْثَالُ الشُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَعَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مَرْبَدِي، إِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ، فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظِّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ الشُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

تمہاری قراءت سن رہے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو لوگ صبح ان کو دیکھ لیتے، وہ ان سے ابھل نہ ہوتے۔“

عَلَيْهِ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْمَعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَا ضَبْحَ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَرُ مِنْهُمْ».

باب: 37- حافظ قرآن کی فضیلت

(المعجم ۳۷) - (بَابُ فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ)
(التحفة ۱۴۴)

[1860] ابو عوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس مومن کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، نارنگی کی سی ہے، اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس کا ذائقہ (بھی) خوشگوار ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی سی ہے، اس کی خوشبو نہیں ہوتی جبکہ اس کا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، نیاز بوجھسی ہے، اس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، اندرائن (نئے) کی طرح ہے، جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ (بھی سخت) کڑوا ہے۔“

[1861] ہمام اور شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث روایت کی، اس میں یہ فرق ہے کہ ہمام کی روایت میں منافق کی جگہ فاجر (بدکردار) کا لفظ ہے۔

[۱۸۶۰] ۲۴۳- (۷۹۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْرَجَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الثَّمَرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ».

[۱۸۶۱] (...) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ، بَدَلَ الْمُنَافِقِ: الْفَاجِرِ.

باب: 38- ماہر قرآن کی فضیلت اور وہ جو اس میں اکتا ہے (اس کا اجر)

(المعجم ۳۸) - (بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَعَمَّقُ فِيهِ) (التحفة ۱۴۵)

[1862] ابو عوانہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ (عامری) سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید کا ماہر قرآن لکھنے والے انتہائی معزز اور اللہ کے فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور ہکلاتا ہے اور وہ (پڑھنا) اس کے لیے مشقت کا باعث ہے، اس کے لیے دوا جبر ہیں۔“

[1863] ابن ابی عدی نے سعید سے روایت کی، وکیع نے ہشام دستوائی سے روایت کی، ان دونوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ وکیع کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”جو اسے پڑھتا ہے اور وہ اس پر گراں ہوتا ہے، اس کے لیے دوا جبر ہیں۔“

باب: 39- اہل فضل اور مہارت رکھنے والوں کو قرآن مجید سنانا مستحب ہے، چاہے پڑھنے والا سننے والے سے افضل ہو

[1864] ہام نے کہا: ہم سے قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بنیہ سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قراءت کروں۔“ انھوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے تمہارا نام لیا۔“ تو حضرت ابی بنیہ رونے لگے۔

[1865] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث

[۱۸۶۲] ۲۴۴- (۷۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَبْرِيِّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ - قَالَ ابْنُ عُيَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ».

[۱۸۶۳] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ: «وَالَّذِي يَقْرَأُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ، لَهُ أَجْرَانِ».

(المعجم ۳۹) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحَذَاقِ فِيهِ، وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ) (التحفة ۱۴۶)

[۱۸۶۴] ۲۴۵- (۷۹۹) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا سَمَاءٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» قَالَ: اللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اللَّهُ سَمَّاكَ لِي» قَالَ: فَجَعَلَ أَبِي يَبْكِي. [انظر: ۶۳۴۲]

[۱۸۶۵] ۲۴۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ کی قراءت کروں۔“ انھوں نے کہا: اور (اللہ تعالیٰ نے) آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو وہ رو دیے۔

الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَنْ كَعْبٍ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ قَالَ: وَسَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَبَكَى.

[1866] خالد بن حارث نے کہا: شعبہ نے ہمیں قتادہ کے حوالے سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا:..... (آگے سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[۱۸۶۶] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَنْ كَعْبٍ، بِمِثْلِهِ.

باب: 40- قرآن مجید بغور سننے، سننے کے لیے حافظ قرآن سے پڑھنے کی فرمائش اور قراءت کے دوران رونے اور اس پر غور و فکر کرنے کی فضیلت

(المعجم ۴۰) - (بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ، وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلْاسْتِمَاعِ، وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدْبِيرِ) (التحفة ۱۴۷)

[1867] حفص بن غیاث نے اعش سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں عبیدہ (سلمانی) سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”میرے سامنے قرآن مجید کی قراءت کرو۔“ انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو سناؤں، جبکہ آپ پر ہی تو (قرآن مجید) نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میری خواہش ہے کہ میں اسے کسی دوسرے سے سنوں۔“ تو میں نے سورہ نساء کی قراءت شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ

[۱۸۶۷] ۲۴۷- (۸۰۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصٍ، - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ - عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ» قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اقْرَأْ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَقَرَأْتُ النَّسَاءَ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ

عَلَى هَذُلَاةٍ شَهِيدًا ۝ ﴿﴾ ”اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے“ تو میں نے اپنا سر اٹھایا، یا میرے پہلو میں موجود آدمی نے مجھے ٹھوکا دیا تو میں نے اپنا سر اٹھایا، میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَذُلَاةٍ شَهِيدًا ﴿﴾ [النساء: ۴۱] رَفَعْتُ رَأْسِي، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

[1868] ہناد بن سری اور منجاب بن حارث تسمی نے علی بن مسہر سے روایت کی، انھوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ہناد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ منبر پر تشریف فرما تھے، مجھ سے کہا: ”مجھے قرآن سناؤ۔“

[۱۸۶۸] (...) حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ - وَزَادَ هَنَادُ فِي رَوَايَتِهِ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ: «اقْرَأْ عَلَيَّ».

[1869] مسر نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ”مجھے قرآن مجید سناؤ۔“ انھوں نے کہا: کیا میں آپ کو سناؤں جبکہ (قرآن) اترا ہی آپ پر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں اسے کسی دوسرے سے سنوں۔“ (ابراہیم نے) کہا: انھوں نے آپ کے سامنے سورہ نساء ابتدا سے اس آیت تک سنائی: ﴿فَلْيَكْفِ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَذُلَاةٍ شَهِيدًا ۝﴾ ”اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے“ تو آپ ﷺ (اس آیت پر) رو پڑے۔

[۱۸۶۹] ۲۴۸- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي مُسْعَرٌ - وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: عَنْ مُسْعَرٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» قَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النَّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَلْيَكْفِ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَذُلَاةٍ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۴۱)، فَبَكَى.

مسر نے ایک دوسری سند سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں ان پر اس وقت تک گواہ تاجب تک میں ان میں رہا۔“ مسر کو شک ہے مَا دُمْتُ فِيهِمْ كَمَا يَأْمَا كُنْتُ فِيهِمْ (جب تک میں ان میں تھا) کہا۔

قَالَ مُسْعَرٌ: فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ، أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ» شَكََّ مُسْعَرٌ.

[1870] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ”میں حص میں تھا تو کچھ لوگوں نے مجھے کہا: ہمیں قرآن مجید سنائیں تو میں نے انھیں سورہ یوسف سنائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اس طرح نہیں اتری تھی۔ میں نے کہا: تجھ پر افسوس، اللہ کی قسم! میں نے یہ سورت رسول اللہ ﷺ کو سنائی تھی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”تو نے خوب قراءت کی۔“

اسی اثنا میں کہ میں اس سے گفتگو کر رہا تھا تو میں نے اس (کے منہ) سے شراب کی بومحوس کی، میں نے کہا: تو شراب بھی پیتا ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب بھی کرتا ہے؟ تو یہاں سے جا نہیں سکتا حتیٰ کہ میں تجھے کوڑے لگاؤں، پھر میں نے اسے حد کے طور پر کوڑے لگائے۔

[1871] عیسیٰ بن یونس اور ابومعاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی لیکن ابومعاویہ کی روایت میں فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ (آپ نے مجھے فرمایا: ”تو نے بہت اچھا پڑھا“) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[۱۸۷۰] ۲۴۹- (۸۰۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ بِحِمَصَ، فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ: اقْرَأْ عَلَيْنَا، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَاللَّهِ! مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قُلْتُ: وَنَحْكَ، وَاللَّهِ! لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «أَحْسَنْتَ».

فَبَيْنَمَا أَنَا أَكْلِمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ؟ لَا تَبْرَحْ حَتَّى أَجْلِدَكَ، قَالَ: فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ.

[۱۸۷۱] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: فَقَالَ لِي: «أَحْسَنْتَ».

باب: 41- نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اسے سیکھنے کی فضیلت

(المعجم ۴۱) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعْلُمِهِ) (التحفة ۱۴۸)

[1872] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص

[۱۸۷۲] ۲۵۰- (۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ (باہر سے) اپنے گھر واپس آئے تو اس میں تین بڑی فرہ حاملہ اونٹنیاں موجود پائے؟“ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”تین آیات جنہیں تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھتا ہے، وہ اس کے لیے تین بھاری بھر کم اور موٹی تازی حاملہ اونٹیوں سے بہتر ہیں۔“

[1873] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر تشریف لائے۔ ہم صف (چبوترے) پر موجود تھے، آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (کی وادی) میں جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہانوں والی اونٹنیاں لائے؟“ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم سب کو یہ بات پسند ہے۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تم میں سے کوئی شخص صبح مسجد میں کیوں نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی قراءت کرے تو یہ اس کے لیے دو اونٹیوں (کے حصول) سے بہتر ہے اور یہ تین آیات تین اونٹیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لیے چار سے بہتر ہیں اور (آیتوں کی تعداد جو بھی ہو) اونٹوں کی اتنی تعداد سے بہتر ہے۔“

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلْفَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلْفَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ».

[۱۸۷۳] ۲۵۱- (۸۰۳) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذُكَيْنٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُثْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُو كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِي مِنْهُ بِثَاقَتَيْنِ كَوْمَ وَنَيْنِ، فِي غَيْرِ إِنْهُمْ وَلَا يَقْطَعُ رَحِمَ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نُحِبُّ ذَلِكَ. قَالَ: «أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ، وَأَرْبَعٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ؟».

باب: 42- قرآن مجید (خصوصاً) سورۃ بقرہ پڑھنے کی فضیلت

[1874] ابو توبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ، یعنی ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھوں نے زید سے روایت کی کہ انھوں نے ابوسلام سے سنا، وہ کہتے تھے: مجھ سے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں

(المعجم ۴۲) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ) (التحفة ۱۴۹)

[۱۸۷۴] ۲۵۲- (۸۰۴) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَغْيِي ابْنُ سَلَامٍ، عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ

نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن (حفظ و قراءت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔ دوروشن چمکتی ہوئی سورتیں: البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی دو ڈاریں ہوں، وہ اپنی صحبت میں (پڑھنے اور عمل کرنے) والوں کی طرف سے دفاع کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت اور اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کی طاقت نہیں رکھتے۔“ معاویہ نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ باطل پرستوں سے ساحر (جادوگر) مراد ہیں۔

[1875] یحییٰ بن حسان نے کہا: معاویہ بن سلام نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی لیکن انھوں نے دونوں جگہوں پر اَوْكَأْنَهُمَا (یا جیسے وہ) کی جگہ وَكَأْنَهُمَا (اور جیسے وہ) کہا اور معاویہ کا قول کہ ”مجھے یہ خبر پہنچی“ ذکر نہیں کیا۔

[1876] حضرت نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے، سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں دیں جن کو (سننے کے بعد) میں (آج تک) نہیں بھولا، آپ نے فرمایا: ”جیسے وہ دو بادل ہیں یا دو کالے سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑنے والے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، وہ اپنے صاحب (صحبت میں رہنے والے) کی طرف سے مدافعت

الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزُّهْرَاوَيْنِ: الْبَقْرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَّاتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَهٌ، وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ».

قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَّغْنِي أَنَّ الْبُطْلَةَ السَّحَرَةُ.

[۱۸۷۵] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَكَأَنَّهُمَا» فِي كُلِّهِمَا - وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ: بَلَّغْنِي.

[۱۸۷۶] ۲۵۳- (۸۰۵) وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقْرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ» وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ، مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ: «كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلْمَتَانِ سَوْدَاوَانِ،

بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ
تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا».

(المعجم ۴۳) - (بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ
سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَالْحَثِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَتَيْنِ
مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ) (التحفة ۱۵۰)

باب: 43- سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری
آیات کی فضیلت اور سورۃ بقرہ کی آخری دو
آیتیں پڑھنے کی ترغیب

[1877] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک
انھوں نے اوپر سے ایسی آواز سنی جیسی دروازہ کھلنے کی ہوتی
ہے تو انھوں نے اپنا سراو پر اٹھایا اور کہا: آسمان کا یہ دروازہ
آج ہی کھولا گیا ہے، آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس
سے ایک فرشتہ اتر آیا تو انھوں نے کہا: یہ ایک فرشتہ زمین پر اتر
ہے، یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اتر، اس فرشتے نے سلام کیا
اور (آپ ﷺ سے) کہا: آپ کو دونوں ملنے کی خوش خبری ہو
جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: (ایک) فاتحہ
الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور (دوسری) سورۃ بقرہ کی آخری
آیات۔ آپ ان دونوں میں سے کوئی جملہ بھی نہیں پڑھیں
گے مگر وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔

[1878] زہیر نے کہا: ہم سے منصور نے حدیث بیان
کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے عبدالرحمان بن
یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں بیت اللہ کے پاس
حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: مجھے آپ کے
حوالے سے سورۃ بقرہ کی دو آیتوں کے بارے میں حدیث
پہنچی ہے تو انھوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:
”سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں، جو شخص رات میں انھیں

[۱۸۷۷] ۲۵۴- (۸۰۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ
الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنْفِيُّ قَالَا:
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَمَارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا جَبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ،
سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هَذَا
بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتُفْتَحُ النَّيُّومَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا
النَّيُّومَ، فَتَزَلَّ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى
الْأَرْضِ، لَمْ يَنْزَلْ قَطُّ إِلَّا النَّيُّومَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ:
أُبَشِّرُ بَنُورَيْنِ أَوْتِيَهُمَا لَمْ يُؤْتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ،
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ
بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ.

[۱۸۷۸] ۲۵۵- (۸۰۷) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:
لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ النَّبِيِّ فَقُلْتُ: حَدِيثُ
بَلَكْنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ:
نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْآيَتَانِ مِنَ آخِرِ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ، كَفَّتَاهُ. پڑھے گا وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔“

[1879] جریر اور شعبہ دونوں نے منصور سے اسی سند

کے ساتھ یہی روایت بیان کی ہے۔

[۱۸۷۹] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[1880] علی بن مسہر نے اعمش سے روایت کی، انھوں

نے ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے، انھوں نے علقمہ بن قیس سے اور انھوں نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رات کے وقت سورہ بقرہ کی یہ آخری دو آیات پڑھیں، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔“ عبدالرحمان نے کہا: میں خود ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو ملا، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے مجھے یہ روایت (براہ راست) نبی اکرم ﷺ سے سنائی۔

[۱۸۸۰] ۲۵۶- (۸۰۸) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فِي لَيْلَةٍ، كَفَّتَاهُ». قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1881] عیسیٰ بن یونس اور عبداللہ بن نمیر نے اعمش

سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[۱۸۸۱] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يَغْنِي ابْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1882] حفص اور ابو معاویہ نے بھی اعمش سے باقی

ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی ہے۔

[۱۸۸۲] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

(المعجم ۴) - (بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ
وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ) (التحفة ۱۵۱)

باب: 44- سورہ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

[1883] معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی جعد غطفانی سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یحمری سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس (مسلمان) نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں، اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔“

[1884] شعبہ اور ہمام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ اس میں شعبہ نے سورہ کہف کی آخری (دس) آیات کہا ہے جبکہ ہمام نے ابتدائی (دس) آیات کہا ہے جس طرح ہشام کی روایت ہے۔

[1885] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابومنزرا! کیا تم جانتے ہو کتاب اللہ کی کون سی آیت، جو تمہارے پاس ہے، سب سے عظیم ہے؟“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے (دوبارہ) فرمایا: ”اے ابومنزرا! کیا تم جانتے ہو اللہ کی کتاب کی کون سی آیت، جو تمہارے پاس ہے، سب سے عظمت والی ہے؟“ کہا: میں نے عرض کی: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ کہا: تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”اللہ کی قسم! ابومنزرا! تمہیں یہ علم مبارک ہو۔“

[۱۸۸۳] ۲۵۷- (۸۰۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغُطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَحْمَرِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ».

[۱۸۸۴] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ، وَقَالَ هَمَّامٌ: مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ. كَمَا قَالَ هِشَامٌ.

[۱۸۸۵] ۲۵۸- (۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ، قَالَ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ قَالَ:

فَصَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: وَاللَّهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ
أَبَا الْمُنْدِرِ!

باب: 45- ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھنے کی فضیلت

(المعجم ۴) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ) (التحفة ۱۵۲)

[1886] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی
جعفر سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ سے، انھوں نے
حضرت ابوہریرہؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے
روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص
اتنا بھی نہیں کر سکتا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کی تلاوت
کر لے؟“ انھوں (صحابہ کرام) نے عرض کی: (کوئی شخص)
تہائی قرآن کی تلاوت کیسے کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
”﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔“

[1887] سعید بن ابی عروبہ اور ابان عطار نے قتادہ سے
اسی سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں (سعید اور ابان)
کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے، آپ ﷺ
نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین اجزاء (حصے)
کیے ہیں اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کو قرآن کے اجزاء میں
سے ایک جز قرار دیا ہے۔“

[1888] یزید بن کیسان نے کہا: ہمیں ابو حازم نے
حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگھے ہو جاؤ! میں تمہارے سامنے ایک
تہائی قرآن مجید پڑھوں گا۔“ جنھوں نے جمع ہوتا تھا، وہ جمع
ہو گئے، پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے
سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کی قراءت فرمائی، پھر گھر میں

[۱۸۸۶] ۲۵۹- (۸۱۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا -
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ
سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ،
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَيَعْجِزُ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟» قَالُوا:
وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ﴾، تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ».

[۱۸۸۷] ۲۶۰- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ،
جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا
مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ جَزَأَ الْقُرْآنَ
ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ. فَجَعَلَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾
جُزْءًا مِّنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ».

[۱۸۸۸] ۲۶۱- (۸۱۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى
- قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ -:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُحْسِدُوا،
فَإِنِّي سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثُلُثُ الْقُرْآنِ، فَحَسَدَ مَنْ

چلے گئے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: مجھے لگتا ہے آپ کے پاس شاید آسمان سے کوئی اہم خبر آئی ہے جو آپ کو اندر لے گئی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ (دوبارہ) باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا، جان لو کہ یہ (سورت) قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔“

[1889] ابو اسماعیل بشیر نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ باہر نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی قراءت کرتا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ۱۰ اللَّهُ الصَّمَدُ پڑھا یہاں تک کہ اسے (سورت کو) ختم کر دیا۔

[1890] عمرہ بنت عبد الرحمن نے، اور وہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک مہم کا امیر بنا کر روانہ فرمایا، وہ اپنے ساتھیوں کی نماز میں قراءت کرتا اور (اس کا) اختتام ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ سے کرتا تھا۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو انھوں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے پوچھو، وہ ایسا کس لیے کرتا تھا؟“ صحابہ کرام نے پوچھا تو اس نے جواب دیا: اس لیے کہ یہ رحمن (جل و علا) کی صفت ہے، اس لیے مجھے اس بات سے محبت ہے کہ میں اس کی قراءت کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے بتادو! اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔“

حَسَدًا، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. ثُمَّ دَخَلَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنِّي أَرَى هَذَا خَيْرَ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ، فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ: سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، أَلَا! إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

[۱۸۸۹] ۲۶۲- (...). وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ بَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ» فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ. حَتَّى خَتَمَهَا.

[۱۸۹۰] ۲۶۳- (۸۱۳). حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ؛ أَنَّ أَبَا الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَحْتَمُّ بِ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «سَلُّوهُ، لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ»، فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ».

(المعجم ٤٦) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوَّدَتَيْنِ)
(التحفة ١٥٣)

باب: 46- معوذتین پڑھنے کی فضیلت

[1891] بیان (بن بشر) نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو آیتیں آج رات مجھ پر نازل کی گئی ہیں ان جیسی (آیتیں) کبھی دیکھی تک نہیں گئیں؟“ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔“

[1892] محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا، کہا: میرے والد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”مجھ پر ایسی آیتیں اتاری گئی ہیں کہ ان جیسی (آیتیں) کبھی دیکھی تک نہیں گئیں: (یعنی) معوذتین۔“

[1893] کعب اور ابواسامہ نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی، البتہ ابواسامہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جہنی رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی، اس میں ہے: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ محمد رضی اللہ عنہ کے بلند مرتبہ ساتھیوں میں سے تھے۔

[١٨٩١] ٢٦٤- (٨١٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرْ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟» قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾. «.

[١٨٩٢] ٢٦٥- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرْ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: الْمُعَوَّدَتَيْنِ». «.

[١٨٩٣] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

باب: 47- اس شخص کی فضیلت جو خود قرآن کے ساتھ (اس کی تلاوت کرتے ہوئے) قیام کرتا ہے اور (دوسروں کو) اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس انسان کی فضیلت جس نے فقہ وغیرہ پر مشتمل حکمت (سنت) سیکھی، اس پر عمل کیا اور اس کی تعلیم دی

(المعجم ٤٧) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ، وَفَضْلِ مَنْ تَعَلَّمَ حِكْمَةً مِّنْ فَهْمِهِ أَوْ غَيْرِهِ فَعَمِلَ بِهَا وَعَلَّمَهَا) (التحفة ١٥٤)

[1894] سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (ابن شہاب) زہری نے سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”دو چیزوں (خوبیوں) کے سوا کسی اور چیز میں حسد (رشک) کی گنجائش نہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عنایت فرمائی، پھر وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ دن اور رات کے اوقات میں اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔“

[1895] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حسد (رشک) نہیں: ایک اس شخص کے متعلق جسے اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب عنایت فرمائی اور اس نے دن رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کیا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا اور اس نے دن رات کے اوقات میں اسے صدقہ کیا۔“

[1896] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو باتوں کے سوا کسی چیز میں حسد (رشک) نہیں کیا جاسکتا: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اسے اس پر مسلط کر دیا کہ وہ اس مال کو حق کی راہ میں بے دریغ لٹائے۔ دوسرا وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (دانائی) عطا کی اور وہ اس کے مطابق (اپنے اور دوسروں کے) معاملات طے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

[۱۸۹۴] ۲۶۶- (۸۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ - حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ. آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ».

[۱۸۹۵] ۲۶۷- (...). وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ، فَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَتَصَدَّقَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ».

[۱۸۹۶] ۲۶۸- (۸۱۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

[1897] ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب (زہری) سے اور انھوں نے عامر بن واثلہ سے روایت کی کہ نافع بن عبد الحارث (مدینہ اور مکہ کے راستے پر ایک منزل) عسفان آ کر حضرت عمرؓ سے ملے، (وہ استقبال کے لیے آئے) اور حضرت عمرؓ انھیں مکہ کا عامل بنایا کرتے تھے، انھوں (حضرت عمرؓ) نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اہل وادی، یعنی مکہ کے لوگوں پر (بطور نائب) کسے مقرر کیا؟ نافع نے جواب دیا: ابن ابزی کو۔ انھوں نے پوچھا: ابن ابزی کون ہے؟ کہنے لگے: ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: تم نے ان پر ایک آزاد کردہ غلام کو اپنا جانشین بنا ڈالا؟ تو (نافع نے) جواب دیا: وہ اللہ عزوجل کی کتاب کو پڑھنے والا ہے اور فرائض کا عالم ہے۔ عمرؓ نے کہا: (ہاں واقعی) تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ”اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے۔“

[1898] شعیب نے زہری سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن واثلہ لیشی نے حدیث بیان کی کہ نافع بن عبد الحارث خزاعی نے عسفان (کے مقام) پر حضرت عمرؓ سے ملاقات کی..... (آگے) زہری سے ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح بیان کیا۔

[۱۸۹۷] ۲۶۹- (۸۱۷) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ، أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ: ابْنُ أَبِيزِي؟ قَالَ: وَمَنْ ابْنُ أَبِيزِي؟ قَالَ: مَوْلَى مَنْ مَوَالِينَا، قَالَ: فَاسْتَحْلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ. قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ».

[۱۸۹۸] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخَزَاعِيِّ لَقِيَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

باب: 48- قرآن مجید کو سات حروف پر اتارا گیا،
اس کے مفہوم کی وضاحت

(المعجم ۴۸) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُتْرِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، وَبَيَانِ مَعْنَاهَا) (التحفة
(۱۵۵)

[1899] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اس سے مختلف (صورت میں) پڑھتے سنا جس طرح میں پڑھتا تھا، حالانکہ مجھے (خود) رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھائی تھی، قریب تھا کہ میں اس سے جھگڑا کرنے میں جلد بازی سے کام لیتا لیکن میں نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا، پھر میں نے اس کے گلے کی چادر سے اسے باندھا اور کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو اس طرح سورہ فرقان پڑھتے سنا ہے جو اس سے مختلف ہے جس طرح آپ نے وہ سورت مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو (اور اسے مخاطب ہو کر فرمایا: پڑھو۔“ تو اس نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔“ پھر مجھ سے کہا: ”تم پڑھو۔“ میں نے پڑھا تو (اس پر بھی) آپ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح اتری تھی۔ بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس ان میں سے جو تمھارے لیے آسان ہو، اسی کے مطابق پڑھو۔“

[1900] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن عبد القاری نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا..... آگے اسی کے مانند حدیث سنائی اور یہ اضافہ

[۱۸۹۹] ۲۷۰- (۸۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ نَبِيَّهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَيْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتُ نَبِيَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرِسِلُهُ. اقْرَأْ» فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَكَذَا أَنْزَلْتُ»، ثُمَّ قَالَ لِي: «اقْرَأْ» فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: «هَكَذَا أَنْزَلْتُ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَاقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».

[۱۹۰۰] ۲۷۱- (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَحْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي

کیا کہ قریب تھا کہ میں اس پر نماز ہی میں پل پڑوں، میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا یہاں تک کہ اس نے سلام پھیرا۔

[1901] معمر نے زہری سے یونس کی روایت کی طرح اسی کی سند کے ساتھ روایت کی۔

[1902] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر (قرآن) پڑھایا، میں نے ان سے مراجعت کی، پھر میں زیادہ کا تقاضا کرتا رہا اور وہ میرے لیے حروف میں اضافہ کرتے گئے یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔“

ابن شہاب نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ پڑھنے کی یہ سات صورتیں (سات حروف) ایسے معاملے میں ہوتیں جو (حقیقتاً اور معناً) ایک ہی رہتا، (ان کی وجہ سے) حلال و حرام کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

[1903] ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی۔

[1904] عبد اللہ بن نمیر نے کہا: اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے اپنے دادا (عبد الرحمن) سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا، نماز پڑھنے لگا اور اس نے جس طرح قراءت کی اس کو میں نے

حیاة رسول اللہ ﷺ، و ساق الحديث بمثله. وزاد: فكذت أساوره في الصلاة، فتصبرت حتى سلم.

[۱۹۰۱] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. كَرَوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ.

[۱۹۰۲] (۲۷۲-۸۱۹) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى حَرْفٍ، فَرَاَجَعْتُهُ، فَلَمْ أَرَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدَنِي، حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ».

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَّغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا، لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ.

[۱۹۰۳] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۱۹۰۴] (۲۷۳-۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ

اس کے سامنے ناقابل مقبول قرار دے دیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے ایسی قراءت کی جو اس کے ساتھی (پہلے آدمی) کی قراءت سے مختلف تھی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ اس شخص نے ایسی قراءت کی جو میں نے اس کے سامنے رد کردی اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی سے بھی الگ قراءت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا، ان دونوں نے قراءت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے انداز کی تحسین فرمائی تو میرے دل میں آپ کی تکذیب (جھٹلانے) کا داعیہ اس زور سے ڈالا گیا جتنا اس وقت بھی نہ تھا جب میں جاہلیت میں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر طاری ہونے والی اس کیفیت کو دیکھا تو میرے سینے میں مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا، جیسے میں ڈر کے عالم میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”میرے پاس حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف (قراءت کی ایک صورت) پر پڑھوں۔ تو میں نے جواباً درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس دوبارہ جواب بھیجا کہ میں اسے دو حرفوں پر پڑھوں۔ میں نے پھر عرض کی کہ میری امت کے لیے آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس تیسری بار جواب بھیجا کہ اسے سات حرفوں پر پڑھیے، نیز آپ کے لیے ہر جواب کے بدلے جو میں نے دیا ایک دعا ہے جو آپ مجھ سے مانگیں۔ میں نے عرض کی: اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے مؤخر کر لی ہے جس دن تمام مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف راغب ہوں گے۔“

دَخَلَ آخَرُ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَا، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَدْ غَشَيْنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفَضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَرَقًا. فَقَالَ لِي: «يَا أَبُي! أُرْسِلْ إِلَيَّ: أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ: أَنْ أَقْرَأَهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: أَقْرَأُهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةً تَسْأَلُنيهَا. فَقُلْتُ: االلَّهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، االلَّهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخْرَجْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ، حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

[۱۹۰۵] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى : أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ : أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً ، وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ .

[1905] محمد بن بشر نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی

سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھی، اس نے اس طرح قراءت کی..... (آگے) عبد اللہ بن نمیر کی طرح حدیث بیان کی۔

[1906] محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے روایت کی،

انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنو غفار کے اضاۃ (بارانی تالاب) کے پاس تشریف فرما تھے۔ کہا: آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف (قراءت کی صورت) پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو (درگزر) اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر وہ (جبریل علیہ السلام) دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے کہا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر وہ (جبریل علیہ السلام) تیسری دفعہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے، وہ جس حرف پر بھی پڑھیں

[۱۹۰۶] ۲۷۴- (۸۲۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ اُضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ : فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمْتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ . فَقَالَ : «أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ ، وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ» ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمْتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ ! فَقَالَ : «أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ ، وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ» ، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمْتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ : «أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ ، وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ» ، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمْتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ ، فَقَدْ أَصَابُوا .

گے، صحیح پڑھیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے دیے گئے پہلے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوابات کو ٹھیک طرح سے شمار کیا گیا ہے۔ اس طرح سات حروف کی اجازت چوتھی بار بنتی ہے اور جواب تین بنتے ہیں۔ ہر جواب کے بدلے میں ایک دعا کی قبولیت بیان کی گئی ہے۔

[1907] معاذ بن عمری نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی

کے مانند حدیث بیان کی۔

[۱۹۰۷] وَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا

أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

باب: 49- ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرنا، ہڈ (کٹائی)
یعنی تیزی میں حد سے بڑھ جانے سے اجتناب
کرنا اور ایک رکعت میں دو اور اس سے زیادہ
سورتیں پڑھنے کا جواز

(المعجم ۴۹) - (بَابُ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ
الْهَذَى، وَهُوَ الْإِفْرَاطُ فِي السَّرْعَةِ، وَإِبَاحَةِ
سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ) (التحفة ۱۵۶)

[1908] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے وکیع سے، انھوں نے اعمش سے اور انھوں نے ابو وائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی جو نہیک بن سنان کہلاتا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ابو عبدالرحمان! آپ اس نکلے کو کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ اسے الف کے ساتھ ﴿مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِينَ﴾ سمجھتے ہیں یا پھر یاء کے ساتھ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِينَ؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم نے اس لفظ کے سوا تمام قرآن مجید یاد کر لیا ہے؟ اس نے کہا: میں (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شعر کی سی تیز رفتاری سے پڑھتے ہو؟ کچھ لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں اور وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا، لیکن جب وہ دل میں پہنچتا اور اس میں راسخ ہوتا ہے تو نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکوع اور سجدے ہیں اور میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملایا کرتے تھے، دو دو (ملا کر) ایک رکعت میں

[۱۹۰۸] ۲۷۵- (۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكَيْعٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ - عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ، أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءٌ: مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِينَ، أَوْ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِينَ؟ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَكُلُّ الْقُرْآنِ قَدْ أَخَصِّصْتَ غَيْرَ هَذَا؟ قَالَ: إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ؟ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ، نَفَعَ، إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ، إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ، سُورَتَيْنِ

پڑھتے تھے، پھر عبد اللہ ﷺ اٹھ کر چلے گئے، اس پر علقمہ بھی ان کے پیچھے اندر چلے گئے، پھر واپس آئے اور کہا: مجھے انھوں نے وہ سورتیں بتادی ہیں۔

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: بنو بجیلہ کا ایک شخص حضرت عبد اللہ ﷺ (بن مسعود) کے پاس آیا، انھوں نے ”نہیک بن سنان“ نہیں کہا۔

[1909] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابو وائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبد اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا..... (آگے) کعب کی روایت کے مانند ہے، مگر انھوں نے کہا: علقمہ حضرت عبد اللہ ﷺ کے پاس (گھر کے اندر) حاضری دینے آئے تو ہم نے ان سے کہا: حضرت عبد اللہ ﷺ سے ان باہم ملتی جلتی سورتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ وہ ان کے پاس اندر چلے گئے اور ان سورتوں کے بارے میں ان سے پوچھا، پھر ہمارے پاس تشریف لائے اور بتایا، وہ حضرت عبد اللہ ﷺ (کے مصحف) کی ترتیب کے مطابق مفصل بیس سورتیں ہیں (جنہیں آپ ﷺ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے)۔

[1910] عیسیٰ بن یونس نے کہا: اعمش نے ہم سے اپنی اسی سند کے ساتھ ان دونوں (کعب اور ابو معاویہ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس میں ہے، انھوں (عبد اللہ ﷺ) نے کہا: میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے، بیس سورتیں دس رکعتوں میں۔

[1911] مہدی بن میمون نے کہا: واصل احب نے ہمیں ابو وائل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دن ہم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کی

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عَلَقَمَةَ فِي إِثْرِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا.

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رَوَايَتِهِ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ: نَهَيْكَ بْنُ سَنَانٍ.

[۱۹۰۹] ۲۷۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ، يُقَالُ لَهُ: نَهَيْكَ ابْنُ سَنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَيْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَجَاءَ عَلَقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا لَهُ: سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: عَشْرُونَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْمُفْصَلِ، فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ.

[۱۹۱۰] ۲۷۷- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، يَنْخُورُ حَدِيثَهُمَا وَقَالَ: إِنِّي لَا عَرَفُ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، عَشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ.

[۱۹۱۱] ۲۷۸- (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى

خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے دروازے سے (انہیں) سلام عرض کیا، انہوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی، ہم کچھ دیر دروازے پر رہے، اتنے میں ایک بچی نکلی اور کہنے لگی: کیا آپ لوگ اندر نہیں آئیں گے؟ ہم اندر چلے گئے اور وہ بیٹھے تسبیحات پڑھ رہے تھے، انہوں نے پوچھا: جب آپ لوگوں کو اجازت دے دی گئی تھی تو پھر آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ ہم نے عرض کی: نہیں (رکاوٹ نہیں تھی)، البتہ ہم نے سوچا (کہ شاید) گھر کے بعض افراد سوئے ہوئے ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم نے ابن ام عبد کے گھر والوں کے متعلق غفلت کا گمان کیا؟ پھر دوبارہ تسبیحات میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے محسوس کیا کہ سورج نکل آیا ہوگا تو فرمایا: اے بچی! دیکھو تو! کیا سورج نکل آیا ہے؟ اس نے دیکھا، ابھی سورج نہیں نکلا تھا، وہ پھر تسبیح کی طرف متوجہ ہو گئے حتیٰ کہ جب انہوں نے پھر محسوس کیا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے تو کہا: اے لڑکی! دیکھو کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟ اس نے دیکھا تو سورج طلوع ہو چکا تھا، انہوں نے فرمایا: اللہ کی حمد جس نے ہمیں یہ دن لوٹا دیا۔ مہدی نے کہا: میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی کہا۔ اور ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہمیں ہلاک نہیں کیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے کل رات تمام مفصل سورتوں کی تلاوت کی۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تیزی سے، جس طرح شعر تیز پڑھے جاتے ہیں؟ ہم نے باہم ملا کر پڑھی جانے والی سورتوں کی سماعت کی ہے۔ اور مجھے وہ دو دو سورتیں یاد ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے مفصل میں سے اٹھارہ سورتیں اور دو سورتیں حم والی۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَمَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ، فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ، فَأُذِنَ لَنَا قَالَ: فَمَكَّنْتَنَا بِالْبَابِ هُنَيْئَةً قَالَ: فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ: أَلَا تَدْخُلُونَ؟ فَدَخَلْنَا، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ: مَا مَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ؟ فَقُلْنَا: لَا، إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ. قَالَ: ظَنَنْتُمْ بِأَلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ غَفْلَةً؟ قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ! انْظُرِي، هَلْ طَلَعَتْ؟ قَالَ: فَتَنَظَّرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ، فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ! انْظُرِي، هَلْ طَلَعَتْ؟ فَتَنَظَّرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هَذَا - فَقَالَ مَهْدِيٌّ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا. قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلُّهُ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ؟ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَّائِينَ، وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَّائِينَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُوهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُورَتَيْنِ مِنَ آلِ حِم.

[1912] منصور نے (ابو وائل) شقیق سے روایت کی، انہوں نے کہا: بنو بجیلہ میں سے ایک آدمی جسے نہیک بن

[۱۹۱۲] ۲۷۹- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ

سنان کہا جاتا تھا، حضرت عبداللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ حضرت عبداللہ ﷺ نے فرمایا: تیزی سے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں؟ مجھے وہ باہم ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو دو کر کے پڑھتے تھے۔

[1913] عمرو بن مرہ سے روایت ہے، انہوں نے ابوالوکیل سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے آج رات (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھی ہیں۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس تیز رفتاری سے جس طرح شعر پڑھے جاتے ہیں؟ (پھر) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ نظائر (ایک جہی سورتیں) پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے مفصل سورتوں میں سے بیس سورتیں بتائیں جنہیں رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ (ان سورتوں کی تفصیل کے لیے دیکھیے: سنن أبی

داود، شہر رمضان، باب تخريب القرآن: 1396)

باب: 50- مختلف قراءتوں کے بارے میں

[1914] زہیر نے کہا: ہم سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے اسود بن یزید (سمیعی کوئی) سے، جبکہ وہ مسجد میں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے، سوال کیا: تم اس آیت: ﴿فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾ کو کیسے پڑھتے ہو؟ دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انہوں نے جواب دیا: دال پڑھتا ہوں۔ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بتا رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

زائِدَةً، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ، يُقَالُ لَهُ نَهْيُكُ بْنُ سِنَانٍ، إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ؟ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ، سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

[۱۹۱۳] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفْصَلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ، قَالَ: فَذَكَرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ، سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

(المعجم ۵۰) - (بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَةِ)

(التحفة ۱۵۷)

[۱۹۱۴] ۲۸۰- (۸۲۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾؟ أَدَالَا أَمْ ذَالَا؟ قَالَ: بَلْ ذَالَا، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مُدْكِرٍ» ذَالَا.

کو ﴿مُذَكِّرٌ﴾ دال کے ساتھ پڑھتے سنا۔

[1915] شعبہ نے ابو اسحاق سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ اس کلمے کو ﴿فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ﴾ پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ۔)

[1916] امش نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ (بن قیس کوئی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم شام آئے تو ہمارے پاس حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق پڑھتا ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، میں (پڑھتا ہوں۔) انھوں نے پوچھا: تم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ آیت ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ کس طرح پڑھتے سنا ہے: (میں نے) کہا: میں نے انھیں ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَاَلَّذِكْرُ وَالْأُنْثَى﴾ پڑھتے سنا۔ انھوں نے کہا: اور میں نے بھی اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی پڑھتے سنا لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں [وَمَا خَلَقَ (الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى)] پڑھوں، میں ان کے پیچھے نہیں چلوں گا۔ (ابن مسعود اور ابودرداء رضی اللہ عنہما غالباً قراءت کی اس دوسری صورت سے آگاہانہ ہو سکے جو رسول اللہ ﷺ ہی نے سکھائی تھی۔)

[1917] مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: علقمہ شام آئے اور ایک مسجد میں داخل ہوئے، اس میں نماز پڑھی، پھر لوگوں کے ایک حلقے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے تو مجھے ان کے (ارد گرد) لوگوں کے اکٹھا ہونے اور (ان کی وجہ سے) ایک خاص بیت اختیار کر لینے کا پتہ چل گیا (اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خاص شخصیت ہیں۔) (علقمہ نے) کہا: وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا:

[۱۹۱۵] ۲۸۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ «فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ».

[۱۹۱۶] ۲۸۲- (۸۲۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْنَا الشَّامَ، فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا. قَالَ: فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ؟ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ: وَأَنَا وَاللَّهِ! هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا، وَلَكِنْ هُوَ لَا يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ: وَمَا خَلَقَ، فَلَا أَتَابِعُهُمْ.

[۱۹۱۷] ۲۸۳- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَتَى عَلْقَمَةَ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ قَامَ إِلَى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي، ثُمَّ قَالَ: أَنْتَحَفِظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

عبداللہ ﷺ (بن مسعود) جس طرح پڑھا کرتے تھے کیا تمہیں وہ یاد ہے؟ اس کے بعد اسی (پہلی حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[1918] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے شعی سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا، انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا: اہل عراق سے۔ انھوں نے پوچھا: ان کے کون سے لوگوں میں سے؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انھوں نے پوچھا: کیا تم (قرآن مجید) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: ﴿وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى﴾ پڑھو۔ میں نے پڑھا: ﴿وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكْرُ وَالْأُنْثَى﴾ کہا: وہ ہنس پڑے، پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا۔

[1919] عبدالاعلیٰ نے کہا: ہم سے داود نے عامر (شعی) سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شام آیا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا..... آگے ابن علیہ (اسماعیل بن ابراہیم) کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح بیان کیا۔

باب: 51- وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے

[1920] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز سے منع فرمایا۔

[۱۹۱۸] ۲۸۴- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: مِنْ أَيِّهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْرَأْ: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى، قَالَ فَقَرَأْتُ: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكْرُ وَالْأُنْثَى، قَالَ فَضَحِكْتُ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا.

[۱۹۱۹] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُليَّةَ.

(المعجم ۵۱) - (بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا) (التحفة ۱۵۸)

[۱۹۲۰] ۲۸۵- (۸۲۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ

الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

[1921] منصور نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

ہمیں ابو عالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ایک سے زیادہ ساتھیوں سے سنا ہے، ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں اور وہ مجھے ان میں سب سے زیادہ محبوب تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

[۱۹۲۱] ۲۸۶- (۸۲۶) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ دَاوُدُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

[1922] شعبہ، سعید اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد

کے واسطے سے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی، البتہ سعید اور ہشام کی حدیث میں (نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک کے بجائے) ”صبح کے بعد سورج چمکنے تک“ کے الفاظ ہیں۔

[۱۹۲۲] ۲۸۷- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ.

[1923] عطاء بن یزید لیشی نے خبر دی کہ انھوں نے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔“

[۱۹۲۳] ۲۸۸- (۸۲۷) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

[1924] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

[۱۹۲۴] ۲۸۹- (۸۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص (جان بوجھ کر) طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کا قصد کر کے ان اوقات میں نماز نہ پڑھے۔“

يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا».

[1925] ہشام کے والد عروہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نماز کے لیے جان بوجھ کر نہ سورج طلوع ہونے کا قصد کرو اور نہ اس کے غروب ہونے کا کیونکہ سورج شیطان کے دویتلوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔“

[۱۹۲۵] ۲۹۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ».

[1926] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سورج کا کنارہ نمودار ہو جائے تو نماز مؤخر کر دو حتیٰ کہ وہ (سورج) نکل آئے (بلند ہو جائے) اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز مؤخر کر دو حتیٰ کہ وہ (سورج) پوری طرح غائب ہو جائے۔“

[۱۹۲۶] ۲۹۱- (۸۲۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرِ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُرَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخْرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ».

[1927] لیث نے خیر بن نعیم حضری سے روایت کی، انھوں نے عبد اللہ بن ہبیرہ سے، انھوں نے ابوتیم جیشانی سے اور انھوں نے حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ غفاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تحمّص نامی جگہ میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا ”یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو دی گئی (ان پر فرض کی گئی) تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا، اس لیے جو بھی اس کی حفاظت کرے گا اسے اس کا دو گنا اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ (اس کا)

[۱۹۲۷] ۲۹۲- (۸۳۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمَحْمَصِ فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ».

شاہد طلوع ہو جائے۔“ شاہد (سے مراد) ستارہ ہے۔

[1928] یزید بن ابی حبیب نے خیر بن نعیم حضری سے، انھوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے۔ اور وہ ثقہ تھے۔ انھوں نے ابوتیمم حیشانی سے اور انھوں نے ابولہصرہ غفاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی..... آگے سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

[1929] حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ تین اوقات ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں روکتے تھے کہ ہم ان میں نماز پڑھیں یا ان میں اپنے مردوں کو قبروں میں اتاریں: جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کو ٹھہرنے والا (سایہ) ٹھہر جاتا ہے حتیٰ کہ سورج (آگے کو) جھک جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لیے جھکتا ہے یہاں تک کہ وہ (پوری طرح) غروب ہو جائے۔

باب: 52- عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہما کا مسلمان ہونا

[1930] ابوعمار شداد بن عبداللہ اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوامامہ سے روایت کی۔ عکرمہ نے کہا: شداد ابوامامہ اور واعلہ رضی اللہ عنہما سے مل چکا ہے، وہ شام کے سفر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ اور ان کی فضیلت اور خوبی کی تعریف کی۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جب اپنے جاہلیت کے دور میں تھا تو (یہ بات) سمجھتا تھا کہ لوگ گمراہ ہیں اور جب وہ

[۱۹۲۸] (....) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ - وَكَانَ ثِقَّةً - عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ، بِمِثْلِهِ.

[۱۹۲۹] ۲۹۳- (۸۳۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوَاتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِعَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَصِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

(المعجم ۵۲) - (بَابُ إِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ)

(التحفة ۱۵۹)

[۱۹۳۰] ۲۹۴- (۸۳۲) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ - قَالَ عِكْرَمَةُ: وَلَقِيَ شَدَادُ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ، وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السَّلْمِيُّ:

توں کی عبادت کرتے ہیں تو کسی (سچی) چیز (دین) پر نہیں، پھر میں نے مکہ کے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ بہت سی باتوں کی خبر دیتا ہے، میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کے پاس آ گیا، اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے تھے، آپ کی قوم (کے لوگ) آپ کے خلاف دلیر اور جری تھے۔ میں ایک لطیف تدبیر اختیار کر کے مکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا: آپ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں نبی ہوں۔“ پھر میں نے پوچھا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔“ میں نے کہا: آپ کو کیا (پیغام) دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے صلہ رحمی، بتوں کو توڑنے، اللہ تعالیٰ کو ایک قرار دینے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانے (کا پیغام) دے کر بھیجا ہے۔“ میں نے آپ سے پوچھا: آپ کے ساتھ اس (دین) پر اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک آزاد اور ایک غلام۔“ کہا: آپ کے ساتھ اس وقت ایمان لانے والوں میں سے ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما تھے۔ میں نے کہا: میں بھی آپ کا متبع ہوں۔ فرمایا: ”تم اپنے آج کل کے حالات میں ایسا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے؟ لیکن (ان حالات میں) تم اپنے گھر کی طرف لوٹ جاؤ اور جب میرے بارے میں سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس آ جانا۔“ کہا: تو میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ گیا۔ اور (بعد ازاں) رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے۔ میں اپنے گھر ہی میں تھا، جب آپ مدینہ تشریف لائے تو میں بھی خبریں لینے اور لوگوں سے آپ کے حالات پوچھنے میں لگ گیا۔ حتیٰ کہ میرے پاس اہل یثرب (مدینہ والوں) میں سے کچھ لوگ آئے تو میں نے پوچھا: یہ شخص جو مدینہ میں آیا ہے اس نے کیا

کُنتُ، وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَأَنَّهُمْ لَيَسُوا عَلَى شَيْءٍ، وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ، فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا، جُرَاءَ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَأَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ» فَقُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: «أُرْسَلَنِي اللَّهُ» فَقُلْتُ: وَبِأَيِّ شَيْءٍ أُرْسَلَكُ؟ قَالَ: «أُرْسَلَنِي بِصَلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوحِدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ» قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: «حُرٌّ وَعَبْدٌ» - قَالَ: وَمَعَهُ يَوْمِيذُ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ - فَقُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ: «إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا، أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ؟ وَلَكِنْ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي» قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي، وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَكُنْتُ فِي أَهْلِي، فَجَعَلْتُ أَنْخَبِرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ؟ فَقَالُوا: النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ، وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: «نَعَمْ، أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ؟» قَالَ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «صَلِّ

کچھ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: لوگ تیزی سے ان (کے دین) کی طرف بڑھ رہے ہیں، آپ کی قوم نے آپ کو قتل کرنا چاہا تھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ اس پر میں مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، تم وہی ہو ناں جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے؟“ کہا: تو میں نے عرض کی: جی ہاں، اور پھر پوچھا: اے اللہ کے نبی! مجھے وہ (سب) بتائیے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اس سے ناواقف ہوں، مجھے نماز کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ”صبح کی نماز پڑھو اور پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج نکل کر بلند ہو جائے کیونکہ وہ جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان (اپنے سیٹلوں کو آگے کر کے یوں دکھاتا ہے جیسے وہ اُس) کے دو سیٹلوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر اس (سورج) کو سجدہ کرتے ہیں، اس کے بعد نماز پڑھو کیونکہ نماز کا مشاہدہ ہوتا ہے اور اس میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب نیزے کا سایہ اس کے ساتھ لگ جائے (سورج بالکل سر پر آجائے) تو پھر نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو ایندھن سے بھر کر بھڑکایا جاتا ہے، پھر جب سایہ آگے آجائے (سورج ڈھل جائے) تو نماز پڑھو کیونکہ نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس میں حاضری دی جاتی ہے حتیٰ کہ تم عصر سے فارغ ہو جاؤ، پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج (پوری طرح) غروب ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سیٹلوں میں غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔“ کہا: پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! تو وضو؟ مجھے اس کے بارے میں بھی بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص بھی وضو کے لیے پانی اپنے قریب کرتا ہے، پھر کلی کرتا ہے اور ناک میں

صَلَاةُ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلَّى، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَّحْضُورَةٌ، حَتَّى يَسْتَقِيلَ الظِّلُّ بِالرَّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسَجَّرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَّحْضُورَةٌ، حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ»، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَالْوُضُوءُ؟ حَدَّثَنِي عَنْهُ، قَالَ: «مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَغْتَرِبُ وَضُوءُهُ فَيَمْضُمُضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَبْرِئُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَبَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافٍ لِحَيْتَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافٍ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ، إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ! أَنْظِرْ مَا تَقُولُ، فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عَمْرُو: يَا أَبَا

أُمَامَةً! لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَافْتَرَبَ أَجْلِي، وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَلَا عَلَى رَسُولِهِ، لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ - مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

پانی کھینچ کر اسے جھاڑتا ہے تو اس سے اس کے چہرے، منہ اور ناک کے نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ کے حکم کے مطابق اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو لازماً اس کے چہرے کے گناہ بھی پانی کے ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں (کے اوپر) تک دھوتا ہے تو لازماً اس کے ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے پوروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے اطراف سے زائل ہو جاتے ہیں، پھر وہ ٹخنوں (کے اوپر) تک اپنے دونوں قدم دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے پوروں سے گر جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہوا، نماز پڑھی اور اللہ کے شایان شان اس کی حمد و ثناء اور بزرگی بیان کی اور اپنا دل اللہ کے لیے (ہر قسم کے دوسرے خیالات و تصورات سے) خالی کر لیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکلتا ہے جس طرح اس وقت تھا جس دن اس کی ماں نے اسے (ہر قسم کے گناہوں سے پاک) جنا تھا۔“ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے (ایک اور) صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمرو بن عبسہ! دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو، ایک ہی جگہ اس آدمی کو اتنا کچھ عطا کر دیا جاتا ہے! اس پر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوامامہ! میری عمر بڑھ گئی ہے، میری ہڈیاں نرم ہو گئی ہیں اور میری موت کا وقت بھی قریب آچکا ہے اور مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ اللہ پر جھوٹ بولوں اور اس کے رسول پر جھوٹ بولوں، اگر میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو، تین۔ حتیٰ کہ انھوں نے سات بار شمار کیا۔ بار نہ سنا ہوتا تو میں اس حدیث کو کبھی بیان نہ کرتا بلکہ میں نے تو اسے آپ ﷺ سے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی بات اتنی دلاویز تھی کہ سلیم الفطرت حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے اسے آپ کے منہ سے بار بار سننا چاہا۔ آپ ﷺ کا کرم ایسا تھا کہ حق کی رغبت رکھنے والے کو بار بار بتاتے اور سکھاتے تھے۔

باب: 53- جان بوجھ کر سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کرو

(المعجم ۵۳) - (بَابُ: لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا) (التحفة ۱۶۰)

[1931] وہیب نے کہا: ہم سے عبد اللہ بن طاوس نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (طاوس) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم لاحق ہوا ہے (کہ وہ ہر صورت عصر کے بعد نماز پڑھنے کو قابل سزا سمجھتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے تو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ سورج کے طلوع یا اس کے غروب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد کیا جائے۔

[1932] معمر نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ طاوس کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنی کبھی نہیں چھوڑی تھیں۔ کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کے لیے تم جان بوجھ کر سورج کے طلوع اور اس کے غروب ہونے کا قصد نہ کرو کہ اس وقت نماز پڑھو۔“

باب: 54- دو رکعتیں جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے

(المعجم ۵۴) - (بَابُ مَعْرِفَةِ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ) (التحفة ۱۶۱)

[1933] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کرب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس، عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے انھیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ

[۱۹۳۱] ۲۹۵- (۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: وَهَمَ عُمَرُ، إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا.

[۱۹۳۲] ۲۹۶- (...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمْ يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ».

[۱۹۳۳] ۲۹۷- (۸۳۴) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے انہیں سلام عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ یہ (دو رکعتیں) پڑھتی ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے روکا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر لوگوں کو ان سے روکا کرتا تھا۔ کرب نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات نے جو پیغام دے کر مجھے بھیجا تھا میں نے ان تک پہنچایا، انہوں نے جواب دیا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ میں نکل کر ان حضرات کے پاس لوٹا اور انہیں ان کے جواب سے آگاہ کیا۔ ان حضرات نے مجھے وہی پیغام دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا، اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ان دو رکعتوں سے روکتے تھے، پھر میں نے آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا، ہاں، آپ نے جب یہ دو رکعتیں پڑھی تھیں اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے، پھر (عصر پڑھ کر) آپ (میرے گھر میں) داخل ہوئے جبکہ میرے پاس انصار کے قبیلے بنو حرام کی کچھ عورتیں موجود تھیں، آپ نے یہ دو رکعتیں ادا (کرنی شروع) کیں تو میں نے خادمہ آپ کے پاس بھیجی اور (اس سے) کہا: آپ کی ایک جانب جا کر کھڑی ہو جاؤ اور آپ سے عرض کرو کہ اے اللہ کے رسول! ام سلمہ کہتی ہیں: میں آپ سے سنتی رہی ہوں کہ آپ (عصر کے بعد) ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور اب میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) جانا۔ اس لڑکی نے ایسے

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّمْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ: إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيْنَهَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَنْهَا، قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا، أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا: فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَصَلَّاهُمَا، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَّةَ فَقُلْتُ: قَوْمِي بِحَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ، وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْجِرِي عَنْهُ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ الْجَارِيَّةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أَنَاسٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَسَعَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهَمَّا هَاتَانِ».

ہی کیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، وہ آپ سے پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) گئی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ”اے ابوامیہ (حذیفہ بن مغیرہ مخزومی) کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے، تو معاملہ یہ ہے کہ) بنو عبد القیس کے کچھ افراد اپنی قوم کے اسلام (لانے کی اطلاع) کے ساتھ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا، یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔“

[1934] یحییٰ بن ایوب، تنبیہ اور علی بن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے حدیث بیان کی، ابن ایوب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے حدیث سنائی، کہا مجھے محمد بن ابی حرمہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا: آپ یہ دو رکعتیں (ظہر کے بعد) عصر سے پہلے پڑھتے تھے، پھر ایک دن ان کے پڑھنے سے مشغول ہو گئے یا انھیں بھول گئے تو آپ نے وہ عصر کے بعد پڑھیں، پھر آپ نے انھیں قائم رکھا کیونکہ جب آپ کوئی نماز (ایک دفعہ) پڑھ لیتے تو اسے قائم رکھتے تھے۔

یحییٰ بن ایوب نے کہا: اسماعیل نے کہا: اس (اُتْبَتْهَا سے قائم رکھتے تھے) سے مراد ہے: آپ اس پر ہمیشہ عمل فرماتے تھے۔

[1935] عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

[۱۹۳۴] ۲۹۸- (۸۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ. أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَتْبَتْهُمَا، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتْبَتْهَا.

قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا.

[۱۹۳۵] ۲۹۹- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

[1936] عبد الرحمن بن اسود نے اپنے والد اسود سے اور

انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو نمازیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں انھیں رازداری سے اور علانیہ کبھی ترک نہیں کیا: دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

[۱۹۳۶] ۳۰۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ، سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً، رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[1937] ابواسحاق نے اسود اور سروق سے روایت کی،

ان دونوں نے کہا: ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے کہا: کوئی دن جس میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہوتے تھے، ایسا نہ تھا کہ آپ نے یہ دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں، ان کی مراد عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے تھی۔

[۱۹۳۷] ۳۰۱- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا: نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي تَغْنِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

باب: 55- نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے

(المعجم ۵۵) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ) (التحفة ۱۶۲)

[1938] مختار بن قفل سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے دور میں ہم سورج کے غروب ہو جانے کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ تو میں نے ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں؟ انھوں نے کہا: آپ ہمیں پڑھتا دیکھتے تھے، آپ نے نہ ہمیں

[۱۹۳۸] ۳۰۲- (۸۳۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ. - قَالَ أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ - عَنْ مُخْتَارِ بْنِ قُفْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا، فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا.

[1939] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم مدینہ میں ہوتے تھے، جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو لوگ ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ ایک مسافر مسجد میں آتا تو ان رکعتوں کو پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر یہ سمجھتا کہ مغرب کی نماز ہو چکی ہے۔

[۱۹۳۹] ۳۰۳- (۸۳۷) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِي، فَيَرْكَعُونَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتُ، مِنْ كَثَرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا.

باب: 56- اذان اور تکبیر کے درمیان نفل نماز

(المعجم ۵۶) - (بَابُ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ) (التحفة ۱۶۳)

[1940] کہس نے کہا: ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل مرنی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دو اذانوں (اذان اور تکبیر) کے درمیان نماز ہے۔“ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا (اور) تیسری دفعہ فرمایا: ”اس کے لیے جو چاہے۔“

[۱۹۴۰] ۳۰۴- (۸۳۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ كَثَمَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ الْمُرْنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ» قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ».

[1941] جریری نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی، مگر انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے چوتھی مرتبہ فرمایا: ”اس کے لیے جو چاہے۔“

[۱۹۴۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّابِعَةِ: «لِمَنْ شَاءَ».

باب: 57- خوف کی نماز

(المعجم ۵۷) - (بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ) (التحفة ۱۶۴)

[1942] معمر نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز خوف پڑھائی، دو گروہوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا تھا، پھر یہ (آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے) پلٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رخ کر کے جا کھڑے ہوئے اور وہ لوگ آگئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے انھیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر (آپ کے بعد) انھوں نے بھی اپنی رکعت مکمل کر لی اور انھوں نے بھی دوسری رکعت مکمل کر لی۔

[1943] فلیح نے زہری سے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے صلاة الخوف (کا طریقہ) بیان کرتے اور فرماتے: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھی..... (آگے) اسی کے ہم معنی حدیث ہے۔

[1944] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے جنگ کے ایام میں سے ایک دن نماز خوف پڑھائی، ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہو گیا اور دوسرا دشمن کے بالمقابل۔ آپ نے اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھا دی، پھر یہ لوگ (دشمن کے مقابلے میں) چلے گئے اور دوسرے آگئے، آپ نے انھیں بھی ایک رکعت پڑھا دی، پھر ان دونوں گروہوں نے (یکے بعد دیگرے) ایک ایک رکعت ادا کر لی۔ (نافع نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر خوف اس سے زیادہ ہو (اور صف بندی ممکن نہ ہو) تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ کرو اور نماز پڑھ لو۔

[۱۹۴۲] ۳۰۵- (۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، بِإِخْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوَّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ أُولَئِكَ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً، وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً.

[۱۹۴۳] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ: صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِهَذَا الْمَعْنَى.

[۱۹۴۴] ۳۰۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ، فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِاللَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا، وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تَوَمِئًا إِيْمَاءً.

[۱۹۴۵] ۳۰۷- (۸۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَّنا صَفَّيْنِ: صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ، وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، وَقَامُوا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، فَسَجَدُوا، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا، قَالَ جَابِرٌ: كَمَا يَضْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأَمْرَائِهِمْ.

[1945] عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شریک ہوا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں، ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی (اور دوسری ان کے پیچھے) اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا، نبی اکرم ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا، پھر آپ سجدے کے لیے جھک گئے اور آپ سے متصل صف نے بھی سجدہ کیا اور پچھلی صف دشمن کے بالمقابل کھڑی رہی، جب آپ نے دو سجدے کر لیے اور آپ سے متصل صف (سجدے کر کے آپ کے ساتھ) کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف سجدے کے لیے نیچے ہوئی اور پھر کھڑی ہو گئی، اس کے بعد پچھلی صف آگے آ گئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا، پھر آپ اور آپ سے متصل صف، جو پہلی رکعت میں پیچھے تھی، سجدے کے لیے نیچے چلی گئی اور پچھلی صف دشمن کے بالمقابل کھڑی رہی، جب نبی اکرم ﷺ اور آپ سے متصل صف نے سجدہ کر لیا تو پچھلی صف سجدے کے لیے جھکی، انھوں نے سجدے کیے، پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم سب نے بھی سلام پھیر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: جس طرح تمہارے محافظ (آج کل) اپنے امیروں کی حفاظت کے لیے کرتے ہیں۔

[۱۹۴۶] ۳۰۸- (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا مِنْ جُهَنَّةَ، فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا،

[1946] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جبیلہ قبیلے کے لوگوں سے جنگ لڑی، انھوں نے ہمارے ساتھ بڑی شدید جنگ کی، جب ہم نے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکوں

نے کہا: اگر ہم ان پر یکبارگی حملہ کریں تو ان کو کاٹ کر رکھ دیں۔ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو اس بات سے آگاہ کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا۔ آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے کہا ہے کہ ابھی ان کی ایک ایسی نماز کا وقت آنے والا ہے جو انھیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ جب عصر کا وقت آیا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں جبکہ مشرک ہمارے اور قبلے کے درمیان تھے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی، آپ نے رکوع کیا اور ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا، جب یہ حضرات کھڑے ہو گئے تو دوسری صف والوں نے سجدے کیے، پھر پہلی صف پیچھے چلی گئی اور دوسری آگے بڑھ گئی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی اور آپ نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ (موجودہ) پہلی صف نے سجدہ کیا اور دوسری کھڑی رہی، پھر جب دوسری صف نے سجدے کر لیے اور اس کے بعد سب بیٹھ گئے تو آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

ابوزبیر نے کہا: پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خصوصی طور پر فرمایا: جس طرح تمہارے یہ امیر نماز پڑھتے ہیں۔

[1947] عبدالرحمان بن قاسم نے اپنے والد سے، انھوں نے صالح بن خوات بن جمیر سے اور انھوں نے حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو نماز خوف پڑھائی اور انھیں اپنے پیچھے دو صفوں میں کھڑا کیا اور اپنے ساتھ (کی صف) والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہی رہے یہاں تک کہ ان سے پیچھے والوں نے ایک رکعت پڑھ لی، پھر یہ

فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مِثْلَةَ لَا تُقْطَعُنَا هُمْ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَقَالُوا: إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، قَالَ: صَفَّنَا صَفَيْنِ، وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا، وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الْأَوَّلُ، فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُ الثَّانِي، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُ الثَّانِي، فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا، وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الْأَوَّلُ، وَقَامَ الثَّانِي، فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُ الثَّانِي، ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ: كَمَا يُصَلِّي أَمْرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ.

[١٩٤٧] ٣٠٩- (٨٤١) حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ، فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَيْنِ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامَ، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى

آگے آگئے اور جوان سے آگے تھے پیچھے چلے گئے، پھر آپ نے انھیں ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ بیٹھ گئے حتیٰ کہ جو پیچھے چلے گئے تھے انھوں نے (بھی ایک اور) رکعت پڑھ لی، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

[1948] یزید بن رومان نے صالح بن خوات سے اور انھوں نے اس شخص سے نقل کیا جس نے غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے رو برو تھا، آپ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنے طور پر (دوسری رکعت پڑھ کر) نماز مکمل کر لی اور (سلام پھیر کر) چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بند ہو گئے اور دوسرا گروہ آگیا، آپ نے جو رکعت رہتی تھی، ان کو پڑھادی، پھر بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنے طور پر (رکعت پڑھ کر) نماز مکمل کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

[1949] ابان بن یزید نے کہا: ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ (بن عبد الرحمن) سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد پر) آئے حتیٰ کہ جب ہم ذات الرقاع (نامی پہاڑ) تک پہنچے۔ کہا: ہماری عادت تھی کہ جب ہم کسی گھنے سائے والے درخت تک پہنچتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیتے، کہا: ایک مشرک آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت پر لٹکی ہوئی تھی، اس نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار پکڑ لی، اسے میان سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ اس نے کہا: تو پھر آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مجھے تم سے محفوظ

الرَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً، ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ.

[۱۹۴۸] ۳۱۰- (۸۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، صَلَاةَ الْخَوْفِ؛ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وُجَّاهُ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

[۱۹۴۹] ۳۱۱- (۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيَفُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ، فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَطَهُ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَتَخَافُنِي؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ» قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ

فرمائے گا۔“ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار میان میں ڈالی اور اسے لٹکا دیا۔ اس کے بعد نماز کے لیے اذان کہی گئی، آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا، اس کے بعد آپ نے دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ کہا: اس طرح رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں۔

ﷺ، فَأَعْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ، قَالَ: فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّيْتُ بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، فَصَلَّيْتُ بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ، قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكَعَتَانِ. [انظر: ۵۹۵۰]

[1950] معاویہ بن سلام نے کہا: مجھے یحییٰ (بن ابی کثیر) نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ انھیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی، رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ہر گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

[۱۹۵۰] ۳۱۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَّيْتُ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ.

فائدہ: حالات اور موقع کے مطابق اوپر بیان کردہ مسنون طریقوں میں سے کسی بھی طریقے پر باجماعت صلاۃ الخوف ادا کی جاسکتی ہے۔



کتاب الجمعۃ کا تعارف

یہ کتاب بھی کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔ ہفتہ میں ایک خاص دن کا بڑا اجتماع، نماز اور خطبہ، جمعہ کہلاتا ہے۔ اس خصوصی نماز کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو خاص دن مقرر فرمایا اس کی اہمیت کے بہت سے پہلو ہیں۔ یہ انسانیت کے آغاز سے لے کر انجام تک کے اہم واقعات کا دن ہے۔ اللہ نے اسے باقی دنوں پر فضیلت دی اور اس میں ایک گھڑی ایسی رکھ دی جس میں کئی دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ہفتہ وار اجتماع تعلیم اور تذکیر کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس اجتماع میں حاضری کے خصوصی آداب، صفائی ستھرائی اور خوشبو کے استعمال سے کتاب کا آغاز کیا ہے۔ پھر توجہ سے خطبہ سننے کے بارے میں احادیث لائے ہیں۔ اس اہم دن کی نماز اور خطبے کے لیے جلدی آنے، اس کی ادائیگی کا بہترین وقت، دو خطبوں اور نماز کی ترتیب، دنیا کے کام چھوڑ کر اس میں حاضر ہونے، اس کے ساتھ امام کی طرف سے بھی اختصار ملحوظ رکھنے اور واضح اور عمدہ خطبہ دینے کی تلقین پر احادیث پیش کیں۔ اس کے بعد احادیث کے ذریعے سے جمعہ کی نماز کا طریقہ واضح کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں جمعہ کی نماز فجر میں قراءت، تحیۃ المسجد اور جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان بھی آ گیا ہے۔ جمعہ کے حوالے سے یہ ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں درج احادیث مبارکہ سے اس کی اہمیت و فضیلت بھی ذہن نشین ہوتی ہے اور اس کی روحانی لذتوں کا لطف بھی دوبالا ہو جاتا ہے۔

۷ - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے احکام و مسائل

جمعہ کے احکام و مسائل

(المعجم ۰۰) - (بَابُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ)
(التحفة ۱۶۵)

[1951] نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے لیے آنے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے۔“

[۱۹۵۱] ۱- (۸۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1952] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا: ”تم میں سے جو جمعے کے لیے آئے وہ غسل کرے۔“

[۱۹۵۲] ۲- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ: «مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1953] ابن جریج نے کہا: ہمیں ابن شہاب نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں بیٹوں سالم اور عبداللہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[۱۹۵۳] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1954] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم

[۱۹۵۴] (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ

بن عبد اللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا..... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

[1955] حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعے کے دن لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے (کہ اس اثنا میں) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص داخل ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں آواز دی: (آنے کی) یہ کون سی گھڑی ہے؟ انھوں نے کہا: میں آج معروف ہو گیا، گھر لوٹنے ہی میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا (اور حاضر ہو گیا ہوں۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وہ بھی (صرف) وضو؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

[۱۹۵۵] ۳-(۸۴۵) وَحَدَّثَنِي: حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَدَاهُ عُمَرُ: أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي شَغِلْتُ الْيَوْمَ، فَلَمْ أَتَقَلِّبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّدَاءَ، فَلَمْ أَرِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، قَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

[1956] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (ایک بار) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعے کے دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر تعریض کی (اعترض کیا) اور کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے اذان سننے پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ وضو کیا ہے اور حاضر ہو گیا ہوں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اور وہ بھی (صرف) وضو؟ کیا تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا: ”جب تم میں سے کوئی جمعے کے لیے آئے تو وہ غسل کرے؟“

[۱۹۵۶] ۴-(...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ: قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ بَيْنَهُمْ خُرُوجٌ بَعْدَ النَّدَاءِ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النَّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا، أَلَمْ تَسْمَعُوا [أَنَّ] رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَلْيَغْتَسِلْ».

(المعجم ۱) - (بَابُ وُجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ
عَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِّنَ الرِّجَالِ وَبَيَانَ مَا أُمِرُوا
بِهِ) (التحفة ۱۶۶)

باب: ۱- ہر بالغ مرد کے لیے جمعے کا غسل واجب
ہے اور انھیں جو حکم دیا گیا اس کا بیان

[1957] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعے کے دن ہر بالغ شخص پر غسل
کرنا واجب ہے۔“

[۱۹۵۷] ۵- (۸۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ،
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْغُسْلُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ،
وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». (انظر: ۱۹۶۰)

[1958] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی، انھوں نے کہا: جمعے کے لیے لوگ اپنے گھروں
سے اور عوالی سے باری باری آتے تھے، وہ اونی عبا میں پہنے
ہوتے تھے اور (راستے میں) ان پر گرد و غبار بھی پڑتا تھا جس
کی وجہ سے ان سے بو پھوٹی تھی۔ ان میں سے ایک انسان
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت
آپ ﷺ میرے ہاں تشریف فرما تھے تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”کیا ہی اچھا ہو کہ تم لوگ اس دن کے لیے صاف
ستھرے ہو جایا کرو۔“

[۱۹۵۸] ۶- (۸۴۷) حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ
الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ:
أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَنَابَوْنَ الْجُمُعَةَ
مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنْ الْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ،
وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ، فَتَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ، فَأَتَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ، وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ
هَذَا».

[1959] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی،
انھوں نے کہا: لوگ کام کاج والے تھے، ان کے نوکر چا کر نہ
ہوتے تھے، وہ ایسے تھے کہ ان سے بو آتی تھی تو ان سے کہا
گیا: کیا ہی اچھا ہو کہ تم جمعے کے دن نہالیا کرو۔

[۱۹۵۹] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ:
أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ،
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ،
وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاءٌ، فَكَانُوا، يَكُونُ لَهُمْ ثَقَلٌ،
فَقِيلَ لَهُمْ: لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(المعجم ۲) - (بَابُ الطَّيِّبِ وَالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ) (التحفة ۱۶۷)

باب: 2- جمعے کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا

[1960] سعید بن ابی ہلال اور کبیر بن اشج نے ابوبکر بن منکدر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن سلیم سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی سعید خدری سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابو سعید خدریؓ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعے کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور مسواک کرنا بھی اور (ہر شخص) اپنی استطاعت کے مطابق خوشبو استعمال کرے۔“

البتہ کبیر نے (سند میں) عبدالرحمان کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا: ”چاہے وہ عورت کی خوشبو کیوں نہ ہو۔“

[1961] روح بن عباده اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابراہیم بن میسرہ نے طاوس سے خبر دی اور انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ انھوں نے جمعے کے دن غسل کرنے کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان بیان کیا۔ طاوس نے کہا: میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا: اگر اس کے گھر والوں کے پاس موجود ہو تو وہ خوشبو یا تیل بھی استعمال کر سکتا ہے؟ انھوں نے (جواب میں) کہا: میں یہ بات نہیں جانتا۔

[1962] محمد بن بکر اور ضحاک بن مخلد دونوں نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ) حدیث بیان کی۔

[۱۹۶۰] ۷- (۸۴۶) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبَكَيْرَ ابْنَ الْأَشْجِ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرُو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُخْتَلِمٍ، وَسِوَاكِ، وَيَمْسُ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ». [راجع: ۱۹۵۷]

إِلَّا أَنْ يُكَيَّرَ لَمْ يَذْكُرْ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ. وَقَالَ فِي الطَّيِّبِ: وَلَوْ مِنْ طَيِّبِ الْمَرْأَةِ.

[۱۹۶۱] ۸- (۸۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَائِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ طَاوُسٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَيَمْسُ طَيِّبًا أَوْ دُهْنًا، إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ.

[۱۹۶۲] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هُرُوفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[1963] طاوس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں (کم سے کم) ایک بار نہائے، اپنا سر اور اپنا جسم دھوئے۔“

[۱۹۶۳] ۹- (۸۴۹) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بِهِ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ».

[1964] ابو صالح ستان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جمعے کے دن غسل جنابت (جیسا غسل) کیا، پھر (مسجد) چلا گیا تو اس نے گویا ایک اونٹ قربان کیا اور جو دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا، گویا اس نے سینگوں والا ایک مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا، اس نے گویا ایک مرغ اللہ کے تقرب کے لیے پیش کیا اور جو پانچویں گھڑی میں گیا، اس نے گویا ایک اٹھا تقرب کے لیے پیش کیا، اس کے بعد جب امام آجاتا ہے تو فرشتے ذکر (عبادت اور امور خیر کی یاد دہانی) سنتے ہیں۔“

[۱۹۶۴] ۱۰- (۸۵۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَهُ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ». [انظر: ۱۹۸۴]

باب: 3- جمعے کے دن خاموشی سے خطبہ سننا

(المعجم ۳) - (بَابُ: فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ) (الصفحة ۱۶۸)

[1965] قتیبہ بن سعید اور محمد بن ریح بن مہاجر نے حدیث بیان کی۔ ابن ریح نے کہا: ہمیں لیث نے عقیل بن خالد سے خبر دی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمعے کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (اس وقت) اگر تم

[۱۹۶۵] ۱۱- (۸۵۱) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْمُهَاجِرِ، قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتُ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ

نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو تم نے فضول گوئی کی۔“

يَخْطُبُ، فَقَدْ لَعْنَتْ.

[1966] عبد الملک بن شعیب بن لیث نے کہا: مجھ سے میرے والد شعیب نے میرے دادا لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت کی، نیز انھوں (ابن شہاب زہری) نے ابن مسیب سے بھی روایت کی، ان دونوں (عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن مسیب) نے ان (ابن شہاب) سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا..... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[۱۹۶۶] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ قَارِظٍ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

[1967] ابن جریج نے کہا: ابن شہاب نے مجھے اس حدیث کی دونوں سندوں کے ساتھ اس حدیث میں اسی کے مانند خبر دی، البتہ ابن جریج نے (عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے بجائے) ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ کہا ہے۔ (امام مسلم نے نام کی درستی کے لیے یہ سند بیان کی۔)

[۱۹۶۷] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ.

[1968] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (اس وقت) اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو تم نے (خود) شور مچایا۔“

[۱۹۶۸] ۱۲- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَيْتَ».

ابوزناد نے کہا: یہ (فَقَدْ لَغَيْتَ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلے کی لغت ہے جبکہ (عام مروج لغت) فَقَدْ لَعْنَتْ ہے۔

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَعْنَتْ.

فائدہ: قرآن مجید کی قراءت ﴿وَالْقَوَاعِمُ﴾ ”اور اس میں شور کرو۔“ (حم السجدة 28:41) اسی لغت کے مطابق ہے جو یہاں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

(المعجم ۴) - (بَابُ: فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ) (التحفة ۱۶۹)

باب: 4- اس خاص گھڑی کے بارے میں جو جمعہ
کے دن میں ہوتی ہے

[1969] یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید نے مالک بن
انس سے، انھوں نے ابو زناد سے، انھوں نے اعرج سے اور
انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”اس میں ایک
گھڑی ہے، اس (گھڑی) کی موافقت کرتے ہوئے کوئی
مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگتا
ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔“

[۱۹۶۹] ۱۳- (۸۵۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا
قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي
الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «فِيهِ
سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي،
يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ہاتھ سے اشارہ فرما کر اس گھڑی کے قلیل ہونے کو واضح کیا۔

زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ: وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

[1970] ایوب نے محمد سے اور انھوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابو القاسم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: ”بیشک جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے، کوئی
مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھتے ہوئے اس کی موافقت کر لیتا
(اسے پالیتا) ہے (اور) اللہ تعالیٰ سے کسی خیر کا سوال کرتا ہے
تو اللہ تعالیٰ اسے وہی (خیر) عطا کر دیتا ہے۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہاتھ سے اس کے قلیل اور کم ہونے کو بیان کیا۔

[۱۹۷۰] ۱۴- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ
مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ
ﷺ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ
قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ»
وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا، يُرْهِدُهَا.

[1971] ابن عون نے محمد سے اور انھوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابو القاسم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[۱۹۷۱] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1972] سلمہ بن علقمہ نے محمد سے اور انھوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابو القاسم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[۱۹۷۲] (...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ
الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُفَضَّلِ:
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، وَهُوَ ابْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ؓ، بِمِثْلِهِ.

[۱۹۷۳] ۱۵- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَلَامٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» قَالَ: وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

[1973] محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جمعے کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کسی خیر کا سوال کرتے ہوئے اس کی موافقت نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے وہی خیر عطا کر دیتا ہے۔“ فرمایا: یہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے۔

[۱۹۷۴] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

[1974] ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، لیکن انھوں نے وہی سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ (وہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے) نہیں کہا۔

[۱۹۷۵] ۱۶- (۸۵۳) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ».

[1975] ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے، کہا: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: کیا تم نے اپنے والد کو جمعے کی گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ کہا: میں نے کہا: جی ہاں، میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”یہ امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے تک ہے۔“

(المعجم ۵) - (بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)

(التحفة ۱۷۰)

باب: ۵- جمعے کے دن کی فضیلت

[1976] ابن شہاب نے کہا: مجھے عبدالرحمن اعرج نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو کہتے سنا کہ رسول

[۱۹۷۶] ۱۷- (۸۵۴) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ

اللہ ﷻ نے فرمایا: ”بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعے کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس سے نکالے گئے۔“

ابن شہاب: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا».

[1977] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دن جس میں سورج نکلتا ہے، جمعے کا ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تھا اور اسی دن انھیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی میں انھیں اس سے نکالا گیا (خلافتِ ارضی سونپی گئی) اور قیامت بھی جمعے کے دن ہی برپا ہوگی۔“ (صالح مومنوں کے لیے یہ انعام عظیم حاصل کرنے کا دن ہوگا۔)

[1977] ۱۸- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَحْيَى الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ».

باب: 6- جمعے کے دن کے لیے امت کی رہنمائی

(المعجم ۶) - (بَابُ هَذَا يَهْدِيهِ هَلِهِ الْأُمَّةُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ۱۷۱)

[1978] عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے حدیث سنائی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے، یہ اس کے باوجود ہے کہ ہر امت کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی، پھر یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس معاملے میں ہمارے بعد ہیں، یہود کل (جمعے سے اگلا دن، یعنی ہفتہ منائیں گے) اور نصاریٰ پرسوں (ہفتے سے اگلا دن، اتوار کا منائیں گے۔)“

[1978] ۱۹- (۸۵۵) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ الْأَخِيرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيِّنٌ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا، هَذَا اللَّهُ لَهُ، فَالْتَأَسُّ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، أَلَيْهَودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ».

[1979] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے ابو زناد

سے حدیث سنائی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز (سفیان نے عبد اللہ بن طاووس سے، انھوں نے اپنے والد (طاووس بن کیسان) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم سب کے بعد آنے والے ہیں اور قیامت کے دن ہم سب سے پہلے ہوں گے۔“ اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند ہے۔

[1980] ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم آخری ہیں (مہاجر) قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور ہم ہی پہلے جنت میں داخل ہوں گے، البتہ انھیں (ان کی) کتاب ہم سب سے پہلے دی گئی اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی، انھوں نے (آپس میں) اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہماری اس حق کی طرف رہنمائی فرمائی جس میں انھوں نے اختلاف کیا تھا، یہ (جمعہ) ان کا وہی دن تھا جس کے بارے میں انھوں نے اختلاف کیا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی طرف رہنمائی کر دی۔ راوی نے کہا: جمعے کا دن مراد ہے۔ آج کا دن ہمارا ہے اور کل کا دن یہودیوں کا ہے اور اس سے اگلا دن عیسائیوں کا۔“

[1981] وہب بن منہ کے بھائی ہمام بن منہ نے کہا:

یہ حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم آخری ہیں (مگر) قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہوں گے، اس کے باوجود کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی اور یہ (جمعہ) ان کا وہی دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور وہ اس کے

[۱۹۷۹] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ الْأَخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» بِمِثْلِهِ.

[۱۹۸۰] ۲۰- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ الْأَخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يَبْدَأُ اللَّهُمَّ أَوْثُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْثِنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَاخْتَلَفُوا، فَهَذَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ، فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، هَذَا اللَّهُ لَهُ - قَالَ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ - قَالِيَوْمَ لَنَا، وَغَدَاً لِلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى».

[۱۹۸۱] ۲۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُتَبِّهِ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُتَبِّهِ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَبْدَأُ اللَّهُمَّ أَوْثُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْثِنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي

بارے میں اختلاف میں پڑ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائی، اس لیے وہ لوگ اس (عبادت کے دن کے) معاملے میں ہم سے پیچھے ہیں۔ یہود (اپنا دن) کل منائیں گے اور عیسائی پرسوں۔“

[1982] ابو کریب اور واصل بن عبد الاعلیٰ نے کہا: ہم سے ابن فضیل نے ابومالک اشجعی (سعد بن طارق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز انھوں (ابومالک) نے ربیع بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں (صحابیوں) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ ہم سے پہلے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں جمعہ کی راہ سے ہٹا دیا، اس لیے یہود کے لیے ہفتے کا دن ہو گیا اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں (اس دنیا میں) لایا اور جمعے کے دن کی طرف ہماری رہنمائی فرمادی، اس نے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار رکھا۔ (جس طرح وہ عبادت کے دنوں میں ہم سے پیچھے ہیں) اسی طرح قیامت کے دن بھی وہ ہم سے پیچھے ہوں گے۔ اہل دنیا میں سے ہم سب کے بعد ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ (باقی مخلوقات سے پہلے کر دیا جائے گا۔“

واصل کی روایت میں (الْمَقْضِي لَهُمْ كِيَوْمِ الْجُمُعَةِ) (جن کے درمیان فیصلہ) ہے۔

[1983] ابن ابی زائدہ نے (ابومالک) سعد بن طارق سے خبر دی، انھوں نے کہا: ربیع بن حراش نے مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہماری رہنمائی جمعے کی طرف کی گئی اور جو لوگ ہم سے پہلے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے دوسری راہ پر لگا دیا۔“ آگے ابن فضیل کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

فَرَضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ، فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبِعٌ، فَالْيَهُودُ عَدَا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ عَدٍ.

[۱۹۸۲] ۲۲- (۸۵۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ، فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا، فَهَدَانَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ، وَكَذَلِكَ هُمْ تَبِعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ»، وَفِي رِوَايَةٍ وَاصِلٍ: الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ.

[۱۹۸۳] ۲۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا» فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ.

(المعجم ۷) - (بَابُ فَضْلِ التَّهَجُّجِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ) (التحفة ۱۷۲)

باب: ۷- جمع کے دن جلد (مسجد) پہنچنے
کی فضیلت

[1984] ابو عبد اللہ اغر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں جو (آنے والوں کی ترتیب کے مطابق) پہلے پھر پہلے کا نام لکھتے ہیں، اور جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ (ناموں والے) صحیفے لپیٹ دیتے ہیں اور آکر ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔ اور گرمی میں (پہلے) آنے والے کی مثال اس انسان جیسی ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ گائے قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ مینڈھا قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ تقرب کے لیے مرغی پیش کرتا ہے پھر (جو آیا) گویا وہ تقرب کے لیے انڈا پیش کرتا ہے۔“

[۱۹۸۴] ۲۴- (۸۵۰) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَزَمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ - قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يُّكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَأَلَّوْلَ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأُوا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ، وَمَثَلُ الْمُتَهَجِّجِ كَمَثَلِ الْيُهْدِيِّ الْبَدَنَةِ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ». [راجع: ۱۹۶۴]

[1985] سعید (بن مسیب) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[۱۹۸۵] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1986] سہیل کے والد ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جو پہلے پھر پہلے آنے والے کا نام لکھتا ہے۔ آپ نے اونٹ کی قربانی کی مثال دی، پھر بتدریج کم کرتے گئے یہاں تک کہ (آخر میں) انڈے جیسے چھوٹے (صدقے) کی مثال دی۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو (اندراج کے) صحیفے

[۱۹۸۶] ۲۵- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يُّكْتُبُ الْأَوَّلَ، فَأَلَّوْلَ، مَثَلُ الْجَزُورِ ثُمَّ نَزَلَهُمْ حَتَّى صَغُرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّيَتِ الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ».

لیٹ دیے جاتے ہیں اور (فرشتے) ذکر و نصیحت (سننے) کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔“

(المعجم ۸) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ۱۷۲)

باب: 8- اس شخص کی فضیلت جس نے توجہ اور خاموشی سے خطبہ سنا

[1987] سہیل نے اپنے والد (ابوصالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے غسل کیا، پھر جمعے کے لیے حاضر ہوا، پھر اس کے مقدر میں جتنی (نفل) نماز تھی پڑھی، پھر خاموشی سے (خطبہ) سنتا رہا حتیٰ کہ خطیب اپنے خطبے سے فارغ ہو گیا، پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے اس جمعے سے لے کر ایک اور (پچھلے یا اگلے) جمعے تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور مزید تین دنوں کے بھی۔“

[۱۹۸۷] ۲۶- (۸۵۷) وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَغْيَى ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلَّى مَا قَدَّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

[1988] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعے کے لیے آیا، غور کے ساتھ خاموشی سے خطبہ سنا، اس کے جمعے سے لے کر جمعے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور تین دن زائد کے بھی۔ اور جو (بلاوجہ) کنگریوں کو ہاتھ لگاتا رہا (ان سے کھلتا رہا)، اس نے لغو اور فضول کام کیا۔“

[۱۹۸۸] ۲۷- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَفَّأَ».

(المعجم ۹) - (بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ) (التحفة ۱۷۴)

باب: 9- جمعے کی نماز سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے

[1989] حسن بن عیاش نے جعفر بن محمد سے، انھوں

نے اپنے والد (محمد) سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پھر واپس آتے، پھر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام کا وقت دیتے۔ حسن نے کہا: میں نے جعفر سے کہا: یہ (نماز) کس وقت ہوتی؟ انھوں نے کہا: سورج کے ڈھلنے کے وقت۔

[۱۹۸۹] ۲۸- (۸۵۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَرِيحُ نَوَاضِحَنَا. قَالَ حَسَنُ: فَقُلْتُ لَجَعْفَرٍ: فِي أَيِّ سَاعَةٍ يَلُكُ؟ قَالَ: زَوَالُ الشَّمْسِ.

[1990] قاسم بن زکریا نے کہا: ہمیں خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، نیز عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حسان نے حدیث بیان کی، ان دونوں (خالد اور یحییٰ) نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے جعفر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (محمد) سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس وقت جمعہ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ جمعہ پڑھاتے، پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس جاتے، پھر انھیں آرام کا وقت دیتے۔

[۱۹۹۰] ۲۹- (...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ: مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ نَذَعُ إِلَى جَمَالِنَا فَنَرِيحُهَا، زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ: حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، يَغْنِي التَّوَاضُّعُ.

عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: جس وقت سورج ڈھل جاتا۔ (جمال سے مراد) نَوَاضِح، یعنی پانی لانے والے اونٹ ہیں۔

[1991] عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن حجر میں سے یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی عبد العزیز بن ابی حازم نے اپنے والد ابو حازم سے، انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے تھے۔ (علی) ابن حجر نے اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں۔

[۱۹۹۱] ۳۰- (۸۵۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، زَادَ ابْنُ حُجْرٍ: فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[1992] وکیع نے یعلیٰ بن حارث بخاری سے روایت کی، انھوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورج ڈھلتا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے، پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے۔

[1993] ہشام بن عبد الملک نے یعلیٰ بن حارث سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے پھر لوٹتے تو ہمیں دیواروں کا اتنا بھی سایہ نہ ملتا کہ ہم (سورج سے) اس کی اوٹ لے سکیں۔

باب: 10- جمعہ کی نماز سے پہلے کے دو خطبے
اور ان کے درمیان بیٹھنا

[1994] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر (تھوڑی دیر) بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو جاتے۔ کہا: جس طرح آج کل (خطبہ دینے والے) کرتے ہیں۔

[1995] ابواحوص نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے جن کے درمیان آپ بیٹھتے تھے۔ آپ قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت اور تذکیر فرماتے۔

[۱۹۹۲] ۳۱- (۸۶۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَسْتَبْعُ الْفَيْءَ.

[۱۹۹۳] ۳۲- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ، فَتَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحَيْطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ.

(المعجم ۱۰) - (بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجُلُوسِ) (التحفة ۱۷۵)

[۱۹۹۴] ۳۳- (۸۶۱) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ. قَالَ: كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ.

[۱۹۹۵] ۳۴- (۸۶۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

سَمُرَةَ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ.

[۱۹۹۶] ۳۵- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ قَالَ: أَنَّبَانِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ، وَاللَّهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ.

[1996] ابوخیثمہ نے سماک سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، اس لیے جس نے تمہیں یہ بتایا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے، اس نے جھوٹ بولا۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھی ہیں (جن میں بہت سے جمعے بھی آئے اور آپ ﷺ نے تمام خطبے کھڑے ہو کر دیے۔)

باب: ۱۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں“

(المعجم ۱۱) - (بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (التحفة ۱۷۶)

[1997] جریر نے حصین بن عبد الرحمن سے روایت کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے ایک تجارتی قافلہ آ گیا، لوگوں نے اس کا رخ کر لیا حتیٰ کہ پیچھے بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا تو یہ آیت نازل کی گئی جو سورہ جمعہ میں ہے: ”اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

[۱۹۹۷] ۳۶- (۸۶۳) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَتْ عِيرٌ مِّنَ الشَّامِ فَأَنْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا، حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾. [الجمعة: ۱۱].

[1998] عبد اللہ بن ادريس نے حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: (جب تجارتی قافلہ آیا تو رسول اللہ ﷺ

[۱۹۹۸] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

خطبہ دے رہے تھے۔ یہ نہیں کہا: کھڑے ہوئے۔

حُصَيْنٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ: قَائِمًا.

[1999] خالد طحان نے حصین سے روایت کی، انھوں نے سالم اور ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جیسے کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک چھوٹا سا بازار (سامان بیچنے والوں کا قافلہ) آگیا تو لوگ اس کی طرف نکل گئے اور (صرف) بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا، میں بھی ان میں تھا، کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ”اور جب وہ تمہارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں“ آیت کے آخر تک۔

[2000] ہشتم نے کہا: ہمیں حصین نے ابوسفیان اور سالم بن ابی جعد سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے بیان کیا، ایک بار جب نبی اکرم ﷺ جیسے کے دن کھڑے ہوئے (خطبہ دے رہے) تھے کہ ایک تمہارتی قافلہ مدینہ آگیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس کی طرف لپک پڑے حتیٰ کہ آپ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا۔ ان میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ کہا: تو (اس پر) یہ آیت اتری: ”اور جب وہ تمہارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں۔“

[2001] حضرت کعب بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے، دیکھا کہ (اموی والی) عبدالرحمن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے، انھوں نے فرمایا: اس خبیث کو دیکھو، بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور جب وہ تمہارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو ادھر ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

[۲۰۰۰] ۳۸- (...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا مُسْنِمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيَّنَّا النَّبِيَّ ﷺ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ: وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا﴾.

[۲۰۰۱] ۳۹- (۸۶۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: أَنْظَرُوا إِلَيَّ هَذَا الْخَبِيثُ يَخْطُبُ قَاعِدًا، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا﴾

يَجْزِيهِ أَوْ لَمْ يَأْتُوا أَنْفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوا قَائِمًا ۝

(المعجم ۱۲) - (بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ۱۷۷)

باب: 12- جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید

[2002] عَکَمُ بْنُ مِیْنَاءُ نے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے منبر کی لکڑیوں پر (کھڑے ہوئے) فرما رہے تھے: ”لوگوں کے گرد ہر صورت جمعہ چھوڑ دینے سے باز آ جائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔“

[۲۰۰۲] ۴۰- (۸۶۵) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي أَخَاهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِیْنَاءٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلَى أَعْوَادٍ مِنْبَرِهِ: «لَيَنْتَوِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ».

(المعجم ۱۳) - (بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ) (التحفة ۱۷۸)

باب: 13- نماز جمعہ اور خطبے میں تخفیف

[2003] ابواحوص نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ کی نماز (طوالت میں) متوسط ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی متوسط ہوتا تھا۔

[۲۰۰۳] ۴۱- (۸۶۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَصْلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

[2004] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زکریا نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نمازیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا تو آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی

[۲۰۰۴] ۴۲- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَصْلِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا،

وَحُطْبَتُهُ قَصْدًا .

اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَّا عَنْ سِمَاكِ .

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں (زکریا نے کہا: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ "مجھے سماک بن حرب نے حدیث بیان کی" کے بجائے) "زکریا نے سماک سے روایت کی" کے الفاظ ہیں۔

[2005] عبد الوہاب بن عبد المجید (ثقفی) نے جعفر (صادق) بن محمد (باقر) سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ایسا لگتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈر رہے ہیں، فرما رہے ہیں کہ وہ (لشکر) صبح یا شام (تک) تمھیں آلے گا اور فرماتے: "میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔" اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھاتے اور فرماتے: "(حمد و صلاۃ) کے بعد، بلاشبہ بہترین حدیث (کلام) اللہ کی کتاب ہے اور زندگی کا بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ زندگی ہے اور (دین میں) بدترین کام وہ ہیں جو خود نکالے گئے ہوں اور ہر نیا نکالا ہوا کام گمراہی ہے۔" پھر فرماتے: "میں ہر مومن کے ساتھ خود اس کی نسبت زیادہ محبت اور شفقت رکھنے والا ہوں۔ جو کوئی (مومن اپنے بعد) مال چھوڑ گیا تو وہ اس کے اہل و عیال (وارثوں) کا ہے اور جو مومن قرض یا بے سہارا اہل و عیال چھوڑ گیا تو (اس قرض کو) میری طرف لوٹایا جائے (اور اس کے کنبے کی پرورش) میرے ذمے ہے۔"

[2006] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ کا خطبہ اس طرح ہوتا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ

[2005] ۴۳- (۸۶۷) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَحَكُمْ مَسَاكُمُ! وَيَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرَأُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَيَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»، ثُمَّ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَا هِلَةَ، وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَلَيْتِي وَعَلَيَّ».

[2006] ۴۴- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَتْ

کی حمد و ثناء بیان کرتے، پھر اس کے بعد آپ (اپنی بات) ارشاد فرماتے اور آپ کی آواز بہت بلند ہوتی..... پھر اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

[2007] سفیان نے جعفر سے، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو (اس طرح) خطبہ دیتے، پہلے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرتے، پھر فرماتے: ”جسے اللہ سیدھی راہ پر چلائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ سیدھی راہ سے ہٹا دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور بہترین بات (حدیث) اللہ کی کتاب ہے.....“ آگے (عبدالوہاب بن عبدالمجید) ثقفی کی حدیث (2005) کے مانند ہے۔

[2008] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رضاد مکہ آیا، وہ (قبیلہ) ازد شعوۃ سے تھا اور آسیب کا دم کیا کرتا تھا (جسے لوگ رتج کہتے تھے، یعنی ایسی ہوا جو نظر نہیں آتی، اثر کرتی ہے۔) اس نے مکہ کے بے وقوفوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد ﷺ کو جنون ہو گیا ہے (نعوذ باللہ۔) اس نے کہا: اگر میں اس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھوں شفا بخش دے۔ کہا: وہ آپ سے ملا اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ! میں اس نظر نہ آنے والی بیماری (رتج) کو زائل کرنے کے لیے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفا بخشتا ہے تو آپ کیا چاہتے ہیں (کہ میں دم کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے (جواب میں) کہا: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَا بَعْدُ» ”یقیناً تمام حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد

خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَحْمَدُ اللَّهُ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِنْشَاءِ ذَلِكَ، وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ، ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

[2007] ۴۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ، يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: «مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ»، ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

[2008] ۴۶- (۸۶۸) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى وَهُوَ أَبُو هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ، وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَعْوَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفْهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ، وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ

کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، جس کو اللہ سیدھی راہ پر چلائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے، اسے کوئی راہ راست پر نہیں لاسکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی اکیلا (معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے، اس کے بعد! کہا: وہ بول اٹھا: اپنے یہ کلمات مجھے دوبارہ سنائیں۔ رسول اللہ (ﷺ) نے تین مرتبہ یہ کلمات اس کے سامنے دہرائے۔ اس پر اس نے کہا: میں نے کاهنوں، جادوگروں اور شاعروں (سب) کے قول سنے ہیں، میں نے آپ کے ان کلمات جیسا کوئی کلمہ (کبھی) نہیں سنا، یہ تو بحر (بلاغت) کی تہ تک پہنچ گئے ہیں اور کہنے لگا: ہاتھ بڑھائیے! میں آپ کے ساتھ اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔ کہا: تو اس نے آپ کی بیعت کر لی۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ”اور تیری (طرف سے تیری) قوم (کے اسلام) پر بھی (تیری بیعت لیتا ہوں۔)“ اس نے کہا: اپنی قوم (کے اسلام) پر بھی (بیعت کرتا ہوں۔) اس کے بعد آپ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا، وہ ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو امیر لشکر نے لشکر سے پوچھا: کیا تم نے ان لوگوں سے کوئی چیز لی ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے۔ اس نے کہا: اسے واپس کر دو کیونکہ یہ (کوئی اور نہیں بلکہ) ضما دینے کی قوم ہے۔

يُضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ قَالَ: فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغَنَّا عُوسَ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ يَدَكَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَى قَوْمِكَ» قَالَ: وَعَلَى قَوْمِي. قَالَ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَنِيحِ: هَلْ أَصَبْتُمْ مَنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَصَبْتُ مِنْهُمْ مُّطَهَّرَةً فَقَالَ: رُدُّوهَا، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ ضِمَادٌ.

[2009] ابوداؤد نے کہا: ہمارے سامنے حضرت عمار رضی اللہ عنہ

نے خطبہ دیا۔ انتہائی مختصر اور انتہائی بلیغ (بات کی)، جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: ابو یقظان! آپ نے انتہائی پڑتا شیر اور انتہائی مختصر خطبہ دیا ہے، کاش! آپ سانس کچھ لمبی کر لیتے (زیادہ دیر بات کر لیتے۔) انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”انسان کی نماز کا

[۲۰۰۹] ۴۷- (۸۶۹) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ

يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبَجَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ، فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

طویل ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی سمجھداری کی علامت ہے، اس لیے نماز لمبی کرو اور خطبہ چھوٹا دو، اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی بیان جادو (کی طرح) ہوتا ہے۔“

[2010] ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن رُفیع سے، انھوں نے تمیم بن طرفہ سے اور انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے خطبہ دیا اور (اس میں) کہا: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اس نے رشد و ہدایت پالی اور جو ان دونوں کی نافرمانی کرتا ہے وہ بھٹک گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو برا خطیب ہے، (فقرے کے پہلے حصے کی طرح) یوں کہو، جس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (وہ گمراہ ہوا۔)“

ابن نمیر کی روایت میں عَوِيّ (واو کے نیچے زیر) ہے۔

فائدہ: خطیب کے فقرے سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اگر دونوں (اللہ اور رسول اللہ ﷺ) کی نافرمانی کرے تو گمراہ ہوگا۔ کسی ایک کی نافرمانی سے گمراہ نہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو اصلاح کی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو قرآن کو ماننے اور حدیث کے انکار کی بات کرے وہ بھی گمراہ ہے۔

[2011] صفوان کے والد حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ منبر پر پڑھ رہے تھے: ﴿وَنَادُوا يٰمَلِكُ﴾ ”اور وہ پکاریں گے: اے مالک!“ (الزخرف 43: 77)

[2012] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، انھوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن (بن سعد بن زرارہ انصاریہ) سے، انھوں نے (ماں کی طرف سے) اپنی بہن سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سورہ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾

ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقَصْرَ خُطْبَتِهِ، مَبْنِيَّةٌ مِّنْ فَهْمِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا».

[۲۰۱۰] ۴۸- (۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ».

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَقَدْ غَوِيَ.

[۲۰۱۱] ۴۹- (۸۷۱) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَغْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمُنْبَرِ: «وَنَادُوا يَا مَلِكُ!»

[۲۰۱۲] ۵۰- (۸۷۲) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ

جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی۔ آپ اسے ہر جمعے منبر پر پڑھ کر سنایا (اور سمجھایا) کرتے تھے۔

[2013] یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے اپنی بہن سے جو عمر میں ان سے بڑی تھیں، روایت کی..... سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند۔

[2014] عبد اللہ بن محمد بن معن نے حارث بن نعمان کی بیٹی (ام ہشام) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سورۃ ق (کسی اور سے نہیں براہ راست) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی، آپ ہر جمعے میں اسے پڑھ کر خطاب فرماتے تھے۔ انھوں نے کہا: ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تندور ایک ہی تھا۔

[2015] یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ نے ام ہشام بنت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تندور دو یا ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ ایک ہی رہا اور میں نے سورۃ ق وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ (کسی اور سے نہیں بلکہ) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی، آپ ہر جمعے کے دن جب لوگوں کو خطبہ دیتے تو اسے منبر پر پڑھتے تھے۔

[2016] عبد اللہ بن ادريس نے حصین سے اور انھوں

أُخْبِتْ لَعْمَرَةَ قَالَتْ: أَخَذْتُ ﴿قَ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ﴾ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ، فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

[۲۰۱۳] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُخْبِتْ لَعْمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا، بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[۲۰۱۴] ۵۱- (۸۷۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ بِنْتِ لَحَارِثَةَ بْنِ الثُّعْمَانِ قَالَتْ: مَا حَفِظْتُ ﴿قَ﴾ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، قَالَتْ: وَكَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا.

[۲۰۱۵] ۵۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ الثُّعْمَانِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا، سَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ، وَمَا أَخَذْتُ ﴿قَ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ﴾ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقْرَأُهَا كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، إِذَا خَطَبَ النَّاسَ.

[۲۰۱۶] ۵۳- (۸۷۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

نے حضرت عمارہ بن رؤیہ (ثقفی) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: انھوں نے بشر بن مروان (بن حکم، عامل مدینہ) کو منبر پر (تقریر کے دوران) دونوں ہاتھ بلند کرتے دیکھا تو کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو بگاڑے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے، اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔

[2017] ابو عوانہ نے حصین بن عبد الرحمن سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے جمعے کے دن بشر بن مروان کو دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو اس پر عمارہ بن رؤیہ رضی اللہ عنہ نے کہا:..... اس کے بعد اس (مذکورہ بالا روایت) کے ہم معنی روایت بیان کی۔

باب: 14- جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت تحیۃ المسجد پڑھنا

[2018] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس اثنا میں جب جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے ایک آدمی (مسجد میں) آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”اے فلاں (نام لیا) کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اٹھو اور نماز پڑھو۔“

[2019] ایوب نے عمرو (بن دینار) سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حماد کی طرح روایت کی، اور انھوں (ایوب) نے بھی اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں کیا (البتہ اگلی روایت میں سفیان نے کیا ہے۔)

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ: رَأَى بَشَرَ ابْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمُنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ: فَتَحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ.

[2017] (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: رَأَيْتُ بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ، فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(المعجم ١٤) - (بَابُ التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ) (التحفة ١٧٩)

[2018] ٥٤- (٨٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَصَلَّيْتَ؟ يَا فُلَانُ!» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَمَ فَارَكَمَ».

[2019] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبِغْضُوبِ الدَّوْرَقِيِّ عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، كَمَا قَالَ حَمَادٌ: وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ.

[2020] قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن ابراہیم میں سے قتیبہ نے کہا: ہمیں حدیث سنائی اور اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی سفیان نے عمرو سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے پوچھا: ”کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اٹھو اور دو رکعتیں پڑھ لو۔“ قتیبہ کی حدیث میں (فَصَلَ الرَّكَعَتَيْنِ کے بجائے) صَلَّ رَكَعَتَيْنِ (دو رکعتیں پڑھو) ہے۔

[2021] ابن جریر نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی آیا جبکہ نبی اکرم ﷺ منبر پر تھے، جمعے کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پڑھ لو۔“

[2022] شعبہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبے میں فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن آئے جبکہ امام (گھر سے) نکل (کر) آچکا ہے تو وہ دو رکعت پڑھ لے۔“

[2023] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعے کے دن آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے تو سلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ”کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟“ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اٹھو اور دو رکعتیں پڑھو۔“

[۲۰۲۰] ۵۵- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «أَصَلَّيْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ الرَّكَعَتَيْنِ»، وَفِي رِوَايَةٍ قُتَيْبَةَ قَالَ: «صَلَّ رَكَعَتَيْنِ».

[۲۰۲۱] ۵۶- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ: «أَرَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، فَقَالَ: «إِزْكُفْ».

[۲۰۲۲] ۵۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ، فَلْيَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ».

[۲۰۲۳] ۵۸- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: «جَاءَ سَلِيكُ الْغُطَفَانِيِّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَعَدَ سَلِيكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

«أَرْكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَمَ فَاَرْكَعَهُمَا».

[2024] ابوسفیان (طلحہ بن نافع واسطی) نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: سَلِّكَ غُطْفَانِي ۖ جَمْعُ کے دن (اس وقت) آئے جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ بیٹھ گئے۔ آپ نے ان سے کہا: ”اے سلک! اٹھ کر دو رکعتیں پڑھو اور ان میں اختصار برتو۔“ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اختصار کرے۔“

[2024] ۵۹- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: «جَاءَ سَلِيكَ الْغُطْفَانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: «يَا سَلِيكَ! فَمَ فَاَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزَ فِيهِمَا»، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزَ فِيهِمَا».

باب: 15- خطبے کے دوران میں (امام کی طرف سے) سکھانے کے لیے بات کرنا

(المعجم ۱۵) - (بَابُ حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ۱۸۰)

[2025] حضرت ابورفاعہ (تمیم بن أسید عدوی رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس (اس وقت) پہنچا جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک پر دیسی آدمی ہے، اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے، اے معلوم نہیں ہے کہ اس کا دین کیا ہے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑا، یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ گئے۔ ایک کرسی لائی گئی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے، کہا: تو رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ سکھایا تھا اس میں سے مجھے سکھانے لگے، پھر اپنے خطبے کے لیے بڑھے اور اس کا آخری حصہ مکمل فرمایا۔

[2025] ۶۰- (۸۷۶) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ: قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ، جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لَا يَذَرِي مَا دِينُهُ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ، حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا.

(المعجم ۱۶) - (بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ
الْجُمُعَةِ) (التحفة ۱۸۱)

باب: 16- نماز جمعہ میں کون سی سورتیں
پڑھی جائیں؟

[2026] سلیمان جو بلال (تیمی) کے بیٹے ہیں، انھوں نے
جعفر (صادق) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے
ابورافع (مولیٰ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے عبید اللہ) سے روایت
کی، انھوں نے کہا: مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ
میں اپنا جانشین مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور (پہلی رکعت میں) سورہ جمعہ
پڑھنے کے بعد دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ﴾
پڑھی اور کہا: جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہوئے
تو میں ان کے پاس جا پہنچا اور ان سے کہا: آپ نے وہ دو
سورتیں پڑھی ہیں جو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا
کرتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ
کو جمعہ کے دن یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

[2027] حاتم بن اسماعیل اور عبدالعزیز دراوردی دونوں
نے (اپنی اپنی سند کے ساتھ) جعفر سے روایت کی، انھوں
نے اپنے والد سے اور انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع
سے روایت کی، انھوں نے کہا: مروان رضی اللہ عنہ نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قائم مقام گورنر بنایا..... آگے اسی کے مانند
ہے، سوائے اس کے کہ حاتم کی روایت (ان الفاظ) میں
ہے: انھوں نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری
رکعت میں ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ﴾۔

عبدالعزیز کی روایت سلیمان بن بلال کی (سابقہ)
روایت کی طرح ہے۔

[2028] جریر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے

[۲۰۲۶] ۶۱- (۸۷۷) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ
عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ:
اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ
إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،
فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ،
﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ﴾ قَالَ: فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ
كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ،
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ
بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

[۲۰۲۷] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي، كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ:
اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي
رِوَايَةِ حَاتِمٍ: فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، فِي السَّجْدَةِ
الْأُولَى، وَفِي الْآخِرَةِ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ﴾.
وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ
بِلَالٍ.

[۲۰۲۸] ۶۲- (۸۷۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

اپنے والد سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حبیب بن سالم سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے۔

کہا: اور اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ یہی دو سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

[2029] ابوعوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منشر سے اسی سند کے ساتھ (اسی کے مانند) روایت کی۔

[2030] عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعے کے دن سورہ جمعہ کے علاوہ (اور) کون سی سورت پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

باب: 17- جمعے کے دن (فجر کی نماز میں) کون سی سورت پڑھی جائے؟

[2031] عبیدہ بن سلیمان نے سفیان سے روایت کی، انھوں نے مخول بن راشد سے، انھوں نے مسلم البطين سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن فجر کی نماز میں ﴿الْمَ تَنْزِيلُ﴾ اسجدہ اور ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنْ الدَّهْرِ﴾ پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ جمعے کی نماز میں

يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ، بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ.

[2029] (...) وَحَدَّثَنَا هُثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2030] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: يَسْأَلُهُ: أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

(المعجم ١٧) - (بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٨٢)

[2031] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الْمَ تَنْزِيلُ﴾ السَّجْدَةُ وَ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ

سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے تھے۔

[2032] عبد اللہ بن نمیر اور کعبہ دونوں نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[2033] شعبہ نے مخول سے اسی سند کے ساتھ دونوں نمازوں کے بارے میں اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی جس طرح سفیان نے (اپنی روایت میں) کہا۔

[2034] سفیان نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبد الرحمن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ جمعے کے دن فجر کی نماز میں ﴿الْقَدْ تَنْزِيلُ﴾ اور ﴿هَلْ آتَى﴾ پڑھتے تھے۔

[2035] ابراہیم بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے، انھوں نے عبد الرحمن اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں ﴿الْقَدْ تَنْزِيلُ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾ پڑھتے تھے۔

باب: 18- جمعے کے بعد کی نماز

[2036] خالد بن عبد اللہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

مِنَ الدَّهْرِ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ، فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

[۲۰۳۲] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[۲۰۳۳] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتَابَهُمَا، كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

[۲۰۳۴] ۶۵- (۸۸۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الْقَدْ تَنْزِيلُ﴾ وَ﴿هَلْ آتَى﴾.

[۲۰۳۵] ۶۶- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ﴿الْقَدْ تَنْزِيلُ﴾، فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾.

(المعجم ۱۸) - (بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ)
(التحفة ۱۸۳)

[۲۰۳۶] ۶۷- (۸۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ،

سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔“

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا».

[2037] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو الناقد نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن ادریس نے سہیل سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جمعے کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو“ عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ابن ادریس نے کہا کہ سہیل نے کہا: اگر تمہیں کسی چیز کی وجہ سے جلدی ہو تو دو رکعتیں مسجد میں پڑھ لو اور دو رکعتیں واپس جا کر (گھر میں) پڑھ لو۔

[۲۰۳۷] ۶۸- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا» - زَادَ عَمْرُو فِي رَوَايَتِهِ، قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: قَالَ سُهَيْلٌ: فَإِنْ عَجَلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ.

[2038] جریر اور سفیان نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص جمعے کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے۔“ جریر کی حدیث میں مِنْكُمْ (تم میں سے) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[۲۰۳۸] ۶۹- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا». وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ «مِنْكُمْ».

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے بعد کی نماز نفل ہے۔ آپ ﷺ کے الفاظ: ”جو کوئی پڑھے چار پڑھے“ سے پتہ چلتا ہے کہ چار نفل ہیں۔ دو دو کر کے پڑھے یا ایک ساتھ۔ اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ جمعہ کے بعد کے نوافل گھر میں پڑھتے تھے، یہ افضل ہے اور یہ بھی کہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دو رکعتیں مکہ مکرمہ میں، چار افضل ہیں۔ بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ مسجد میں پڑھنے والا چار پڑھے اور گھر پر پڑھنے والا دو۔

[2039] لیث نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب وہ جمعہ پڑھ لیتے تو واپس جاتے اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے، پھر انھوں نے (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

[۲۰۳۹] ۷۰- (۸۸۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ، إِذَا صَلَّى

الْجُمُعَةِ، انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ،
ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

[۲۰۴۰] ۷۱- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ
حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. قَالَ
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَطْنَنِي قَرَأْتُ، فَيُصَلِّي أَوْ
أَلْبَنَ.

[2040] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک پر
(حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول
اللہ ﷺ کی نفل نماز کو بیان کیا اور کہا کہ آپ جمعے کے بعد
کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے
پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا:
میرا خیال ہے کہ میں نے (امام مالک کے سامنے) فیصلی
پڑھا تھا یا یقین ہے (کہ یہی پڑھا تھا۔)

[2041] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے بعد دو
رکعتیں پڑھتے تھے۔

[۲۰۴۱] ۷۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ
زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ.

[2042] غندر نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں
نے کہا: مجھے عمر بن عطاء بن ابی خوار نے بتایا کہ نافع بن جبر
نے انھیں نمر کے بھانجے سائب کے پاس بھیجا ان سے اس
چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ سائب نے کہا: ہاں، میں نے
مقصودہ (مسجد کے حجرے) میں ان کے ساتھ جمعہ پڑھا تھا
اور جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور
نماز پڑھی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور
کہا: جو کام تم نے کیا ہے آئندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو
اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملانا یہاں تک کہ گفتگو کر لویا
اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس
بات کا حکم دیا تھا کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں حتیٰ

[۲۰۴۲] ۷۳- (۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:
أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّ
نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ، ابْنِ أُخْتِ
نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي
الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي
الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي،
فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ
لِمَا فَعَلْتُ، إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا
بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ: أَنْ لَا نُوصِلَ صَلَاةَ بِصَلَاةٍ
حَتَّى تَكَلِّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

کہ ہم گفتگو کر لیں یا (اس جگہ سے) نکل جائیں۔

[2043] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے عمر بن عطاء نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید کے پاس بھیجا..... آگے سابقہ حدیث کے مانند بیان کیا۔ مگر (اس روایت میں) یہ ہے کہ سائب نے کہا: جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ انھوں نے (سلام پھیرا کہا) امام کا ذکر نہیں کیا۔

[۲۰۴۳] (...) وَحَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ؛ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامَ.

☆ فائدہ: فرائض سے سلام پھیرتے ہی فوراً اسی جگہ کھڑے ہو کر نوافل وغیرہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ دوسری نماز واضح طور پر فرائض سے الگ ہونی چاہیے۔ اگر گھر جا کے پڑھی جائے یا جگہ بدل کر پڑھی جائے یا کسی سے بات کرنے کے بعد پڑھی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ فرائض سے الگ دوسری نماز ہے۔



قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ
وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ:

«مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟»

قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكَم بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا:

يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ»

”رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے۔“ آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ دو دن کیا ہیں؟“ انھوں نے کہا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں: اضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن۔“ (سنن أبی داود، حدیث: 1134)

کتاب العیدین کا تعارف

عیدین اسلامی تہوار ہیں۔ ایک تہوار اس مہینے کے روزے اور رات کی نماز کی تکمیل کے بعد ہوتا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اور نزولِ قرآن کا آغاز ہوا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا سب سے اہم اور بڑا واقعہ ہے۔ انسانی تاریخ کے نئے اور روشن دور کا آغاز ہے جس میں انسانیت کو اللہ کی رہنمائی مکمل ترین صورت میں نصیب ہوئی۔ دوسری عید ملت اسلامیہ کے مؤسس و بانی اور شرک کے اندھیروں میں انسانوں کے لیے توحید کی شمع جلانے والی انتہائی نمایاں ہستی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے روئے زمین پر اللہ کا گھر تعمیر کیا۔ اس کو آباد کیا اور صرف اللہ کی رضا کے لیے اپنی بیوی اور اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی قربان کرنے کے تمام مراحل سے گزر گئے۔ یہ بھی انسانی تاریخ کا بہت بڑا واقعہ ہے۔ اس کی یاد منانے کے لیے استطاعت رکھنے والے حج پر جاتے ہیں اور باقی تمام مسلمان عید الاضحیٰ (قربانی کی عید) مناتے ہیں۔

دوسری اقوام کے تہواروں کی طرح ان تہواروں کو محض موج میلے میں مست ہو کر یا حدود و قیود سے آزاد ہو کر اوہم مچا کر نہیں منایا جاتا۔ یہ دونوں ایسے دن ہیں جن میں اللہ کی طرف سے انسانوں کو بہت بڑے انعامات سے نوازا گیا تھا، اس لیے عیدین میں نمایاں ترین کام اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے بہت بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر نماز ادا کرنا، خطبہ سننا اور اللہ کی رضا کے لیے ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہیں۔ ان دونوں دنوں کے نماز کے اوقات، مقام، طریقہ ادائیگی اور اس دن کے خطبے کو دوسرے دنوں کی ایسی ہی عبادات سے نمایاں طور پر ممتاز رکھا گیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب العیدین میں اس ترتیب سے احادیث ذکر کی ہیں کہ سب سے پہلے اس دن کی نماز اور خطبے کی ترتیب کا ذکر ہے، پھر اذان و اقامت کے بغیر نماز، خطبے میں لوگوں کو اہم ترین امور پر توجہ دلانے، خواتین کو اس میں بھرپور شرکت کی تلقین، ان کی بعض عادات کی اصلاح اور زیادہ سے زیادہ صدقے کی نصیحت کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں ان دونوں موقعوں پر ایسی تفریحات کے جواز کا ذکر ہے جو فضول خرچی، عامیانہ پن اور بے مقصدیت کے شواہب سے پاک ہیں۔

۸ - کتابِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین کے احکام و مسائل

دو عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

(المعجم ۰۰) - (بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ)
(التحفة ۱۸۳)

[2044] حسن بن مسلم نے طاؤس سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عید الفطر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حاضر ہوا ہوں، یہ سب خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے، پھر خطبہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ اللہ کے نبی ﷺ (بلند جگہ سے) نیچے آئے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کو دیکھ رہا ہوں، جب آپ اپنے ہاتھ سے مردوں کو بٹھا رہے تھے، پھر ان کے درمیان میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ عورتوں کے قریب تشریف لے آئے، اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے (قرآن کا یہ حصہ تلاوت) فرمایا: ”اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گی۔“ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے، پھر فرمایا: ”تم اس پر قائم ہو؟“ تو ایک عورت نے (جبکہ) آپ کو اس کے علاوہ ان میں سے اور کسی نے جواب نہیں دیا، کہا: ہاں، اے اللہ کے نبی!۔ اس وقت پتہ نہیں

[۲۰۴۴] ۱- (۸۸۴) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ - أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّي بِهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ: فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشْفُقُهُمْ، حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ [الممتحنة: ۱۲] فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: «أَنْتَنَّ عَلَى ذَلِكَ؟» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةً، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللَّهِ! - لَا يُدْرِي حِينَئِذٍ مَنْ هِيَ - قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ! فِدَى لُكْنِ أَبِي وَأُمِّي! فَجَعَلَنَ يُلْقِينَ

الْفَتْحِ وَالْخَوَاتِمِ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ . [انظر: ۲۰۵۷]

چل رہا تھا کہ وہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم صدقہ کرو۔“ اس پر بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، پھر کہنے لگے: لاؤ، تم سب پر میرے ماں باپ قربان ہوں! تو وہ اپنے بڑے بڑے چھلے اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

[2045] سفیان بن عیینہ نے کہا: ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں، آپ نے نماز عید خطبہ سے پہلے پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر آپ نے دیکھا کہ آپ نے عورتوں کو (اپنی بات) نہیں سنائی تو آپ ان کے پاس آئے اور ان کو یاد دہانی (تلقین) فرمائی اور انھیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، کوئی عورت (اس کپڑے میں) انگوٹھی پھینکتی تھی، (کوئی) حلقے دار زیور (چھلے، بالیاں، کڑے، کنگن) اور (کوئی) دوسری چیزیں ڈالتی تھی۔

[2046] حماد اور اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[2047] ابن جریر نے کہا: ہمیں عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، کہا: میں نے ان (جابر رضی اللہ عنہ) کو یہ کہتے سنا کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے، پھر نماز پڑھائی، چنانچہ آپ نے خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کی، پھر لوگوں کو خطاب فرمایا۔ جب نبی اکرم ﷺ (خطبہ سے) فارغ ہوئے تو (چبوترے سے) اتر کر عورتوں کے پاس آئے، انھیں تذکیر و نصیحت کی جبکہ آپ بلال رضی اللہ عنہ کے بازو کا سہارا لیے ہوئے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا

[۲۰۴۵] ۲- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَوَعظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، وَبِلَالٍ قَائِلٌ بِتَوْبِهِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُقْلِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

[۲۰۴۶] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[۲۰۴۷] ۳- (۸۸۵) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَصَلَّى، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ، وَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ

بَاسِطُ نَوْبُهُ، يُلْقِينَ النِّسَاءَ صَدَقَةً.

پھیلانے ہوئے تھے، عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔
(ابن جریج نے کہا:) میں نے عطاء سے پوچھا: فطر کے دن کا صدقہ (ڈال رہی تھیں؟) انھوں نے کہا: نہیں، اس وقت (نیا) صدقہ کر رہی تھیں، (کوئی) عورت چھلا ڈالتی تھی، (اسی طرح یکے بعد دیگرے) ڈال رہی تھیں اور ڈال رہی تھیں۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حَيْثُ ذُكِّرْنَ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَحَهَا، وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ.

میں نے عطاء سے (پھر) پوچھا: کیا اب بھی امام کے لیے لازم ہے کہ جب (مردوں کے خطبے سے) فارغ ہو تو عورتوں کو تلقین اور نصیحت کرے؟ انھوں نے کہا: ہاں، مجھے اپنی زندگی کی قسم! یہ ان پر (عائد شدہ) حق ہے، انھیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے؟

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَحَقُّ عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيَذْكُرُهُنَّ؟ قَالَ: إِي، لَعَمْرِي! إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟.

[2048] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا، آپ نے خطبے سے پہلے اذان اور تکبیر کے بغیر نماز سے ابتدا کی، پھر بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، اللہ کے تقوے کا حکم دیا، اس کی اطاعت پر ابھارا، لوگوں کو نصیحت کی اور انھیں (دین کی بنیادی باتوں کی) یاد دہانی کرائی، پھر چل پڑے حتیٰ کہ عورتوں کے پاس آ گئے (تو) انھیں وعظ و تلقین (تذکیر) کی اور فرمایا: ”صدقہ کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں۔“ تو عورتوں کے درمیان سے ایک بھلی، سیاحی مائل رخساروں والی عورت نے کھڑے ہو کر پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ آپ نے فرمایا: ”اس لیے کہ تم شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے رفیق زندگی کی ناشکری کرتی ہو۔“ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر وہ عورتیں اپنے زیورات سے صدقہ کرنے لگیں، وہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

[۲۰۴۸] ۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّفًا عَلَى بِلَالٍ، فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ، وَذَكَرَهُمْ، ثُمَّ مَضَى، حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ، فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ، فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ حَطْبُ جَهَنَّمَ» فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ، فَقَالَتْ: لِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لِأَنَّكُمْ تُكْثِرُونَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرُونَ الْعَشِيرَ» قَالَ: فَجَعَلَنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ، يُلْقِينَ فِي نَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَفْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ.

[2049] محمد بن رافع نے کہا: ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے خبر دی، ان دونوں نے کہا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ (ابن جریج نے کہا کہ) میں نے کچھ عرصے بعد اس کے بارے میں عطاء سے پھر پوچھا تو انھوں نے مجھے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ عید الفطر کے دن اذان نہیں ہے نہ اس وقت جب امام نکلے اور نہ نکلنے کے بعد، نہ اقامت ہے نہ اعلان اور نہ کوئی اور چیز، اس دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

[۲۰۴۹] ۵- (۸۸۶) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ؛ قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى، ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ؟ فَأَخْبَرَنِي قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ؛ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ، وَلَا إِقَامَةً، وَلَا نِدَاءً، وَلَا شَيْءَ، لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً.

[2050] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، مجھے عطاء نے خبر دی کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے آغاز ہی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ عید الفطر کے دن نماز (عید) کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی، لہذا آپ اس کے لیے اذان نہ کہلوائیں۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس دن اذان نہ کہلوائی، اور اس کے ساتھ یہ پیغام بھی بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہے اور (عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں) ایسے ہی کیا جاتا تھا۔ (عطاء نے) کہا: تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز خطبے سے پہلے پڑھائی۔

[۲۰۵۰] ۶- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا يُبْعَثُ لَهُ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَلَا تُؤَذَّنُ لَهَا، قَالَ: فَلَمْ يُؤَذَّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ: إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ. قَالَ: فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[2051] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو دفعہ نہیں (کئی مرتبہ) اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے۔

[۲۰۵۱] ۷- (۸۸۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ، غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، بغيرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

[2052] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔

[۲۰۵۲] ۸- (۸۸۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[2053] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن تشریف لاتے تو نماز سے آغاز فرماتے اور جب اپنی نماز پڑھ لیتے اور سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے، لوگوں کی طرف رخ فرماتے جبکہ لوگ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں بیٹھے ہوتے۔ اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو اس کا لوگوں کے سامنے ذکر فرماتے اور اگر آپ کو اس کے سوا کوئی اور ضرورت ہوتی تو انہیں اس کا حکم دیتے اور فرمایا کرتے: ”صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔“ زیادہ صدقہ عورتیں دیا کرتی تھیں، پھر آپ واپس ہو جاتے اور یہی معمول چلتا رہا حتیٰ کہ مردان بن حکم کا دور آ گیا، میں اس کے ساتھ، ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نکلتا حتیٰ کہ ہم عید گاہ میں پہنچ گئے تو دیکھا کہ کثیر بن صلت نے وہاں مٹی (کے گارے) اور اینٹوں سے منبر بنایا ہوا تھا۔ تو اچانک مردان کا ہاتھ مجھ سے کھینچا تانی کرنے لگا، جیسے وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا ہو اور میں اسے نماز کی طرف کھینچ رہا ہوں۔ جب میں نے اس کی طرف سے یہ بات دیکھی تو میں نے کہا: نماز سے آغاز (کا مسنون طریقہ) کہاں ہے؟ اس نے کہا: اے ابوسعید! نہیں، جو آپ جانتے ہیں اسے ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو میں جانتا ہوں تم لوگ اس سے بہتر طریقہ نہیں لا سکتے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ کہا، پھر چل دیے۔

[۲۰۵۳] ۹- (۸۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أُيُوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ، فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّم، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ، ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بغيرِ ذَلِكَ، أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا» وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى، فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مَنِيرًا مِّنْ طِينٍ وَلَبِنٍ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدُهُ، كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمَنِيرِ، وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ: أَيْنَ الْإِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا، يَا أَبَا سَعِيدٍ! قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ، قُلْتُ: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِّمَّا أَعْلَمُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(المعجم ۱) - (بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى، وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارَقَاتِ لِلرِّجَالِ) (التحفة ۱۸۵)

باب: ۱- عیدین میں عورتوں کے عید گاہ کی طرف جانے اور مردوں سے الگ ہو کر خطبے میں حاضر ہونے کا جواز

[2054] محمد (بن سیرین) نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: آپ نے ہمیں حکم دیا۔ ان کی مراد نبی کریم ﷺ سے تھی۔ کہ ہم عیدین میں بالغہ اور پردہ نشیں عورتوں کو لے جایا کریں اور آپ نے حیض والی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ہٹ کر بیٹھیں۔

[۲۰۵۴] ۱۰- (۸۹۰) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا - نَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - أَنْ نُخْرَجَ فِي الْعِيدَيْنِ، الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَأَمَرَ الْحَيْضَ أَنْ يَغْتَرِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ.

[2055] عاصم احول نے حصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ”ہمیں عیدین میں نکلنے کا حکم دیا جاتا تھا، پردہ نشیں اور دوشیزہ کو بھی۔“ انھوں نے کہا: حیض والی عورتیں بھی نکلیں گی اور لوگوں کے پیچھے رہیں گی اور لوگوں کے ساتھ تکبیر کہیں گی۔

[۲۰۵۵] ۱۱- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ، وَالْمُخَبَّأَةِ وَالْبِكْرِ قَالَتْ: الْحَيْضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ.

[2056] ہشام نے حصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عورتوں کو باہر نکالیں، دوشیزہ، حائضہ اور پردہ نشیں عورتوں کو، لیکن حائضہ نماز سے دور رہیں۔ وہ خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا: ”اس کی (کوئی مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر کا ایک حصہ پہنا دے۔“

[۲۰۵۶] ۱۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَنْ نُخْرَجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، الْعَوَاتِقَ وَالْحَيْضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَغْتَرِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِيْحَدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: «لِتَلْبِسَهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا».

(المعجم ۲) - (بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ، قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا، فِي الْمُصَلَّى) (التحفة ۱۸۶)

باب: ۲- عید گاہ میں عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنا

[۲۰۵۷] ۱۳- (۸۸۴) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا. (راجع: ۲۰۴۴)

[2057] معاذ عنبری نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عدی سے روایت کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن باہر نکلے اور دو رکعتیں پڑھائیں، اس سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر عورتوں کے پاس آئے جبکہ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے عورتوں کو صدقے کا حکم دیا تو کوئی عورت اپنی بالیاں (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالتی تھی اور کوئی اپنا (لوٹک وغیرہ کا خوشبودار) ہار ڈالتی تھی۔

[۲۰۵۸] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ عُذْرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[2058] محمد بن ادریس اور یس اور غندر دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس (مذکورہ بالا حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ۳) - (بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ) (التحفة ۱۸۷)

باب: ۳- عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

[۲۰۵۹] ۱۴- (۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِي: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ﴿أَفْتَرَبِ السَّاعَةَ وَأَشَقَّ الْقَمَرَ﴾.

[2059] مالک نے ضمیرہ بن سعید مازنی سے اور انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کون سی سورت قراءت فرماتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ ان دونوں میں سورہ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ اور سورہ ﴿أَفْتَرَبِ السَّاعَةَ وَأَشَقَّ الْقَمَرَ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

[2060] فَلَاحُ نے ضمیرہ بن سعید سے، انھوں نے عبد اللہ

بن عبد اللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت ابو واقد لیثیؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز میں کیا پڑھا؟ تو میں نے کہا: ﴿اِقْرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ اور ﴿قَالَ وَالْقُرْآنُ الْمَجِيدُ﴾۔

[۲۰۶۰] ۱۵- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي وَقِيدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ الْعِيدِ، فَقُلْتُ: بِ«اِقْرَبَتِ السَّاعَةُ» وَ«قَالَ وَالْقُرْآنُ الْمَجِيدُ».

فائدہ: حضرت ابو واقد سے حضرت عمرؓ نے تائید یا استدکار (یاد دہانی) کے لیے پوچھا۔ ان کے بقول پہلی رکعت میں رسول اللہ ﷺ سورۃ ق اور دوسری میں سورۃ القمر پڑھتے تھے۔ جبکہ ”کتاب الجمعہ“ میں حضرت نعمان بن بشیرؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جمعہ میں اور جمعہ کے دن عید ہوتی تو اس میں بھی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔ درست یہی ہے کہ آپ ﷺ عید کی نماز میں کبھی سورۃ ق اور سورۃ القمر پڑھتے اور کبھی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔

باب: 4- عید کے دنوں میں ایسے کھیل کی اجازت ہے جس میں گناہ نہ ہو

(المعجم ۴) - (بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ اللَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ، فِي أَيَّامِ الْعِيدِ) (التحفة ۱۸۸)

[2061] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکرؓ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کی دو بچیاں تھیں اور انصار نے جنگ بُعَاث میں جو اشعار ایک دوسرے کے مقابلے میں کہے تھے، انھیں گاری تھیں۔ کہا: وہ کوئی گانے والیاں نہ تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے (انھیں دیکھ کر) کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطان کی آواز (بلند ہو رہی) ہے؟ اور یہ عید کے دن ہوا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر! ہر قوم کے لیے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔“

[۲۰۶۱] ۱۶- (۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُعَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَيْمُزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهَذَا عِيدُنَا».

[2062] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور اس میں ہے:

[۲۰۶۲] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ: جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ.

دو بچیاں دف سے کھیل رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں۔)

[2063] عمرو نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں عروہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی (انھوں نے کہا) کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ منیٰ کے ایام میں میرے پاس دو بچیاں گارہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ”ابوبکر! انھیں چھوڑیے کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔“ اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی اور وہ کھیل رہے تھے اور میں کم سن لڑکی تھی، ذرا اندازہ لگاؤ اس لڑکی کا شوق کس قدر ہوگا جو کھیل کی شوقین، نوعمر تھی (وہ کتنی دیکھ لے گی؟)

[۲۰۶۳] ۱۷- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مَنَى، تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسَجًى بِثَوْبِهِ، فَأَنْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ، وَقَالَ: «دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ». وَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرْنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ، وَأَنَا جَارِيَةٌ، فَاقْدِرُوا قَدَرَ الْجَارِيَةِ الْعَرَبِيَةِ الْحَدِيثَةِ السَّنِّ.

[2064] یونس نے ابن شہاب سے اور انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں اور حبشی اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل (مشقیں کر) رہے ہیں اور آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے ہیں تاکہ میں ان کے کرتب دیکھ سکوں، پھر آپ میری خاطر کھڑے رہے تھے حتیٰ کہ میں ہی ہوں جو واپس پلٹی، اندازہ کرو ایک نوعمر لڑکی کا شوق کس قدر ہوگا جو کھیل کی شوقین ہو (کتنی دیر تک کھڑی رہی ہوگی۔)

[۲۰۶۴] ۱۸- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحُرَابِهِمْ، فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَسْتُرْنِي بِرِدَائِهِ، لَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ، فَاقْدِرُوا قَدَرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السَّنِّ، حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ.

[2065] محمد بن عبدالرحمن نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (گھر میں) داخل ہوئے جبکہ میرے پاس دو بچیاں

[۲۰۶۵] ۱۹- (...) حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى - وَاللَّفْظُ لَهُرُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ:

جنگ بُعَاث کے اشعار بلند آواز سے سنا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ (دوسری سمت) پھیر لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں شیطان کی آواز؟ اس پر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”انھیں چھوڑیے۔“ جب ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی توجہ ہوئی تو میں نے ان کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ اور عید کا ایک دن تھا، کالے لوگ ڈھالوں اور بھالوں کے کرتب دکھا رہے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا آپ نے خود ہی فرمایا: ”دیکھنے کی خواہش رکھتی ہو؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا رخسار آپ کے رخسار پر (لگ رہا) تھا اور آپ فرما رہے تھے: ”اے اُرفدہ کے بیٹو! (اپنا مظاہرہ) جاری رکھو۔“ حتیٰ کہ جب میں اکتا گئی (تو) آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے کافی ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ”تو چلی جاؤ۔“

[2066] جریر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حبشی آکر عید کے دن مسجد میں ہتھیاروں کے ساتھ اچھل کود رہے تھے، (ہتھیاروں کا مظاہرہ کر رہے تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے اپنا سر آپ کے کندھے پر رکھا اور ان کا کھیل (کرتب) دیکھنے لگی (آپ ﷺ کھڑے رہے) یہاں تک کہ میں نے خود ہی ان کے کھیل کے نظارے سے واپسی اختیار کی۔

[2067] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور محمد بن بشر دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کی طرح) روایت کی اور انھوں نے فی المسجِد (مسجد میں) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

أَخْبَرَنَا عَمْرُو: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغْنِيَانِ بَغْنَاءَ بُعَاثٍ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَحَوْلَ وَجْهِهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «دَغْمُهُمَا» فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا فَخَرَجَتَا، وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالذَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِنَّمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَإِنَّمَا قَالَ: «تَشْتَهَيْنَ تَنْظُرِينَ؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ!» حَتَّى إِذَا مِلْتُ قَالَ: «حَسْبُكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَادْهَبِي».

[۲۰۶۶] ۲۰- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ جَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ حَبَشٌ يَزِفُّونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ، فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ، حَتَّى كُنْتُ أَنَا اللَّيْثِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ.

[۲۰۶۷] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَا:

[2068] عطاء نے بتایا کہ مجھے عبید بن عمیر نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے کھیلنے والوں کے بارے میں کہا: میں ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہوں۔ کہا: اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں دروازے پر کھڑی ہو کر آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان سے دیکھنے لگی اور وہ لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔

[۲۰۶۸] ۲۱- (...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - وَاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلْعَائِشِ بْنِ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَاهُمْ، قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ.

عطاء نے کہا: وہ ایرانی تھے یا حبشی۔ اور کہا: مجھے ابن عقیق، یعنی عبید بن عمیر نے بتایا کہ وہ حبشی تھے۔

قَالَ عَطَاءٌ: فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ، قَالَ: وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ: بَلْ حَبَشٌ.

[2069] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جبکہ حبشی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے بھالوں سے کھیل رہے تھے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے تاکہ وہ انھیں کنکریاں ماریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”عمر! انھیں چھوڑ دو۔“

[۲۰۶۹] ۲۲- (۸۹۳) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِجَابِهِمْ، إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَخْصِبُهُمْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعُهُمْ، يَا عُمَرُ!».



کتاب الاستسقاء کا تعارف

اللہ پر ایمان کی بنا پر انسان کو اس بات کا بھی یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ قادرِ مطلق ہے۔ ہر تکلیف اور دکھ کو صرف اور صرف اللہ ہی اپنی رحمت سے دور کر سکتا ہے۔ ہم جن اسباب کے عادی ہیں وہ موجود ہوں یا نہ ہوں، وہ ہماری ہر ضرورت پوری کرنے پر قادر ہے۔ اس بات کا بھی یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ جو سچی عبدیت (بندگی) اختیار کرے اور دل سے مانگے اللہ اسے مایوس نہیں کرتا۔

خشک سالی ہر جاندار کی زندگی کو خطرے میں ڈالتی ہے، ایسی کیفیت میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے بارش مانگنے کے لیے نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا جو طریقہ سکھایا، اس کتاب میں اس کی تفصیل ہے۔ یہ کتاب بھی کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کی نماز اور دعا عبدیت، اظہارِ تذلل، خشوع و خضوع اور عجز و انکسار کا بہترین نمونہ تھی، یہ نماز باقی تمام نمازوں سے مختلف بھی تھی۔ متعلقہ احادیث سے نہ صرف صلاۃ الاستسقاء کا طریقہ واضح ہو جاتا ہے بلکہ اللہ عز و جل نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کتنی جلدی اور کس رحمت و سخاوت سے قبول کی، اس کا تذکرہ انتہائی ایمان افزا ہے۔ اللہ کی رحمت اس طرح جوش میں آئی اور خشک سالی سے اجڑتی ہوئی آبادیوں اور صحراؤں پر اس فراوانی اور تسلسل سے بارش برسی کہ خود رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگنی پڑی کہ اب یہ بارش چھاڑو اور وادیوں پر برسے، انسانی آبادیوں، خصوصاً مدینہ سے براہِ راست بارش کا سلسلہ ہٹا دیا جائے۔

۹ - کتابِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

بارش طلب کرنے کی نماز

بارش طلب کرنے کی نماز

(المعجم ۱۰۰) - (بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ
الْإِسْتِسْقَاءِ) (التحفة ۱۸۹)

[2070] امام مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی، انھوں نے عباد بن تمیم سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) باہر نکل کر عید گاہ گئے، بارش مانگی اور جب آپ قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو پلٹا۔

[۲۰۷۰] ۱- (۸۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

[2071] سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انھوں نے عباد بن تمیم سے اور انھوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) نکل کر عید گاہ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی، آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا، اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

[۲۰۷۱] ۲- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى، فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

[2072] ابوبکر بن محمد بن عمرو نے بتایا کہ ان کو عباد بن تمیم نے خبر دی، ان کو حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے عید گاہ گئے اور جب آپ نے دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو قبلہ کی

[۲۰۷۲] ۳- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو؛ أَنَّ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ

طرف رخ کر لیا اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔

الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ يَسْتَسْقِي، وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ.

[2073] ابن شہاب نے کہا: مجھے عباد بن تمیم مازنی نے

خبر دی، انھوں نے اپنے چچا سے سنا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے تھے وہ کہہ رہے تھے: ایک دن رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے، اللہ سے دعا کرتے ہوئے اپنی پشت لوگوں کی طرف کی، منہ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر پلٹی، پھر دو رکعت نماز ادا کی۔

[۲۰۷۳] ۴- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَزْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ يَسْتَسْقِي، فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، يَدْعُو اللَّهَ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ.

باب: 1- استسقاء کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

(المعجم ۱) - (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالْدُّعَاءِ فِي
الِاسْتِسْقَاءِ) (التحفة ۱۹۰)

[2074] شعبہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

[۲۰۷۴] ۵- (۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[2075] حماد بن سلمہ نے ثابت سے اور انھوں نے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش مانگنے کے لیے دعا فرمائی تو اپنے ہاتھوں کی پشت کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

[۲۰۷۵] ۶- (۸۹۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى، فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ.

[2076] ابن ابی عدی اور عبد الاعلیٰ نے سعید (بن ابی

عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ استسقاء کے سوا کسی اور دعا کے لیے اپنے ہاتھ (اتنے زیادہ) بلند نہیں کرتے تھے

[۲۰۷۶] ۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي

یہاں تک کہ اس سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی، البتہ عبدالاعلیٰ نے (ٹمک کے ساتھ) کہا: یُرَى بَيَاضُ اِنْطِمْ اَوْ بَيَاضُ اِنْطِه (آپ کی بغل کی سفیدی یا دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیے لگتی۔)

[2077] یحییٰ بن سعید نے (سعید) بن ابی عروبہ سے اور انھوں نے قتادہ سے روایت کی کہ ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

باب 2- بارش طلب کرنے کی دعا

[2078] شریک بن ابی نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جمعہ کے روز ایک آدمی اس دروازے سے مسجد میں داخل ہوا جو دارالقضاء کی طرف تھا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو چکے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بارش عطا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیے، پھر کہا: ”اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش سے نواز دے۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم آسمان میں نہ کوئی گٹھا دیکھ رہے تھے اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر تھا نہ محلہ۔ پھر اس کے پیچھے سے ڈھال جیسی چھوٹی سی بدلی اٹھی، جب وہ آسمان کے وسط میں پہنچی تو پھیل گئی، پھر وہ برسی، اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ

الْاِسْتِسْقَاءِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ اِنْطِمْ، غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ: يُرَى بَيَاضُ اِنْطِه اَوْ بَيَاضُ اِنْطِمْ.

[۲۰۷۷] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(المعجم ۲) - (بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ)
(التحفة ۱۹۱)

[۲۰۷۸] ۸- (۸۹۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، مِّنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُعِثْنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ! أَعْثِنَا، اللَّهُمَّ! أَعْثِنَا، اللَّهُمَّ! أَعْثِنَا»، قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللَّهِ! مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا فَرَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ الثُّرَيْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ امْطَرَتْ قَالَ: فَلَا وَاللَّهِ! مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ

کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے آپ کی طرف رخ کر کے کہا: اے اللہ کے رسول! (بارش کی کثرت سے) مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے، پھر فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے ارد گرد (بارش برسا) ہم پر نہیں، اے اللہ! پہاڑیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں کے اندر (ندیوں میں) اور درخت اگنے کے مقامات پر (برسا)۔“ کہا: ”(فورا) بادل چھٹ گئے اور ہم (مسجد سے) نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے۔

شریک نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا وہ پہلے والا آدمی تھا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔

[2079] اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو خشک سالی نے آلیا۔ اسی اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن منبر پر لوگوں کے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک بدوی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوکے مرنے لگے..... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اور اس میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے ارد گرد (برسا)، ہمارے اوپر نہیں۔“ کہا: اور آپ اپنے ہاتھ سے جس طرف بھی اشارہ کرتے تھے اسی طرف سے بادل چھٹ جاتے تھے حتیٰ کہ میں نے مدینہ منورہ کو (زمین کے) خالی ٹکڑے کے مانند دیکھا اور وادی قناتہ ایک ماہ تک بہتی رہی اور کسی طرف سے بھی کوئی شخص نہیں آیا مگر اس نے موسلا دھار بارش کی خبر دی۔

سَبْتًا، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ! حَوْلْنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ! عَلَى الْأَكَامِ وَالظَّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ» قَالَ فَانْقَلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

قَالَ شَرِيكَ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَذْرِي.

[۲۰۷۹] ۹- (...). وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ، وَفِيهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ! حَوْلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا» قَالَ: فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ، حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْنَةِ، وَسَالَ وَادِي قَنَاطَةَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِءْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ.

[۲۰۸۰] ۱۰- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَحِطَّ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، وَسَاقَ الْحَدِيثُ، وَفِيهِ مِنْ رَوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى: فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا، وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، فَتَنْظَرُتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ.

[2080] عبدالاعلیٰ بن حماد اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے کہا: ہمیں معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ نے ثابت بنانی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے، (بات شروع کرنے والے بدو کے ساتھ دوسرے بھی شامل ہو گئے) وہ فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! بارش بند ہو گئی، درختوں (کے پتے سوکھ کر) سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے..... اور (آگے مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔ اس میں عبدالاعلیٰ کی روایت سے یہ (الفاظ) ہیں: مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور اس کے ارد گرد بارش برسانے لگے جبکہ مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا، میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک طرح کے تاج کے اندر (بارش سے محفوظ) تھا۔

[۲۰۸۱] ۱۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ نَحْوِهِ. وَزَادَ: فَأَلْفَ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ، وَمَكَّنَّا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تُهْمُهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ.

[2081] سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی اور یہ اضافہ کیا: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جوڑ دیا اور ہم اسی (حالت) میں رہے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ ایک قوی اور مضبوط آدمی کو بھی اس کا دل (بارش کی کثرت کی بنا پر) اس فکر میں مبتلا کر دیتا تھا کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچے۔

[۲۰۸۲] ۱۲- (...) وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ؛ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَافْتَضَّ الْحَدِيثُ - وَزَادَ: فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَرَّقُ كَأَنَّهُ الْمَلَأُ حِينَ

[2082] حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: جمعے کے دن ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ منبر پر تھے..... (آگے مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں نے بادل کو دیکھا وہ اس طرح چھٹ رہا تھا جیسے وہ ایک بڑی چادر ہو جب اسے لپیٹا جا رہا ہو۔

[2083] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا (سر اور کندھے کا) کپڑا کھول دیا حتیٰ کہ بارش آپ پر آنے لگی۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”کیونکہ وہ نئی نئی (سیدھی) اپنے رب عزوجل کی طرف سے آرہی ہے۔“

[۲۰۸۳] ۱۳- (۸۹۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: أَصَابَنَا وَتَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ: فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ، حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: «لِأَنَّهُ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

باب: 3- ہوا اور بادل دیکھ کر پناہ مانگنا اور بارش برسنے پر خوش ہونا

(المعجم ۳) - (بَابُ التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ) (التحفة ۱۹۲)

[2084] جعفر بن محمد نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آندھی یا بادل کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر اس کا اثر پہچانا جاسکتا تھا، آپ ﷺ (اضطراب کے عالم میں) کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، پھر جب بارش برسنے شروع ہو جاتی تو آپ اس سے خوش ہو جاتے اور وہ (پہلی کیفیت) آپ سے دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (ایک بار) آپ سے (اس کا سبب) پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”میں ڈر گیا کہ یہ عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلط کر دیا گیا ہو۔“ اور بارش کو دیکھ لیتے تو فرماتے: ”رحمت ہے۔“

[۲۰۸۴] ۱۴- (۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ، شَرِبَ، وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي»، وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ: «رَحْمَةٌ».

[2085] ابن جریج عطاء بن ابی رباح سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: جب تیز ہوا چلتی تو نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی

[۲۰۸۵] ۱۵- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو اس میں ہے اس کی اور جو کچھ اس کے ذریعے بھیجا گیا ہے اس کی خیر (کا طلبگار ہوں) اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب آسمان پر بادل گھر آتے تو آپ ﷺ کا رنگ بدل جاتا اور آپ (اضطراب کے عالم میں) کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر آتے، کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، اس کے بعد جب بارش برسے لگتی تو آپ سے (یہ کیفیت) دور ہو جاتی، مجھے اس کیفیت کا پتہ چل گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ”عائشہ! ہو سکتا ہے (یہ اسی طرح ہو) جیسے قوم عاد نے (بادلوں کو دیکھ کر) کہا تھا: ”جب انھوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح اپنی بستیوں کی طرف آتے دیکھا تو انھوں نے کہا: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔“

[2086] سلیمان بن یسار نے نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو کبھی پوری طرح ایسے ہنستا ہوا نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق مبارک کے اندر کا ابھرا ہوا حصہ دیکھ لوں، آپ صرف مسکرایا کرتے تھے، اور جب آپ بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرہ انور پر عیاں ہو جاتا تو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اے اللہ کے رسول! میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ جب وہ بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہو جاتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ اس (بادل) کو دیکھتے ہیں تو میں آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی محسوس کرتی ہوں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! مجھے اس بات سے کیا چیز امن دلا سکتی ہے کہ کہیں ان میں عذاب (نہ)

عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ» قَالَتْ: «وَإِذَا تَحَلَّلَتِ السَّمَاءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ، يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّطِيرٌ﴾» [الاحقاف: ۲۴]۔

[۲۰۸۶] ۱۶- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَجِيمًا ضَاحِكًا، حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا، عَرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَى النَّاسَ، إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ، فَرَحُوا، رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ، عَرَفْتَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ؟ قَالَتْ: فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ

ہو، ایک قوم آندھی کے عذاب کا شکار ہوئی تھی اور ایک قوم نے عذاب کو (دور سے) دیکھا تو کہا: ”یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔“

فِيهِ عَذَابٌ، قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرَّيْحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُّطَرًّا﴾.

باب: 4- صبا اور دبور (مشرقی اور مغربی ہوا)

(المعجم ۴) - (بَابُ: فِي رِيحِ الصَّبَا
وَالدُّبُورِ) (التحفة ۱۹۳)

[2087] مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”بادِ صبا (مشرقی سمت سے چلنے والی ہوا) سے میری مدد کی گئی ہے اور بادِ دبور (مغربی سمت سے چلنے والی ہوا) سے قومِ عاد کو ہلاک کیا گیا۔“

[۲۰۸۷] ۱۷- (۹۰۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكْتُ عَادٌ بِالدُّبُورِ».

[2088] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[۲۰۸۸] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.



« إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ
أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا
رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا
حَتَّى تَنْكَشِفَ »

”بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، پس جب تم ان دونوں کو (بے نور) دیکھو، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو، حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائیں۔“

کتاب الکسوف کا تعارف

سورج یا چاند کو گرہن لگنا انسانوں کے لیے غیر معمولی اور بہت بڑا واقعہ ہے۔ سورج اور چاند دن اور رات میں روشنی کا منبع ہیں۔ زمین پر رہنے والے تمام جانداروں، خصوصاً انسانوں کا جسمانی نظام اس طرح بنا ہوا ہے کہ ان کے پروگرام کا بنیادی اور اہم حصہ سورج نکلنے اور غروب ہونے یا دن اور رات کے ساتھ وابستہ ہے۔ دیکھنا، رنگوں کی پہچان، سونا جاگنا، نشاط کار اور ارتکاز توجہ وغیرہ کا تعلق دن اور رات کی تقسیم کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ جب گرہن لگتا ہے تو تمام جانداروں کے جسمانی نظام اس کے مطابق تبدیل ہوتے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیقات بتاتی ہیں کہ جب مکمل سورج گرہن ہوتا ہے تو رات کو سو جانے والے جانوروں پر نیند طاری ہو جاتی ہے، پرندے بھی بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ وہ جاندار جن کا جسمانی پروگرام دن کو سونے اور رات کو جاگنے کے لیے ہے وہ نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں اور کچھ دیر بعد سورج گرہن زائل ہونے پر پریشان اور 'Confuse' ہو جاتے ہیں۔ انسانوں کے جسمانی پروگرام پر بھی ان کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سائنس یہ کہتی ہے کہ سورج گرہن کے موقع پر بسا اوقات "سائے کی پٹیاں" (Shadow bands) سامنے آتی ہیں۔ ابتدا میں یہ زمین پر کبھی ہوئی نظر آتی ہیں، پھر یہ ریگیتی ہوئی نظر آتی ہیں، ایسے لگتا ہے کہ وہ تمھاری طرف بڑھی چلی آرہی ہیں۔ انسانوں کے لیے ان کو دیکھنا ایک خوف پیدا کرنے والا تجربہ ہوتا ہے۔ ان کے بارے میں 'Draco Report' کی چند سطور کا ترجمہ یہ ہے: "چاہے آپ کو معلوم ہو کہ اس کی حقیقت کیا ہے، یہ ایک خوفزدہ کر دینے والا تجربہ ہو سکتا ہے۔ آپ کا جسم اس کے بارے میں اپنی رائے رکھتا ہے کہ کیا ٹھیک ہے (اور کیا غلط)۔ زمین پر آپ کی طرف ریگیتی ہوئی پٹیاں اس کے لیے قابل قبول نہیں..... چاہے آپ کا دماغ کہہ رہا ہو کہ سب کچھ ٹھیک ہے، پھر بھی آپ کا جسم یہی چاہے گا کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے اور کہیں چھپ جائے۔"

سورج گرہن، سورج اور زمین کے درمیان چاند کے حائل ہونے سے اور چاند گرہن، سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ان سیاروں کی غیر معمولی پوزیشن ہے۔ بعض مواقع پر چاند عام معمول کی نسبت زمین سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور بعض مواقع پر عام معمول سے زیادہ سورج کے قریب ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ چاند کو گرہن لگے گا، اس کے بعد ایسی پوزیشن پر آئے گا کہ سورج اور چاند ایک ہو جائیں گے۔ کھکشائوں میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ بڑے سیارے بے نور ہونے کے بعد ارد گرد کے نسبتاً چھوٹے سیاروں کو ٹھنڈا شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ گرہن کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کیوں جلدی سے نماز شروع کر دیتے۔ یہ موقع قیامت کے قیام کے موقع سے بے حد مشابہت رکھتا ہے۔ یہ صرف اس حوالے سے خوف کا موقع نہیں کہ سائے کی پٹیاں ریگیتی ہوئی لگتی ہیں بلکہ اس وجہ سے خوف کا سبب ہے کہ یہی کیفیت قیامت برپا ہونے کے وقت ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ گرہن شروع ہوتے ہی نماز کسوف شروع کرتے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی دوسری تمام نمازوں سے مختلف ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کتاب میں جو احادیث بیان کیں ان میں نماز کسوف کا خاص طریقہ بھی ہے کہ اس میں سجود سے پہلے بار بار قیام اور رکوع ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کسوف کی نماز کے ساتھ دعاؤں اور ذکر و نصیحت کو بھی شامل کیا۔ نماز کسوف کے دوران میں آپ کو ان امور غیبیہ کا مشاہدہ کرایا گیا جو ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔ آپ نے اپنے اس مشاہدے سے بھی امت کو آگاہ کیا۔ گرہن کا مشہور ترین موقع اس دن تھا جب آپ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ آپ نے اس موقع پر یہ بات اچھی طرح سے واضح فرمائی کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیں میں سے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی وضاحت سے یہی بتایا ہے کہ رات دن اور سورج چاند اللہ کی نشانیاں ہیں: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾ ”اور اسی (اللہ) کی نشانیں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں۔“ (حکم السجدة 41: 37) ﴿لَإِنْ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ ”بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“ (آل عمران 3: 190) ﴿وَحَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾ ”اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور چاند۔“ (القبامة 75: 9, 8) انسانی زندگی کے ساتھ ان کے تعلق پر غور کرنے والا اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہتا کہ خالق کائنات علیم و حکیم بھی ہے اور قادر مطلق بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی نشانوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کے دلوں میں خوف پیدا فرماتا ہے جو انسان کے سیدھے راستے پر رہنے، اللہ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

غیر معمولی واقعہ ہونے کی وجہ سے قدیم زمانے سے انسان، گرہن کے معاملے میں بہت سے توہمات کا شکار رہا ہے۔ یہ توہم بہت عام رہا کہ کسی عظیم ہستی کی موت پر سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا ہے۔

۱۰ - کتاب الکسوف

سورج اور چاند گرہن کے احکام

باب: 1- سورج یا چاند گرہن کی نماز

(المعجم ۱) - (بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ)
(التحفة ۱۹۴)

[2089] امام مالک بن انس اور عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد عروہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے کے لیے قیام فرمایا اور بہت ہی لمبا قیام کیا، پھر آپ نے رکوع کیا تو انتہائی طویل رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تو انتہائی طویل قیام کیا، اور وہ پہلے قیام سے (کچھ) کم تھا، پھر آپ نے (دوبارہ) رکوع کیا تو بہت لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور قیام کو لمبا کیا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا، اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور قیام کیا تو بہت لمبا قیام کیا جبکہ وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا تو انتہائی طویل رکوع کیا لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدے کیے، پھر رسول اللہ ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) پلٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اور آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، ان کو کسی

[۲۰۸۹] ۱- (۹۰۱) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ

کی موت یا زندگی کی وجہ سے گریہ نہیں لگتا۔ جب تم انھیں (اس حالت میں) دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ اے امت محمدیہ! کوئی نہیں جو (اس بات پر) اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت رکھنے والا ہو کہ اس کا بندہ یا اس کی باندی زنا کرے! اے امت محمدیہ! اللہ کی قسم! اگر تم ان باتوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو۔ دیکھو! کیا میں نے (پیغام) اچھی طرح پہنچا دیا؟“ اور امام مالک کی روایت میں ہے: ”یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔“

[2090] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اما بعد (حمد و صلاۃ کے بعد) بلاشبہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔“ اور یہ بھی اضافہ کیا: پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ”اے اللہ! کیا میں نے (پیغام) اچھی طرح پہنچا دیا؟“

[2091] حرمہ بن یحییٰ نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا): مجھے ابن وہب نے یونس سے خبر دی، نیز ابو طاہر اور محمد بن سلمہ مرادی نے کہا: ابن وہب نے یونس سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ باہر مسجد میں تشریف لے گئے، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے طویل قراءت فرمائی، پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور ایک لمبا رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ

النَّاسَ فَحَمِدَ اللہَ وَأَتْنَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللہِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا، وَادْعُوا اللہَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! إِنْ مِنْ أَحَدٍ أُغْيِرُ مِنَ اللہِ أَنْ يَزِنِي عَبْدُهُ أَوْ تَزِنِي أُمَّتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا، أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟». وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللہِ» [انظر: ۲۰۹۶]

[۲۰۹۰] ۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللہِ» وَزَادَ أَيْضًا: ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَغْتُ؟».

[۲۰۹۱] ۳- (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللہِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللہِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللہِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرُكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ»،

حَمْدُهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر آپ نے قیام کیا اور ایک طویل قراءت کی، یہ پہلی (قراءت) سے کچھ کم تھی، پھر اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر طویل رکوع کیا، یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا، پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر سجدہ کیا۔ اور ابوطاہر نے ثُمَّ سَجَدَ (پھر آپ نے سجدہ کیا) کے الفاظ نہیں کہے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا حتیٰ کہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے اور آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی (ایسی) شایان کی جو اس کے شایان شان تھی، پھر فرمایا: ”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے، جب تم انھیں (گرہن میں) دیکھو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔“ آپ نے یہ بھی فرمایا: ”اور نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ اللہ تمہارے لیے کشادگی کر دے۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنی اس جگہ (پر ہوتے ہوئے) ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جنت کا ایک گچھا لینا چاہتا ہوں۔ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں قدم آگے بڑھا رہا ہوں۔ اور (محمد بن سلمہ) مرادی نے ”آگے بڑھ رہا ہوں“ کہا۔ اور میں نے جہنم بھی دیکھی، اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو ریزہ ریزہ کر رہا تھا۔ یہ اس وقت، جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا۔ اور میں نے جہنم میں عمرو بن لُحیٰ کو دیکھا جس نے سب سے پہلے بتوں کی نذر کی اونٹنیاں چھوڑیں۔“

ابوطاہر کی روایت ”نماز کی طرف لپکو“ پر ختم ہو گئی، انھوں نے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

ثُمَّ قَامَ فَأَقْرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ سَجَدَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ: ثُمَّ سَجَدَ - ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْرَعُوا لِلصَّلَاةِ». وَقَالَ أَيْضًا: «فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ اللَّهُ عَنْكُمْ»، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ، حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَخَذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَقْدَمُ - وَقَالَ الْمُرَادِيُّ: أَتَقَدَّمُ - وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرُو بْنُ لُحَيْ، وَهُوَ الَّذِي سَبَّ السَّوَابَ وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ «فَافْرَعُوا لِلصَّلَاةِ»، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[2092] ابو عمر و اوزاعی اور ان کے علاوہ دوسرے (راوی، دونوں میں سے ہر ایک) نے کہا: میں نے ابن شہاب زہری سے سنا، وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دے رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے یہ اعلان کرنے والا (ایک شخص) بھیجا کہ ”نماز جمع کرنے والی ہے۔“ اس پر لوگ جمع ہو گئے، آپ آگے بڑھے، تکبیر تحریمہ کہی اور چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

[2093] عبدالرحمن بن نمر نے خبر دی کہ انھوں نے ابن شہاب سے سنا، وہ عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دے رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ الخسوف (چاند یا سورج گرہن کی نماز) میں بلند آواز سے قراءت کی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کر کے نماز ادا کی۔

[2094] (عبدالرحمن بن نمر ہی نے کہا: زہری نے کہا: کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے بھائی حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

[2095] محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی سورج گرہن والے دن کی نماز (اسی طرح) بیان کرتے تھے جس طرح عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔

[2096] ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء (بن ابی رباح) کو کہتے ہوئے سنا: میں نے عبید بن عمیر سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے اس شخصیت نے حدیث بیان کی جنھیں

[۲۰۹۲] ۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ. قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا «الصَّلَاةَ جَامِعَةً» فَاجْتَمَعُوا، وَتَقَدَّمَ وَكَبَّرَ، وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكَعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[۲۰۹۳] ۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَعْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكَعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[۲۰۹۴] (۹۰۲) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكَعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[۲۰۹۵] (...) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

[۲۰۹۶] ۶- (۹۰۱) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عَمْرِ

میں سچا سمجھتا ہوں۔ (عطاء نے کہا:) میرا خیال ہے ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے بڑا پر مشقت قیام کیا۔ سیدھے کھڑے ہوتے، پھر رکوع کرتے، پھر کھڑے ہوتے، پھر رکوع کرتے۔ دو رکعتیں (تین) تین رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں، پھر آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ جب آپ رکوع کرتے تو اللہ اُکْبَر کہتے، اس کے بعد رکوع کرتے، اور جب سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے۔ اس کے بعد آپ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”سورج اور چاند نہ کسی کی موت پر بے نور ہوتے ہیں نہ ہی کسی کی زندگی پر، بلکہ وہ اللہ کی نشانیاں ہیں، ان کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔“

[2097] قنادہ نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے عبید بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (کسوف میں) چھ رکوعوں اور چار سجدوں پر مشتمل نماز پڑھی۔

يَقُولُ: حَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقُ، - حَسْبُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ - أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا، يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، رَكَعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ» ثُمَّ يَرْكَعُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا، فَادْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى يَنْجِلِيَا». [راجع: ۲۰۸۹]

[۲۰۹۷] ۷- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کئی بار سورج گرہن ہوئے۔ ایک دن اتفاق سے وہی تھا جس میں آپ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ زیادہ روایات اسی بات کی مؤید ہیں کہ اس روز آپ ﷺ نے چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ جن روایات میں، اس خاص دن کے حوالے سے ایک رکعت میں دو سے زیادہ رکوعوں کا ذکر ہے وہ مرجوح ہیں۔ البتہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن کے علاوہ بعض روایات میں ایک رکعت میں دو سے زیادہ رکوعوں کا ذکر ہے۔ یہ دوسرے مواقع ہیں۔ چونکہ آپ ﷺ نے صراحتاً یہ حکم دیا کہ جب تک گرہن نہ چھوٹے تم نماز میں مشغول رہو (حدیث: 2100-2114-2122) اس لیے گرہن کا عرصہ لمبا ہونے کی صورت میں دو سے بھی زیادہ رکوعوں کی بات قابل فہم ہے۔

(المعجم ۲) - (بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ) (التحفة ۱۹۵)

باب: 2- نماز خسوف میں عذاب قبر کا ذکر

[2098] سلیمان بن بلال نے یحییٰ (بن سعید) سے اور انھوں نے عمرہ سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مانگنے کے لیے آئی۔ اس نے (آکر) کہا: اللہ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ ایک صبح کسی سواری پر سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے درمیان سے نکل کر مسجد میں آئی اور رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے (اتر کر) نماز پڑھنے کی اپنی اس جگہ پر آئے جہاں آپ نماز پڑھایا کرتے تھے، آپ کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر آپ نے لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا، پھر آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا جو اس پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر (نماز سے فراغت کے بعد) آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم قبروں میں دجال کی آزمائش کی طرح آزمائش میں ڈالے جاؤ گے۔“

عمرہ نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتی تھی کہ آپ آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[۲۰۹۸] ۸- (۹۰۳) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، يَغْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَةَ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ؟ قَالَتْ عُمَرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَائِذَا بِاللَّهِ». ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرَكَبًا، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرِي الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَرَكَبِهِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ، فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَالِ».

قَالَتْ عُمَرَةُ: فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ، يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

[2099] عبد الوہاب اور سفیان نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ سلیمان بن بلال کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[۲۰۹۹] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

باب: 3- نماز کسوف کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کے جو حالات پیش کیے گئے

(المعجم ۳) - (بَابُ مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ) (التحفة ۱۹۶)

[2100] اسماعیل ابن علیہ نے ہشام دستوائی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک انتہائی گرم دن سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے (اتنا) لمبا قیام کیا کہ کچھ لوگ گرنے لگے، پھر آپ نے رکوع کیا اور اسے لمبا کیا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور لمبا (قیام) کیا، آپ نے پھر رکوع کیا اور لمبا کیا، پھر آپ نے (رکوع سے) سر اٹھایا اور (اس قیام کو لمبا) کیا، پھر دو سجدے کیے، پھر آپ (دوسری رکعت کے لیے) اٹھے اور اسی طرح کیا، اس طرح چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ مجھ پر ہر وہ چیز (حشر، نشر، بل صراط، جنت اور دوزخ) جس میں سے تم گزرو گے، پیش کی گئی، میرے سامنے جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں اس میں سے ایک گچھ کو لینا چاہتا تو اسے پکڑ لیتا۔ یا آپ نے (یوں) فرمایا: میں نے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچا۔ اور میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جسے اپنی بلی (کے معاملے)

[۲۱۰۰] ۹- (۹۰۴) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتَّى جَعَلُوا يَخْرُونَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تَوَلَّجُونَهُ، فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتَّى لَوْ تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ - أَوْ قَالَ: تَنَاولْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ - وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذِّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطْتُهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا، وَلَمْ تَدْعَهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَرَأَيْتُ أَبَا

ثُمَّ أَمَّا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجُرُّ قُضْبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا، فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ».

میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اسے باندھ دیا، نہ اسے کچھ کھلایا (پلایا)، نہ اسے چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے چھوٹے موٹے جاندار پرندے وغیرہ کھا لیتی۔ اور میں نے ابو ثمامہ عمرو (بن عامر) بن مالک (جس کا لقب لُحی تھا اور خزاعہ اس کی اولاد میں سے تھا) کو دیکھا کہ وہ آگ میں اپنی انتڑیاں تھپیٹ رہا تھا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند کسی عظیم شخصیت کی موت پر ہی بے نور ہوتے ہیں، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ تمہیں دکھاتا ہے، جب انھیں گرہن لگے تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو کہ وہ (گرہن) چھٹ جائے۔“

[2101] عبد الملک بن صباح نے ہشام دستواری سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا: ”میں نے آگ میں بلا وحیر کی (رہنے والی) ایک سیاہ لمبی عورت دیکھی۔“ اور انھوں نے مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ (بنی اسرائیل کی) کے الفاظ نہیں کہے۔

فائدہ: سابقہ روایت جس میں بنی اسرائیل کی عورت کا ذکر ہے، رائج ہے۔ اس کے راوی ابن علیہ روایت میں دوسری حدیث کے راوی عبد الملک بن صباح سے زیادہ بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔

[2102] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، نیز محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی۔ دونوں کے لفظ ملتے جلتے ہیں۔ کہا: ہمیں میرے والد (عبد اللہ بن نمیر) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبد الملک نے عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں، جس دن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، سورج گرہن ہو گیا، (بعض) لوگوں نے کہا: سورج کو گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کی بنا پر لگا ہے۔

[۲۱۰۲] ۱۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، بَدَأَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ

(پھر) نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو چھ رکوعوں، چار سجدوں کے ساتھ (دو رکعت) نماز پڑھائی۔ آغاز کیا تو اللہ اکبر کہا، پھر قراءت کی اور طویل قراءت کی، پھر جتنا قیام کیا تھا تقریباً اتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور پہلی قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر (اس) قیام جتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور دوسری قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر (اس) قیام جتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا، پھر سجدے کے لیے جھکے اور دو سجدے فرمائے، پھر کھڑے ہوئے اور (اس دوسری رکعت میں بھی) تین رکوع کیے، ان میں سے ہر پہلا رکوع بعد والے رکوع سے زیادہ لمبا تھا اور آپ کا رکوع تقریباً سجدے کے برابر تھا، پھر آپ پیچھے بٹے تو آپ کے پیچھے والی صفیں بھی پیچھے کی طرف ہٹ گئیں حتیٰ کہ ہم لوگ آخر (آخری کنارے) تک پہنچ گئے۔ ابوبکر (ابن ابی شیبہ) نے کہا: حتیٰ کہ آپ عورتوں کی صفوں کے قریب پہنچ گئے۔ پھر آپ آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی (صفوں میں) آگے بڑھ آئے حتیٰ کہ آپ (واپس) اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا، اس وقت سورج اپنی اصل حالت میں آچکا تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ”لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہی ہیں اور بلاشبہ ان دونوں کو، لوگوں میں سے کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔ ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے ”کسی بشر کی موت پر“ کہا۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھو جب تک کہ یہ زائل ہو جائے۔ کوئی چیز نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے مگر میں نے اسے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ آگ (میرے سامنے) لائی گئی اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں اس ڈر سے پیچھے ہٹا ہوں کہ اس کی لپٹیں مجھ تک نہ

قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا، وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ سُجُودِهِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا، - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ - ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ، فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ، وَقَدْ أَصَبَ الشَّمْسُ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِمَوْتِ بَشَرٍ - فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ، مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعِدُونَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ، لَقَدْ جِئَ بِالنَّارِ، وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنَ لَفْجِهَا، وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمَحْجَنِ يَجُرُّ قُضْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمَحْجَنِهِ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمَحْجَنِي، وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ، وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي رَبَطْتَهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا، وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، ثُمَّ جِئَ

پہنچیں۔ یہاں تک کہ میں نے اس آگ میں مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کے مالک کو دیکھ لیا، وہ آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا ہے۔ وہ اپنی اس مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کے ذریعے سے حاجیوں کی (چیزیں) چوری کرتا تھا۔ اگر اس (کی چوری) کا پتہ چل جاتا تو کہہ دیتا: یہ چیز میری لاشی کے ساتھ انک گئی تھی، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا۔ یہاں تک کہ میں نے اس (آگ) میں بلی والی اس عورت کو بھی دیکھا جس نے اس (بلی) کو باندھ کر رکھا، نہ خود اسے کچھ کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے چھوٹے موٹے جاندار اور پرندے کھا لیتی، حتیٰ کہ وہ (بلی) بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت کو (میرے سامنے) لایا گیا اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھا حتیٰ کہ میں واپس اپنی جگہ پر آکھڑا ہوا، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں چاہتا تھا کہ میں اس کے پھل میں سے کچھ لے لوں تاکہ تم اسے دیکھ سکو، پھر مجھ پہ بات کھلی کہ میں ایسا نہ کروں، کوئی ایسی چیز نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے مگر میں نے وہ اپنی اس نماز میں دیکھ لی ہے۔“

بِالْجَنَّةِ، وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِنَنْظُرُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ، فَمَا مِنْ شَيْءٍ تَوَعَّدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ.

[2103] ہمیں (عبداللہ) ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ہشام نے، انھوں نے (اپنی بیوی) فاطمہ (بنت منذر بن زبیر بن عوام) سے اور انھوں نے (اپنی دادی) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا، چنانچہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئی اور وہ (ساتھ مسجد میں) نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا وہ (اس وقت) نماز پڑھ رہے ہیں؟ انھوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تو میں نے پوچھا: کوئی نشانی (ظاہر ہوئی) ہے؟ انھوں نے (اشارے سے) بتایا: ہاں، تو رسول

[۲۱۰۳] [۱۱- (۹۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا، حَتَّى تَجَلَّانِي الْعَيْشِيُّ، فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَى جَنْبِي، فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى

اللہ ﷺ نے قیام کو بہت زیادہ لمبا کیا حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی، میں نے اپنے پہلو میں پڑی مشک اٹھائی اور اپنے سر یا اپنے چہرے پر پانی ڈالنے لگی۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اس کی ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”اما بعد (حمد و ثناء کے بعد)! کوئی چیز ایسی نہیں جس کا میں نے مشاہدہ نہیں کیا تھا مگر اب میں نے اپنی اس جگہ سے اس کا مشاہدہ کر لیا ہے، حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لی ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ عنقریب قبروں میں تمہاری مسج دجال کی آزمائش کے قریب یا اس جیسی آزمائش ہوگی۔ (فاطمہ نے کہا) مجھے پتہ نہیں، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کون سا لفظ کہا۔ اور تم میں سے ہر ایک کے پاس (فرشتوں کی) آمد ہو گی اور پوچھا جائے گا: تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو مومن یا یقین رکھنے والا۔ مجھے معلوم نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کون سا لفظ کہا۔ کہے گا: وہ محمد ہیں، وہ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے، ہم نے ان (کی بات) کو قبول کیا اور اطاعت کی، تین دفعہ (سوال و جواب) ہوگا۔ پھر اُس سے کہا جائے گا: سو جاؤ، ہمیں علم تھا کہ تم ان پر ایمان رکھتے ہو۔ ایک نیک بخت کی طرح سو جاؤ۔ اور رہا منافق یا وہ جو شک و شبہ میں مبتلا تھا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کون سا لفظ کہا۔ تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو وہی کہہ دیا تھا۔“

رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ: فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، - لَا أَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيُؤْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقَالُ: مَا عَلِمَكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُؤْمِنَةُ - لَا أَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ، هُوَ رَسُولُ اللَّهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا، ثَلَاثَ مَرَارٍ فَيَقَالُ لَهُ: نَمْ، قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ، فَنَمْ صَالِحًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ - لَا أَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ».

[2104] ابوالاسامہ نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو اس وقت لوگ

[۲۱۰۴] ۱۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ:

(نماز میں) کھڑے تھے اور وہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا؟ اور (آگے) ہشام سے ابن نمیر کی (سابقہ) حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[2105] عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سورج کے لیے کَسَفَ نہ کہو، بلکہ خَسَفَ کا لفظ استعمال کرو۔ (اردو میں دونوں کا معنی ”گرہن“ ہی ہے۔)

أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ وَافْتَضَّ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ.

[۲۱۰۵] ۱۳- (...) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَا تَقُلْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ، وَلَكِنْ قُلْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ.

فائدہ: عروہ کا یہ قول اپنی طرف سے ہے۔ احادیث میں سورج گرہن کے لیے کسوف اور خسوف دونوں لفظ آئے ہیں، اس لیے دونوں درست ہیں۔ البتہ چاند کے لیے قرآن مجید میں ﴿وَحَسَفَ الْقَمَرُ﴾ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے عروہ کی بات سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا۔

[2106] خالد بن حارث نے کہا: ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا: مجھ سے منصور بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے اور انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن نبی اکرم ﷺ تیزی سے (لپک کر) گئے۔ کہا: ان کی مراد اس دن سے تھی جس دن سورج کو گرہن لگا تھا۔ تو (جلدی میں) آپ نے آپ نے ایک زنا نہ قیام اٹھالی حتیٰ کہ پیچھے سے آپ کو آپ کی چادر لاکر دی گئی۔ آپ نے لوگوں کی امامت کرتے ہوئے انتہائی طویل قیام کیا، اگر کوئی ایسا انسان آتا جس کو یہ پتہ نہ ہوتا کہ آپ (قیام کے بعد) رکوع کر چکے ہیں تو اس قیام کی لمبائی کی بنا پر وہ کبھی نہ کہہ سکتا کہ آپ (ایک دفعہ) رکوع کر چکے ہیں۔

[۲۱۰۶] ۱۴- (۹۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: فَرَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا، - قَالَتْ: تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ - فَأَخَذَ دِرْعًا حَتَّى أُدْرِكَ بَرْدَائِهِ، فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا، لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ، مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ.

[2107] یحییٰ اموی نے کہا: ہم سے ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔ (اس میں) انھوں نے کہا: (آپ نے) طویل قیام کیا، آپ قیام کرتے، پھر رکوع میں چلے جاتے۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں (بیٹھنے کا ارادہ کرتی تو) ایسی عورت کو دیکھنے لگتی جو مجھ

[۲۱۰۷] ۱۵- (...) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: قِيَامًا طَوِيلًا، يَقُومُ ثُمَّ يَرَكَعُ وَزَادَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِنِّي، وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَسَقَمُ مِنِّي.

سے بڑھ کر عمر رسیدہ ہوتی اور کسی دوسری کو دیکھتی جو مجھ سے زیادہ بیمار ہوتی (اور ان سے حوصلہ پا کر کھڑی رہتی۔)

[2108] وہیب نے کہا: ہمیں منصور نے اپنی والدہ (صفیہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ جلدی سے لپکے (اور) غلطی سے زنا نہ قیص اٹھالی حتیٰ کہ اس کے بعد (بیچھے سے) آپ کی چادر لا کر آپ کو دی گئی۔ کہا: میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوئی اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے) مسجد میں داخل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو قیام کی حالت میں دیکھا۔ میں بھی آپ کی اقتدا میں کھڑی ہو گئی۔ آپ نے بہت لمبا قیام کیا حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ میں بیٹھنا چاہتی تھی، پھر میں کسی کمزور عورت کی طرف متوجہ ہوتی اور (دل میں) کہتی: یہ تو مجھ سے بھی زیادہ کمزور ہے (اور کھڑی رہتی ہے)، پھر آپ نے رکوع کیا تو رکوع کو انتہائی لمبا کر دیا، پھر آپ نے (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو قیام کو بہت طول دیا یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی (اس حالت میں) آتا تو اسے خیال ہوتا کہ ابھی تک آپ نے رکوع نہیں کیا۔

[2109] حفص بن میسرہ نے کہا: زید بن اسلم نے مجھے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کی معیت میں لوگوں نے نماز پڑھی۔ آپ نے بہت طویل قیام کیا، سورہ بقرہ کے بقدر، پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا، پھر آپ نے سراٹھایا اور طویل قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ پہلے

[۲۱۰۸] ۱۶- (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانٌ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَفَزَعَ، فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ، حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ. قَالَتْ: فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا، فَقُمْتُ مَعَهُ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ، ثُمَّ أَلْتَفَتَ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ، فَأَقُولُ هَذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي، فَأَقُومُ، فَكَرَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ، خِيلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ.

[۲۱۰۹] ۱۷- (۹۰۷) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدَرْنَا نَحْوَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ

رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ نے طویل قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا، پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا اور وہ اپنے سے پہلے والے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے کے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، وہ کسی کی موت پر گرہن زدہ نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی زندگی کے سبب سے (انھیں گرہن لگتا ہے۔) جب تم (ان کو) اس طرح دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو (نماز پڑھو۔)“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا، آپ نے اپنے کھڑے ہونے کی اس جگہ پر کوئی چیز لینے کی کوشش کی، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ رک گئے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے جنت دیکھی اور میں نے اس میں سے ایک کچھ لینا چاہا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس میں سے کھاتے رہتے۔ (اور) میں نے جہنم دیکھی، میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے اہل جہنم کی اکثریت عورتوں کی دیکھی۔“ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! (یہ) کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے کفر کی وجہ سے۔“ کہا گیا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”رفیق زندگی کا کفران (ناشکری) کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہو، پھر وہ تم سے کسی دن کوئی (ناگوار) بات دیکھے تو کہہ دے گی: تم سے میں نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔“

دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُثْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» قَالُوا: بِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «يَكْفُرُهُنَّ» قِيلَ: أَيْ كَفَرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

[2110] امام مالک نے زید بن اسلم سے اسی سند کے

ساتھ اس (مذکورہ حدیث) کے مانند روایت کی، البتہ انھوں

[۲۱۱۰] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

نے (تُمْ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ کے بجائے) تُمْ رَأَيْنَاكَ تَكَفَعْتَ (پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ آگے بڑھنے سے باز رہے) کہا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: تُمْ رَأَيْنَاكَ تَكَفَعْتَ.

باب: 4- اس کا ذکر جس نے کہا کہ آپ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے

(المعجم ۴) - (بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ: إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانٍ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ) (التحفة ۱۹۷)

[2111] اسماعیل ابن علیہ نے سفیان سے، انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے طاؤس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورج کو گرہن لگا تو آپ ﷺ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مانند روایت کی گئی ہے۔

[۲۱۱۱] ۱۸- (۹۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ.

[2112] یحییٰ نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حبیب نے طاؤس سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے کسوف (کے دوران) میں نماز پڑھائی، قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر سجدے کیے۔ کہا: دوسری (رکعت) بھی اسی طرح تھی۔

[۲۱۱۲] ۱۹- (۹۰۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى - عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ، قَرَأَ تُمَّ رَكَعَ، تُمَّ قَرَأَ تُمَّ رَكَعَ، تُمَّ قَرَأَ تُمَّ رَكَعَ، تُمَّ قَرَأَ تُمَّ رَكَعَ، تُمَّ سَجَدَ قَالَ: وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا.

فائدہ: حبیب راوی کی یہ دونوں روایتیں مرجوح ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے غالباً اسی وجہ سے ان روایتوں کو آخر میں درج کیا ہے۔ بعض لوگ صلاۃ کسوف کی ہر رکعت میں چار رکوع تک کے قائل ہیں، مشہور دو رکوع ہیں۔

باب: 5- نماز کسوف کا اعلان الصلاۃ جامعۃ (نماز جمع کرنے والی ہے) کے الفاظ سے کرنا

(المعجم ۵) - (بَابُ ذِكْرِ النَّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ (الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) (التحفة ۱۹۸)

[2113] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ (کے الفاظ کے ساتھ) اعلان کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر سورج سے گرہن زائل کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے نہ کبھی ایسا رکوع کیا اور نہ کبھی ایسا سجدہ کیا ہے جو اس سے زیادہ لمبا ہو۔

[۲۱۱۳] ۲۰- (۹۱۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، نُودِيَ: «الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ» فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جُلِيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ: عَائِشَةُ: مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ، وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ، كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ.

[2114] ۲۱- [2114] مشیم نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے اور ان دونوں کو انسانوں میں سے کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا، لہذا جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ کو پکارو یہاں تک کہ جو کچھ تمھارے (ساتھ ہوا) ہے وہ کھل جائے۔“

[۲۱۱۴] ۲۱- (۹۱۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ، حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَكُمْ».

[2115] معتمر نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند کو لوگوں میں سے کسی کے مرنے پر گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو

[۲۱۱۵] ۲۲- (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَسَ

نشانیاں ہیں، لہذا جب تم اس (گرہن) کو دیکھو تو قیام کرو اور نماز پڑھو۔“

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا».

[2116] وکج، ابواسامہ، ابن نمیر، جریر، سفیان اور مروان سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، سفیان اور وکج کی روایت میں ہے کہ ابراہیم ؑ کی وفات کے دن سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے کہا: سورج کو ابراہیم ؑ کی وفات کی بنا پر گرہن لگا ہے۔

[۲۱۱۶] ۲۳- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ؛ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ؛ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتِ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ.

[2117] ابوعامر اشعری عبد اللہ بن براء اور محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے برید سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ تیزی سے اٹھے، آپ کو خوف لاحق ہوا کہ مبادا قیامت (آگئی) ہو، یہاں تک کہ آپ مسجد میں تشریف لے آئے اور آپ کھڑے ہوئے بہت طویل قیام، رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا تھا کہ کسی نماز میں (آپ نے) ایسا کیا ہو، پھر آپ نے فرمایا: ”یہی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت یا زندگی کی بنا پر نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ ان کو بھیجتا ہے تاکہ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو (قیامت سے) خوف دلائے، اس لیے جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو جلد از جلد اس کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف لپکو۔“ ابن علاء کی روایت میں (خَسَفَتِ الشَّمْسُ کے بجائے) كَسَفَتِ الشَّمْسُ (سورج کو گرہن لگا) کے الفاظ

[۲۱۱۷] ۲۴- (۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ فِرْعَاوْنُ يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ، مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ، لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ: «يُخَوِّفُ عِبَادَهُ».

ہیں (معنی ایک ہی ہے) اور انھوں نے (يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے کے بجائے) يُخَوِّفُ عِبَادَهُ (اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے) کہا۔

[2118] بشر بن مفضل نے کہا: جریری نے ہمیں ابو العلاء حیان بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اپنے تیروں کے ذریعے سے تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا، تو نے ان کو پھینکا اور (دل میں) کہا کہ میں آج ہر صورت دیکھوں گا کہ سورج گرہن میں رسول اللہ ﷺ پر کیا نئی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ میں آپ کے پاس پہنچا تو (دیکھا کہ) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، (اللہ کو) پکار رہے تھے، اس کی بڑائی بیان کر رہے تھے، اس کی حمد و ثنا کر رہے تھے اور لا الہ الا اللہ کا ورد فرما رہے تھے یہاں تک کہ سورج سے گرہن ہٹا دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے (ہر رکعت میں) دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ادا کیں۔

[2119] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے جریری سے، انھوں نے حیان بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایک دن مدینہ میں اپنے تیروں سے نشانے لگا رہا تھا کہ اچانک سورج کو گرہن لگ گیا، اس پر میں نے انھیں (تیروں کو) پھینکا اور (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور دیکھوں گا کہ سورج کے گرہن کے اس وقت میں رسول اللہ ﷺ پر کیا نئی کیفیت طاری ہوئی ہے۔ کہا: میں آپ کے پاس آیا، آپ نماز میں کھڑے تھے، دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر آپ نے تسبیح، حمد و ثنا، لا الہ الا اللہ اور اللہ کی بڑائی کا ورد اور

[۲۱۱۸] ۲۵- (۹۱۳) وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أُرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا وَقُلْتُ: لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي انْكَسَافِ الشَّمْسِ، الْيَوْمَ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهْلِلُ، حَتَّى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ، فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ.

[۲۱۱۹] ۲۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أُرْمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ، رَافِعٌ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهْلِلُ، وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو، حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ: فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا، قَرَأَ

سُورَتَيْنِ وَصَلَى رَكَعَتَيْنِ .
دعا مانگنی شروع کر دی یہاں تک کہ سورج کا گرہن چھٹ گیا،
کہا: اور جب سورج کا گرہن چھٹ گیا تو آپ ﷺ نے
دوسور میں پڑھیں اور دو رکعت نماز ادا کی۔

فائدہ: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو جو عمل کرتے دیکھا انھوں نے اس کو بیان کیا۔
اس میں سورج گرہن ختم ہونے تک نماز کے دوران میں تسلسل سے کیے جانے والے اعمال: تسبیح، تکبیر، تحمید، ثناء، تہلیل وغیرہ کا تذکرہ
کیا اور بعد میں اجمالاً ذکر کیا کہ اس طرح آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بیان کا انداز ایسا ہے۔ ان کا مقصد یہ کہنا نہیں کہ سورج
گرہن ختم ہونے کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ باقی تمام صحابہ کے بیان سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔

[2120] ۲۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ
عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمُّ بِأَسْهُمٍ لِي عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ،
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا .
[2120] سالم بن نوح نے کہا: ہمیں جریری نے حیان
بن عمیر سے خبر دی اور انھوں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ
کے زمانے میں باہر نکل کر اپنے تیروں سے نشانہ بازی کی
مشق کر رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا، پھر (سالم بن نوح نے)
ان دونوں (بشر اور عبدالاعلیٰ) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[2121] ۲۸- (۹۱۴) وَحَدَّثَنِي هُرُؤُ بْنُ
سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو
ابْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرِ
الصَّدِيقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ،
وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا
فَصَلُّوا» .
[2121] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ
رسول اللہ ﷺ سے یہ خبر سنایا کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا:
”یقیناً سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے
گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں،
جب تم انھیں (اس طرح) دیکھو تو نماز پڑھو۔“

[2122] ۲۹- (۹۱۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثُمَيْرٍ قَدَلَا:
حَدَّثَنَا مُضْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ:
حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ
[2122] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا، اسی
دن جب ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں

ہیں، ان کو نہ کسی کی موت سے گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کی زندگی سے۔ اس لیے جب تم ان کو (گرہن لگا) دیکھو تو اللہ کو پکارو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ گرہن زائل ہو جائے۔“

قَالَ: قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ - سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ».



کتاب الجنائز کا تعارف

دنیا میں انسانی زندگی کے ہر مرحلے کی طرح آخری مرحلے کے لیے بھی اسلام انتہائی عمدہ رہنمائی عطا کرتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ یہ مراحل باوقار، عمدہ اور حرمت انسانی کے لیے شایان شان طریقے سے ادا ہوں۔ جو مومن رخصت ہو رہا ہے، اسے محبت اور احترام سے اللہ کی رحمت کے سائے میں روانہ کیا جائے۔ وہ اس کائنات کی سب سے بڑی سچائی ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی دیتا ہوا جائے۔ پھر جب روح چلی جائے تو جسم کو بھی پاکیزگی کے عالم میں خوشبوؤں میں بسا کر، دعاؤں کے سائے میں اسی زمین کی گود کے سپرد کیا جائے جس سے اس جسم کی تخلیق ہوئی تھی۔ ساتھ چلنے والے ایسا کوئی کام نہ کریں جو جانے والے یا خود ان کے اپنے شایان شان نہ ہو۔ اس کی اچھی یادوں کو دہرائیں، اس کی خوبیاں بیان کریں، مرنے کے بعد دوسرے انسانوں کے سامنے جھوٹے تکبر، غرور، برتری اور ریاکاری کا کوئی مظاہرہ سامنے نہ آئے اور غم و اندوہ کے مناسب وقفے کے بعد پسماندگان باوقار طریقے سے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں مصروف ہو جائیں۔ جہاں جانے والا گیا ہے، وہیں کے سفر کی تیاری کریں۔ زندگی میں ان کے ٹھکانوں کی زیارت کر کے ان کے لیے دعائیں کی جائیں اور اپنی منزل کی یاد تازہ رکھی جائے۔ دنیا کے کسی مذہب نے موت کے سفر کے لیے ایسے بامقصد، خوبصورت اور سادگی سے معمور طریقوں کی تعلیم نہیں دی۔ اسلام کے سکھائے ہوئے طریقے ہر اعتبار سے متوازن، آسان اور باوقار ہیں۔ انسانی جتنے کونیہ تو درندوں اور پرندوں کے لیے کھلا چھوڑنے کی اجازت ہے، نہ دوبارہ عناصر فطرت کا حصہ بنانے کے لیے ظالمانہ طریقے سے آگ میں بھسم کرنے کی ضرورت ہے، نہ فراعنہ کی طرح مرے ہوئے کی لاش کے ساتھ ہزاروں معصوم انسانوں کو قتل کر کے بطور خدم و چشم ہمراہ بھیجنے کی گنجائش ہے، نہ لاکھوں انسانوں کو مجبور کر کے قبروں کے لیے اہرام یا زمین دوز محلات تعمیر کرنے کا کوئی تصور ہے اور نہ دنیا بھر کے خزانوں کو لاشوں کے ساتھ زمین دوز کرنے کا۔ اسلام نے اس حوالے سے بہت بڑی حقیقت کو بہت سادہ انداز میں سمجھا دیا ہے: ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝﴾ ”اسی (مٹی) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں ایک اور بار نکالیں گے۔“ (طہ: 55) امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الجنائز میں، چانے والے (قرب المرگ) کو کلمے کی تلقین، اس کی عیادت اور اس کے لیے آسانیوں سے آغاز کیا ہے۔ پھر صدے کو جرداشت کرنے کے طریقے، صبر و برداشت، نالہ و شیون اور شور و غوغا سے پرہیز کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات تفصیل سے بیان کی ہیں۔ پھر میت کے غسل، خوشبو لگانے اور تلقین کا ذکر ہے، پھر نماز جنازہ کے حوالے سے مفصل رہنمائی ہے۔ جو جنازہ نہ پڑھ سکے اس کے لیے قبر پر جنازہ پڑھنے کا موقع موجود ہے۔ میت اور قبر کے احترام کو ملحوظ رکھنے کے لیے مفصل ہدایات ہیں، پھر قبر بنانے اور بعد از تدفین قبروں پر جا کر فوت ہونے والوں کے لیے دعائیں کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ الغرض دنیوی زندگی کے آخری مرحلے کا کوئی پہلو تشنہ باقی نہیں چھوڑا۔

۱۱ - کتاب الجنائز

جنازے کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) - (بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) (التحفة ۱)

باب: 1- مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا

[2123] بشر بن عفضل نے کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے یحییٰ بن عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مرنے والے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔“

[۲۱۲۳] ۱- (۹۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ بَشْرِ بْنِ عَمَارَةَ عَنْ بَشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

[2124] عبدالعزیز دراوردی اور سلیمان بن بلال نے اسی (مذکورہ بالا) سند سے (یہی) حدیث بیان کی۔

[۲۱۲۴] (۲۱۲۴) (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2125] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مرنے والے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔“

[۲۱۲۵] ۲- (۹۱۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

(المعجم ۲) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ؟)
(التحفة ۲)

باب: 2- مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟

[2126] اسماعیل بن جعفر نے کہا: مجھے سعد بن سعید نے عمر بن کثیر بن فلح سے خبر دی، انھوں نے (عمر) ابن سفینہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی مسلمان نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ (وہی کچھ) کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے۔“ یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر دے اور مجھے (اس کا) اس سے بہتر بدل عطا فرما، مگر اللہ تعالیٰ اسے اس (ضائع شدہ چیز) کا بہتر بدل عطا فرمادیتا ہے۔“

(ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے (دل میں) کہا: کون سا مسلمان ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر (ہو سکتا) ہے! وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں نے وہ (کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں اس کا بدل عطا فرمادیا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے نکاح کا پیغام دیتے ہوئے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا تو میں نے کہا: میری ایک بیٹی ہے اور میں بہت غیرت کرنے والی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی بیٹی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کو اس (ام سلمہ) سے بے نیاز کر دے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ (بے جا) غیرت کو (اس سے) ہٹا دے۔“

[۲۱۲۶] ۳- (۹۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ، اَللَّهُمَّ! أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا - إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا».

قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ؟ أَوَّلُ بَيْتِ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا، فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

قَالَتْ: أُرْسِلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاطِبُ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ لِي بِنْتًا وَأَنَا غَيُورٌ. فَقَالَ: «أَمَّا ابْنَتُهَا فَتَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا، وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ».

[2127] ابواسامہ نے سعد بن سعید سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن کثیر بن اُفْلَح نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ابن سفینہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی بندہ نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ کہے: بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر دے اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما، مگر اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا اجر دیتا ہے اور اسے اس کا بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔“

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، میں نے اسی طرح کہا جس طرح نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا تو اللہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ان سے بہتر بدل عطا فرمادیا۔

[2128] عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سعد بن سعید نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن کثیر نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابن سفینہ سے خبر دی اور انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا..... (آگے) ابواسامہ کی حدیث کے مانند (حدیث بیان کی) اور یہ اضافہ کیا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے (دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ارادے کو پختہ کر دیا تو میں نے وہی (کلمات) کہے۔ کہا: اس کے بعد میری رسول اللہ ﷺ سے شادی ہو گئی۔

[۲۱۲۷] ۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ أَفْلَحٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ، اَللَّهُمَّ! أَجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا - إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ، وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا».

قَالَتْ: فَلَمَّا تُوفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِّنْهُ، رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

[۲۱۲۸] ۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ. وَزَادَ: قَالَتْ: فَلَمَّا تُوفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: مَنْ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا. قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

(المعجم ۳) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ
وَالْمَيِّتِ) (التحفة ۳)

باب: 3- مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟

[2129] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مریض یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ کہا: جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم (یہ کلمات) کہو: اے اللہ! مجھے اور اس کو معاف فرما اور اس کے بعد مجھے اس کا بہترین بدل عطا فرما۔“ کہا: میں نے (یہ کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بعد وہ دے دیے جو میرے لیے ان سے بہتر ہیں، یعنی محمد ﷺ۔

[۲۱۲۹] ۶- (۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ: «قُولِي: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَغْفِنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً». قَالَتْ: فَقُلْتُ، فَأَغْفِنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّي مِنْهُ، مُحَمَّدًا ﷺ.

باب: 4- میت کی آنکھیں بند کرنا اور جب (موت کا) وقت آجائے تو اس کے لیے دعا کرنا

(المعجم ۴) - (بَابُ : فِي إِعْمَاضِ الْمَيِّتِ
وَالدُّعَاءِ لَهُ، إِذَا حُضِرَ) (التحفة ۴)

[2130] ابو اسحاق فزاری نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابو قلابہ سے، انھوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو آپ نے انھیں بند کر دیا، پھر فرمایا: ”جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔“ اس پر ان کے گھر کے کچھ لوگ چلا کر رونے لگے تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے لیے بھلائی کے علاوہ اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر آپ نے

[۲۱۳۰] ۷- (۹۲۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ». فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: «لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». ثُمَّ قَالَ:

فرمایا: ”اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند فرما اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں تو اس کا جانشین بن اور اے جہانوں کے پالنے والے! ہمیں اور اس کو بخش دے، اس کے لیے اس کی قبر میں کثادگی پیدا فرما اور اس کے لیے اس (قبر) میں روشنی کر دے۔“

«اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ! وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ»

[2131] عبید اللہ بن حسن نے کہا: ہمیں خالد حذاء نے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی، اس کے سوا کہ انھوں نے (وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ کے بجائے) وَاخْلُفْهُ فِي تَرْكِتِهِ (جو کچھ اس نے چھوڑا ہے، یعنی اہل و مال، اس میں اس کا جانشین بن) کہا، اور انھوں نے اللَّهُمَّ! أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ (اے اللہ! اس کے لیے اس کی قبر میں وسعت پیدا فرما) کہا اور افسَحْ لَهُ (اس کے لیے کثادگی پیدا فرما) نہیں کہا اور (عبید اللہ نے) یہ زائد بیان کیا کہ خالد حذاء نے کہا: ایک اور ساتویں دعا کی جسے میں بھول گیا۔

[۲۱۳۱] ۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُشَنَّى بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَاخْلُفْهُ فِي تَرْكِتِهِ». وَقَالَ: «اللَّهُمَّ! أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ» وَلَمْ يَقُلْ: «افْسَحْ لَهُ». وَزَادَ: قَالَ خَالِدُ الْحَذَاءِ: وَدَعَا أُخْرَى سَابِعَةً نُسِيَتْهَا.

باب: 5- میت کی آنکھوں کا اس کی روح کا تعاقب کرتے ہوئے اوپر اٹھ جانا

(المعجم ۵) - (بَابُ: فِي شُخُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهُ) (التحفة ۵)

[2132] ابن جریج نے علاء بن یعقوب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم انسان کو دیکھتے نہیں کہ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی نظر اٹھ جاتی ہے؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی نظر اس کی روح کا پیچھا کرتی ہے۔“

[۲۱۳۲] ۹- (۹۲۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخْصَ بَصَرُهُ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَذَلِكَ حِينَ يَتَّبِعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ».

[2133] عبدالعزیز دروردی نے (بھی) علاء سے اسی

[۲۱۳۳] حَدَّثَنَا هُثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهَذَا
سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت بیان کی۔
الإِسْنَادُ.

(المعجم ۶) - (بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ)
(التحفة ۶)

باب: 6- میت پر رونا

[2134] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، میں نے (دل میں) کہا: پردیسی، پردیس میں (فوت ہو گیا) میں اس پر ایسا روؤں گی کہ اس کا خوب چرچا ہوگا، چنانچہ میں نے اس پر رونے کی تیاری کر لی کہ اچانک بالائی علاقے سے ایک عورت آئی، وہ (رونے میں) میرا ساتھ دینا چاہتی تھی کہ اسے سامنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم شیطان کو اس گھر میں (دوبارہ) داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ نے اس کو نکال دیا ہے؟“ دو بار (آپ نے یہ کلمات کہے) تو میں رونے سے رک گئی اور نہ روئی۔

[۲۱۳۴] ۱۰- (۹۲۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرَبِيَّةٍ، لَا بُكَائَهُ بُكَاءٌ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ، فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ، إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ؟» مَرَّتَيْنِ، فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكُ.

[2135] حماد بن زید نے عاصم احول سے، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کی بیٹیوں میں سے ایک نے آپ کو بلاتے ہوئے اور اطلاع دیتے ہوئے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا بچہ - یا اس کا بیٹا - موت (کے عالم) میں ہے۔ اس پر آپ نے پیام لانے والے سے فرمایا: ”ان کے پاس واپس جا کر ان کو بتاؤ کہ اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا تھا اور اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ اور ان کو بتا دو کہ وہ صبر کریں اور اجر و ثواب کی طلبگار ہوں۔“ پیام رساں دوبارہ آیا اور کہا: انھوں نے

[۲۱۳۵] ۱۱- (۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ، وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا - أَوْ ابْنًا لَهَا - فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ لِلرَّسُولِ: «ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَأَخْبِرْهَا: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَقَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ أَفْسَمَتْ لَنَا نَفْسَهَا، قَالَ:

(آپ کو) قسم دی ہے کہ آپ ان کے پاس ضرور تشریف لائیں۔ کہا: اس پر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، آپ کے سامنے بچے کو پیش کیا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا، (جسم اس طرح مضطرب تھا) جیسے اس کی جان پرانے مشکیزے میں ہو۔ تو آپ کی آنکھیں بہ پڑیں، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔“

[2136] ابن فضیل اور ابو معاویہ ہر ایک نے عاصم احوال سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی، البتہ حماد کی حدیث زیادہ مکمل اور زیادہ لمبی ہے۔

[2137] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنی بیماری میں مبتلا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ جب آپ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انھیں غشی کی حالت میں پایا، آپ نے پوچھا: ”کیا انھوں نے اپنی مدت پوری کر لی (وفات پا گئے ہیں)؟“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نہیں۔ رسول اللہ ﷺ رو پڑے، جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے دیکھا تو انھوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”کیا تم سنو گے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر سزا نہیں دیتا بلکہ اس۔ آپ نے اپنی

فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ، وَانْطَلَقَتْ مَعَهُمْ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعَّقُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هَذَا؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «هَذِهِ رَحْمَةٌ، جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءَ».

[۲۱۳۶] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ.

[۲۱۳۷] ۱۲- (۹۲۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ: «أَقْدَ قَضَى؟» قَالُوا: لَا، يَارَسُولَ اللَّهِ! فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بَكَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا

يَحْزِنُ الْقَلْبَ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَزَحْمُ»۔
 زبان مبارک کی طرف اشارہ کیا۔ کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا زحمت کرتا ہے۔“

(المعجم ۷) - (بَابُ: فِي عِيَادَةِ الْمَرُضِيِّ)
 (التحفة ۷)

باب: 7- بیمار یوں کی عیادت کرنا

[2138] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی آیا، اس نے آپ کو سلام کہا اور پھر وہ انصاری پشت پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے انصار کے بھائی (انصاری)! میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟“ اس نے عرض کی: وہ اچھا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون اس کی عیادت کرے گا؟“ پھر آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم دس سے زائد لوگ تھے، ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے، نہ ٹوپیاں اور نہ قمیصیں ہی۔ ہم اس شور ملی زمین پر چلتے ہوئے ان کے پاس پہنچ گئے، ان کی قوم کے لوگ ان کے ارد گرد سے پیچھے ہٹ گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ جو آپ کے ساتھ تھے، (ان کے) قریب ہو گئے۔

[۲۱۳۸] ۱۳- (۹۲۵) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ يَعْني ابْنَ غَزِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَخَا الْأَنْصَارِ! كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟» فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ؟» فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضِعْمَةِ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالَ وَلَا خِفَافَ وَلَا فَلَانِسَ وَلَا قُمُصَ، نَمْشِي فِي بِلَاقِ السَّبَاحِ حَتَّى جِئْنَاهُ، فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ، حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ.

باب: 8- مصیبت میں صبر پہلے صدمے کے وقت ہے

(المعجم ۸) - (بَابُ: فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمَصِيبَةِ)
 عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى (التحفة ۸)

[2139] محمد یعنی جعفر (الصادق) کے فرزند نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ثابت سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبر پہلے صدمے کے وقت ہے۔“ (اس

[۲۱۳۹] ۱۴- (۹۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ

کے بعد تو انسان غم کو آہستہ آہستہ برداشت کرنے لگتا ہے۔“

الأولی۔

[2140] عثمان بن عمر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ثابت بنانی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس آئے جو اپنے بچے (کی موت) پر رو رہی تھی تو آپ نے اس سے فرمایا: ”اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو۔“ اس نے کہا: آپ کو میری مصیبت کی کیا پروا؟ جب آپ چلے گئے تو اس کو بتایا گیا کہ وہ (تمہیں صبر کی تلقین کرنے والے) اللہ کے رسول تھے تو اس عورت پر موت جیسی کیفیت طاری ہوگئی، وہ آپ کے دروازے پر آئی تو اس نے آپ کے دروازے پر دربان نہ پائے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے (اس وقت) آپ کو نہیں پہچانا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ”(حقیقی) صبر پہلے صدمے یا صدمے کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔“

[2141] خالد بن حارث، عبد الملک بن عمرو اور عبد الصمد سب نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ عثمان بن عمر کے سنائے گئے واقعے کے مطابق اس کی حدیث کی طرح حدیث سنائی۔ اور عبد الصمد کی حدیث میں (یہ جملہ) ہے: نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس (بیٹھی ہوئی) ایک عورت کے پاس سے گزرے۔

[۲۱۴۰] ۱۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيِّ لَهَا، فَقَالَ لَهَا: «إِنِّي اللَّهُ وَاصِرِي» فَقَالَتْ: وَمَا تَبَالِي بِمُصِيبَتِي؟ فَلَمَّا ذَهَبَ، قِيلَ لَهَا: إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ، فَأَتَتْ بَابَهُ، فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَائِينَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ» أَوْ قَالَ: «عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ».

[۲۱۴۱] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، بِقِصَّتِهِ. وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ.

باب: 9- میت کے گھر والوں کے رونے پر اسے عذاب دیا جاتا ہے

(المعجم ۹) - (بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ) (التحفة ۹)

[2142] نافع نے حضرت عبد اللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ حضرت حصہ رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کی حالت) پر

[۲۱۴۲] ۱۶- (۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا

رونے لگیں تو انھوں نے کہا: اے میری پیاری بیٹی! رک جاؤ، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میت کو اس پر اس کے گھر والوں کی آہ و بکا سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

[2143] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو سعید بن مسیب سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”میت کو اس کی قبر میں اس پر کیے جانے والے نوے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

[2144] سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میت کو اس کی قبر میں اس پر کیے جانے والے نوے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

[2145] ابوصالح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا وہ بے ہوش ہو گئے، تب ان پر بلند آواز سے چیخ و پکار کی گئی۔ جب ان کو آفاقہ ہوا تو انھوں نے کہا: کیا تم لوگ جانتے نہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ”میت کو زندہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے؟“

[2146] (ابو اسحاق) شیبانی نے ابو بردہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا: ہائے میرا بھائی!

عَنِ ابْنِ بَشِيرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعُبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: مَهْلًا يَا بَنِيَّةُ! أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؟».

[۲۱۴۳] ۱۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[۲۱۴۴] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[۲۱۴۵] ۱۸- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَصِيحَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ؟».

[۲۱۴۶] ۱۹- (...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ، جَعَلَ صَهْبٌ يَقُولُ: وَأَخَاهُ! فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زندہ کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے؟“

يَا صُهَيْبُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟ . [انظر: ۲۱۴۹ ت: ۹۲۷]

[2147] عبدالملک بن عمیر نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے اور انھوں نے (اپنے والد) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صہیب رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے آئے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اندر داخل ہوئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیوں رو رہے ہو؟ کیا مجھ پر رو رہے ہو؟ کہا: اللہ کی قسم! ہاں، امیر المؤمنین! آپ ہی پر رو رہا ہوں۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خوب علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”جس پر آہ و بکا کی جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔“

[۲۱۴۷] ۲۰- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِّنْ مَنْزِلِهِ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ، فَقَامَ بِحَيَالِهِ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: عَلَامَ تَبْكِي؟ أَعَلَيْ تَبْكِي؟ قَالَ: إِي، وَاللَّهِ! لَعَلَّكَ أَبْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُّبْكِي عَلَيْهِ يُعَذَّبُ».

(عبدالملک بن عمیر نے) کہا: میں نے یہ حدیث موسیٰ بن طلحہ کے سامنے بیان کی تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں (یہ) یہودیوں کا معاملہ تھا۔ (دیکھیے حدیث: 2153)

قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: إِنَّمَا كَانَ أَوْلَئِكَ الْيَهُودَ.

[2148] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر واویلا کیا، انھوں نے کہا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس پر واویلا کیا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور (اسی طرح) صہیب رضی اللہ عنہ نے بھی واویلا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صہیب! کیا تمہیں علم نہیں: ”جس پر واویلا کیا جائے، اس کو عذاب دیا جاتا ہے؟“

[۲۱۴۸] ۲۱- (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَمَّا طُعِنَ، عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ: يَا حَفْصَةُ! أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمُعْوَلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟» وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُعْوَلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟.

[2149] ایوب نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا

[۲۱۴۹] ۲۲- (۹۲۸) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُسَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

ہوا تھا، ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازے کا انتظار کر رہے تھے جبکہ عمرو بن عثمان بھی ان کے پاس تھے۔ اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے، انھیں لے کر آنے والا ایک آدمی لایا، میرے خیال میں اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹھنے کی جگہ کے بارے میں بتایا تو وہ آکر میرے پہلو میں بیٹھ گئے، میں ان دونوں کے درمیان میں تھا، اچانک گھر (کے اندر) سے (رونے کی) آواز آئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔ اور ایسا لگتا تھا وہ عمرو (بن عثمان) کو اشارہ کر رہے ہیں کہ وہ انھیں اور ان کو روکیں۔ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بلاشبہ میت کو اس کے گھروالوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“ (عبداللہ بن ابی ملیکہ نے) کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا شرط و قید (یعنی ہر طرح کے رونے کے حوالے سے) بیان کیا۔

اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حتیٰ کہ جب ہم بیدار کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے ایک آدمی کو درخت کے سائے میں پڑاؤ ڈالے دیکھا، انھوں نے مجھ سے کہا: جاؤ اور میرے لیے پتہ کرو کہ وہ کون آدمی ہے۔ میں گیا تو دیکھا وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے پاس واپس آیا اور کہا: آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کے لیے پتہ کروں کہ وہ کون شخص ہیں تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں نے کہا: (جاؤ اور) ان کو حکم (پہنچا) دو کہ وہ ہمارے ساتھ (قافلے میں) آجائیں۔ میں نے کہا: ان کے ساتھ ان کے گھروالے ہیں۔ انھوں نے کہا: چاہے ان کے ساتھ ان کے گھروالے (بھی) ہیں، (شامل ہو جائیں)۔ بس اوقات ایوب نے (بس یہاں تک کہا): ان سے کہو کہ وہ ہمارے ساتھ (قافلے میں) شامل

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جِنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ، فَأَرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا، فَإِذَا صَوْتُ مِنَ الدَّارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ - كَأَنَّهُ يَغْرِضُ عَلَى عَمْرٍو أَنْ يَقُومَ فَيَنْتَهِاهُمْ - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُأَاءِ أَهْلِهِ» قَالَ: فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مُرْسَلَةً. [انظر: ٢١٥٠ ت: ٩٢٨]

(٩٢٧) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ تَأْزِلُ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي: إِذْهَبْ فَأَعْلَمْ لِي مَنْ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَلَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ، مَنْ ذَلِكَ الرَّجُلُ، وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ قَالَ: مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا، فَقُلْتُ: إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ، قَالَ: وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ - وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ: مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا - فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أَصِيبَ، فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَأَخَاهُ! وَأَصَاحِبَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ تَعْلَمْ، أَوْ لَمْ تَسْمَعْ - قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ

ہو جائیں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ امیر المومنین زخمی کر دیے گئے، صہیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے آئے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں معلوم نہیں یا (کہا: تم نے سنا نہیں۔ ایوب نے کہا: یا انھوں نے (اس کے بجائے) اَوَلَمْ تَعْلَمْ، اَوَلَمْ تَسْمَعْ ”کیا تمہیں پتہ نہیں اور تم نے سنا نہیں“ کے الفاظ کہے۔ کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میت کو اس کے گھر والوں کے بعض (طرح کے) رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

(ابن ابی ملیکہ نے) کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس (رونے کے لفظ) کو بلا قید بیان کیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (لفظ) بعض (کی قید) کے ساتھ کہا تھا۔

میں (ابن ابی ملیکہ) اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو کہا تھا ان کو بتایا، انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میت کو کسی ایک کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے بلکہ آپ نے فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ کر دیتا ہے۔ (کیونکہ کافروں نے اپنی اولاد کو بلند آواز سے رونا سکھایا ہوتا ہے، رہا بغیر آواز کے رونا تو اس کی ذمہ داری رونے والے پر نہیں کیونکہ) بے شک اللہ ہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا۔“ اور بوجھ اٹھانے والی کوئی جان کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“ (آواز کے بغیر محض آنسوؤں سے رونے کا نہ رونے والے کو گناہ ہے نہ اس کے بڑوں کو کیونکہ وہ بھی اس کے ذمہ دار نہیں۔)

ایوب نے کہا: ابن ابی ملیکہ نے کہا: مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات پہنچی تو انھوں نے کہا: تم

قَالَ: اَوَلَمْ تَعْلَمْ، اَوَلَمْ تَسْمَعْ - اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ». [راجع: ۲۱۴۶]

قَالَ: فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً، وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ: بِبَعْضٍ.

(۹۲۹) فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَالَتْ: لَا، وَاللَّهِ! مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَطُّ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ» وَلَكِنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللَّهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا، وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى، ﴿وَلَا تُزِرُّ وَازِرَةً وَزِدَ أُخْرَى﴾» [فاطر ۱۸].

قَالَ أَيُّوبُ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةُ قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتَحَدِّثُونِي عَنْ

مجھے ایسے دو افراد کی حدیث بیان کرتے ہو جو نہ (خود) جھوٹ بولنے والے ہیں اور نہ جھٹلائے جانے والے ہیں لیکن (بعض اوقات) سماع (سننا) غلط ہو جاتا ہے (کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اور سیاق میں یہ بات کی تھی۔ دیکھیے

حدیث: 2153-2156)

[2150] ابن جریج نے کہا: مجھے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی مکہ میں فوت ہو گئی تو ہم ان کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تشریف لائے۔ میں ان دونوں کے درمیان میں بیٹھا تھا۔ میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا، پھر دوسرا آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے اور وہ ان کے روبرو بیٹھے ہوئے تھے، کہا: تم رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعض (بعض طرح کے رونے سے) کہا کرتے تھے، پھر انھوں نے (مکمل) حدیث بیان کی، کہا: میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے لوٹا حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء پر پہنچے تو اچانک انھیں درخت کے سائے تلے کچھ اونٹ سوار دکھائی دیے، انھوں نے کہا: جا کر دیکھو یہ اونٹ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے (آکر) انھیں بتایا تو انھوں نے کہا: انھیں میرے پاس بلاؤ۔ میں لوٹ کر صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا: چلیے، امیر المومنین کے ساتھ ہو جائیے۔ اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیے گئے تو صہیب رضی اللہ عنہ

غَيْرِ كَاذِبِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ، وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ. [انظر: ۲۱۵۰ ت ۹۲۹]

[۲۱۵۰] ۲۳- (۹۲۸) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تَوَفَّيْتُ بِنْتَ لُعْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ: فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، قَالَ: فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ، وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». [راجع: ۲۱۴۹ ت: ۹۲۸]

(۹۲۷) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: إِذْهَبْ فَاظْطُرْ مَنْ هُوَ لَا الرَّكْبُ؟ فَظَطُرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَدْعُهُ لِي، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ازْجُلْ فَالْحَقَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ، دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَأَخَاهُ! وَأَصَاحِبَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

[انظر: ۲۱۴۹ ت: ۹۲۷]

روتے ہوئے اندر آئے، وہ کہہ رہے تھے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صہیب! کیا تم مجھ پر رو رہے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”میت کو اس کے گھر والوں کے بعض (طرح کے) رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی، انھوں نے کہا: اللہ عمر پر رحم فرمائے! اللہ کی قسم! نہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے بلکہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے۔“ کہا: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور تمھارے لیے قرآن کافی ہے (جس میں یہ ہے: ”اور بوجھ اٹھانے والی کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“ اس کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے۔

ابن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (جواب میں) کچھ نہیں کہا۔

[2151] عمرو (بن دینار) نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم ابان کے جنازے میں (حاضر) تھے..... اور (مذکورہ) حدیث بیان کی۔ انھوں (عمرو) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (آگے) نبی ﷺ سے روایت مرفوع ہونے کی صراحت نہیں کی، جس طرح ایوب اور ابن جریج نے اس کی صراحت کی ہے اور ان دونوں کی حدیث عمرو کی حدیث سے زیادہ مکمل ہے۔

[2152] سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کو زندہ کے رونے

(۹۲۹) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ، لَا وَاللَّهِ! مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ» وَلَكِنْ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَحَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ: ﴿وَلَا تَزِدْ وَازِدَةً وَزَدَ أُخْرَى﴾ [فاطر: ۱۸]. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللَّهِ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَوَاللَّهِ! مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ. [راجع: ۲۱۴۹ ت: ۹۲۹]

[۲۱۵۱] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرُو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنَّا فِي جِنَازَةِ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَنْصَرِّ رَفَعَ الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو.

[۲۱۵۲] ۲۴- (۹۳۰) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ

سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ».

[2153] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا روایت کردہ قول بیان کیا گیا: ”میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“ تو انھوں نے کہا: اللہ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے! انھوں نے ایک چیز کو سنا لیکن (پوری طرح) محفوظ نہ رکھا۔ (امرواقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور وہ لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ”تم رو رہے ہو اور اسے عذاب دیا جا رہا ہے۔“

[2154] ابواسامہ نے ہشام سے اور انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس بات کا ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً یہ بیان کرتے ہیں: ”میت کو اس کی قبر میں اس پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“ انھوں نے کہا: وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) بھول گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ”اس (مرنے والے) کو اس کی غلطی یا گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اب اسی وقت اس پر رو رہے ہیں۔“ اور یہ (بھول) ان (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کی اس روایت کے مانند ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن اس کنویں (کے کنارے) پر کھڑے ہوئے جس میں بدر میں قتل ہونے والے مشرکوں کی لاشیں تھیں تو آپ نے ان سے جو کہنا تھا، کہا (اور فرمایا: ”اب) جو میں کہہ رہا ہوں وہ اس کو بخوبی سن رہے ہیں۔“ حالانکہ (اس بات میں بھی) وہ بھول گئے، آپ نے تو فرمایا

[2153] ۲۵- (۹۳۱) وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، جَمِيعًا عَنْ حَمَادٍ. قَالَ خَلْفٌ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ، وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «أَنْتُمْ تَبْكُونَ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ».

[2154] ۲۶- (۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

فَقَالَتْ: وَهَلْ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ». وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، وَقَدْ وَهَلَ، إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ» ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْكُفْرَ﴾ [النمل: ۸۰]. ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَن فِي الْقُبُورِ﴾ [فاطر: ۲۲].

يَقُولُ: حِينَ تَبُوءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

تھا: ”یہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ میں ان سے (دنیا میں) جو کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔“ پھر انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے (یہ آیتیں پڑھیں): ”اور بے شک تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔“ ”اور تو ہرگز انھیں سنانے والا نہیں جو قبروں میں ہیں۔“ (گویا) آپ یہ کہہ رہے ہیں: جبکہ وہ آگ میں اپنے ٹھکانے بنا چکے ہیں۔ (اور وہ اچھی طرح جان چکے ہیں کہ جو ان سے کہا گیا تھا وہی سچ ہے، یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما ان دو روایتوں کا اصل بیان محفوظ نہیں رکھ سکے۔)

[2155] وکیع نے بیان کیا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اسی سند سے ابواسامہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث سنائی اور ابواسامہ کی (مذکورہ بالا) حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[2156] عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا (اس موقع پر) ان کے سامنے بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ ابو عبدالرحمن کو معاف فرمائے! یقیناً انھوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہو گئی ہے۔ (امروا وقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت (کے جنازے) کے پاس سے گزرے جس پر آہ و بکا کی جارہی تھی تو آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

[2157] وکیع نے سعید بن عبید طائی اور محمد بن قیس سے اور انھوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: کوفہ میں سب سے پہلے جس پر نوحہ کیا گیا وہ قرظہ بن کعب تھا، اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے

[۲۱۵۵] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، وَحَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أُمَّ.

[۲۱۵۶] ۲۷- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَخْذِبْ، وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُتَكَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا».

[۲۱۵۷] ۲۸- (۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ الطَّائِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ نَبِحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرْظَةُ بْنُ كَعْبٍ،

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس پر نوحہ کیا گیا، اسے قیامت کے دن اس پر کیے جانے والے نوے (کی وجہ) سے عذاب دیا جائے گا۔“

فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نِيَحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ، بِمَا نِيَحَ عَلَيْهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[2158] ہمیں علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں محمد بن قیس نے علی بن ربیعہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[۲۱۵۸] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[2159] مروان بن معاویہ فزاری نے کہا: ہمیں سعید بن عبید طائی نے علی بن ربیعہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[۲۱۵۹] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، يَغْنِي الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

باب: 10- نوحہ کرنے کے بارے میں سختی (سے)
(ممانعت)

(المعجم ۱۰) - (بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النِّيَاحَةِ)
(التحفة ۱۰)

[2160] حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں جاہلیت کے کاموں میں سے چار باتیں (موجود) ہیں، وہ ان کو ترک نہیں کریں گے: احساب (باپ دادا کے اصلی یا مزعومہ کارناموں) پر فخر کرنا، (دوسروں کے) نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے سے بارش مانگنا اور نوحہ کرنا۔“ اور فرمایا: ”نوحہ کرنے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس (کے بدن) پر تار کول کا لباس اور خارش کی قمیص ہوگی۔“

[۲۱۶۰] ۲۹- (۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنْ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ». وَقَالَ: «النِّيَاحَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبَقْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِيرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ حَرَبٍ».

[۲۱۶۱] ۳۰- (۹۳۵) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ، قَالَتْ: وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ ضَائِرِ الْبَابِ - شَقُّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْتَهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِيعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْتَهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَقَدْ غَلَبَنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَتْ فَزَعَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذْهَبْ فَاحْثِي فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، وَاللَّهِ! مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

[2161] عبد الوہاب نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے عمرہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: جب رسول اللہ ﷺ کو زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے قتل (شہید) ہونے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ اس طرح (مسجد میں) بیٹھے کہ آپ (کے چہرہ انور) پر غم کا پتہ چل رہا تھا۔ کہا: میں دروازے کی جھری۔۔۔ دروازے کی درز۔۔۔ سے دیکھ رہی تھی کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! جعفر (کے خاندان) کی عورتیں، اور اس نے ان کے رونے کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ جا کر انھیں روکے۔ وہ چلا گیا۔ وہ (دوبارہ) آپ کے پاس آیا اور بتایا کہ انھوں نے اس کی بات نہیں مانی۔ آپ نے اسے دوبارہ حکم دیا کہ وہ جا کر انھیں روکے۔ وہ گیا اور پھر (تیسری بار) آپ کے پاس آکر کہنے لگا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب آگئی ہیں۔ کہا: ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (دل میں) کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! نہ تم وہ کام کرتے ہو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے اور نہ ہی تم نے (بار بار بتا کر) رسول اللہ ﷺ کو تکلیف (دینا) ترک کیا ہے۔

[۲۱۶۲] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

[2162] عبد اللہ بن نمیر، معاویہ بن صالح اور عبد العزیز بن مسلم نے یحییٰ بن سعید سے، اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور عبد العزیز کی حدیث میں ہے: تم رسول اللہ ﷺ کو مشقت میں ڈالنے سے باز نہیں آئے۔

إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ: وَمَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعِيِّ.

[2163] محمد (بن سیرین) نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے ساتھ ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی تو ہم میں سے ان پانچ عورتوں: ام سلیم، ام علاء ابوسبرہ کی بیٹی، معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سوا کسی نے (کما حقہ) اس کی پاسداری نہیں کی۔

[۲۱۶۳] ۳۱- (۹۳۶) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ
الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ
مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ، أَلَّا نَنْوَحَ، فَمَا وَفَّتْ مِنَّا امْرَأَةٌ،
إِلَّا حَمْسٌ: أُمُّ سَلِيمٍ، وَأُمُّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةُ أَبِي
سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ، أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ
مُعَاذٍ.

فائدہ: روایت کاؤ (یا) کے بعد والا کثرا درست ہے۔ ابوسبرہ کی بیٹی الگ عورت ہے کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام ام عمرو بنت خلاد رضی اللہ عنہا تھا، یہ دونوں الگ الگ خواتین ہیں۔ پانچویں عورت خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

[2164] ہشام نے حصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیعت میں ہم سے یہ عہد لیا کہ تم نوحہ نہیں کرو گی۔ ہم میں سے پانچ کے سوا کسی نے اس کی (کما حقہ) پاسداری نہیں کی۔ ان (پانچ) میں سے ایک ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔

[۲۱۶۴] ۳۲- (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ
حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي الْبَيْعَةِ، أَلَّا تَنْحَنَ، فَمَا وَفَّتْ مِنَّا غَيْرُ
خَمْسٍ، مِّنْهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ.

[2165] عاصم نے حصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”عورتیں آپ سے بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔“ اور کسی نیک کام میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی۔“ کہا: اس (عہد) میں سے ایک نوحہ گری (کی شق) بھی تھی۔ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں خاندان کے سوا کیونکہ انھوں نے جاہلیت کے دور میں (نوحہ کرنے پر) میرے ساتھ تعاون کیا تھا تو اب میرے لیے بھی لازمی ہے کہ میں (ایک بار) ان کے

[۲۱۶۵] ۳۳- (۹۳۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ زُهَيْرُ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَارِثٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ
حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ: ﴿يُحِبُّكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾
﴿وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ [الممتحنة: ۱۲] قَالَتْ:
كَانَ مِنْهُ النَّيَاحَةُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

ساتھ تعاون کروں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں کے خاندان کے سوا۔“

إِلَّا آلَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أَسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا آلَ فُلَانٍ».

باب: 11- عورتوں کے لیے جنازے کے پیچھے (ساتھ) جانے کی ممانعت

(المعجم ۱۱) - (بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ) (التحفة ۱۱)

[2166] محمد بن سیرین نے کہا: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا لیکن ہمیں سختی کے ساتھ حکم نہیں دیا گیا۔

[۲۱۶۶] ۳۴- (۹۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. [۲۷۴۰]

[2167] حفصہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا لیکن ہمیں سختی کے ساتھ حکم نہیں دیا گیا۔

[۲۱۶۷] ۳۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: نُهِنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

باب: 12- میت کو غسل دینا

(المعجم ۱۲) - (بَابُ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ) (التحفة ۱۲)

[2168] یزید بن زریع نے ایوب سے، انھوں نے محمد بن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: ”اس کو تین، پانچ یا اگر تمھاری رائے ہو تو اس سے زائد مرتبہ پانی اور بیری (کے پتوں) سے غسل دو اور آخری بار میں کافور یا کافور میں سے کچھ ڈال دینا اور

[۲۱۶۸] ۳۶- (۹۳۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: «إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتِنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا

جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔“ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ”اس کو اس کے جسم کے ساتھ پلیٹ دو۔“

[2169] حصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے ان (کے بالوں) کی کنگھی کر کے تین گندھی ہوئی لٹیں بنا دیں۔

[2170] مالک بن انس، حماد اور ابن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک وفات پا گئیں۔ ابن علیہ کی حدیث میں (یوں) ہے، (ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں۔ اور مالک کی حدیث میں ہے، کہا: جب آپ کی بیٹی وفات پا گئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے..... (اس سے آگے) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے محمد، ان سے ایوب اور ان سے یزید کی حدیث کے مانند ہے۔

[2171] حماد نے ایوب سے، انھوں نے حصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے اس (سابقہ حدیث) کی طرح روایت بیان کی، اس کے سوا کہ آپ نے فرمایا: ”تین، پانچ، سات یا اگر تمھاری رائے ہو تو اس سے زائد بار (غسل دینا۔)“ حصہ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم نے ان کے سر (کے بالوں) کی تین گندھی ہوئی لٹیں بنا دیں۔

[2172] (اسماعیل) ابن علیہ نے کہا: ہمیں ایوب نے خبر دی، انھوں نے کہا: حصہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے (بیان کرتے ہوئے) کہا: (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ”اس

فَرَعْنًا فَإِذَا نَبِيٌّ فَلَمَّا فَرَعْنَا آذَنَاهُ، فَأَلْفَى إِلَيْنَا حِفْوَهُ، فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ».

[2169] [۳۷- (...)] وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ. قَالَتْ: مَسَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

[2170] [۳۸- (...)] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، كُلُّهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تَوَفَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ؛ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَفَّيْتُ ابْنَتَهُ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ.

[2171] [۳۹- (...)] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

[2172] [۴۰- (...)] وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا أَيُّوبُ قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَ: «إِغْسِلْنَهَا

کو طاق تعداد میں تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔“ کہا اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے ان (کے بالوں) کی کنگھی کر کے تین مینڈھیاں بنا دیں۔

[2173] عاصم احوال نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی (بڑی) بیٹی زینب رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”اسے طاق تعداد میں، تین یا پانچ مرتبہ غسل دواور پانچویں بار (پانی میں) کافور — یا کچھ کافور — ڈال دینا اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔“ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ”اس (تہبند) کو اس کے جسم کے ساتھ پلیٹ دو۔“

[2174] ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹیوں میں سے ایک کو غسل دے رہی تھیں تو آپ نے فرمایا: ”اسے طاق تعداد میں پانچ یا اس سے زائد بار غسل دینا۔“ (آگے) ایوب اور عاصم کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی) اس حدیث میں انھوں نے کہا: (ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ہم نے ان کے بالوں کو تین تہائیوں میں گوندھ دیا، ان کے سر کے دونوں طرف اور ان کی پیشانی کے بال۔

[2175] ہشیم نے خالد سے خبر دی، انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاں انھیں اپنی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو (وہاں یہ بھی) فرمایا: ”ان کی دائیں جانب سے اور اس کے وضو کے اعضاء سے (غسل کی) ابتدا کرو۔“

وِثْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ: وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

[۲۱۷۳] ۴۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزْمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْسِلْنَهَا وَثْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا، وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنِي» قَالَتْ: فَأَعْلَمْنَاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ وَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ».

[۲۱۷۴] ۴۱- (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَنَا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدَى بَنَاتِهِ، فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا وَثْرًا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ» بَنَحُو حَدِيثَ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَضَمَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَافٍ: قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَيْهَا.

[۲۱۷۵] ۴۲- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا: «إِبْدَأْ بِمِمَّا مِئْهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا».

[2176] اسماعیل ابن علیہ نے خالد سے، انھوں نے حصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے بارے میں ان سے فرمایا: ”ان کی دائیں جانب سے اور ان کے وضو کے اعضاء سے آغاز کرو۔“

[۲۱۷۶] ۴۳- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: «إِذَا نَ بَمِيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا».

باب: 13- میت کو کفن دینا

(المعجم ۱۳) - (بَابُ: فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ۱۳)

[2177] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کے راستے میں ہجرت کی۔ ہم اللہ کی رضا چاہتے تھے تو (اس کے اپنے وعدے کے مطابق) ہمارا اجر اللہ پر واجب ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ لوگ چلے گئے، انھوں نے (دنیا میں) اپنے اجر میں سے کچھ نہیں لیا، ان میں سے ایک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ احد کے دن شہید ہوئے تو ان کے لیے ایک دھاری دار چادر کے سوا کوئی چیز نہ ملی جس میں ان کو کفن دیا جاتا۔ جب ہم اس کو ان کے سر پر ڈالتے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے اور جب ہم اسے ان کے پیروں پر رکھتے تو سر نکل جاتا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو ان کے سروالے حصے پر ڈال دو اور پاؤں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دو۔“ اور ہم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لیے پھل پک چکا ہے اور وہ اس کو چن رہا ہے۔

[۲۱۷۷] ۴۴- (۹۴۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا-أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِّ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا؛ مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يَوْجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا نَمْرَةً، فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «صُغُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِيهَا.

[2178] جریر، عیسیٰ بن یونس، علی بن مسہر اور ابن عیینہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[۲۱۷۸] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ ابْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[2179] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو حول (یعنی) سے لائے جانے والے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا، ان میں نہ قیص تھی اور نہ عمامہ، البتہ حلے (ہم رنگ چادروں پر مشتمل جوڑے) کے حوالے سے لوگ اشتباہ میں پڑ گئے، بلاشبہ وہ آپ کے لیے خریدا گیا تھا تا کہ آپ کو اس میں کفن دیا جائے، پھر اس حلے کو چھوڑ دیا گیا اور آپ کو حول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا اور اس (حلے) کو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور کہا: میں اس کو (اپنے پاس) محفوظ رکھوں گا یہاں تک کہ اس میں خود اپنے کفن کا انتظام کروں گا۔ بعد میں کہا: اگر اس کو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے لیے پسند فرماتا تو آپ کو اس میں کفن (دینے کا بندوبست کر) دیتا۔ اس لیے انھوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت صدقہ کر دی۔

[۲۱۷۹] ۴۵- (۹۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضِ سَحُولِيَّةٍ، مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ، أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شَبَّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا، أَنَّهَا اشْتَرَيْتَ لَهُ لِيُكْفَنَ فِيهَا، فَتَرَكْتَ الْحُلَّةَ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضِ سَحُولِيَّةٍ، فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: لَا حَبْسَ لَهَا حَتَّى أَكْفَنَ فِيهَا نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا، فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا.

[2180] علی بن مسہر نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ایک یمنی حلے میں لپیٹا (کفن دیا) گیا، پھر اس کو اتار دیا گیا اور آپ کو حول کے تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں نہ قیص تھی اور نہ عمامہ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اٹھالیا اور کہا: مجھے اس میں کفن دیا جائے گا۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تو مجھے

[۲۱۸۰] ۴۶- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُدْرِجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ نَزَعَتْ عَنْهُ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ يَمَانِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ، فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ: أَكْفَنُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُكْفَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اس میں کفن دیا جائے گا! چنانچہ انھوں نے اس کو صدقہ کر دیا۔

وَأُكْفِنَ فِيهَا! فَتَصَدَّقَ بِهَا.

[2181] حفص بن غیاث، ابن عیینہ، ابن اوریس، عہدہ، وکیع اور عبدالعزیز سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ان کی حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ نہیں ہے۔

[۲۱۸۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

[2182] ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: میں نے ان سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ تو انھوں نے کہا: تین سحلی کپڑوں میں۔

[۲۱۸۲] ۴۷- (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ لَهَا: فِي كَمِ كُفْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ.

باب: 14- میت کو ڈھانپنا

(المعجم ۱۴) - (بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ)

(التحفة ۱۴)

[2183] صالح (بن کيسان) نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ کو دھاری داریمنی چادر سے ڈھانپا گیا۔

[۲۱۸۳] ۴۸- (۹۴۲) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: سَجَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بِثَوْبٍ جَبَرَةٍ.

[2184] معمر اور شعیب نے (ابن شہاب) زہری سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی طرح حدیث روایت کی۔

[۲۱۸۴] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً.

(المعجم ۱) - (بَابُ فِي تَحْسِينِ كَفْنِ
الْمَيِّتِ) (التحفة ۱۵)

باب: 15- میت کو اچھا کفن دینا

[2185] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا، آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کا تذکرہ فرمایا جو فوت ہوا تو اس کو معمولی (پکڑے میں) کفن دیا گیا اور رات ہی کو دفن کر دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی آدمی کو رات کو دفن کرنے سے ڈانٹ کر روکا یہاں تک کہ اس کی (شایان شان طریقے سے) نماز جنازہ ادا کی جائے، الا یہ کہ کوئی انسان اس پر مجبور ہو جائے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دے۔“

[۲۱۸۵] ۴۹- (۹۴۳) حَدَّثَنَا هُرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ، فُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَفُتِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُفْتَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ، إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كُفِّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ».

(المعجم ۱۶) - (بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ)
(التحفة ۱۶)

باب: 16- جنازے کو جلدی لے جانا

[2186] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جنازے (کو لے جانے) میں جلدی کرو، اگر وہ (میت) نیک ہے تو جس کی طرف تم اس کو لے جا رہے ہو، وہ خیر ہے اگر وہ اس کے سوا ہے تو پھر وہ شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔“

[۲۱۸۶] ۵۰- (۹۴۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكَ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تَقْدُمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكَ غَيْرَ ذَلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ».

[2187] معمر اور محمد بن ابی حفصہ دونوں نے زہری

سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی حدیث) روایت کی، لیکن معمر کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ انھوں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے اس حدیث کو مرفوع (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیان کیا ہے۔

[۲۱۸۷] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ.

[2188] ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی: انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جنازے میں جلدی کرو اگر (میت) نیک ہے تو تم نے اسے بھلائی کے قریب کر دیا اور اگر وہ اس کے سوا ہے، تو شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔“

[۲۱۸۸] ۵۱- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَرُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ - قَالَ هَرُونَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ».

باب: 17- جنازے پر نماز پڑھنے اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

(المعجم ۱۷) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا) (التحفة ۱۷)

[2189] ابوطاہر، حرمہ بن یحییٰ اور ہارون بن سعید ابی

— اس روایت کے الفاظ ہارون اور حرمہ کے ہیں — میں سے ہارون نے کہا: ہمیں حدیث سنائی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جنازے میں شریک

[۲۱۸۹] ۵۲- (۹۴۵) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَرُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُرُونَ وَحَرَمَلَةُ، قَالَ هَرُونَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ

رہا یہاں تک کہ نمازِ جنازہ ادا کر لی گئی تو اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس (جنازے) میں شریک رہا حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔“ پوچھا گیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو بڑے پہاڑوں کے مانند۔“ ابوطاہر کی حدیث یہاں ختم ہو گئی۔

دوسرے دو اساتذہ نے اضافہ کیا: ابن شہاب نے کہا: سالم بن عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ پڑھ کر لوٹ آتے تھے، جب ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی تو انھوں نے کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں میں نقصان اٹھایا۔

[2190] عبد الاعلیٰ اور عبد الرزاق نے معمر سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہ روایت) ان الفاظ: ”دو عظیم پہاڑوں“ تک بیان کی اور اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔ اور عبد الاعلیٰ کی حدیث میں ہے: ”یہاں تک کہ اس (کے دفن) سے فراغت ہو جائے۔“ اور عبد الرزاق کی حدیث میں ہے: ”یہاں تک کہ اس کو لحد میں رکھ دیا جائے۔“

[2191] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے کئی لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے نبی ﷺ سے، جس طرح معمر کی حدیث ہے اور کہا: ”اور جو اس کو دفن کیے جانے تک اس کے ساتھ رہا۔“

[2192] سہیل کے والد ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا:

عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ». اِنْتَهَى حَدِيثُ أَبِي طَاهِرٍ.

وَرَادَ الْأَخْرَانِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ؛ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ ضَيَعْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ.

[۲۱۹۰] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ: «الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ»، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى: «حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا»، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: «حَتَّى تُوَضَعَ فِي اللَّحْدِ».

[۲۱۹۱] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجَالٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، وَقَالَ: «وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ».

[۲۱۹۲] ۵۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بِهِزٌ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا

”جس نے نماز جنازہ ادا کی اور اس کے پیچھے (قبرستان) نہیں گیا تو اس کے لیے ایک قیراط (اجر) ہے اور اگر وہ اس کے پیچھے گیا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔“ پوچھا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: ”ان دونوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے مانند ہے۔“

[2193] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جس نے نماز جنازہ ادا کی تو اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے ساتھ گیا حتیٰ کہ اسے قبر میں اتار دیا گیا تو (اس کے لیے) دو قیراط ہیں۔“ (ابو حازم نے) کہا: میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! قیراط کیا ہے؟ انھوں نے کہا: اُحد پہاڑ کے مانند۔

[2194] نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا

کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص جنازے کے پیچھے چلا تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔“ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کثرت سے احادیث سنائی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں (کے حصول) میں کوتاہی کی۔

[2195] داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے

والد (عامر) سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صاحب مقصورہ، خباب رضی اللہ عنہ نے آکر کہا: اے عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے نہیں سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ بلاشبہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص جنازے کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی، پھر

سُھیل عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ» قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ».

[۲۱۹۳] ۵۴- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوَضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ» قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَمَا الْقِيرَاطُ؟ قَالَ: «مِثْلُ أُحُدٍ».

[۲۱۹۴] ۵۵- (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بَعْنِي ابْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِّنَ الْأَجْرِ» فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ قَرَطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ.

[۲۱۹۵] ۵۶- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي حَنُوفَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ بَنِ أَبِي وَقَاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، إِذْ طَلَعَ خَبَابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ

اس کے ساتھ رہا حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا تو اس کے لیے بطور اجر دو قیراط ہیں، ہر قیراط احد (پہاڑ) کے مانند ہے اور جس نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور لوٹ آیا، اس کا اجر احد پہاڑ جیسا ہے۔“ (یہ بات سن کر) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خواب ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا (تاکہ) وہ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں دریافت دریافت کریں اور پھر واپس آکر ان کو بتائیں کہ انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کیا کہا۔ (اس دوران میں) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریوں سے ایک مٹھی بھری اور ان کو اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرنے لگے یہاں تک کہ پیام رساں ان کے پاس واپس آگیا، اس نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ کنکریاں جو ان کے ہاتھ میں تھیں، زمین پر دے ماریں، پھر کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں (کے حصول) میں کوتاہی کی۔

[2196] شعبہ نے کہا: ہمیں قتادہ نے سالم بن ابی جعد سے حدیث سنائی، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یحمری سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نماز جنازہ پڑھی، اس کے لیے ایک قیراط ہے اور اگر وہ اس کے دفن میں شامل ہو تو اس کے لیے دو قیراط ہیں، (ایک) قیراط احد (پہاڑ) کے مانند ہے۔“

[2197] ہشام، سعید اور ابان نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔ سعید اور ہشام کی حدیث میں ہے: نبی ﷺ سے قیراط کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”احد (پہاڑ) کے مانند۔“

ابن عمر! أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ؟ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تَدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ؟» فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ: وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِّنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقْلِبُهَا فِي يَدِهِ، حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ، فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

[2196] ۵۷- (۹۴۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، أَلْقِيرَاطٌ مِثْلُ أُحُدٍ».

[2197] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ: سِئِلَ

النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْفِرَاطِ فَقَالَ: «مِثْلُ أَحَدٍ».

(المعجم ۱۸) - (بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةً،
شَفَعُوا فِيهِ) (التحفة ۱۸)

باب: 18- جس کی نماز جنازہ سو (مسلمانوں)
نے پڑھی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش
قبول کر لی جاتی ہے

[2198] سلام بن ابی مطیع نے ایوب سے، انھوں نے
ابوقلابہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دودھ شریک
بھائی عبداللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی
(مسلمان) مرنے والا جس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک
جماعت، جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو، ادا کرے، وہ سب اس
کی سفارش کریں، تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول
کر لی جاتی ہے۔“

(سلام نے) کہا: میں نے یہ حدیث شعیب بن حجاب کو
بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے بیان کی۔

[۲۱۹۸] ۵۸- (۹۴۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
عِيْسَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ
أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ
أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ
لَهُ، إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ».

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبَابِ،
فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(المعجم ۱۹) - (بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ،
شَفَعُوا فِيهِ) (التحفة ۱۹)

باب: 19- جس کی نماز جنازہ چالیس (مسلمانوں)
نے ادا کی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش
قبول کر لی جاتی ہے

[2199] ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ابلی اور
ولید بن شجاع میں سے ولید نے کہا: مجھے حدیث سنائی اور
دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی ابن وہب نے،
انھوں نے کہا: مجھے ابو صخر نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر
سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ

[۲۱۹۹] ۵۹- (۹۴۸) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ
مَعْرُوفٍ وَهُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ
شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ - قَالَ الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ
الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ
عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ

غلام کرب سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ قدید یا عسفان میں ان کے ایک بیٹے کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے کہا: کرب! دیکھو، اس کے (جنازے کے) لیے کتنے لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ اس کی خاطر (خاصے) لوگ جمع ہو چکے ہیں تو میں نے ان کو اطلاع دی۔ انھوں نے پوچھا: تم کہتے ہو کہ وہ چالیس ہوں گے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ تو انھوں نے فرمایا: اس (میت) کو (گھر سے) باہر نکالو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو بھی مسلمان فوت ہو جاتا ہے اور اس کے جنازے پر (ایسے) چالیس آدمی (نماز ادا کرنے کے لیے) کھڑے ہو جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرما لیتا ہے۔“

ابن معروف کی روایت میں ہے: انھوں نے شریک بن ابی نمر سے، انھوں نے کرب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ (اس سند میں شریک کے والد اور ابو نمر کے بیٹے، عبداللہ کا نام لیے بغیر دادا کی طرف منسوب کرتے ہوئے شریک بن ابی نمر کہا گیا ہے۔)

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقَدِيدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ، فَقَالَ: يَا كَرِيبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَخْرِجُوهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ».

وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ مَعْرُوفٍ: عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كَرِيبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

باب: 20- مردوں میں سے جس کا اچھا یا برا تذکرہ کیا جائے

(المعجم ۲۰) - (بَابُ: فِيمَنْ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنَ الْمَوْتَى) (التحفة ۲۰)

[2200] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک جنازہ گزرا تو اس کی اچھی صفت بیان کی گئی۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔“ اس کے بعد ایک اور جنازہ گزرا تو اس کی بری صفت بیان کی گئی تو

[۲۲۰۰] [۶۰- (۹۴۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔“ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں! ایک جنازہ گزرا اور اس کی اچھی صفت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔“ ایک اور جنازہ گزرا اور اس کی بری صفت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔“ (اس کا مطلب کیا ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی تم لوگوں نے اچھی صفت بیان کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے بری صفت بیان کی اس کے لیے آگ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔“

[2201] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا..... اس کے بعد انھوں نے انس سے عبدالعزیز کی (سابقہ) حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ عبدالعزیز کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

مَالِكٌ قَالَ: مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، وَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِي عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، فَقَالَ عُمَرُ: فِدَى لَكَ أَبِي وَأُمِّي! مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتُ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، وَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِي عَلَيْهَا شَرًّا، فَقُلْتُ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْحَنَّةُ، وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ».

[۲۲۰۱] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ.

باب: 21- آرام پانے والا اور جس سے دوسرے آرام پائیں، ان کے بارے میں کیا کہا گیا؟

(المعجم ۲۱) - (بَابُ مَا جَاءَ فِي مُسْتَرَحٍ وَمُسْتَرَحٍ مِنْهُ) (التحفة ۲۱)

[2202] امام مالک بن انس نے محمد بن عمرو بن حنبلہ سے، انھوں نے معبد بن کعب بن مالک سے اور انھوں نے حضرت ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ

[۲۲۰۲] ۶۱- (۹۵۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِي مَا فُرِيَ عَلَيْهِ، - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ؛ أَنَّهُ

گزارا تو آپ نے فرمایا: ”آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام ملنے والا ہے۔“ انھوں (صحابہ) نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ”آرام پانے والا یا جس سے آرام ملنے والا ہے“ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”بندہ مومن دنیا کی تکالیف سے آرام پاتا ہے اور فاجر بندے (کے مرنے) سے لوگ، شہر، درخت اور حیوانات آرام پاتے ہیں۔“

[2203] یحییٰ بن سعید اور عبدالرزاق نے عبد اللہ بن سعید سے، انھوں نے محمد بن عمرو سے، انھوں نے کعب بن مالک کے بیٹے (معبد) سے، انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت بیان کی اور یحییٰ کی حدیث میں ہے: ”وہ (مومن) بندہ اللہ کی رحمت میں آکر دنیا کی اذیت اور تکلیف سے آرام حاصل کر لیتا ہے۔“

باب: 22- جنازے کی تکبیریں

[2204] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن نجاشی فوت ہوئے، لوگوں کو ان کی وفات کی اطلاع دی، آپ ﷺ ان (صحابہ) کے ساتھ باہر جنازہ گاہ میں گئے اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

[2205] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے اور ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جبشہ والے (حکمران) نجاشی

كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ».

[2203] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ لُكْعَبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: «يَسْتَرِيحُ مِنْ أَدَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ».

(المعجم ۲۲) - (بَابُ: فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ) (التحفة ۲۲)

[2204] ۶۲- (۹۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

[2205] ۶۳- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

کی، جس دن وہ فوت ہوئے، موت کی خبر دی اور فرمایا: ”اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو۔“

أَتْنَهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ».

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے حدیث سنائی کہ ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے جنازہ گاہ میں ان کی صفیں بنوائیں، نماز (جنازہ) پڑھائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلِّي، فَصَلَّى، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

[2206] صالح نے دونوں سندوں کے ساتھ ابن شہاب سے عقیل (بن خالد) کی روایت کے مانند روایت کی۔

[۲۲۰۶] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ كِرْوَايَةَ عُقَيْلٍ، بِالإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

[2207] سعید بن میناء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اُححمہ نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تو اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[۲۲۰۷] ۶۴- (۹۵۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ سَلِيمِ ابْنِ حَيَّانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاء عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيَّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2208] عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج اللہ کا ایک نیک بندہ، اُححمہ فوت ہو گیا ہے۔“ اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ہماری امامت کرائی اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

[۲۲۰۸] ۶۵- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ، أَصْحَمَةُ، فَقَامَ فَأَمَّنَّا، وَصَلَّى عَلَيْهِ».

[2209] ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تمہارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے، لہذا تم لوگ اٹھو اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھو۔“ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر ہم اٹھے تو

[۲۲۰۹] ۶۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ:

آپ ﷺ نے ہماری دو صفیں بنائیں۔

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ» قَالَ: فَقُمْنَا فَصَفْنَا صَفَيْنِ.

[2210] زبیر بن حرب، علی بن حجر اور یحییٰ بن ایوب نے کہا: ہمیں اسماعیل ابن علیہ نے ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے ابو قلابہ سے، انھوں نے ابو مہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے، پس تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔“ آپ کی مراد نجاشی سے تھی۔ اور زبیر کی روایت میں (إِنَّ أَخَا لَكُمْ ”تمہارا ایک بھائی“ کے بجائے) ”إِنَّ أَخَاكُمْ“ (تمہارا بھائی) کے الفاظ ہیں۔

[۲۲۱۰] ۶۷- (۹۵۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ» يَعْنِي النَّجَاشِيَّ. وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: «إِنَّ أَخَاكُمْ».

(المعجم ۲۳) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ)
(التحفة ۲۳)

باب: 23- قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

[2211] حسن بن ربیع اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن ادریس نے شیبانی سے حدیث سنائی، انھوں نے شعی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے میت کے دفن کیے جانے کے بعد ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی اور آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[۲۲۱۱] ۶۸- (۹۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَمَا دُفِنَ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

شیبانی نے کہا: میں نے شعی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا: ایک قابل اعتماد ہستی، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ یہ حسن کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک گیلی (نئی) قبر کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور انھوں (صحابہ) نے آپ کے پیچھے صفیں

قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا؟ قَالَ: الثَّقَفُ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، هَذَا لَفْظُ حَدِيثٍ حَسَنِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: إِنْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَبْرِ رَطْبٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَصَفُّوا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. قُلْتُ لِعَامِرٍ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: الثَّقَفُ، مَنْ شَهِدَهُ،

بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر (بن شراحیل شععی) سے پوچھا: آپ کو (یہ حدیث) کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا: ایک قابل اعتماد ہستی جو اس جنازے میں شریک تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

[2212] ہشیم، عبدالواحد بن زیاد، جریر، سفیان، معاذ بن معاذ اور شعبہ سب نے شیبانی سے، انھوں نے شععی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی اور ان میں سے کسی کی روایت میں نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[۲۲۱۲] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2213] اسماعیل بن ابی خالد اور ابو حصین نے شععی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کے قبر پر نماز پڑھنے کے بارے میں شیبانی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، ان کی حدیث میں (بھی) وَكَبَّرَ أَرْبَعًا (آپ نے چار تکبیریں کہیں) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[۲۲۱۳] ۶۹- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، جَمِيعًا عَنْ وَهْبِ ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الزُّرَيْسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ، نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ، لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ: وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

[2214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

[۲۲۱۴] ۷۰- (۹۵۵) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَزْمَةَ السَّامِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْدَرٌ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ.

[2215] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ یا ایک نوجوان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نہ پایا تو آپ نے اس عورت۔ یا اس مرد۔ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں (صحابہ) نے کہا: وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم لوگوں کو مجھے اطلاع نہیں دینی چاہیے تھی؟“ کہا: گویا ان لوگوں نے اس عورت۔ یا اس مرد۔ کے معاملے کو معمولی خیال کیا تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔“ صحابہ نے آپ کو اس کی قبر دکھائی تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، پھر فرمایا: ”اہل قبور کے لیے یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور میری ان پر نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے لیے ان (قبروں) کو منور فرمادیتا ہے۔“

[۲۲۱۵] ۷۱- (۹۵۶) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ - أَوْ شَابًا - فَقَفَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا - أَوْ عَنْهُ - فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي». قَالَ: فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا - أَوْ أَمْرَهُ - فَقَالَ: «دُلُونِي عَلَى قَبْرِهِ» فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ».

[2216] عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا: زید رضی اللہ عنہ (بن ارقم) ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے، انھوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں، میں نے ان سے (اس کے بارے میں) پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (بسا اوقات) اتنی (پانچ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[۲۲۱۶] ۷۲- (۹۵۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ شُعْبَةَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خَمْسًا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا.

باب: 25- جنازے کے لیے کھڑے ہونا

(المعجم ۲) - (بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ)

(التحفة ۲۴)

[2217] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن

[۲۲۱۷] ۷۳- (۹۵۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

عمرؓ سے اور انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے چھوڑ دے (آگے نکل جائے) یا اسے رکھ دیا جائے۔“

[2218] لیث اور یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی اور یونس کی حدیث میں ہے کہ انھوں (عامر بن ربیعہؓ) نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ (اسی طرح) قتیبہ بن سعید اور ابن ربیعہ نے لیث سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمرؓ سے، انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جنازے کو دیکھے، تو اگر وہ جنازے کے ساتھ چل نہیں رہا، تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ (جنازہ) اس کو پیچھے چھوڑ دے یا اس کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے اس کو رکھ دیا جائے۔“

[2219] ابوبکر، عبید اللہ، ابن عوف اور ابن جریج سب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ لیث بن سعد کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ ابن جریج کی حدیث یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جنازے کو دیکھے تو اگر وہ اس کے پیچھے (ساتھ) چلے والا نہیں۔ تو اس کو دیکھتے ہی کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ اس کو پیچھے چھوڑ جائے۔“

وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا، حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوَضَّعَ».

[۲۲۱۸] ۷۴- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ، أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ».

[۲۲۱۹] ۷۵- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعِيدٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ

الْجَنَازَةَ فَلْيُقِمْ حِينَ يَرَاهَا، حَتَّى تُخْلَفَهُ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعَهَا».

[۲۲۲۰] ۷۶- (۹۵۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوَضَّعَ».

[۲۲۲۱] ۷۷- (...) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ

يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى تُوَضَّعَ».

[۲۲۲۲] ۷۸- (۹۶۰) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ

يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا».

[۲۲۲۳] ۷۹- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَامَ

[2220] ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے

روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی جنازے کے پیچھے (ساتھ) جاؤ تو نہ بیٹھو یہاں تک کہ اس کو رکھ دیا جائے۔“

[2221] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابوسعید

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے پیچھے (ساتھ) جائے تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اس (جنازے) کو رکھ دیا جائے۔“

[2222] عبید اللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی عورت (کا جنازہ) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”موت خوف اور گھبراہٹ (کا باعث) ہے، پس جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔“

[2223] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے

حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریر نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ

کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے لیے، جو آپ کے پاس سے گزرا، کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ وہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا۔

[2224] ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابو زبیر نے یہ بھی خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا۔

[2225] شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما قادیسیہ میں (مقیم) تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے اس پر ان دونوں سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین (کے ذمی) لوگوں میں سے ہے تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے عرض کی گئی: یہ تو یہودی (کا جنازہ) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”کیا یہ ایک جان نہیں ہے!“

[2226] اعمش نے عمرو بن مرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس میں ہے: ان دونوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔

النَّبِيِّ ﷺ لِجَنَازَةٍ، مَرَّتْ بِهِ، حَتَّى تَوَارَتْ.

[۲۲۲۴] ۸۰- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، لِجَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ، حَتَّى تَوَارَتْ.

[۲۲۲۵] ۸۱- (۹۶۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُندَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حَنْفٍ كَانَا بِالقَادِسِيَّةِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ، فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا».

[۲۲۲۶] (...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِيهِ: فَقَالَا: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ.

[2227] لیٹ نے یحییٰ بن سعید سے اور انھوں نے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نافع بن جبیر نے مجھے کھڑے ہونے کی حالت میں دیکھا جبکہ ہم ایک جنازے میں شریک تھے اور وہ خود بیٹھ کر جنازے کو رکھ دیے جانے کا انتظار کر رہے تھے۔ تو انھوں نے مجھ سے کہا: تم کو کس چیز نے کھڑا کر رکھا ہے؟ میں نے کہا: میں انتظار کر رہا ہوں کہ جنازہ رکھ دیا جائے کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (اس کے بارے میں) حدیث بیان کرتے ہیں۔ تو نافع نے کہا: مجھے مسعود بن حکم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابتدا میں جنازوں کے لیے) کھڑے ہوئے، پھر (بعد میں) بیٹھے رہتے۔

[2228] (عبدالوہاب) نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا: مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے خبر دی کہ نافع بن جبیر نے ان کو خبر دی کہ ان کو مسعود بن حکم انصاری نے بتایا کہ انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ جنازوں کے بارے میں کہتے تھے: (پہلے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے، (بعد میں) بیٹھے رہتے۔

اور انھوں (نافع) نے یہ روایت اس لیے بیان کی کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا وہ جنازے کے رکھ دیے جانے تک کھڑے رہے۔

[2229] ابن ابی زائدہ نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[۲۲۲۷] ۸۲- (۹۶۲) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ-وَالْلَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاqِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ، قَائِمًا، وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوَضَعَ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ لِي: مَا يُقِيمُكَ؟ فَقُلْتُ: أَتَنْتَظِرُ أَنْ تُوَضَعَ الْجَنَازَةُ، لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ نَافِعٌ: فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَعَدَ.

[۲۲۲۸] ۸۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي وَاqِدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ، فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ.

وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاqِدِ بْنَ عَمْرِو قَامَ، حَتَّى وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ.

[۲۲۲۹] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2230] عبد الرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن منکدر سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مسعود بن حکم سے سنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور آپ بیٹھنے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے، یعنی جنازے میں۔

[2231] یحییٰ قطان نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[۲۲۳۰] ۸۴- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: رَأَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا، وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا، يَغْنِي فِي الْجَنَازَةِ.

[۲۲۳۱] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

باب: 26- نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنا

(المعجم ۲۶) - (بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ۲۶)

[2232] ابن وہب نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے حبیب بن عبید سے خبر دی، انھوں نے اس حدیث کو جبیر بن نفیر سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو میں نے آپ کی دعا میں سے یہ یاد کر لیا، آپ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اسے معاف فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تونے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔“ کہا: یہاں تک ہوا کہ

[۲۲۳۲] ۸۵- (۹۶۳) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالَ: حَتَّى تَمَيَّنْتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ.

میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ یہ میت میں ہوتا!
(معاویہ نے) کہا: مجھے عبدالرحمان بن جبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے حدیث سنا کی، انھوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (حبیب بن عبید کی) اسی حدیث کے مانند روایت کی۔

[2233] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے دونوں میں سے ہر ایک سند کے ساتھ ابن وہب کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[2234] عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اور آپ نے ایک جنازہ پڑھایا۔ آپ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے معاف فرما اور اسے عافیت عطا فرما، اور اس کی باعزت مہمان نوازی فرما اور اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے میں بہتر گھر اور اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا۔“

حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اس میت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی وجہ سے میں نے تمنا کی کہ کاش وہ میت میں ہوتا!

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحَوْ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا.

[۲۲۳۳] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

[۲۲۳۴] ۸۶- (...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الْحِمَصِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهْرُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ - يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاعْسِلْهُ بِمَاءٍ وَتَلَجْ وَبَرْدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ».

قَالَ عَوْفٌ: فَتَمَّتْ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ، لِدَعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ.

(المعجم ۲۷) - (بَابُ: أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ
الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ) (التحفة ۲۷)

باب: ۲۷- امام جنازہ پڑھنے کے لیے میت کے
سامنے کہاں کھڑا ہو

[2235] عبد الوارث بن سعید نے حسین بن ذکوان
سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت
سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں
نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے ام کعب رضی اللہ عنہا
کی نماز جنازہ پڑھائی جو حالت نفاس میں وفات پا گئی تھیں،
تو رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اس
کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے۔

[2236] ابن مبارک، یزید بن ہارون اور فضل بن موسیٰ
سب نے حسین سے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ روایت بیان
کی اور انھوں نے ام کعب رضی اللہ عنہا (کا نام) ذکر نہیں کیا۔

[2237] محمد بن ثنیٰ اور عقبہ بن کرم عمی نے کہا: ہمیں
ابن ابی عدی نے حسین (بن ذکوان) سے حدیث بیان کی اور
انھوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا:
حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے
عہد مبارک میں نو عمر لڑکا تھا اور میں آپ سے (احادیث سن
کر) یاد کیا کرتا تھا اور مجھے بات کرنے سے اس کے سوا کوئی
چیز نہ روکتی کہ یہاں بہت سے لوگ ہیں جو عمر میں مجھ سے
بڑے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ایک
عورت کی نماز جنازہ ادا کی جو حالت نفاس میں وفات پا گئی
تھی۔ رسول اللہ ﷺ نماز میں اس کے (سامنے) درمیان
میں کھڑے ہوئے تھے۔ ابن ثنیٰ کی روایت میں ہے (حسین

[۲۲۳۵] ۸۷- (۹۶۴) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ
النَّبِيِّ ﷺ، وَصَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ، مَاتَتْ وَهِيَ
نُفْسَاءُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا
وَسَطَهَا.

[۲۲۳۶] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هُرُونَ؛ ح:
وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، كُلُّهُمَا عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرُوا: أُمَّ كَعْبٍ.

[۲۲۳۷] ۸۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: لَقَدْ كُنْتُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا، فَكُنْتُ أَخْفِظُ
عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هُنَا رَجُلًا
هُمْ أَسَنُ مِنِّي، وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا. وَفِي رِوَايَةٍ
ابْنُ الْمُنْثَى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ
وَقَالَ: فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا.

(نے) کہا: مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث سنائی اور کہا: آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اس کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

باب: 28- واپسی کے وقت نماز جنازہ ادا کرنے والے کا سوار ہونا

(المعجم ۲۸) - (بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ) (التحفة ۲۸)

[2238] مالک بن مغول نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس (بغیر زین کے) ننگی پشت والا ایک گھوڑا لایا گیا، جب آپ ابن دحاح رضی اللہ عنہ کے جنازے سے لوٹے تو اس پر سوار ہو گئے جبکہ ہم آپ کے ارد گرد (پیدل) چل رہے تھے۔

[۲۲۳۸] ۸۹- (۹۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ، فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّخْدَاحِ، وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ.

[2239] شعبہ نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابن دحاح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر ننگی پشت والا (بغیر زین کے) ایک گھوڑا لایا گیا، ایک آدمی نے اسے (پکڑ کر) روکا تو آپ اس پر سوار ہو گئے، وہ آپ کو اٹھا کر دگی چال چلنے لگا، ہم آپ کے پیچھے تیز قدموں کے ساتھ چل رہے تھے، کہا: لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ابن دحاح کے لیے جنت میں کتنے لکے ہوئے۔ یا جھکے ہوئے۔ خوشے ہیں!“۔ یا شعبہ نے (ابن دحاح رضی اللہ عنہ کے بجائے) ”ابو دحاح رضی اللہ عنہ کے لیے“ کہا۔

[۲۲۳۹] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّخْدَاحِ، ثُمَّ أَتَى بِفَرَسٍ عُزِّيٍّ، فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ، فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ، وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَمْ مِّنْ عَذَقٍ مُّعَلَّتِي - أَوْ مُدَلِّي - فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّخْدَاحِ!» - أَوْ قَالَ شُعْبَةُ -: «لِأَبِي الدَّخْدَاحِ!».

(المعجم ۲۹) - (بَابُ: فِي اللَّحْدِ، وَنَضْبِ
اللِّينِ عَلَى الْمَيِّتِ) (التحفة ۲۹)

باب: 29- لحد بنانا اور میت پر کچی اینٹیں لگانا

[۲۲۴۰] ۹۰- (۹۶۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَعْقُوبَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُسَوَّرِيُّ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ: اْلْحَدُّوا لِي
لَحْدًا، وَأَنْصِبُوا عَلَيَّ اللَّيْنَ نَضْبًا، كَمَا صُنِعَ
بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2240] عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری کے
دوران میں جس میں وہ فوت ہو گئے تھے، (اپنے لواحقین
سے) کہا: میرے لیے لحد تیار کرنا اور میرے اوپر اچھے طریقے
سے کچی اینٹیں لگانا جس طرح رسول اللہ ﷺ (کی قبر
مبارک) کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(المعجم ۳۰) - (بَابُ جَعْلِ الْقَطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ)
(التحفة ۳۰)

باب: 30- قبر میں چادر بچھانا

[۲۲۴۱] ۹۱- (۹۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَعْقُوبَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَوَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ
شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ
لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حُمْرَاءُ.

[2241] ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ
موٹی چادر رکھی (بچھائی) گئی تھی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَضْرُ بْنُ
عِمْرَانَ، وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ،
مَاتَا بِسَرَّحَسَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران اور
ابو تیاح کا نام یزید بن حمید ہے (ان کا نام سند میں نہیں۔
یہ ایک زائد فائدہ ہے جس کا اضافہ امام مسلم رحمہ اللہ نے
غالباً کسی شاگرد کے سوال پر کیا)۔ ان دونوں نے سرخس
میں وفات پائی۔

(المعجم ۳۱) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ)
(التحفة ۳۱)

باب: 31- قبر کو برابر کرنے کا حکم

[2242] ثمامہ بن ثقفی نے بیان کیا، کہا: ہم سرزمینِ روم کے جزیرہ رودس (Rhodes) میں فضالہ بن عبید (اوسی، انصاری) رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ہمارا ایک دوست وفات پا گیا۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے ان کی قبر کے بارے میں حکم دیا تو اس کو برابر کر دیا گیا، پھر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ان (قبروں) کو (زمین کے) برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔

[2243] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے ابووائل سے اور انھوں نے ابوالبہاج اسدی سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں اس (مہم) پر روانہ نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے روانہ کیا تھا؟ (وہ یہ ہے) کہ تم کسی تصویر یا مجسمے کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے (زمین کے) برابر کر دینا۔

[2244] یحییٰ القطان نے کہا: ہمیں سفیان نے حبیب سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور انھوں نے (لَا تَدْعُ تَمَثَّالًا إِلَّا طَمَسْتُهُ کے بجائے) وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتُهَا (کوئی تصویر نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا) کہا ہے۔

[۲۲۴۲] ۹۲- (۹۶۸) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ - فِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ، وَفِي رِوَايَةِ هُرُونٍ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شَفِيٍّ حَدَّثَهُ - قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ، بِرُودَسَ، فَتَوَفَّى صَاحِبٌ لَنَا، فَأَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَسَوَّى، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا.

[۲۲۴۳] ۹۳- (۹۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْجَاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ أَنْ لَا تَدْعَ تَمَثَّالًا إِلَّا طَمَسْتُهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ.

[۲۲۴۴] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتُهَا.

(المعجم ۳۲) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ) (التحفة ۳۲)

باب: 32- قبر کو چونا لگانے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت

[2245] حفص بن غیاث نے ابن جریج سے، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ قبر پر چونا لگایا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے۔

[۲۲۴۵] ۹۴- (۹۷۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْصَصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ.

[2246] حجاج بن محمد اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا..... آگے اس (پچھلی حدیث) کے مانند ہے۔

[۲۲۴۶] (...) وَحَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2247] ایوب نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قبروں کو چونا لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

[۲۲۴۷] ۹۵- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نُهِيَ عَنْ تَجْصِصِ الْقُبُورِ.

باب: 33- قبر پر بیٹھنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ممانعت

(المعجم ۳۳) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ) (التحفة ۳۳)

[2248] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی انگارے پر (اس طرح) بیٹھ جائے کہ وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے، اس کے حق

[۲۲۴۸] ۹۶- (۹۷۱) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَجْلِسْ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرَقَ ثِيَابُهُ، فَتَخْلَصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ

علی قبر۔

میں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔“

[2249] عبدالعزیز اور سفیان دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

[۲۲۴۹] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2250] بسر بن عبید اللہ نے حضرت واصلہ (بن اسحق بن کعب) رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابو مریم غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔“

[۲۲۵۰] ۹۷- (۹۷۲) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ وَائِلَةَ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا».

[2251] ابو اوریس خولانی نے حضرت واصلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابو مریم غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قبروں کی طرف (رخ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔“

[۲۲۵۱] ۹۸- (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ النَّبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ، وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا».

باب: 34- مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

(المعجم ۳۴) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ) (التحفة ۳۴)

[2252] عبدالعزیز بن محمد نے عبد الواحد بن حمزہ سے اور انھوں نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے گزرا جائے (تاکہ) وہ بھی ان کا جنازہ ادا کر سکیں۔ آپ کی اس بات پر لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بھول گئے!

[۲۲۵۲] ۹۹- (۹۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ - قَالَ عَلِيُّ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْرَةَ، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُمرَّ بِجَنَازَةِ

رسول اللہ ﷺ نے (بدری صحابی) سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد نبی میں ادا کی تھی۔

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَصَلَّى عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ! مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَهْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

[2253] موسیٰ بن عقبہ نے عبدالواحد سے اور انھوں

نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے پیغام بھیجا کہ ان کے جنازے کو مسجد میں سے گزرا کر لے جائیں تاکہ وہ بھی ان کی نماز جنازہ ادا کر سکیں تو انھوں (صحابہ) نے ایسا ہی کیا، اس جنازے کو ان کے حجروں کے سامنے روک (کر رکھ) دیا گیا (تاکہ) وہ نماز جنازہ پڑھ لیں۔ (پھر) اس (جنازے) کو باب الجنائز سے، جو مقام عدی طرف (کھلتا) تھا، باہر نکالا گیا۔ اس کے بعد ان (ازواج) کو یہ بات پہنچی کہ لوگوں نے اس کو معیوب سمجھا ہے اور کہا ہے: جنازوں کو مسجد میں نہیں لایا جاتا تھا۔ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو انھوں نے فرمایا: لوگوں نے اس کام کو معیوب سمجھنے میں کتنی جلدی کی جس کا انھیں علم نہیں! انھوں نے ہماری اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ جنازہ مسجد میں لایا جائے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھا تھا۔

[2254] حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے

کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ان کو مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ ادا کر سکوں۔ ان کی اس بات پر اعتراض کیا گیا تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی (سہل) رضی اللہ عنہ کا جنازہ

[۲۲۵۳] ۱۰۰- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمْرُؤًا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَيُصَلِّيَنَّ عَلَيْهِ، فَفَعَلُوا، فَوَقَفَ بِهِ عَلَى حُجْرَتِهِنَّ يُصَلِّيَنَّ عَلَيْهِ، أَخْرَجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ، فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا: مَا كَانَتْ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيَّ أَنْ يَعْيَبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ! عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ! وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَهْلِ بْنِ بَيْضَاءٍ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ.

[۲۲۵۴] ۱۰۱- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ، لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَتْ: ادْخُلُوا بِهِ

مسجد ہی میں پڑھا تھا۔

الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْلِيَ عَلَيْهِ، فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ! لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ، سُهَيْلٌ وَأَخِيهِ.

امام مسلم نے کہا: سہیل بن دعد، جو ابن بیضاء ہے، اس کی ماں بیضاء تھیں۔ (بیضاء کا اصل نام دعد تھا۔ سہیل کے والد کا نام وہب بن ربیعہ تھا، اسے شرف صحبت حاصل نہ ہوا۔)

قَالَ مُسْلِمٌ: سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ، وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ، أُمُّهُ بَيْضَاءٌ.

باب: 35- قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے اور اہل قبرستان کے لیے دعا

(المعجم ۳۵) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالِدُعَاءِ لِأَهْلِهَا) (التحفة ۳۵)

[2255] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث سنائی۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی۔ اسماعیل بن جعفر نے شریک سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے کہا:۔ جس رات رسول اللہ ﷺ کی باری ان کے پاس ہوتی تو۔ رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصے میں بقیع (کے قبرستان میں) تشریف لے جاتے اور فرماتے: ”اے ایمان رکھنے والی قوم کے گھرانے! تم پر اللہ کی سلامتی ہو، کل کے بارے میں تم سے جس کا وعدہ کیا جاتا تھا، وہ تم تک پہنچ گیا۔ تم کو (قیامت تک) مہلت دے دی گئی اور ہم بھی، اگر اللہ نے چاہا، تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقہ (میں رہنے) والوں کو بخش دے۔“۔ قتیبہ نے (اپنی روایت) میں ”وَأَنَاكُمْ“ (تم تک پہنچ گیا) نہیں کہا۔

[۲۲۵۵] ۱۰۲- (۹۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَنَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا، مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ» - وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ «وَأَنَاكُمْ» - .

[2256] عبد اللہ بن وہب نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ابن جریج نے عبد اللہ بن کثیر بن مطلب سے روایت کی،

[۲۲۵۶] ۱۰۳- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ:

انھوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب (المطلبی) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہی تھیں، انھوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ اور اپنی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں..... اور حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: قریش کے ایک فرد عبد اللہ نے محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب سے روایت کی کہ ایک دن انھوں نے کہا: کیا میں تمہیں اپنی اور اپنی ماں کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ کہا: ہم نے سمجھا کہ ان کی مراد اپنی اس ماں سے ہے جس نے انھیں جنم دیا (لیکن انھوں نے) کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں! کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (ایک دفعہ) جب میری (باری کی) رات ہوئی جس میں نبی کریم ﷺ میرے ہاں تھے، آپ (مسجد سے) لوٹے، اپنی چادر (سربانے) رکھی، اپنے دونوں جوتے اتار کر اپنے پاؤں کے پاس رکھے اور اپنے تہنکد کا ایک حصہ بستر پر بچھایا، پھر لیٹ گئے۔ آپ نے صرف اتنی دیر انتظار کیا کہ آپ نے خیال کیا میں سو گئی ہوں، تو آپ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی، آہستہ سے اپنے جوتے پہنے اور آہستہ سے دروازہ کھولا، نکلے، پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) میں نے بھی اپنی قمیص سر سے گزاری (جلدی سے پہنی)، اپنا دوپٹا اوڑھا اور اپنی ازار (کمر پر) باندھی، پھر آپ کے پیچھے چل پڑی حتیٰ کہ آپ یقیع (کے قبرستان میں) پہنچے اور کھڑے ہو گئے اور آپ لمبی دیر تک کھڑے رہے، پھر آپ نے تین دفعہ ہاتھ اٹھائے، پھر آپ پلٹے اور میں بھی واپس لوٹی، آپ تیز ہو گئے تو میں بھی تیز ہو گئی، آپ تیز تر ہو گئے تو میں بھی اور تیز

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِّي! قُلْنَا: بَلَى؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجَ الْأَعْمُرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ - رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي! قَالَ: فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ النَّبِيِّ وَلَدَتُهُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي، انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ، فَاضْطَجَعَ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثِمًا ظَنُّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا، وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ، ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي، وَاخْتَمَرْتُ، وَتَقَنَّنْتُ إِزَارِي، ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ، حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَأَنْحَرَفْتُ، فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ، فَهَزَوْتُ فَهَزَوْتُ، فَأَخْضَرَ فَأَخْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: «مَالِكُ؟ يَا عَائِشُ! حَشِيًّا رَّابِيَةً» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا شَيْءَ. قَالَ: «لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا بِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي! فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: «فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أُمَامِي؟» قُلْتُ: نَعَمْ. فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَنِي، ثُمَّ قَالَ: «أَظَنَنْتِ أَنَّ يَحْيَى اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ؟» قَالَتْ: مَهْمَا يَكُنُّ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللَّهُ، نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنَّ جَبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ، فَتَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنِّي، فَأَجَبْتُهُ، فَأَخْفَيْتُهُ مِنِّي، وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ، وَظَنَنْتِ أَنَّ قَدْ رَقَدْتُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَكَ، وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ». قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِكُمْ لِلْآخِرُونَ».

ہوگئی، آپ دوڑ کر چلے تو میں نے بھی دوڑنا شروع کر دیا۔ میں آپ سے آگے نکل آئی اور گھر میں داخل ہوگئی۔ جونہی میں لیٹی آپ بھی گھر میں داخل ہو گئے اور فرمایا: ”عائشہ! تمہیں کیا ہوا؟ کانپ رہی ہو، سانس چڑھی ہوئی ہے۔“ میں نے کہا: کوئی بات نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم مجھے بتاؤ گی یا پھر وہ مجھے بتائے گا جو لطیف و خبیر (باریک بین ہے، انتہائی باخبر) ہے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! اور میں نے (پوری بات) آپ کو بتا دی۔ آپ نے فرمایا: ”تو وہ سیاہ (ہیولا) جو میں نے اپنے آگے دیکھا تھا، تم تھیں؟“ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے میرے سینے کو زور سے دھکیلا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ تم پر زیادتی کرے گا اور اس کا رسول؟“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: لوگ (کسی بات کو) کتنا ہی چھپا لیں اللہ اس کو جانتا ہے، ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جب تو نے (مجھے جاتے ہوئے) دیکھا تھا اس وقت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے۔ انھوں نے (آکر) مجھے آواز دی اور اپنی آواز کو تم سے مخفی رکھا، میں نے ان کو جواب دیا تو میں نے بھی اس کو تم سے مخفی رکھا اور وہ تمہارے پاس اندر نہیں آ سکتے تھے کہ تم کپڑے اتار چکی تھیں اور میں نے خیال کیا کہ تم سو چکی ہو تو میں نے تمہیں بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ تم (اکیلی) وحشت محسوس کرو گی۔ تو انھوں (جبریل علیہ السلام) نے کہا: آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں ان کے حق میں (دعا کے لیے) کیسے کہوں؟ آپ نے فرمایا: ”تم کہو: مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان ٹھکانوں میں رہنے والوں پر سلامتی

ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے، اور ہم ان شاء اللہ ضرور تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔“

[2257] ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں محمد بن عبد اللہ اسدی نے سفیان سے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب وہ قبرستان جاتے تو رسول اللہ ﷺ ان کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ تو (سکھنے کے بعد) ان کا کہنے والا کہتا: ابو بکر کی روایت میں ہے: ”سلامتی ہو مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانوں میں رہنے والوں پر“ اور زہیر کی روایت میں ہے: ”مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانے میں رہنے والو تم پر۔ اور ہم ان شاء اللہ ضرور (تمہارے ساتھ) ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتا ہوں۔“

باب: 36- نبی اکرم ﷺ کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت مانگنا

[2258] مروان بن معاویہ نے یزید، یعنی ابن کیسان سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی اور میں نے اس سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی۔“

[2259] محمد بن عبید نے یزید بن کیسان سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

[۲۲۵۷] ۱۰۴- (۹۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ: - فِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ: أَلَسَلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ، وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: أَلَسَلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ - مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لِلْآخِرُونَ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

(المعجم ۳۶) - (بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ) (التحفة ۳۶)

[۲۲۵۸] ۱۰۵- (۹۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفَرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنْ لِي».

[۲۲۵۹] ۱۰۸- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی، آپ روئے اور اپنے ارد گرد والوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ میں ان کے لیے بخشش طلب کروں تو مجھے اجازت نہیں دی گئی اور میں نے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کروں تو اس نے مجھے اجازت دے دی، پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔“

[2260] ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث سنائی۔ الفاظ ابو بکر اور ابن نمیر کے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے ابوسنان سے، جو ضرار بن مَرہ ہیں، حدیث سنائی، انھوں نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو (اب) تم ان کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے اوپر قربانیوں کے گوشت (رکھنے) سے منع کیا تھا (اب) تم جب تک چاہو رکھ سکتے ہو اور میں نے تمہیں مشکیزوں کے سوا کسی اور برتن میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب تم ہر قسم کے برتنوں میں سے پی سکتے ہو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔“

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ (انھوں نے ابن بریدہ کے نام، عبد اللہ کی صراحت کی۔)

[2261] ابو یحیٰی نے زبید الیامی سے، انھوں نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے، انھوں نے، میرا خیال ہے اپنے والد سے۔ شک ابو یحیٰی کی طرف سے ہے۔ اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ (اسی طرح)

ابْنُ عَبِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ، فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ ﷺ: «إِسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأْذَنْ لِي، فَزُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ».

[۲۲۶۰] ۱۰۶- (۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مَرَّةٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاخِي فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». [انظر: ۵۱۱۴، ۵۲۰۷]

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رَوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

[۲۲۶۱] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدِ الْيَامِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ - أَلَسَّكَ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

سفیان نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ (اسی طرح) معمر نے عطاء خراسانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ان سب (زبید، سفیان اور معمر) نے ابوسنان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ الْخَرَّاسَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ.

باب: 37- خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

(المعجم ۳۷) - (بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسُهُ) (التحفة ۳۷)

[2262] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے قتل کر ڈالا تھا تو آپ نے (خود) اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (دوسروں کو پڑھنے کا حکم دیا جس طرح ابتدا میں آپ دوسروں کو مقروض کا جنازہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔)

[۲۲۶۲] ۱۰۷- (۹۷۸) حَدَّثَنَا عَوْْنُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سَمَّاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.



خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

”ان کے مالوں سے صدقہ (زکاۃ) لیجیے، اس کے ساتھ آپ انھیں پاک کریں گے اور انھیں صاف کریں گے اور ان کے لیے دعا کریں، بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعثِ سکون ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

زکاة کا معنی و مفہوم، اہمیت و فضیلت اور نصاب کی وضاحت

”زکاة“ زَكَا، يَزْكُو، زَكَاةً سے ہے۔ اس کا لغوی معنی اگنا اور بڑھنا ہے۔ بڑھوتری تبھی ممکن ہے جب اگنے والی چیز آفات و امراض سے پاک ہو۔ ”زَكَا“ کا ایک معنی اچھایا پاک ہونا بھی ہے۔ عرب کہتے ہیں: زَكَيْتِ الْأَرْضُ اس کا معنی ہے: طَابَتْ، یعنی زمین اچھی، صاف ستھری ہوگئی۔ تزکیہ اسی سے ہے۔ نفوس کا تزکیہ یہ ہے کہ ان کو آفات، بہت سے امراض اور آلائشوں سے پاک کیا جائے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ فطرتِ سلیمہ عطا کر کے دنیا میں بھیجتا ہے، ماں باپ اور دوسرے قریبی لوگ اس کی فطرت کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ سب سے زیادہ آلودگی یہ ہوتی ہے کہ انسان وجود عطا کرنے اور پالنے والے اللہ کی محبت کے بجائے مادی اشیاء کی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ مرض دنیا کے باقی تمام امراض کا سبب بنتا ہے، اسی سے حرص، ہوس، لالچ، خود غرضی، ظلم، سرکشی، طغیان غرض سب بیماریاں پیدا ہوتی اور بڑھتی ہیں۔ انبیائے کرام خصوصاً محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد نفوس انسانی کا تزکیہ کرنا، یعنی انھیں ان تمام مہلک بیماریوں سے نجات دلانا ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ 〇﴾ ”وہ جس نے امیوں (ان پڑھوں) میں انھی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔“ (الجمعة: 2:62) ویسے تو تمام ارکانِ اسلام تزکیہ نفوس کا ذریعہ ہیں، ان میں سے زکاة بطور خاص اس مقصد کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں صدقات اور اللہ کی راہ میں مال دینے کو تزکیہ کا ذریعہ بتایا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ ”ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکاة) لیں، اس کے ذریعے سے انھیں پاک کریں، انھیں صاف ستھرا کریں اور ان کو دعا دیں۔“ (التوبة: 103:9) اپنا تزکیہ اللہ کی راہ میں مال دے کر کیا جاسکتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَالَهُمُ يُزَكِّيهِمْ 〇﴾ ”جو اپنا مال دیتا ہے پاک ہونے کے لیے۔“ (اللیل: 18:92) امام ابن تیمیہ رحمہ فرماتے ہیں: نَفْسُ الْمُتَصَدِّقِ تَزْكُو، وَ مَالُهُ يَزْكُو، (أَيُّ) يَطْهَرُ وَ يَزِيدُ فِي الْمَعْنَى ”صدقہ دینے والا خود بھی پاک ہوتا ہے اور اس کا مال بھی پاک ہوتا ہے.....“ (مجموع فتاویٰ لابن تیمیہ: 8/25)

اس کے مقاصد میں سے ایک مواصلات بھی ہے۔ بنیادی اصول یہ ہے: ”تُؤَخَذُ مِنْ أَغْنِيَانِهِمْ وَ تَرُدُّ إِلَى فَقَرَانِهِمْ“ ”ان کے مال داروں سے لیا جائے اور ان کے فقیروں پر لوٹایا جائے۔“ اس لحاظ سے زکاة کی صحیح ادائیگی امت کی اجتماعیت اور یکجہتی کی ضامن ہے۔

اسلام نے زکاة بنیادی طور پر انھی اموال میں مقرر کی ہے جن میں بڑھوتری (نمو) ہوتی ہے، یعنی مویشی، کھیتی باڑی، مال تجارت اور نقدی جن میں باقی تمام اموال کی قدر محفوظ رکھی جاسکتی ہے۔

یہ بھی اسلام کی رحمت کا مظہر ہے کہ زکاة کا ایک نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس بنیادی ضرورتوں کی تکمیل کے بعد کچھ زائد ہو، ان سے زکاة وصول کی جائے، جن کے پاس بنیادی ضرورتوں کے لیے بھی مال نہ ہو یا کم ہو ان کو چھوٹ دی جائے بلکہ ان کی مدد کی جائے۔ جدید معاشیات نے ٹیکس کے حوالے سے بنیادی چھوٹ کا تصور نصاب زکاة ہی سے لیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بہت آسان اور جامع لفظوں میں بہت خوبصورتی کے ساتھ اس نصاب کو یوں بیان فرمایا: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ دُونِ صَدَقَةٍ، وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ» وَ أَشَارَ بِخُمْسِ أَصَابِعِهِ «پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ ہے۔» اور آپ ﷺ نے اپنی پانچوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔

یہی کتاب الزکاة میں امام مسلم رحمہ اللہ کی لائی ہوئی پہلی حدیث ہے۔

وسق: ماپنے کا پیمانہ ہے۔ غلہ، خشک کھجوریں، کشمش وغیرہ کا لین دین وسق سے ماپ کر ہوتا تھا۔ پانی اور دوسری مائع اشیاء کو بھی اسی پیمانے سے ماپا جاتا تھا۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں اگرچہ ابن ماجہ، ابوداؤد اور نسائی میں مرفوع حدیثیں بھی موجود ہیں لیکن وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ [التلخیص الحبیر لابن حجر: 2/169، رقم: 841، 842]

اس حوالے سے اعتماد اس بات پر ہے کہ اس مقدار پر اجماع ہے۔ [مجموع فتاویٰ لابن تیمیہ: 447/5]

صاع کی مقدار پر البتہ اہل کوفہ اور اہل حجاز یا یوں کہہ لیجیے باقی تمام ائمہ (مالک، شافعی، احمد رحمہم) کے درمیان اختلاف ہے۔ حجاز میں زرعی اجناس کے لین دین کا نمایاں مرکز مدینہ تھا، ان کا صاع ہی حجازی صاع کہلاتا تھا۔ کوفہ میں حجاج بن یوسف نے جو صاع متعارف کروایا تھا وہ حجازی صاع سے نسبتاً بڑا تھا، اسے صاع عراقی یا صاع حجازی کہا جاتا تھا۔

اہل کوفہ ایک صاع کو وزن میں 8 رطل کے برابر قرار دیتے ہیں جبکہ اہل حجاز 5.3 رطل کے برابر۔

امام ابو یوسف اور کئی دوسرے اہل کوفہ نے حج کے موقع پر زیارت مدینہ کے دوران میں جب پتہ لگانا چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کا صاع کتنا تھا تو کثیر تعداد میں مہاجرین اور انصار کے بیٹوں نے اپنے اپنے گھروں سے اپنے خاندانی صاع، جو صحابہ استعمال کرتے رہے تھے، لا کر دکھائے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے کہا: میں نے ان کی مقدار جانچی تو وہ سب آپس میں مساوی اور 5.3 رطل کے برابر تھے۔ فَرَأَيْتُ أَمْرًا قَوِيًّا، فَقَدْ تَرَكْتُ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الصَّاعِ، وَأَخَذْتُ بِقَوْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔ ”میں نے بہت پختہ بات دیکھی تو میں نے صاع کے بارے میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول چھوڑ دیا اور اہل مدینہ کا قول لے لیا۔“ (سنن الکبریٰ للبیہقی: 171/4، وسنن الدارقطنی: 150/2، حدیث: 2105، ط: دار الکتب العلمیہ..... امام شوکانی رحمہ اللہ اس کی سند کو جید قرار دیتے ہیں)

جدید محققین نے آج کل کے حساب سے صاع کا وزن معلوم کیا تو وہ ان کے خیال کے مطابق 2176 گرام بنتا ہے۔ [فقہ

الزکاة، للدکتور یوسف القرضاوی: 372/1]

گندم کے پانچ وسق 653 کلو گرام بنتے ہیں۔ [فقہ الزکاة، للدکتور یوسف القرضاوی: 373/1]

ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں۔ ایک درہم کا وزن جدید تحقیق کے مطابق 2.975 گرام بنتا ہے، اس طرح ایک اوقیہ کا وزن ایک سوانیس گرام اور پانچ اوقیہ چاندی کا وزن پانچ سو پچانوے گرام بنتا ہے۔ اس کے تولے بنائے جائیں تو تقریباً اکاون تولے بنتے ہیں۔ سابقہ اندازہ ساڑھے باون تولے چاندی کا تھا جو اس مقدار کے قریب ہی تھا۔

سونے کے نصاب زکاة کا تذکرہ صحیحین کی احادیث میں نہیں۔ امام ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے، اس کے الفاظ ہیں: «وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ، يَغْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى تَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، فَإِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ، فَمَا زَادَ فَحِسَابُ ذَلِكَ» ”تم پر کوئی چیز (بطور زکاة ادا کرنا) فرض نہیں، یعنی سونے میں جب تک تمہارے پاس (کم از کم) بیس دینار نہ ہوں، جب تمہارے پاس بیس دینار ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں آدھا دینار (زکاة) ہے، جو اس سے زیادہ ہوگا وہ اسی حساب کے مطابق (محسوب) ہوگا۔“ (سنن أبي داود، الزکاة، باب في زكاة السانمة، حديث: 1573) قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: سونے کے نصاب پر اجماع ہے۔

سونے کے دینار میں چوبیس قیراط ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں رومی اور ایرانی دینار استعمال ہوتے تھے۔ عبدالملک بن مروان نے زکاة کے نصاب کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اہل علم کے اتفاق سے جو دینار ڈھالے اور جن کے مطابق صدیوں تک دینار ڈھالے جاتے رہے وہ دینار مل بھی چکے ہیں۔ ان دیناروں کے وزن کے مطابق سونے کی زکاة کا نصاب 85 گرام بنتا ہے۔ یہ برصغیر پاک و ہند میں سونے کے نصاب کا جو حساب لگایا گیا تھا وہ ساڑھے سات تولے تھا، اس کے ستاسی گرام بنتے ہیں، یعنی محض دو گرام زیادہ۔ اب تقریباً پورے عالم اسلام کا 85 گرام پر اتفاق ہے۔

نقدی: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سونا چاندی یا ان کے ڈھلے ہوئے سکے بطور نقدی استعمال ہوتے تھے۔ علمائے امت کا اجماع ہے کہ کرنسی کو انھی پر قیاس کیا جائے گا۔ مغربی استثمار کے غلبے کے بعد دنیا میں کاغذ کی کرنسی رائج ہوئی۔ ہر ملک ایسی کرنسی سونے یا چاندی کی بنیاد پر جاری کرتا تھا۔ (خزانے میں کرنسی کے مساوی یا ایک خاص تناسب سے سونا یا چاندی کا موجود ہونا ضروری تھا) کچھ عرصے بعد یہ بنیاد بھی ختم ہو گئی۔ اب کرنسی کی بنیاد نہ سونے پر ہے نہ چاندی پر۔ اب لوگوں کے پاس موجود کرنسی پر زکاة کا نصاب کیا ہوگا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے چاندی کے نصاب پر قیاس کیا جائے۔ بعض سونے کے نصاب پر قیاس کرنے کے قائل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاندی اور سونے دونوں کا نصاب قیمت یا مالیت کے اعتبار سے مساوی تھا لیکن بعد میں چاندی اپنی قیمت برقرار نہ رکھ سکی۔ باقی اشیاء جن پر زکاة فرض ہے، مثلاً: بھیڑ بکریاں یا اونٹ وغیرہ ان کی مالیت کے ساتھ چاندی کے نصاب کی مالیت کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت میں پانچ چھ سے زیادہ بکریاں نہیں خریدی جاسکتیں۔ دوسری طرف سونے کی قیمت بھی غیر متناسب طریقے پر زیادہ ہو رہی ہے۔ اب کرنسی کی زکاة کا مسئلہ انتہائی بنجیدہ غور و فکر کا متقاضی ہے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ابو عبیدہ قاسم بن سلام رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں ایرانی اور رومی دونوں قسموں کے درہم متداول تھے۔ ایک دوسرے کا آدھا تھا۔ ایک کا وزن آٹھ دانق تھا اور دوسرے کا چار دانق۔ لوگ دونوں کو مساوی طور پر ملا کر، یعنی آدھے بڑے اور آدھے چھوٹے درہم سے اپنے معاملات طے کیا کرتے تھے۔ اسلام آیا تو لوگوں نے زکاة کی ادائیگی کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا۔ وہ سوا ایرانی اور سورومی درہموں کو ملا کر ان سے زکاة کے نصاب کا تعین کرتے۔ دونوں کو مساوی تعداد میں

ملانے سے پانچ اوقیہ چاندی کا نصاب پورا ہو جاتا، اسی طرح زکاة ادا کی جاتی۔ عبدالملک نے جب اپنے درہم ڈھلوانے کا ارادہ کیا تو تمام اہل علم کو جمع کیا۔ انھوں نے درہم کا وزن، دونوں درہموں کی اوسط، یعنی 8+4 دانق کا نصف 6 دانق مقرر کیا۔ اس طرح سے دو سو درہموں میں پانچ اوقیہ چاندی پوری ہو جاتی تھی۔

اگر سونے کی قیمتیں اسی طرح غیر متناسب انداز میں بڑھتی رہیں تو کیا ایسا کیا جاسکتا ہے کہ کرنسی کے لیے چاندی کے نصاب کی مالیت کا نصف سونے کے نصاب کی مالیت کا نصف ملا کر مقدارِ نصاب متعین کر لی جائے؟ اس کے لیے پورے عالم اسلام کے حوالے سے اہل علم کا اجماع حاصل کرنا ناگزیر ہوگا۔ فی الحال یہی مناسب ہے کہ جب تک سونے کے نصاب اور چاندی کو چھوڑ کر باقی اشیاء کے نصاب کی قیمتیں قریب قریب رہتی ہیں سونے کے نصاب کو کرنسی کے نصاب کی بنیاد بنایا جائے۔

کتاب الزکاة میں امام مسلم رحمہ اللہ نے جس ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں اس کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مسلم رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کی موطاً کی طرح اپنی صحیح میں صحت کے اعلیٰ ترین معیار پر احادیث ترتیب دی ہیں۔ انھوں نے پہلے چاندی کا نصاب ذکر کیا ہے، پھر اونٹوں کا، پھر اجناسِ خوردنی اور خشک پھلوں کا، پھر مویں اور دیگر اشیاء کا، پھر یہ کہ ایک سال گزرنا ضروری ہے، اس غرض سے حضرات ابوبکر، عمر اور ابن عمر رحمہم اللہ کے حوالے سے روایتیں بیان کیں۔ اس میں اگرچہ حضرت معاویہ اور حضرت ابن عباس رحمہم اللہ اختلاف کرتے ہیں لیکن دو خلفائے راشدین نے جو کیا ہے وہ اس لیے رائج ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي» ”تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔“ [شرح مشکل الآثار: 223/3، حدیث: 1186، نیز دیکھیے: سنن ابن ماجہ، حدیث: 43، 42، وسنن أبي داود، حدیث: 4607، 4608] اور یہ بھی فرمایا: «فَإِنْ يَطْبَعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشُدُوا» ”اگر وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کریں تو رہنمائی پائیں گے۔“ [صحیح مسلم، حدیث: 681] اس کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے سونے کی زکاة کا ذکر کیا ہے کیونکہ اس کی دلیل کی قوت نسبتاً کم ہے، پھر ان چیزوں کا ذکر کیا ہے جن میں زکاة فرض کی گئی ہے۔ اس حوالے سے قرآن کی آیات اور احادیث بیان کی ہیں۔ ان میں بہترین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اور زکاة کے بارے میں آپ کا مکتوب ہے۔

ان کے بعد وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت لائے ہیں۔ [مجموع فتاویٰ لابن تیمیہ: 9/25]

۱۲- کِتَابُ الزَّكَاةِ

زکاة کے احکام و مسائل

(المعجم ۰۰۰) - (بَابُ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ
خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةً) (التحفة ۱)

باب: پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں

[2263] سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے پوچھا تو انھوں نے مجھے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم (غلے یا کھجور) میں صدقہ (زکاة) نہیں اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ ہے۔“

[2264] یحییٰ بن سعید نے عمرو بن یحییٰ سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کے مانند بیان کیا۔

[2265] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے اپنے والد یحییٰ بن عمارہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بھیلی سے اپنی پانچوں انگلیوں سے اشارہ کیا..... پھر (ابن جریج

[۲۲۶۳] ۱- (۹۷۹) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرُو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[۲۲۶۴] ۲- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۲۲۶۵] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَأَشَارَ

النَّبِيِّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخُمْسٍ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

نے سفیان) بن عیینہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[2266] عمارہ بن غزیہ نے یحییٰ بن عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم (کھجور یا غلے) میں صدقہ نہیں اور پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ نہیں۔“

[2267] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے اسماعیل بن امیہ سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انھوں نے یحییٰ بن عمارہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم کھجور اور غلے میں صدقہ نہیں ہے۔“

[2268] عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہ غلے میں صدقہ ہے نہ کھجور میں حتیٰ کہ وہ پانچ وسق تک پہنچ جائیں اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ ہے۔“

[2269] یحییٰ بن آدم نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے اسماعیل بن امیہ سے اسی مذکورہ بالا سند کے ساتھ ابن مہدی

[۲۲۶۶] ۳- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[۲۲۶۷] ۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبِّ صَدَقَةٌ».

[۲۲۶۸] ۵- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي حَبِّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ، حَتَّى يَبْلُغَ خُمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[۲۲۶۹] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ.

کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[2270] عبد الرزاق نے کہا: ہمیں ثوری اور معمر نے

اسماعیل بن امیہ سے اسی سند کے ساتھ، ابن مہدی اور یحییٰ بن آدم کی حدیث کی طرح بیان کیا، البتہ انھوں نے تمر (کھجور) کے بجائے تمر (پھل) کہا۔

[۲۲۷۰] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ - بَدَلَ التَّمْرِ -: تَمْرٌ.

[2271] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ

سے خبر دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ وِسق سے کم کھجوروں میں صدقہ ہے۔“

[۲۲۷۱] ۶-(۹۸۰) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ

مَعْرُوفٍ وَهَرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدَاقٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ».

باب: 1- زرعی پیداوار میں عشر یا نصف عشر

(المعجم ۱) - (بَابُ مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ) (التحفة ۲)

[2272] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”جس (کھیتی) کو دریا کا پانی یا بارش سیراب کرے ان میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جس کو اونٹ (وغیرہ کسی جانور کے ذریعے) سے سیراب کیا جائے ان میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔“

[۲۲۷۲] ۷-(۹۸۱) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ

أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ وَهَرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ. قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ

الْعُشُورُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّائِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ».

(المعجم ۲)۔ (بَابُ: لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ
فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ) (التحفة ۳)

باب: 2- مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں اس
پر زکاة نہیں

[2273] عبد اللہ بن دینار نے سلیمان بن یسار سے،
انھوں نے عراک بن مالک سے اور انھوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”مسلمان کے ذمے نہ اس کے غلام میں صدقہ (زکاة) ہے
اور نہ اس کے گھوڑے میں۔“

[2274] عمرو الناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں
سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب
بن موسیٰ نے مکحول سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان
بن یسار سے، انھوں نے عراک بن مالک سے اور انھوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ عمرو نے کہا: (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے) نبی ﷺ سے روایت کی اور زہیر نے کہا: انھوں نے
اسے نبی ﷺ تک پہنچایا، یعنی آپ سے بیان کیا۔ ”مسلمان
پر اس کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔“

[2275] عثیم بن عراک بن مالک نے اپنے والد (عراک
بن مالک) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور
انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند
بیان کیا۔

[2276] خرمہ نے اپنے والد (بکیر بن عبد اللہ) سے،
انھوں نے عراک بن مالک سے روایت کی، انھوں نے کہا:

[۲۲۷۳] ۸- (۹۸۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
الْتَمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ
مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي
فَرَسِهِ صَدَقَةٌ».

[۲۲۷۴] ۹- (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ:
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ عَمْرُو: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ
زُهَيْرٌ: يَتْلُغُ بِهِ - «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ
وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ».

[۲۲۷۵] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى:
أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ:
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، كُلُّهُمْ
عَنْ حُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[۲۲۷۶] ۱۰- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ
وَهْرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”(مالک پر غلام) کے (معاملے) میں صدقہ فطر کے سوا کوئی صدقہ نہیں۔“

قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ».

باب: 3- وقت سے پہلے زکاة دینا اور زکاة کی ادائیگی روک لینا

(المعجم ۳) - (بَابُ: فِي تَقْدِيمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا) (التحفة ۴)

[2277] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکاة کی وصولی کے لیے بھیجا تو (بعد میں آپ سے) کہا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے زکاة روک لی ہے (نہیں دی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن جمیل تو اس کے علاوہ کسی اور بات کا بدلہ نہیں لے رہا کہ وہ پہلے فقیر تھا تو اللہ نے اسے غنی کر دیا، رہے خالد تو تم ان پر زیادتی کر رہے ہو، انھوں نے اپنی زرہیں اور ہتھیار (جنگی ساز و سامان) اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، باقی رہے عباس تو ان کی زکاة میرے ذمے ہے اور اتنی اس کے ساتھ اور بھی۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! کیا تمہیں معلوم نہیں، انسان کا چچا اس کے باپ جیسا ہوتا ہے؟“ (ان کی زکاة تم مجھ سے طلب کر سکتے تھے۔)

[۲۲۷۷] ۱۱- (۹۸۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقِيلَ: مَنْعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدْ اخْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَفِيَّ عَلَيَّ، وَمِثْلُهَا مَعَهَا». ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ؟».

باب: 4- مسلمان کھجور اور جو سے صدقہ فطر (فطرانہ) ادا کر سکتے ہیں

(المعجم ۴) - (بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ) (التحفة ۵)

[2278] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر

[۲۲۷۸] ۱۲- (۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

رمضان کا صدقہ فطر (فطرانہ) کھجوروں یا جو کا ایک صاع (فی کس) مقرر کیا، وہ (فرد) مسلمانوں میں سے آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت۔

مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

[2279] عبید اللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غلام یا آزاد، چھوٹے یا بڑے ہر کسی پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر (فطرانہ) فرض قرار دیا۔

[۲۲۷۹] ۱۳- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ.

[2280] ایوب نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت ہر کسی پر، رمضان کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مقرر فرمایا۔

[۲۲۸۰] ۱۴- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ. قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

کہا: لوگوں نے گندم کا نصف صاع اس (جو) کے (ایک صاع کے) مساوی قرار دیا۔

[2281] لیث نے نافع سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر (ادا کرنے) کا حکم دیا۔

[۲۲۸۱] ۱۵- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ، صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِيرٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو لوگوں نے گندم کے دو مد

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنَ

اس (جو) کے ایک صاع کے برابر قرار دے لیے۔

[2282] سخاک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مسلمانوں میں سے ہر انسان پر، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع، صدقہ فطر مقرر فرمایا۔

[2283] زید بن اسلم نے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم زکاة الفطر طعام (گندم) کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع یا پیئر کا ایک صاع یا مٹھے کا ایک صاع نکالا کرتے تھے۔

[2284] داود بن قیس نے عیاض بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے تو ہم ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے طعام (گندم) کا ایک صاع یا پیئر کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع یا مٹھے کا ایک صاع زکاة الفطر (فطرانہ) نکالتے تھے۔ اور ہم اسی کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ ہمارے پاس (امیر المومنین) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما یا عمرہ ادا کرنے کے لیے تشریف لائے اور منبر پر لوگوں کو خطاب کیا اور لوگوں سے جو گفتگو کی اس میں یہ بھی کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام سے آنے والی (مہنگی) گندم کے دو مد (نصف صاع) کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ اس

[۲۲۸۲] ۱۶- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، أَوْ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ.

[۲۲۸۳] ۱۷- (۹۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ.

[۲۲۸۴] ۱۸- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ، إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ: إِنِّي أَرَى مَدِينٍ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ

کے بعد لوگوں نے اس قول کو اپنا لیا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں، جب تک میں ہوں زندگی بھر ہمیشہ اسی طرح نکالتا رہوں گا جس طرح (عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) نکالا کرتا تھا۔

[2285] اسماعیل بن امیہ نے کہا: مجھے عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں زکاة الفطر ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے تین (قسم کی) اصناف سے نکالتے تھے: کھجوروں سے ایک صاع، پیڑ سے ایک صاع اور جو سے ایک صاع۔ ہم ہمیشہ اس کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آ گیا تو انھوں نے یہ رائے پیش کی کہ گندم کے دو مکھوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تو اسی (پہلے طریقے سے) نکالتا رہوں گا۔

[2286] حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب نے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم فطرانہ ان تین اجناس سے نکالا کرتے تھے: پیڑ، کھجور اور جو۔ (یہی ان کی بنیادی خوردنی اجناس تھیں۔)

[2287] ابن عجلان نے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے گندم کے آدھے صاع کو کھجوروں کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس بات (کو ماننے) سے انکار کیا اور کہا: میں فطرانے میں

تَعْدِلُ صَاعًا مِّن تَمْرٍ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ، كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ، أَبَدًا، مَا عِشْتُ.

[۲۲۸۵] ۱۹- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ، مِّنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صَاعًا مِّن تَمْرٍ، صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ، فَرَأَى أَنَّ مُدْنِينَ مِّن بَرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّن تَمْرٍ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ كَذَلِكَ.

[۲۲۸۶] ۲۰- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: الْأَقِطِ، وَالتَّمْرِ، وَالشَّعِيرِ.

[۲۲۸۷] ۲۱- (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ، لَمَّا جَعَلَ يَضْفُ الصَّاعَ مِنَ الْحِنْطَةِ عَدْلُ صَاعٍ مِّن تَمْرٍ، أَنْكَرَ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ

اس کے سوا اور کچھ نہ نکالوں گا جو میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں نکالا کرتا تھا: (اور وہ ہے) کھجوروں کا ایک صاع یا مٹے کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا بنیر کا ایک صاع۔

وَقَالَ: لَا أُخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ.

باب: 5- فطرانہ نماز عید سے پہلے نکالنے کا حکم

(المعجم ۵) - (بَابُ الْأَمْرِ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ) (التحفة ۶)

[2288] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے نماز عید کی طرف لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

[۲۲۸۸] ۲۲- (۹۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى، قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

[2289] ضحاک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر نکالنے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے لوگوں کے عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

[۲۲۸۹] ۲۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى، قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

باب: 6- زکاة نہ دینے والے کا گناہ

(المعجم ۶) - (بَابُ إِمْتِنَاعِ الزَّكَاةِ) (التحفة ۷)

[2290] حفص بن میسرہ صنعانی نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی کہ ان کو ابوصالح ذکوان نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بھی سونے اور چاندی کا مالک ان میں سے (یا ان کی قیمت میں سے) ان کا حق (زکاة) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا (انھیں) اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا اور انھیں جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور پھر

[۲۲۹۰] ۲۴- (۹۸۷) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مَيْسَرَةَ الصَّنَعَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ، فَأُحْمِي

ان سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا، جب وہ (تختیاں) پھر سے (آگ میں) جائیں گی، انھیں پھر سے اس کے لیے واپس لایا جائے گا، اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (یہ عمل مسلسل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پھر وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے گا۔“ آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ ان کو پانی پلانے کے دن (ضرورت مندوں اور مسافروں کے لیے) ان کا دودھ نکالا جائے اور جب قیامت کا دن ہوگا اس (مالک) کو ایک وسیع چٹیل میدان میں ان (اونٹوں) کے سامنے بچھا (دیا) جائے گا، وہ (اونٹ دنیا میں تعداد اور فرہی کے اعتبار سے) جتنے زیادہ سے زیادہ وافر تھے اس حالت میں ہوں گے، وہ ان میں سے دودھ چھڑائے ہوئے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا، وہ اسے اپنے قدموں سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے، جب بھی ان میں سے پہلا اونٹ اس پر سے گزر جائے گا تو دوسرا اس پر واپس لے آیا جائے گا۔ یہ اس دن میں (بار بار) ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔“

آپ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! تو گائے اور بکریاں؟ آپ نے فرمایا: ”اور نہ گائے اور بکریوں کا کوئی مالک ہوگا جو ان کا حق ادا نہیں کرتا، مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بچھایا (لٹایا) جائے گا وہ ان میں سے کسی ایک (جانور) کو بھی گم

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيَكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا رُذِّتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرَى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِلَيْهِ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبَ إِلَيْهِ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمَنْ حَقَّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وَرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ، أَوْ قَرَّ مَا كَانَتْ، لَا يَفْقَدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا، تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَصُّهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرَى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ، لَا يَفْقَدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ، وَلَا جَلْحَاءٌ، وَلَا عَضْبَاءٌ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرَى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: «الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وَزَرٌّ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وَزَرٌ، فَزَجْلٌ رَبَطَهَا رِيَاءٌ وَفَخْرًا وَنَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهُ وَزَرٌ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ

نہیں پائے گا۔ ان میں کوئی (گائے یا بکری) نہ مڑے سینگوں والی ہوگی، نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگوں والی ہوگی (سب سیدھے تیز سینگوں والی ہوں گی) وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے سموں سے روندیں گی، (یہ معاملہ) اس دن میں (ہوگا) جو پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا، جب پہلا (جانور) گزر جائے گا تو ان کا دوسرا (جانور واپس) لے آیا جائے گا حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔“ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! تو گھوڑے؟ آپ نے فرمایا: ”گھوڑے تین طرح کے ہیں: وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہیں، دوسرے وہ جو آدمی کے لیے ستر (پردہ پوشی کا باعث) ہیں، تیسرے وہ جو آدمی کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہیں۔ بوجھ اور گناہ کا باعث وہ گھوڑے ہیں جن کو ان کا مالک ریا کاری، فخر و غرور اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھتا ہے تو یہ گھوڑے اس کے لیے بوجھ (گناہ) ہیں۔

اور وہ جو اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہیں تو وہ (اس) آدمی (کے گھوڑے ہیں) جس نے انھیں (موقع ملنے پر) اللہ کی راہ میں (خود جہاد کرنے کے لیے) باندھ رکھا ہے، پھر وہ ان کی پشتوں اور گردنوں میں اللہ کے حق کو نہیں بھولا تو یہ اس کے لیے باعث ستر ہیں (چاہے اسے جہاد کا موقع ملے یا نہ ملے)۔ اور وہ گھوڑے جو اس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہیں تو وہ (اس) آدمی (کے گھوڑے ہیں) جس نے انھیں اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی خاطر کسی چراگاہ یا باغیچے میں باندھ رکھا ہے (اور وہ خود جہاد پر جاسکے یا نہ جاسکے انھیں دوسروں کو جہاد کے لیے دیتا ہے) یہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں سے جتنا بھی کھائیں گے تو اس شخص کے لیے اتنی تعداد میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس شخص کے لیے ان کی لید اور پیشاب

سِترٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَرْ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهُ سِترٌ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ، عَدَدَ مَا أَكَلَتْ، حَسَنَاتٌ، وَكُتِبَ لَهُ، عَدَدَ أَرْوَائِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَسَنَاتٌ، وَلَا تَقْطَعُ طَوْلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ، عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَائِهَا، حَسَنَاتٌ، وَلَا مَرَبَّيْهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا، إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ، عَدَدَ مَا شَرِبَتْ، حَسَنَاتٌ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَالْحُمْرُ؟ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَادَةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ٨، ٧]».

کی مقدار کے برابر (بھی) نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور وہ گھوڑے اپنی رسی تڑا کر ایک دو ٹیلوں کی دوڑ نہیں لگائیں گے مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ان کے قدموں کے نشانات اور لید کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دے گا اور نہ ہی ان کا مالک انھیں لے کر کسی نہر پر سے گزرے گا اور وہ گھوڑے اس نہر میں سے پانی پئیں گے جبکہ وہ (مالک) ان کو پانی پلانا (بھی) نہیں چاہتا مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اتنی نیکیاں لکھ دے گا جتنا ان گھوڑوں نے پانی پیا۔“ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! اور گدھے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا کوئی چیز نازل نہیں کی گئی: ﴿مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ ○ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ○ ﴿﴾ جو کوئی ایک ذرے کی مقدار میں نیکی کرے گا (قیامت کے دن) اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ایک ذرے کے برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔“

[2291] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی حدیث کے آخر تک اس کے ہم معنی روایت بیان کی، البتہ انھوں نے ”جو اونٹوں کا مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا“ کہا: اور مِنْهَا حَقُّهَا (ان میں سے ان کا حق) کے الفاظ نہیں کہے اور انھوں نے (بھی) اپنی حدیث میں ”وہ ان میں سے دودھ چھڑائے ہوئے ایک بچے کو بھی گم نہ پائے گا“ کے الفاظ روایت کیے ہیں اور اسی طرح (ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا کے بجائے) يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ (اس کے دونوں پہلو، اس کی پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا) کے الفاظ کہے۔

[2292] عبدالعزیز بن مختار نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ

[۲۲۹۱] ۲۵- (...) وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ ابْنِ مَيْسَرَةَ، إِلَى آخِرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا» وَلَمْ يَقُلْ: «مِنْهَا حَقُّهَا». وَذَكَرَ فِيهِ: «لَا يَفْقَدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا» وَقَالَ: «يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ».

[۲۲۹۲] ۲۶- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَمْوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبٍ كُنْزٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيَجْعَلُ صَفَائِحَ، فَيَكْوِي بِهَا جَنْبَاهُ وَجِسْنَهُ، حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبٍ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ، كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ، تَسْتَنُّ عَلَيْهِ، كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبٍ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا، إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ، كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ، فَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جِلْحَاءٌ، كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ تَعْدُونَ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ».

نے فرمایا: ”کوئی بھی خزانے کا مالک نہیں جو اس کی زکاة ادا نہیں کرتا، مگر اس کے خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس کی تختیاں بنائی جائیں گی اور ان سے اس کے دونوں پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا، (یہ) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، پھر اسے جنت یا جہنم کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔ اور کوئی بھی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کی زکاة ادا نہیں کرتا مگر اسے ان (اونٹوں) کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا جبکہ وہ اونٹ (تعداد اور جسامت میں) جتنے زیادہ سے زیادہ وافر تھے اس حالت میں ہوں گے۔ (وہ) اس کے اوپر دوڑ لگائیں گے، جب بھی ان میں آخری اونٹ گزرے گا پہلا اونٹ، اس پر دوبارہ لایا جائے گا، حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا، (یہ) ایک ایسے دن میں (ہوگا) جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، پھر اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔ اور جو بھی بکریوں کا مالک ان کی زکاة ادا نہیں کرتا تو اسے وافر ترین حالت میں جس میں وہ تھیں، ان کے سامنے ایک وسیع و عریض چٹیل میدان میں بچھا (لٹا) دیا جائے گا، وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ ان میں نہ کوئی مڑے سینگوں والی ہوگی اور نہ بغیر سینگوں کے۔ جب بھی آخری بکری گزرے گی اسی وقت پہلی دوبارہ اس پر لائی جائے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے دن میں جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے، اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا، پھر اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔“

سہیل نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے گائے کا تذکرہ فرمایا یا نہیں۔ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! تو

قَالَ سُهَيْلٌ: وَلَا أَذْرِي أَذْكَرَ الْبَقَرِ أَمْ لَا، قَالُوا: فَالْخَيْلُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الْخَيْلُ فِي

گھوڑے (کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تک خیر، گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔“ یا فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی ہوئی ہے۔“ سہیل نے کہا: مجھے شک ہے۔ (فرمایا:) ”گھوڑے تین قسم کے ہیں: یہ ایک آدمی کے لیے باعثِ اجر ہیں، ایک آدمی کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہیں اور ایک کے لیے بوجھ اور گناہ کا سبب ہیں۔ وہ گھوڑے جو اس (مالک) کے لیے اجر (کا سبب) ہیں تو (ان کا مالک) وہ آدمی ہے جو انھیں اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) پاتا ہے اور تیار کرتا ہے تو یہ گھوڑے کوئی چیز اپنے پیٹ میں نہیں ڈالتے مگر اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے۔ اگر وہ انھیں چراگاہ میں چراتا ہے تو وہ کوئی چیز بھی نہیں کھاتے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے اور اگر وہ انھیں کسی نہر سے پانی پلاتا ہے تو پانی کے ہر قطرے کے بدلے جسے وہ اپنے پیٹ میں اتارتے ہیں، اس کے لیے اجر ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے ان کے پیشاب اور لید کرنے میں بھی اجر ملنے کا تذکرہ کیا۔ اور اگر یہ گھوڑے ایک یا دو ٹیلوں (کا فاصلہ) دوڑیں تو اس کے لیے ان کے ہر قدم کے عوض جو وہ اٹھاتے ہیں، اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ انسان جس کے لیے یہ باعثِ پردہ ہیں تو وہ آدمی ہے جو انھیں عزت و شرف اور زینت کے طور پر رکھتا ہے اور وہ تنگی اور آسانی (ہر حالت) میں ان کی پشتوں اور ان کے پیٹوں کا حق نہیں بھولتا۔ رہا وہ آدمی جس کے لیے وہ بوجھ ہیں تو وہ شخص ہے جو انھیں ناسپاس گزاری کے طور پر، غرور اور تکبر کرنے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے رکھتا ہے تو وہی ہے جس کے لیے یہ گھوڑے بوجھ کا باعث ہیں۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو گدھے (ان کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ان کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا

نَوَاصِيهَا - أَوْ قَالَ: أَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا - قَالَ سَهِيلٌ: أَنَا أَشْكُ، - «الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَلِرَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُبْعِدُهَا لَهُ، فَلَا تُعَيَّبُ شَيْئًا فِي بَطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا، وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ، مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا، وَلَوْ سَفَّاهَا مِنْ نَهْرٍ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغِيَّبُهَا فِي بَطُونِهَا أَجْرٌ - حَتَّى ذَكَرَ الْأَجَرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَائِهَا - وَلَوْ اسْتَنْتَّ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا وَتَجَمُّلاً، وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبَطُونِهَا، فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشْرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ، فَذَلِكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ». قَالُوا: فَالْحُمْرُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ۷، ۸] .

کچھ نازل نہیں کیا: ”تو جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“

[2293] عبدالعزیز دراوردی نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور (پوری) حدیث بیان کی۔

[2294] روح بن قاسم نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور عَقَصَاء (مڑے ہوئے سیٹگوں والی) کے بجائے عَضْبَاء (ٹوٹے ہوئے سیٹگوں والی) کہا اور ”اس کے ذریعے سے اس کا پہلو اور اس کی پشت داغی جائے گی“ کہا اور پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔

[2295] بکیر نے (ابو صالح) ذکوان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جب انسان اپنے اونٹوں میں اللہ کا حق یا زکاة ادا نہیں کرتا.....“ آگے سہیل کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

[2296] ابن جریج نے کہا: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کے معاملے میں اس طرح نہیں کرتا جس طرح ان کا حق ہے مگر وہ قیامت کے دن اپنی انتہائی زیادہ تعداد میں آئیں گے جو کبھی ان کی تھی اور وہ ان (اونٹوں) کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا اور وہ اسے اپنے اگلے قدموں اور اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ اسی طرح کوئی گائے کا مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا مگر وہ قیامت کے دن اس زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو

[۲۲۹۳] (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[۲۲۹۴] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ - بَدَلُ عَقَصَاءَ - : «عَضْبَاءُ» وَقَالَ: «فَيَكُونُ بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ» وَلَمْ يَذْكُرْ جِسْمَهُ.

[۲۲۹۵] (....) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا لَمْ يُؤَدَّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوْ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.

[۲۲۹۶] ۲۷- (۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَفَرٌ، تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ

کبھی ان کی تھی اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں بیٹھے گا، وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے پیروں سے روندیں گی اور اسی طرح بکریوں کا کوئی مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو کبھی ان کی تھی اور وہ ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا، وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے سموں سے اسے روندیں گی اور ان میں نہ کوئی سینگوں کے بغیر ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔ اور کوئی (سو نے چاندی کے) خزانے کا مالک نہیں جو اس کا حق ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھولے ہوئے اس کا تعاقب کرے گا، جب اس کے پاس پہنچے گا تو وہ اس سے بھاگے گا، پھر وہ (سانپ) اسے آواز دے گا: اپنا خزانہ لے لو جو تم نے (دنیا میں) چھپا کر رکھا تھا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب (خزانے والا) دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس (سانپ) کے منہ میں داخل کر دے گا، وہ اسے اس طرح چبائے گا جس طرح سانڈ چباتا ہے۔“

ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا، پھر ہم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اس (حدیث) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اسی طرح کہا جس طرح عبید بن عمیر نے کہا۔

اور ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو کہتے ہوئے سنا، ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی (پلانے کے موقع) پر ان کا دودھ دوہنا (اور لوگوں کو پلانا) اور اس کا ڈول ادھار دینا اور اس کا سانڈ ادھار دینا اور اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دینا اور اللہ کی راہ میں سواری کی خاطر دینا۔“

فِيهَا حَقُّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْلُوهُ بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبَ عَنْمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقُّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ. وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْلُوهُ بِأُظْلَافِهَا، لَيْسَ فِيهَا جَمَاءٌ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبَ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقُّهُ، إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَفْرَعًا، يَتَّبِعُهُ فَاتِحًا فَاهُ، فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ، فَيَتَّادِيهِ: خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ، فَأَنَا عَنْتُهُ عَنِّي، فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَيَقْضِمُهَا قَضَمَ الْفَحْلِ“.

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ، ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا، وَمَمِيعَتُهَا، وَحَمْلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ“.

[۲۲۹۷] ۲۸- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ثُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ، لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا أَقْعَدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَقَاعَ قَرَقِرٍ، تَطْوُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا، وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْفَرْقَنِ بِقَرْنِهَا، لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقَرْنِ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «إِطْرَاقُ فَحْلِهَا، وَإِعَارَةُ ذَلْوِهَا، وَمَنِيحَتُهَا، وَحَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَحَمْلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعًا، يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ، وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ، وَيُقَالُ: هَذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخُلُ بِهِ، فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ، أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ».

[2297] عبد الملک نے ابو زبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”اونٹوں، گائے اور بکریوں کا جو بھی مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا تو اسے قیامت کے دن ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا، سموں والا جانور اسے اپنے سموں سے روندے گا اور سینگوں والا اسے اپنے سینگوں سے مارے گا، ان میں اس دن نہ کوئی (گائے یا بکری) بغیر سینک کے ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔“ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ان میں سے نزکو جفتی کے لیے دینا، ان کا ڈول ادھار دینا، ان کو دودھ پینے کے لیے دینا، ان کو پانی کے گھاٹ پر دوہنا (اور لوگوں کو پلانا) اور اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینا۔ اور جو بھی صاحب مال اس کی زکاة ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ مال گنچے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا، اس کا مالک جہاں جائے گا وہ اس کے پیچھے لگا رہے گا اور وہ اس سے بھاگے گا، اسے کہا جائے گا: یہ تیرا وہی مال ہے جس میں تو بخل کیا کرتا تھا۔ جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں داخل کرے گا، وہ اسے اس طرح چبائے گا جس طرح زراونٹ (چارے کو) چباتا ہے۔“

(المعجم ۷) - (بَابُ إِرْضَاءِ السُّعَاةِ) (التحفة ۸)

باب: 7- زکاة وصول کرنے والوں کو راضی کرنا

[۲۲۹۸] ۲۹- (۹۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ

[2298] عبد الواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں محمد بن ابی اسماعیل نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عبد الرحمن بن ہلال عبسی نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: کچھ بدوی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: کچھ زکاة وصول کرنے والے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے زکاة وصول کرنے والوں کو راضی کیا کرو۔“

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو میرے پاس سے جو کوئی زکاة وصول کرنے والا گیا، راضی گیا۔

[2299] عبد الرحیم بن سلیمان، یحییٰ بن سعید اور ابواسامہ سب نے محمد بن ابی اسماعیل سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی۔

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ أَنَا سَا مِّنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيُطْلِمُونَنَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْضُوا مُصَدِّقَكُمْ».

قَالَ جَرِيرٌ: مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدَّقٌ، مُنْذُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ. [انظر: ۲۴۹۴]

[۲۲۹۹] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوُهُ.

باب: 8- زکاة نہ دینے والے کی سخت سزا

(المعجم ۸) - (بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ) (التحفة ۹)

[2300] وکیع نے کہا: اعمش نے ہمیں معرور بن سوید کے حوالے سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔“ کہا: میں آکر آپ کے پاس بیٹھا (ہی تھا)، اور اطمینان سے بیٹھا بھی نہ تھا کہ کھڑا ہو گیا اور میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”وہ زیادہ مالدار لوگ ہیں، سوائے اس کے جس نے۔ اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں۔ ایسے، ایسے اور ایسے کہا

[۲۳۰۰] [۳۰- (۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَأَى قَالَ: «هُمْ الْأَخْسَرُونَ، وَرَبُّ الْكَعْبَةِ!» قَالَ: فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ، فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمْ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ، مَا مِنْ صَاحِبٍ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا

(لے لو، لے لو) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ جو بھی اونٹوں، گایوں یا بکریوں کا مالک ان کی زکاة ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس طرح بڑی اور موٹی ہو کر آئیں گی جتنی زیادہ سے زیادہ تھیں، اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی، جب بھی ان میں سے آخری گزر کر جائے گی، پہلی اس (کے سر) پر واپس آ جائے گی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔“

[2301] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے معمر سے اور انھوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے..... آگے کوچ کی روایت کی طرح ہے، البتہ (اس میں ہے کہ) آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین پر جو بھی آدمی فوت ہوتا ہے اور ایسے اونٹ، گائے یا بکریاں پیچھے چھوڑ جاتا ہے جن کی اس نے زکاة ادا نہیں کی۔“

[2302] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے یہ بات خوشی کی باعث نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرا دن مجھ پر اس طرح آئے کہ میرے پاس اس میں سے کوئی دینار بچا ہوا موجود ہو سوائے اس دینار کے جس کو میں اپنا قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔“

[2303] شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے سنا..... اسی کے مانند۔

عَنْمَ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ“.

[۲۳۰۱] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ وَكَيْعَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ، فَيَدْعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ عَنَمًا، لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا».

[۲۳۰۲] ۳۱- (۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَلَامٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا يَسْرُنِي أَنَّ لِي أَحَدًا ذَهَبًا، يَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا دِينَارٌ أَرْضِدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ».

[۲۳۰۳] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

(المعجم ۹) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ)
(التحفة ۱۰)

باب: 9- صدقے کی ترغیب

[2304] اعمش نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں (ایک رات) عشاء کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا اور ہم اُحد پہاڑ کو دیکھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”ابوذر!“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول حاضر ہوں! فرمایا: ”مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ یہ (کوہ) اُحد میرے پاس سونے کا ہو اور میں اس حالت میں تیسری شام کروں کہ میرے پاس اس میں سے ایک دینار بچا ہوا موجود ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض (کی ادائیگی) کے لیے بچایا ہو، اور میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح (خرچ) کروں۔ آپ نے اپنے سامنے دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالنے کا اشارہ کیا۔ اس طرح (خرچ) کروں۔ دائیں طرف سے۔ اس طرح۔ بائیں طرف سے۔“ (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ہم چلے تو آپ نے فرمایا: ”ابوذر!“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول حاضر ہوں! آپ نے فرمایا: ”یقیناً زیادہ مالدار ہی قیامت کے دن کم (مایہ) ہوں گے، مگر وہ جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح (خرچ) کیا۔“ جس طرح آپ نے پہلی بار کیا تھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم پھر چلے۔ آپ نے فرمایا: ”ابوذر! میرے واپس آنے تک اسی حالت میں ٹھہرے رہنا۔“ کہا: آپ چلے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے شورا سنا، آواز سنی تو میں نے دل میں کہا شاید رسول اللہ ﷺ کو کوئی چیز پیش آگئی ہے، چنانچہ میں نے آپ کے پیچھے جانے کا ارادہ کر لیا، پھر مجھے آپ کا یہ فرمان یاد آ گیا: ”میرے آنے

[۲۳۰۴] ۳۲-۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أُحُدٍ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! قَالَ: قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنْ أُحْدَا ذَلِكَ عِنْدِي ذَهَبُ أُمْسِي ثَالِثَةً، عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِذَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ، هَكَذَا - حَتَّى يَبْنَ يَدَيْهِ - وَهَكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ - وَهَكَذَا - عَنْ شِمَالِهِ-» قَالَ: ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! قَالَ: قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى قَالَ: ثُمَّ مَشِينَا، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، قَالَ: سَمِعْتُ لَعَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عُرِضَ لَهُ، قَالَ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَّبِعَهُ. قَالَ: ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: «لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ» قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ، فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ، قَالَ: فَقَالَ: «ذَاكَ جَبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -

تک یہاں سے نہ ہٹنا“ تو میں نے آپ کا انتظار کیا، جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے جو (کچھ) سنا تھا آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: ”وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، میرے پاس آئے اور بتایا کہ آپ کی امت کا جو فرد اس حال میں فوت ہوگا کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ انھوں نے کہا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔“

[2305] عبدالعزیز بن رفیع نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک رات (گھر سے) باہر نکلا تو اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے چلے جا رہے ہیں، آپ کے ساتھ کوئی انسان نہیں تو میں نے خیال کیا کہ آپ اس بات کو ناپسند کر رہے ہیں کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے، چنانچہ میں چاند کے سائے میں چلنے لگا۔ آپ مڑے تو مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کی: ابوذر ہوں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے! آپ نے فرمایا: ”ابوذر! آ جاؤ۔“ میں کچھ دیر آپ کے ساتھ چلا، تو آپ نے فرمایا: ”بے شک زیادہ مال والے ہی قیامت کے دن کم (مایہ) ہوں گے، سوائے ان کے جن کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور انھوں نے اسے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے اڑا ڈالا اور اس میں نیکی کے کام کیے۔“ میں ایک گھڑی آپ کے ساتھ چلتا رہا تو آپ نے فرمایا: ”یہاں بیٹھ جاؤ۔“ آپ نے مجھے ایک ہموار زمین میں بٹھادیا جس کے گرد پتھر تھے اور آپ نے مجھے فرمایا: ”یہیں بیٹھے رہنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس لوٹ آؤں۔“ آپ پتھر لیے میدان (حرے) میں چل پڑے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ مجھ سے دور رہے اور زیادہ دیر کر دی، پھر میں نے آپ کی آواز سنی جب آپ

أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. [راجع: ۲۷۲]

[۲۳۰۵] ۳۳- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رَفِيعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ، لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ: فَطَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَأَنِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَالَهُ» قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمُقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا، فَتَفَحَّ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ، وَبَيَّنَّ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا». قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِجْلِسْ هَهُنَا» قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةً، فَقَالَ لِي: «إِجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ، فَلَبِثْتُ عَنِّي، فَأَطَالَ اللَّبْثُ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ:

میری طرف آتے ہوئے فرما رہے تھے: ”خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو۔“ جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ مجھے آپ پر نثار فرمائے! آپ سیاہ پتھروں کے میدان (حرہ) کے کنارے کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ میں نے تو کسی کو نہیں سنا جو آپ کو جواب دے رہا ہو۔ آپ نے فرمایا: ”وہ جبریل علیہ السلام تھے جو سیاہ پتھروں کے کنارے میرے سامنے آئے اور کہا: اپنی امت کو بشارت دے دیجیے کہ جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اے جبریل! چاہے اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں! فرمایا: میں نے پھر کہا: خواہ اس نے چوری کی ہو خواہ اس نے زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پھر (تیسری بار) پوچھا: خواہ اس نے چوری کی ہو خواہ اس نے زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، خواہ اس نے شراب (بھی) پی ہو۔“

«ذَٰكَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، فَقَالَ: بَشَّرُ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ»، قَالَ: «قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ».

باب: 10- اموال کو خزانہ بنانے والے اور ان کی سزا

(المعجم ۱۰) - (بَابُ: فِي الْكَائِزِينَ لِلْأَمْوَالِ وَالْتَغْلِيظِ عَلَيْهِمْ) (الحفظة ۱)

[2306] ابو علاء نے حضرت اخف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مدینہ آیا تو میں قریشی سرداروں کے ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک کھردرے کپڑوں، گٹھے ہوئے جسم اور سخت چہرے والا ایک آدمی آیا اور ان کے سر پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: مال و دولت جمع کرنے والوں کو اس پتے ہوئے پتھر کی بشارت سنا دو جس کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اسے ان کے ایک فرد کی نوکِ پستان پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے دونوں کندھوں کی باریک

[۲۳۰۶] ۳۴- (۹۹۲) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَحْسَنُ الثِّيَابِ، أَحْسَنُ الْجَسَدِ، أَحْسَنُ الْوَجْهِ، فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: بَشَّرِ الْكَائِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُوضَعُ عَلَى حَلْمَةِ ثَدْيٍ

ہڈیوں سے لہراتا ہوا نکل جائے گا اور اسے اس کے شانوں کی باریک ہڈیوں پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے پستانوں کے سروں سے حرکت کرتا ہوا نکل جائے گا۔ (احنف نے) کہا: اس پر لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے اور میں نے ان میں سے کسی کو نہ دیکھا کہ اسے کوئی جواب دیا ہو، کہا: پھر وہ لوٹا، اور میں نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ وہ ایک ستون کے ساتھ (ٹیک لگا کر) بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: آپ نے انھیں جو کچھ کہا ہے میں نے انھیں اس کو ناپسند کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا: یہ لوگ کچھ سمجھتے نہیں، میرے خلیل ابوالقاسم رحمہ اللہ نے مجھے بلایا، میں نے لیک کہا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم احد (پہاڑ) کو دیکھتے ہو؟“ میں نے دیکھا کہ مجھ پر کتنا سورج باقی ہے، میں سمجھ رہا تھا کہ آپ مجھے اپنی کسی ضرورت کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کی: میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ”میرے لیے یہ بات باعث مسرت نہ ہوگی کہ میرے پاس اس کے برابر سونا ہو اور میں تین دیناروں کے سوا، اس سارے (سونے) کو خرچ (بھی) کر ڈالوں۔“ پھر یہ لوگ ہیں، دنیا جمع کرتے ہیں، کچھ عقل نہیں کرتے۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کا اپنے (حکمران) قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے آپ اپنی ضرورت کے لیے نہ ان کے پاس جاتے ہیں اور نہ ان سے کچھ لیتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، تمہارے پروردگار کی قسم! نہ میں ان سے دنیا کی کوئی چیز مانگوں گا اور نہ ہی ان سے کسی دینی مسئلے کے بارے میں پوچھوں گا یہاں تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں۔

أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نَغْصِ كَيْفِيهِ، وَيُوضَعَ عَلَى نَغْصِ كَيْفِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ نَذْيِهِ يَنْزَلُ، قَالَ: فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُؤُسَهُمْ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: فَأَدْبَرَ، وَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى سَارِيَةِ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتُ لَهُمْ، قَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ رحمہ اللہ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: «أَتَرَى أَحَدًا؟» فَتَطَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ، وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَنْتَعِنِي فِي حَاجَةِ لَهُ، فَقُلْتُ: أَرَاهُ، فَقَالَ: «مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي مِثْلُهُ ذَهَبًا أَنْفَقُهُ كُلَّهُ، إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ» ثُمَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا، لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلَا إِخْوَتَكَ مِنْ قُرَيْشٍ، لَا تَغْتَرِبُهُمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ، قَالَ: لَا، وَرَبِّكَ! لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

[2307] خَلِيدُ الْعَصْرِيِّ نے حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں قریش کی ایک جماعت میں موجود تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے: مال جمع

[۲۳۰۷] ۳۵- (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ: حَدَّثَنَا خُلَيْدُ الْعَصْرِيُّ عَنِ الْأَخْفَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ فِي

کرنے والوں کو (آگ کے) ان داغوں کی بشارت سنا دو جو ان کی پشتوں پر لگائے جائیں گے اور ان کے پہلوؤں سے نکلیں گے اور ان داغوں کی جو ان کی گدیوں کی طرف سے لگائے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں سے نکلیں گے۔ کہا: پھر وہ الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے، میں نے پوچھا: یہ صاحب کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں اٹھ کر ان کے پاس چلا گیا اور پوچھا: کیا بات تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے سنی، آپ کہہ رہے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اس بات کے سوا کچھ نہیں کہا جو میں نے ان کے نبی ﷺ سے سنی۔ کہا: میں نے پوچھا: (حکومت سے ملنے والے) عطیے (وظیفے) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: اسے لے لو کیونکہ آج یہ معونت (مدد) ہے اور جب یہ تمہارے دین کی قیمت ٹھہریں تو انھیں چھوڑ دینا۔

نَفَرٍ مِّن قُرَيْشٍ، فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيْيِّ فِي طُهُورِهِمْ، يَخْرُجُ مِنْ جُئُوبِهِمْ، وَبِكَيْيٍّ مِّن قَبْلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ، قَالَ: قُلْتُ: مَن هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا أَبُو ذَرٍّ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ؟ قَالَ: خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً، فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِّدِينِكَ فَدَعْهُ.

(المعجم ۱) - (بَابُ الْحَكِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبَشِيرِ الْمُنفِقِ بِالْخَلْفِ) (التحفة ۱۲)

باب: 11- خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے والے کو بہتر بدلے کی بشارت

[2308] زہیر بن حرب اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابو زناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سلسلہ سند) کو نبی ﷺ تک لے جاتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔“ اور آپ نے فرمایا: ”اللہ کا دایاں ہاتھ (اچھی طرح) بھرا ہوا ہے۔ ابن نمیر نے ملائی کے بجائے مَلَانٌ (کا لفظ) کہا۔ اس کا فیض جاری رہتا ہے، دن ہو یا رات، کوئی چیز اس میں کمی نہیں کرتی۔“

[۲۳۰۸] ۳۶- (۹۹۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ»، وَقَالَ: «يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى - وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلَأَن - سَحَاءً، لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ، اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ».

[2309] وہب بن منبہ کے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی: اور (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا ہے: خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا، دن رات عطا کی بارش برسانے والا ہے۔ اس میں کوئی چیز کی نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا، آسمان وزمین کی تخلیق سے لے کر (اب تک) اس نے کتنا خرچ کیا ہے؟ جو کچھ اس کے دائیں ہاتھ میں ہے، اس (عطا) نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔“ آپ نے فرمایا: ”اس کا عرش پانی پر ہے، اس کے دوسرے ہاتھ میں قبضہ (یا واپسی کی قوت) ہے، وہ (جسے چاہتا ہے) بلند کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) پست کرتا ہے۔“

[۲۳۰۹] ۳۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخِي وَهْبِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا. وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي: أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ»، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى، لَا يَغِيضُهَا، سَخَاءٌ - اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَمِينِهِ»، قَالَ: «وَعَرَّشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ، يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ».

باب: 12- اہل و عیال اور غلاموں پر خرچ کرنے کی فضیلت، جس نے انھیں ضائع ہونے دیا
ان کا خرچ روکا، اس کا گناہ

(المعجم ۱۲) - (بَابُ فَضْلِ النِّفْقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ، وَائِثِمُ مَنْ ضَيَعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ) (التحفة ۱۳)

[2310] ابو قلابہ نے ابو اسماء (رجسی) سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بہترین دینار جسے انسان خرچ کرتا ہے، وہ دینار ہے جسے وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے انسان اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) اپنے جانور (سواری) پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔“

[۲۳۱۰] ۳۸- (۹۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ: دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

ابو قلابہ نے کہا: آپ نے اہل و عیال سے ابتدا فرمائی، پھر ابو قلابہ نے کہا: اجر میں اس آدمی سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جو چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے، وہ ان کو (سوال کی) ذلت سے بچاتا ہے یا اللہ اس کے ذریعے سے انھیں فائدہ پہنچاتا اور غنی کرتا ہے۔

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ، يُعِفُّهُمْ، أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُعْنِيهِمْ.

[2311] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(جن دیناروں پر اجر ملتا ہے ان میں سے) ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی کی گردن (کی آزادی) کے لیے خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تو نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے گھر والوں پر صرف کیا، ان میں سب سے عظیم اجر اس دینار کا ہے جسے تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا۔“

[۲۳۱۱] ۳۹- (۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُرَّاحِمِ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ».

[2312] خیمہ سے روایت ہے، کہا: ہم حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کا کارندہ (منیجر) ان کے پاس آیا، وہ اندر داخل ہوا تو انھوں نے پوچھا: (کیا) تم نے غلاموں کو ان کا روزینہ دے دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ انھوں نے کہا: جاؤ انھیں دو، (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا مالک ہے، انھیں نہ دے۔“

[۲۳۱۲] ۴۰- (۹۹۶) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانُ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ: أَعْطَيْتَ الرِّقِيقَ قُوتَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا، أَنْ يَحْسِسَ، عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ».

باب: 13- خرچ میں آغاز اپنی ذات سے کرے، پھر اپنے اہل سے، پھر قرابت داروں سے

(المعجم ۱۳) - (بَابُ الْإِبْتِدَاءِ فِي النِّفْقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ) (التحفة ۱۴)

[۲۳۱۳] ۴۱- (۹۹۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ:
أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:
أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ،
فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَاكَ مَالٌ
غَيْرُهُ؟» فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟»
فَاسْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةٍ
دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ،
ثُمَّ قَالَ: «إِنِّدَا بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ
فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ
شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي
قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا» يَقُولُ: فَبَيَّنَ يَدَيْكَ
وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ. [انظر: ۴۳۳۸]

[2313] لیث نے ہمیں ابو زبیر سے خبر دی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو عذرہ کے ایک آدمی نے ایک غلام کو اپنے بعد آزادی دی (کہ میرے مرنے کے بعد وہ آزاد ہوگا)۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے پوچھا: ”کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی مال ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟“ تو اسے نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو (800) درہم میں خرید لیا اور درہم لا کر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”اپنے آپ سے ابتدا کرو، خود پر صدقہ کرو، اگر کچھ بچ جائے تو تمہارے گھر والوں کے لیے ہے، اگر تمہارے گھر والوں سے کچھ بچ جائے تو تمہارے قرابت داروں کے لیے ہے اور اگر تمہارے قرابت داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طرف اور اس طرف خرچ کرو۔“ (راوی نے کہا: آپ اشارے سے کہہ رہے تھے کہ اپنے سامنے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں (خرچ کرو)۔)

[2314] ایوب نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار میں سے ابو مذکور نامی ایک آدمی نے اپنے غلام کو جسے یعقوب کہا جاتا تھا، اپنے مرنے کے بعد آزاد قرار دیا..... آگے انھوں نے لیث کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[۲۳۱۴] (۰۰۰) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ - يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ - أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ، يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

باب: 14- رشتہ داروں، خاوند، اولاد اور والدین پر چاہے وہ کافر ہوں، خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی فضیلت

(المعجم ۱۴) - (بَابُ فَضْلِ النِّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزُّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ، وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ) (التحفة ۱۵)

[2315] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں کسی بھی انصاری سے زیادہ مالدار تھے، ان کے مال میں سے بیرحاء والا باغ انھیں سب سے زیادہ پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے۔“ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ ”تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے حتیٰ کہ اپنی پسندیدہ چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔“ مجھے اپنے اموال میں سے سب سے زیادہ بیرحاء پسند ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، مجھے اس کے اچھے بدلے اور اللہ کے ہاں اس کے ذخیرہ (کے طور پر محفوظ) ہو جانے کی امید ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اسے جہاں چاہیں رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت خوب، یہ سودمند مال ہے، یہ نفع بخش مال ہے، جو تم نے اس کے بارے میں کہا میں نے سن لیا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ تم اسے (اپنے) قربات داروں کو دے دو۔“ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

[2316] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تم نیکی (کی حقیقی لذت) حاصل نہیں کر سکو گے حتیٰ کہ اپنی محبوب ترین چیز (اللہ کی راہ میں) صرف کر دو۔“ (تو) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے پروردگار کو دیکھتا ہوں کہ وہ ہم سے مال کا مطالبہ کر رہا ہے، لہذا اے

[۲۳۱۵] ۴۲- (۹۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءٌ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ،

قَالَ أَنَسُ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ۹۲] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾. وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءٌ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، أَرْجُو بَرًّا وَذُخْرًا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَيْثُ شِئْتَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَخِ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ، قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

[۲۳۱۶] ۴۳- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بِهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا،

اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین پر حاء اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔“ تو انھوں نے وہ حضرت حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دی۔

[2317] (ام المؤمنین) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں اپنی ایک لونڈی کو آزاد کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو یہ (کام) تمہارے اجر کو بڑا کر دیتا۔“

[2318] ابواحوص نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوداؤد سے، انھوں نے عمرو بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود (بن مسعود) کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ بن ابی معاویہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔“ کہا: تو میں (اپنے خاوند) عبداللہ بن مسعود کے پاس واپس آئی اور کہا: تم کم مایہ آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا تم آپ ﷺ کے پاس جا کر آپ سے پوچھ لو اگر اس (کو تمہیں دینے) سے میری طرف سے ادا ہو جائے گا (تو ٹھیک) ورنہ میں اسے تمہارے علاوہ دوسروں کی طرف بھیج دوں گی۔ کہا: تو عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے کہا: بلکہ تم خود ہی آپ ﷺ کے پاس چلی جاؤ۔ انھوں نے کہا: میں گئی تو اس وقت ایک اور انصاری عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر کھڑی تھی اور (مسئلہ دریافت کرنے کے حوالے سے) اس کی ضرورت بھی وہی تھی جو میری تھی، اور رسول اللہ ﷺ کو ہیبت عطا کی گئی تھی۔ کہا: بلال رضی اللہ عنہ نکل کر ہماری طرف آئے تو ہم نے

فَأَشْهَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بَيْرَحَاءَ لِلَّهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ» قَالَ: فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ.

[2317] (۴۴-۹۹۹) وَحَدَّثَنِي هُرُؤُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ أُعْطِيَهَا أَخْوَالُكَ، كَانَ أَكْبَرُ لَأَجْرِكَ».

[2318] (۴۵-۱۰۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُمْ» قَالَتْ: فَارْجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، فَأَتَيْهِ فَاسْأَلْهُ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: بَلِ اثْبِتِيهِ أَنْتِ، قَالَتْ: فَاذْأَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ بِنَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَاجَتِي حَاجَتُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتَجْزِي الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى

ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ کو بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں ہیں آپ سے پوچھ رہی ہیں کہ ان کی طرف سے ان کے خاوندوں اور ان یتیم بچوں پر جو ان کی کفالت میں ہیں، صدقہ جائز ہے؟ اور آپ کو یہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: ”وہ دونوں کون ہیں؟“ انھوں نے کہا: ایک انصاری عورت ہے اور ایک زینب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”زینبوں میں سے کونسی؟“ انھوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ”ان کے لیے دو اجر ہیں: (ایک) قربت نبھانے کا اجر اور (دوسرا) صدقہ کرنے کا اجر۔“

[2319] عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے والد سے، انھوں نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی۔ (اعمش نے) کہا: میں نے (یہ حدیث) ابراہیم نخعی سے بیان کی تو انھوں نے مجھے ابوعبیدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی، بالکل اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند، اور کہا: انھوں (زینب رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں مسجد میں تھی (اس دروازے پر جو مسجد میں تھا)، نبی اکرم ﷺ نے (بلال رضی اللہ عنہ کے بتانے پر) مجھے دیکھا تو فرمایا: ”صدقہ کرو، چاہے اپنے زیورات ہی میں سے کیوں نہ ہو۔“ اعمش نے باقی حدیث ابواحوص کی (مذکورہ بالا) روایت کے ہم معنی بیان کی ہے۔

[2320] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد پر خرچ کرنے میں میرے لیے اجر ہے؟ میں ان پر

أَرْوَاهُمَا، وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرُهُ مَنْ نَحْنُ، قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ هُمَا؟» فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّ الزَّيَّاتِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

[۲۳۱۹] ۴۶- (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: فَذَكَرْتُ لِابْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، قَالَ: قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ، وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْحُو حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ.

[۲۳۲۰] ۴۷- (۱۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لِّي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ؟ أَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ

خرچ کرتی ہوں، میں انھیں ایسے، ایسے چھوڑنے والی نہیں ہوں، وہ میرے بچے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، تمہارے لیے ان میں، جو تم ان پر خرچ کرو گی، اجر ہے۔“

[2321] علی بن مسہر اور معمر (بن راشد) دونوں نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[2322] عبید اللہ بن معاذ غنیری کے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”مسلمان جب اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور اس سے اللہ کی رضا چاہتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

[2323] محمد بن جعفر اور وکیع دونوں نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ شعبہ سے یہی حدیث بیان کی۔

[2324] عبد اللہ بن ادریس نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ (صلہ رحمی کی) خواہشمند ہیں۔ یا (خالی ہاتھ واپسی سے) خائف ہیں۔ کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

[2325] ہشام کے ایک اور شاگرد ابو اسامہ نے اسی سند کے ساتھ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی،

بِنَارِكِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا، إِنَّمَا هُمْ بَنِي، فَقَالَ: نَعَمْ، لَكَ فِيهِمْ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ.

[۲۳۲۱] (....) وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[۲۳۲۲] ۴۸- (۱۰۰۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَذَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً».

[۲۳۲۳] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

[۲۳۲۴] ۴۹- (۱۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ، وَهِيَ رَاغِبَةٌ - أَوْ رَاهِبَةٌ - أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

[۲۳۲۵] ۵۰- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ،

انھوں نے کہا: قریش کے ساتھ معاہدے کے زمانے میں، جب آپ نے ان سے معاہدہ صلح کیا تھا، میری والدہ آئیں، وہ مشرک تھیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور (مجھ سے صلہ رحمی کی) امید رکھتی ہیں تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔“

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قُلْتُ: [يَا رَسُولَ اللَّهِ!] قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِي أُمَّكَ».

باب: 15- میت کی طرف سے کیے جانے والے صدقے کا ثواب اس تک پہنچنا

(المعجم ۱۵) - (بَابُ وُضُوءِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنْ الْمَيِّتِ، إِلَيْهِ) (التحفة ۱۶)

[2326] محمد بن بشر نے کہا: ہم سے ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہیں اور انھوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ میرا ان کے بارے میں گمان ہے کہ اگر بولتیں تو وہ ضرور صدقہ کرتیں، اگر (اب) میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

[۲۳۲۶] ۵۱- (۱۰۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ، وَأَظْنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [انظر: ۴۲۲۰]

[2327] یحییٰ بن سعید، ابواسامہ، علی بن مسہر اور شعب بن اسحاق سب نے ہشام سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ (اسی کی طرح) روایت بیان کی۔

[۲۳۲۷] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

ابواسامہ کی حدیث میں وَلَمْ تُوصِ (اس نے وصیت نہیں کی) کے الفاظ ہیں، جس طرح ابن بشر نے کہا ہے

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: وَلَمْ تُوصِ. كَمَا قَالَ ابْنُ بَشِيرٍ. وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ الْبَاقُونَ.

(جبکہ) باقی راویوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

باب: 16- ہر قسم کی نیکی کو صدقے کا نام دیا جاسکتا ہے

(المعجم ۱۶) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ) (التحفة ۱۸)

[2328] قتیبہ بن سعید اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ قتیبہ کی حدیث میں ہے: تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا اور ابن ابی شیبہ نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے۔ ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

[۲۳۲۸] ۵۲- (۱۰۰۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَوَامٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ - فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ؛ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ».

[2329] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ ساتھیوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! زیادہ مال رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے ضرورت سے زائد مالوں سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے)۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایسی چیز نہیں بنائی جس سے تم صدقہ کر سکو؟ بے شک ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور (بیوی سے مباحثت کرتے ہوئے) تمہارے عضو میں صدقہ ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اے اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بتاؤ اگر وہ یہ (خواہش) حرام جگہ پوری کرتا تو کیا اسے اس

[۲۳۲۹] ۵۳- (۱۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَيْعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: «أَوْ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، أَكَانَ

پر گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔“

عَلَيْهِ فِيهَا وَزَّرَ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ.

[2330] ابو توبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا، ہمیں معاویہ بن سلام نے زید سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوسلام کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے عبداللہ بن فروخ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ مفاصل (جوڑوں) پر پیدا کیا گیا ہے۔ تو جس نے تکبیر کہی، اللہ کی حمد کہی، اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ کی تسبیح کہی، اللہ سے مغفرت مانگی، لوگوں کے راستے سے کوئی پتھر ہٹایا یا لوگوں کے راستے سے کانٹا یا ہڈی (ہٹائی)، نیکی کا حکم دیا یا برائی سے روکا، ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر تو وہ اس دن اس طرح چلے گا کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے دور کر چکا ہوگا۔“

[۲۳۳۰] ۵۴-(۱۰۰۷) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ، وَحَمِدَ اللَّهَ، وَهَلَّلَ اللَّهَ، وَسَبَّحَ اللَّهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السَّلَامَى، فَإِنَّهُ يَمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحَرَخَ نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ».

ابو توبہ نے کہا: بسا اوقات انھوں (معاویہ) نے (یَمْسِي) ”چلے گا“ کے بجائے (يُمْسِي) شام یا دن کا اختتام کرے گا) کہا۔

قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: وَرَبَّمَا قَالَ: «يُمْسِي».

[2331] یحییٰ بن حسان نے کہا: ہمیں معاویہ (بن سلام) نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے زید کے بھائی نے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کی مانند خبر دی مگر انھوں نے کہا: اَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ ”(اور کی بجائے) یا نیکی کا حکم دیا“ اور کہا: فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ ”وہ اس دن اس حالت میں شام کرے گا۔“

[۲۳۳۱] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ» وَقَالَ: «فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ».

[2332] یحییٰ نے زید بن سلام سے اور انھوں نے اپنے دادا ابوسلام سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن

[۲۳۳۲] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

فروغ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر انسان کو پیدا کیا گیا ہے.....“ آگے زید سے معاویہ کی روایت کے مانند بیان کیا اور کہا: فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ ”تو وہ اس دن چلے گا۔“

يَعْنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرُوخٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ يَنْحُو حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ، وَقَالَ: «فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ».

[2333] ابواسامہ نے شعبہ سے، انھوں نے سعید بن ابی بردہ سے، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔“ کہا گیا: آپ کا کیا خیال ہے اگر اسے (صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز) نہ ملے؟ فرمایا: ”اپنے ہاتھوں سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ (بھی) کرے۔“ اس نے کہا: عرض کی گئی، آپ کیا فرماتے ہیں اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے؟ فرمایا: ”بے بس ضرورت مند کی مدد کرے۔“ کہا، آپ سے کہا گیا: دیکھیے! اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟ فرمایا: ”نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔“ کہا: دیکھیے اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے؟ فرمایا: ”وہ (اپنے آپ کو) شر سے روک لے، یہ بھی صدقہ ہے۔“

[2334] عبدالرحمن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[2335] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔ انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے ہر جوڑ پر ہر روز، جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، صدقہ ہے۔“ فرمایا: ”تم دو (آدمیوں) کے درمیان عدل کرو (یہ) صدقہ

[۲۳۳۳] ۵۵- (۱۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ» قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ» قَالَ: قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: «يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ» قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: «يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ».

[۲۳۳۴] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[۲۳۳۵] ۵۶- (۱۰۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثْبُوهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ

ہے اور تمہارا کسی آدمی کی، اس کے جانور کے متعلق مدد کرنا کہ اسے اس پر سوار کرادو یا اس کی خاطر سواری پر اس کا سامان اٹھا کر رکھو، (یہ بھی) صدقہ ہے۔“ فرمایا: ”اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم جس سے تم مسجد کی طرف چلتے ہو، صدقہ ہے اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو (یہ بھی) صدقہ ہے۔“

فِيهِ الشَّمْسُ». قَالَ: «تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ، صَدَقَةٌ» قَالَ: «وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

باب: 17- خرچ کرنے والے اور (مال کو) روک لینے والے کے بارے میں

(المعجم ۱۷) - (بَابُ فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ)
(التحفة ۱۸)

[2336] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی دن نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر (اس میں آسمان سے) دو فرشتے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو (بہترین) بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کا (مال) تلف کر دے۔“

[۲۳۳۶] ۵۷- (۱۰۱۰) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُضْبَحُ الْعِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ! اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! اَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا».

باب: 18- صدقہ کرنے کی ترغیب اس سے پہلے کہ اسے قبول کرنے والا نہ ملے

(المعجم ۱۸) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا) (التحفة ۱۹)

[2337] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”صدقہ کرو، وہ وقت قریب ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا، تو جسے وہ پیش کیا جائے گا، وہ کہے گا: اگر کل تم اسے ہمارے پاس لاتے تو میں اسے قبول کر لیتا مگر اب مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔“

[۲۳۳۷] ۵۸- (۱۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

«تَصَدَّقُوا، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ،
فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا: لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ
قَبِلْتَهَا، فَأَمَّا الْآنَ، فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا، فَلَا يَجِدُ
مَنْ يَقْبَلَهَا».

[2338] عبداللہ بن براد اشعری اور ابو کریم محمد بن علاء
دونوں نے کہا: ہمیں ابو اسامہ نے برید سے حدیث بیان کی،
انھوں نے ابو بردہ سے، انھوں نے حضرت ابو موسیٰؓ سے
اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا:
”لوگوں پر یقیناً ایسا وقت آئے گا جس میں آدمی سونے کا
صدقہ لے کر گھومے گا، پھر اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو
اسے اس سے لے لے اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی
کثرت کی وجہ سے ایسا اکیلا آدمی دیکھا جائے گا جس کے
پیچھے چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ لے رہی ہوں گی۔“
ابن براد کی روایت میں (”ایسا اکیلا آدمی دیکھا جائے گا“
کی جگہ) وَتَرَى الرَّجُلَ (اور تم ایسے آدمی کو دیکھو گے) ہے۔

[2339] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت
ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ جائے گا اور
(پانی کی طرح) بہنے لگے گا اور آدمی اپنے مال کی زکاة لے کر
نکلے گا تو اسے ایک شخص بھی نہیں ملے گا جو اسے اس کی طرف
سے قبول کر لے اور یہاں تک کہ عرب کی سر زمین دوبارہ
چراگا ہوں اور نہروں میں بدل جائے گی۔“

[2340] ابویونس نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اور
انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”قیامت
قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تمھارے ہاں مال کی فراوانی
ہوگی، وہ مال (پانی کی طرح) بہے گا یہاں تک کہ مال کے
مالک کو یہ فکر لاحق ہوگی کہ اس سے اس (مال) کو بطور صدقہ

[۲۳۳۸] ۵۹- (۱۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ،
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ
مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ،
وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً،
يَلْذَنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَادٍ: «وَتَرَى الرَّجُلَ».

[۲۳۳۹] ۶۰- (۱۵۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْقَارِي عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفْقِصَ، حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةٍ
مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ
أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا». (راجع: ۳۹۶)

[۲۳۴۰] ۶۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ:
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ
أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ،
فَيَفْقِصَ حَتَّى يَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ

کون قبول کرے گا؟ ایک آدمی کو اسے لینے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔“

[2341] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی کے ستونوں کی صورت میں اگل دے گی تو قاتل آئے گا اور کہے گا: کیا اس کی خاطر میں نے قتل کیا تھا؟ رشتہ داری توڑنے والا آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی تھی؟ چور آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا؟ پھر وہ اس مال کو چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔“

صَدَقَهُ، وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: لَا أَرَبَ لِي فِيهِ.

[۲۳۴۱] ۶۲- (۱۰۱۳) وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَازَ كَبِدِهَا أَمْنَالِ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ يَدِي، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا».

باب: 19- پاکیزہ کمائی سے صدقے کی قبولیت
اور اس کی نشوونما

(المعجم ۱۹) - (بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكُسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَّتِهَا) (التحفة ۲۰)

[2342] سعید بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص پاکیزہ مال سے کوئی صدقہ نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے، مگر وہ رحمٰن اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، چاہے وہ کھجور کا ایک دانہ ہو تو وہ اس رحمٰن کی ہتھیلی میں پھلتا پھولتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح تم میں سے کوئی اپنے پچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔“

[۲۳۴۲] ۶۳- (۱۰۱۴) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ، وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرَبُّو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَكْثَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلُهُ».

[2343] یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے سہیل سے،

انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے اور انھوں نے حضرت

[۲۳۴۳] ۶۴- (۰۰۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنی پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور بھی خرچ نہیں کرتا مگر اللہ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے اور اسے اس طرح پالتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے پچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ (کھجور) پہاڑ کی طرح یا اس سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔“

[2344] روح بن قاسم اور سلیمان بن بلال دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی۔

روح کی حدیث میں ہے: مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا (حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے، پھر اس کو وہاں لگاتا ہے جہاں اس کا حق ہے) اور سلیمان کی حدیث میں ہے: فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا (اور اسے اس کی جگہ پر خرچ کرتا ہے۔)

[2345] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح سہیل سے یعقوب کی حدیث ہے۔

[2346] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے پیغمبرانِ کرام! پاک چیزیں کھاؤ

سَهِيلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، إِلَّا أَخَذَهَا اللَّهُ بِيَمِينِهِ، فَيَرِيَّهَا كَمَا يُرِيِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلْوَصُهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ، أَوْ أَعْظَمَ».

[۲۳۴۴] (...) وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ سِطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سَهِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

فی حدیث روح: «مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ، فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا» وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: «فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا».

[۲۳۴۵] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ عَنْ سَهِيلٍ.

[۲۳۴۶] ۶۵- (۱۰۱۵) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا

اور نیک کام کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں۔“ اور فرمایا ”اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔“ پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا: ”جو طویل سفر کرتا ہے، بال پرانگندہ اور جسم غبار آلود ہے، وہ (دعا کے لیے) آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے: اے میرے رب، اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے، تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی!“

طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: ﴿يَتَأْتِيهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ [المؤمنون: ۵۱] وَقَالَ: ﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ [البقرة: ۱۷۲]. ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبَّ! يَا رَبَّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغِذَايَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ؟».

باب: 20- صدقہ کی ترغیب چاہے وہ آدھی کھجور یا پاکیزہ بول ہی کیوں نہ ہو، نیز یہ آگ سے (بچانے والا) پردہ ہے

(المعجم ۲۰) - (بَابُ الْجَبْتِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ، وَأَنَّهَا جَبَابٌ مِّنَ النَّارِ) (التحفة ۲۱)

[2347] عبد اللہ بن معقل نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے جو شخص آگ سے محفوظ رہنے کی استطاعت رکھے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے کیوں نہ ہو، وہ ضرور (ایسا) کرے۔“

[۲۳۴۷] ۶۶- (۱۰۱۶) حَدَّثَنَا عَوْْنُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَرَّ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَلْيَفْعَلْ».

[2348] علی بن حجر سعدی، اسحاق بن ابراہیم اور علی بن خشرم میں سے علی بن حجر نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے، حدیث بیان کی اور باقی دونوں نے کہا: ہمیں خبردی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے خیمہ کے واسطے سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی نہیں مگر عنقریب اللہ اس طرح اس سے بات کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے

[۲۳۴۸] ۶۷- (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلُمُهُ اللَّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ

درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے وہی کچھ نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو وہی کچھ دکھائی دے گا جو اس نے آگے بھیجا اور اپنے آگے دیکھے گا تو اسے اپنے منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی، اس لیے آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے ہی سے کیوں نہ ہو۔“

(علی) بن حجر نے اضافہ کیا: اعمش نے کہا: مجھے عمرو بن مرہ نے خیمہ سے اسی جیسی حدیث بیان کی اور اس میں اضافہ کیا: ”چاہے پاکیزہ بول کے ساتھ (بچو)۔“

اسحاق نے کہا: اعمش نے کہا: عمرو بن مرہ سے روایت ہے، (کہا) خیمہ سے روایت ہے۔

[2349] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب دونوں نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے خیمہ سے، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آگ کا تذکرہ فرمایا تو چہرہ مبارک ایک طرف موڑا اور اس میں مبالغہ کیا، پھر فرمایا: ”آگ سے بچو۔“ پھر رخ مبارک پھیرا اور دور ہونے کا اشارہ کیا، حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا جیسے آپ اس (آگ) کی طرف دیکھ رہے ہیں، پھر فرمایا: ”آگ سے بچو، چاہے آدھی کھجور کے ساتھ، جسے (یہ بھی) نہ ملے تو اچھی بات کے ساتھ۔“

ابوکریب نے کائنما (جیسے) کا (لفظ) ذکر نہیں کیا اور کہا: ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی۔

[2350] شعبہ نے عمرو بن مرہ سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ آپ ﷺ نے آگ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور تین بار اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ دور

فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

زَادَ ابْنُ حُجْرٍ: قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ خَيْمَةٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

وَقَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ خَيْمَةٍ.

[۲۳۴۹] ۶۸ - (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ خَيْمَةٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارَ، فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ: كَأَنَّمَا، وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.

[۲۳۵۰] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ خَيْمَةٍ،

ہونے کا اشارہ کیا، پھر فرمایا: ”آگ سے بچو، چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے (بچو)، اگر تم (یہ بھی) نہ پاؤ تو اچھی بات کے ساتھ۔“

عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، وَأَسَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

[2351] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عون بن ابی جحیفہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے منذر بن جریر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، سوراخ کر کے اون کی دھاری دار چادریں یا عبا میں گلے میں ڈالے اور تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب مضر قبیلے سے تھے۔ ان کی فاقہ زدگی کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا رخ انور غمزہ ہو گیا، آپ اندر تشریف لے گئے، پھر باہر نکلے تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ نے نماز ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا.....“ آیت کے آخر تک ”بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔“ اور وہ آیت جو سورہ حشر میں ہے: ”اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔“ (پھر فرمایا) آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دینار سے، اپنے درہم سے، اپنے کپڑے سے، اپنی گندم کے ایک صاع سے، اپنی کھجور کے ایک صاع سے۔ حتیٰ کہ آپ نے فرمایا:۔ چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے، صدقہ کرے۔“ (جریر نے) کہا: تو انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی لایا، اس کی تھیلی اس (کو اٹھانے) سے عاجز آنے لگی تھی بلکہ عاجز آگئی تھی، کہا: پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے آنے لگے یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے، حتیٰ کہ میں نے

[۲۳۵۱] ۶۹- (۱۰۱۷) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ، عَنْ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ، قَالَ: فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النَّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ. عَامَتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، بَلَّ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا رَأَىٰ بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، فَصَلَّىٰ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ» [النساء: ۱] إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ. «إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا» وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَنْتَظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ» [الحشر: ۱۸] تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِينَارِهِ، مِّنْ دِرْهَمِهِ، مِّنْ ثَوْبِهِ، مِّنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِّنْ صَاعِ تَمْرِهِ - حَتَّىٰ قَالَ - وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفَّهُ تَعَجُّزُ عَنْهَا، بَلَّ قَدْ عَجَزَتْ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ، حَتَّىٰ رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِّنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ، حَتَّىٰ رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْهَلُ، كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ

رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا، وہ اس طرح دمک رہا تھا جیسے اس پر سونا چڑھا ہوا ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اس کے لیے اس کا (اپنا بھی) اجر ہے اور ان کے جیسا اجر بھی جنہوں نے اس کے بعد اس (طریقے) پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو، اور جس نے اسلام میں کسی برے طریقے کی ابتدا کی اس کا بوجھ اسی پر ہے اور ان کا بوجھ بھی، جنہوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے بوجھ میں کوئی کمی ہو۔“

مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. [انظر: ۶۸۰۰]

[2352] ابواسامہ اور معاذ غنیری دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے منذر بن جریر سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (حاضر) تھے..... (آگے) ابن جعفر کی حدیث کی طرح ہے اور ابن معاذ کی حدیث میں اضافہ ہے، کہا: پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر خطبہ دیا۔

[۲۳۵۲] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدَرَ النَّهَارِ، يَمْثِلُ حَدِيثَ ابْنِ جَعْفَرٍ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ.

[2353] عبدالملک بن عمیر نے منذر بن جریر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم درمیان میں سوراخ کر کے اون کے دھاری دار چھیتھرے گلے میں ڈالے آئی..... اور پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں ہے: آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ایک چھوٹے سے منبر پر تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے:“ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔“ آیت کے آخر تک۔

[۲۳۵۳] ۷۰- (....) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النَّمَارِ، وَسَافُوا الْحَدِيثَ بِقَصَّتِهِ، وَفِيهِ: فَصَّلَى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا

[2354] عبدالرحمن بن ہلال عسی نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بدوؤں میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے جسم پر اونی کپڑے تھے، آپ نے ان کی بد حالی دیکھی، وہ فاقہ زدہ تھے..... پھر ان (سابقہ راویان حدیث) کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[۲۳۵۴] ۷۱- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الصُّحَيْ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ، قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

باب: 21- صدقہ کرنے کے لیے اجرت پر بوجھ اٹھانا، تھوڑی سی چیز صدقہ کرنے والے کو کم تر سمجھنے کی شدید ممانعت

(المعجم ۲۱) - (بَابُ الْحَمْلِ بِأُجْرَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا، وَالنَّهْيُ الشَّدِيدُ عَنْ تَقْصِصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ) (التحفة ۲۲)

[2355] یحییٰ بن معین اور بشر بن خالد نے — لفظ بشر کے ہیں — حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر (غندر) نے خبر دی، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے سلیمان سے، انھوں نے ابو وائل سے اور انھوں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا، کہا: ہم بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔ کہا: ابو عقیل رضی اللہ عنہ نے آدھا صاع صدقہ کیا۔ ایک دوسرا انسان اس سے زیادہ کوئی چیز لایا تو منافقوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کے صدقے سے غنی ہے اور اس دوسرے نے محض دکھاوا کیا ہے، اس پر یہ آیت مبارکہ اتری: ”وہ لوگ جو صدقات کے معاملے میں دل کھول کر دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں اور ان پر بھی جو اپنی محنت (کی اجرت) کے سوا کچھ نہیں پاتے۔“ بشر نے الْمُطَوِّعِينَ (اور بعد کے) الفاظ نہیں کہے۔

[۲۳۵۵] ۷۲- (۱۰۱۸) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَمَرْنَا بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: كُنَّا نُحَامِلُ. قَالَ: فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، قَالَ: وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا، وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً، فَتَرَلَّتْ: ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ [التوبة: ۷۹].

وَلَمْ يَلْفِظْ بِشَرٍّ: بِالْمَطْوَعِينَ.

[2356] سعید بن ربیع اور ابو داؤد دونوں نے شعبہ سے

باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور سعید بن ربیع کی حدیث میں ہے، کہا: ہم اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔

[۲۳۵۶] (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ: قَالَ: كُنَّا نَحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا.

باب: 22- دودھ پینے کے لیے جانور دینے کی فضیلت

(المعجم ۲۲) - (بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ)
(التحفة ۲۳)

[2357] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے

(آپ ﷺ تک) پہنچاتے تھے: ”سن لو، کوئی آدمی کسی خاندان کو (ایسی دودھ دینے والی) اونٹنی دے جو صبح کو بڑا پیالہ بھر دودھ دے اور شام کو بھی بڑا پیالہ بھر دودھ دے تو یقیناً اس (اونٹنی) کا اجر بہت بڑا ہے۔“

[۲۳۵۷] ۷۳- (۱۰۱۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ: «أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتِ نَاقَةٍ تَغْدُو بِعُسٍّ، وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ، إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ».

[2358] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے

روایت کی کہ آپ نے (کچھ اشیاء سے) منع کیا، پھر چند خصلتوں کا ذکر کیا اور فرمایا: ”جس نے دودھ پینے کے لیے جانور دیا تو اس (اونٹنی، گائے وغیرہ) نے صدقے سے صبح کی اور صدقے سے شام کی، یعنی اپنے صبح کے دودھ سے اور اپنے شام کے دودھ سے۔“

[۲۳۵۸] ۷۴- (۱۰۲۰) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ: «مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِبَصْدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِبَصْدَقَةٍ، صَبَّوحَهَا وَغَبُوقَهَا».

باب: 23- خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال

(المعجم ۲۳) - (بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ)
(التحفة ۲۴)

[2359] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز

[۲۳۵۹] ۷۵- (۱۰۲۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو

النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

ابن جریج نے کہا: حسن بن مسلم سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ”خرچ کرنے والے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے جسم پر چھاتی سے لے کر ہنسی کی ہڈیوں تک دوپٹے یا دوزر ہیں ہوں۔ جب خرچ کرنے والا — اور دوسرے (راوی) نے کہا: جب صدقہ کرنے والا — خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس (کے جسم) پر کھل جاتی ہے یا رواں ہو جاتی ہے اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس (کے جسم) پر سکر جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ (کو مضبوطی سے) پکڑ لیتا ہے حتیٰ کہ اس (کی انگلیوں) کے پوروں کو ڈھانپ دیتا ہے اور اس کے نقشِ پا کو مٹا دیتا ہے۔“ کہا: تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے فرمایا: ”وہ (بخیل) اس کو کھولنا چاہتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں۔“

فائدہ: ”حتیٰ کہ“ سے اگلا جملہ اصل میں صدقہ کرنے والے کے بارے میں ہے۔ کسی راوی کے وہم سے بخیل کے ساتھ لگ گیا ہے۔ اگلی روایتوں سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

[2360] [۲۳۶۰] ۷۶- (...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْعَمَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَثْلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدْ اضْطُرَّتْ أُيْدِيهِمَا إِلَى تُدْيِهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْسَطَتْ عَنْهُ، حَتَّى تَغْشَى أُنَامِلَهُ وَتَغْفُو أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَكَانَهَا» قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بِأَصْبَعِهِ فِي جَيْبِهِ، «فَلَوْ

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ قَالَ عَمْرُو: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ، مِنْ لَدُنْ تُدْيِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ - وَقَالَ الْآخَرُ: فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ - أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَعَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ، فَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُتَفَقَّ، قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَوْضِعَهَا، حَتَّى تُجَنِّ بَنَانَهُ وَتَغْفُو أَثَرَهُ» قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَ: «يُوسِعُهَا وَلَا تَسْعُ».

اگرچہ اس میں بھی ”حتیٰ کہ“ سے اگلا جملہ اصل میں صدقہ کرنے والے کے بارے میں ہے۔ کسی راوی کے وہم سے بخیل کے ساتھ لگ گیا ہے۔ اگلی روایتوں سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی انگلی گریبان میں ڈال رہے تھے، کاش تم آپ ﷺ کو دیکھتے (ایسے لگتا تھا کہ) آپ اسے کشادہ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

[2361] عبد اللہ بن طاووس نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کی دوزر ہیں، صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (اس کی زرہ) اس پر کشادہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے نقش پا کو مٹانے لگتی ہے اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (زرہ) اس پر سکر جاتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی منلی کے ساتھ جکڑے جاتے ہیں اور ہر حلقہ ساتھ والے حلقے کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔“ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے کشادہ کرے لیکن نہیں کر سکتا۔“

[۲۳۶۱] ۷۷- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ، حَتَّى تُعْفِيَ أَثَرَهُ، وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ، وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ، وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا» قَالَ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فَيَجْهَدُ أَنْ يُوسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ».

باب: ۲۴- صدقہ کرنے والے کو اجر ملتا ہے
چاہے (اس کا) صدقہ کسی فاسق وغیرہ کے ہاتھ
لگ جائے

(المعجم ۲۴) - (بَابُ ثُبُوتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ،
وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِهِ)
(التحفة ۲۵)

[2362] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے کہا: میں آج رات ضرور کچھ صدقہ کروں گا تو وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک زانیہ کے ہاتھ میں دے دیا، صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ پر صدقہ کیا گیا، اس آدمی نے کہا: اے اللہ تیری حمد! زانیہ پر (صدقہ ہوا) میں ضرور صدقہ کروں گا، پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے ایک مال دار

[۲۳۶۲] ۷۸- (۱۰۲۲) وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تَصَدَّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، قَالَ: اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ،

کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے: ایک مال دار پر صدقہ کیا گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ تیری حمد! مال دار پر (صدقہ ہوا)۔ میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لوگ صبح کو باتیں کرنے لگے: چور پر صدقہ کیا گیا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ! سب حمد تیرے ہی لیے ہے، زانیہ پر، مال دار پر اور چور پر (صدقہ ہوا)۔ اس کو (خواب میں) کہا گیا: تمہارا صدقہ قبول ہو چکا، جہاں تک زانیہ کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس (صدقہ) کی وجہ سے زانیہ اپنے زنا سے پاک دامنی اختیار کر لے اور شاید مال دار عبرت پکڑے اور اللہ نے اسے جو دیا ہے (خود) اس میں سے صدقہ کرے اور شاید اس کی وجہ سے چور اپنی چوری سے باز آ جائے۔“

لَا تُصَدِّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيِّ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيِّ، لَا تُصَدِّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيِّ وَعَلَى سَارِقٍ، فَأَتَيْتُ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ، أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زَنَاهَا، وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَغْتَبِرُ فَيَنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ، وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ“.

باب: 25- امانت دار خزانچی اور بیوی کا اجر جب وہ بگاڑ بغیر اپنے خاوند کے گھر میں سے اس کی کھلی یا عرفی اجازت کے ساتھ صدقہ کرے

(المعجم ۲۵) - (بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ، وَالْمَرْأَةِ إِذَا تُصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، بِأَذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوْ الْعَرَفِيِّ) (التحفة ۲۶)

[2363] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”بے شک ایک مسلمان امانت دار خازن (خزانچی) جو دیے گئے حکم پر عمل کرتا ہے۔ (یا فرمایا: ادا کرتا ہے) اسے خوش دلی کے ساتھ پورے کا پورا (بلکہ) وافر، اس شخص کو ادا کر دیتا ہے جس کے بارے میں اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ (خازن بھی)۔ دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔“

[۲۳۶۳] ۷۹- (۱۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنْفَقُ - وَرَبَّمَا قَالَ: يُعْطَى مَا أُمِرَ بِهِ، فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مَوْفِرًا، طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ - أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ».

[2364] جریر نے منصور سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت اجاڑے بغیر اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے تو اسے خرچ کرنے کی وجہ سے اجر ملے گا اور اس کے خاوند کو اس کے کمانے کی وجہ سے اپنا اجر ملے گا اور خزانچی کے لیے بھی اسی طرح (اجر) ہے۔ یہ ایک دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرتے۔“

[2365] فضیل بن عیاض نے منصور سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے (”اپنے گھر کے کھانے میں سے“ کے بجائے) مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا (اپنے خاوند کے کھانے میں سے) کے الفاظ کہے۔

[2366] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت اجاڑے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہے تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس (خاوند) کے لیے بھی اس کے کمانے کی وجہ سے ویسا ہی اجر ہے اور اس عورت کے لیے اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے اور خزانچی کے لیے بھی اس جیسا (اجر) ہے، ان (سب لوگوں) کے اجر میں کچھ کمی کیے بغیر۔“

[2367] ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد اور ابو معاویہ نے اعمش سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[۲۳۶۴] ۸۰- (۱۰۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجَرَ بَعْضٍ شَيْئًا».

[۲۳۶۵] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا».

[۲۳۶۶] ۸۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلَهُ مِنْهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا».

[۲۳۶۷] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

(المعجم ۲۶) - (بَابُ مَا اتَّفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالٍ
مَوْلَاهُ) (التحفة ۲۷)

باب: 26- غلام نے اپنے آقا کے مال سے جو
خرچ کیا

[2368] محمد بن زید نے آبی اللحم (غفاری) رحمۃ اللہ علیہ کے
آزاد کردہ غلام عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں
غلام تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں اپنے
آقاؤں کے مال میں سے کچھ صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے
فرمایا: ”ہاں، اور اگر تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا برابر
برابر ہوگا۔“

[۲۳۶۸] ۸۲- (۱۰۲۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا
عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا
حَفْصٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى
أَبِي اللَّحْمِ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ: أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلَايَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ:
«نَعَمْ، وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ».

[2369] یزید بن ابی عبید نے کہا: میں نے آبی اللحم رحمۃ اللہ علیہ
کے آزاد کردہ غلام عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے
میرے آقا نے گوشت کھلے کر کے خشک کرنے کا حکم دیا،
میرے پاس ایک مسکین آگیا تو میں نے اس میں سے کچھ
اسے کھلا دیا۔ میرے آقا کو اس کا پتہ چل گیا تو انھوں نے
مجھے مارا۔ اس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اسے بلا کر پوچھا: ”تم نے
اسے کیوں مارا؟“ اس نے کہا: میرے حکم کے بغیر میرا کھانا
(دوسروں کو) دے دیتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم
دونوں کے درمیان ہوگا۔“ (تم دونوں کو ملے گا۔)

[۲۳۶۹] ۸۳- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى
أَبِي اللَّحْمِ قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدَدَ لَحْمًا،
فَجَاءَنِي مَسْكِينٌ فَاطْعَمْتُهُ مِنْهُ، فَعَلِمَ بِذَلِكَ
مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: «لِمَ ضَرَبْتَهُ؟»
قَالَ: يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ، فَقَالَ:
«الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا».

[2370] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ وہ احادیث
ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیان کی، پھر انھوں نے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے
یہ بھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت اپنے خاوند کی
موجودگی میں (نفل) روزہ نہ رکھے مگر جب اس کی اجازت ہو
اور اس کے گھر میں اس کی موجودگی میں (اپنے کسی محرم کو بھی)

[۲۳۷۰] ۸۴- (۱۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا.
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصُمْ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا
شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ

اس کی اجازت کے بغیر نہ آنے دے اور اس (عورت) نے اس کے حکم کے بغیر اس کی کمائی سے جو کچھ خرچ کیا تو یقیناً اس کا آدھا اجر اس (خاوند) کے لیے ہے۔“

إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقْتَ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ.

باب: 27- اس شخص کی فضیلت جس نے صدقے کے ساتھ دوسرے بھلائی کے کام بھی شامل کر دیے

(المعجم ۲۷)۔ (بَابُ فَضْلِ مَنْ صَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ أَنْوَاعِ الْبِرِّ) (التحفة ۲۸)

[2371] ۸۵- (۱۰۲۷) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الثَّجِيبِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

[2371] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبد الرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں دو چیزیں خرچ کیں اسے جنت میں آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہت اچھا ہے۔ (کیونکہ وہ دوسرے میں سے جانے کا حقدار بھی ہوگا) جو نماز پڑھنے والوں میں سے ہوگا، اسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا، اسے جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا، اسے صدقے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ داروں میں سے ہوگا، اسے باب ریان (سیرابی کے دروازے) سے پکارا جائے گا۔“ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کسی انسان کو ان تمام دروازوں سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی (خوش نصیب) ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اور مجھے امید ہے تم انھی میں سے ہو گے۔“

فائدہ: دو چیزوں کا صدقہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ دو بوریاں اناج دے، یوں بھی کہ الگ الگ جنسوں کی دو بوریاں دے، بھوکے کو روٹی اور سالن دے، ضرورت مند کو دو کپڑے دے، بیمار کو دوا اور غذا دے۔ یہ بھی کہ سامنے بھی صدقہ کرے اور چھپا کر بھی صدقہ کرے۔

[2372] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے یونس کی مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[۲۳۷۲] (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ يُؤْتَسَرُ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

[2373] ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کیا، اسے جنت کے پہرے دار بلائیں گے، دروازے کے تمام پہرے دار (کہیں گے): اے فلاں! آجاؤ۔“ اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے فرد کو کسی قسم (کے نقصان) کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ تم انھی میں سے ہو گے۔“

[۲۳۷۳] ۸۶- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَّفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةٍ بَابٍ: أَيْ فُلٍّ! هَلُمَّ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا رَجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

[2374] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟“ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟“ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ نے پوچھا: ”آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟“ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ آپ نے پوچھا: ”تو آج تم میں سے کسی بیمار کی تیمار داری کس نے کی؟“ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی انسان میں یہ نیکیاں جمع نہیں ہوتیں

[۲۳۷۴] ۸۷- (۱۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْقَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ عَادَ

مگر وہ یقیناً جنت میں داخل ہوتا ہے۔“

مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي أَمْرِي، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [انظر: ٦١٨٢]

باب: 28- خرچ کرنے کی ترغیب اور شمار کرنے پر ناپسندیدگی

(المعجم ٢٨) - (بَابُ الْحَتِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ، وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ) (التحفة ٢٩)

[2375] حفص بن غیاث نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے اور انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”(مال کو) خرچ کرو۔ یا ہر طرف پھیلاؤ یا (پانی کی طرح) بہاؤ۔ اور گونہیں ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔“

[٢٣٧٥] ٨٨- (١٠٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْفِقِي - أَوْ أَنْفِجِي أَوْ أَنْصَحِي، - وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ».

[2376] محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے عباد بن حمزہ اور فاطمہ بنت منذر سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مال کو) ہر طرف خرچ کرو۔ یا (پانی کی طرح) بہاؤ یا خرچ کرو۔ اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا اور سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم سے سنبھال کر رکھے گا۔“

[٢٣٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ حَمْزَةَ، وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْفِجِي - أَوْ أَنْصَحِي، أَوْ أَنْفِقِي - وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِي اللَّهُ عَلَيْكَ».

[2377] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ہشام نے عباد بن حمزہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا: ان (مذکورہ بالا راویوں) کی حدیث کے مانند۔

[٢٣٧٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَبَادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[2378] عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ رسول

[٢٣٧٨] ٨٩- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! جو کچھ زبیر مجھے دے اس کے سوا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں کہ جو وہ مجھے دے میں اس میں سے تھوڑا سا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی طاقت کے مطابق تھوڑا بھی خرچ کرو اور برتن میں سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے سنبھال کر رکھے گا۔“

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبْدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: «إَرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ، وَلَا تَوْعِي فَيَوْعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ».

باب: 29- صدقے کی ترغیب چاہے تھوڑا ہی ہو اور تھوڑے کو حقیر سمجھ کر صدقہ کرنے سے نہ روکو

(المعجم ۲۹) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ، وَلَا تَمْتَنِعْ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ) (التحفة ۳۰)

[2379] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے (تخفے کو) حقیر نہ سمجھے چاہے وہ بکری کا ایک کھر ہو۔“ (جو میرے بھیج دو۔)

[۲۳۷۹] ۹۰- (۱۰۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِعَارِزَتِهَا، وَلَوْ فَرَسَيْنِ شَاةً».

باب: 30- چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت

(المعجم ۳۰) - (بَابُ فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ) (التحفة ۳۱)

[2380] عبید اللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے خبیب بن عبد الرحمن نے حفص بن عاصم سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں سایہ مہیا کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: عدل کرنے والا، حکمران اور وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کے

[۲۳۸۰] ۹۱- (۱۰۳۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ

ساتھ پروان چڑھا اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے اور ایسے دو آدمی جنہوں نے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے اور ایسا آدمی جسے مرتبے اور حسن والی عورت نے (گناہ کی) دعوت دی تو اس (آدمی) نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ کیا حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ جو کچھ خرچ کر رہا ہے اسے دایاں نہیں جانتا اور وہ آدمی جس نے تہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔“

لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابَّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ.

[2381] امام مالک نے خیب بن عبد الرحمن سے، انہوں نے حفص بن عاصم سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... (آگے) جس طرح عبید اللہ کی حدیث ہے اور انہوں نے (ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے کے بجائے) کہا: رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ. ”وہ آدمی جب مسجد سے نکلتا ہے تو اسی کے ساتھ معلق رہتا ہے، یہاں تک کہ اس میں لوٹ آئے۔“

[۲۳۸۱] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ خُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَقَالَ: «رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ».

باب: 31۔ بہترین صدقہ تندرست اور مال کی خواہش رکھنے والے کا صدقہ ہے

(المعجم ۳۱) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ) (التحفة ۳۲)

[2382] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے، انہوں نے ابوزرعہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ (اجر میں) بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم (اس وقت) صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور مال کی خواہش رکھتے ہو، فقر سے

[۲۳۸۲] ۹۲- (۱۰۳۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَلْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ؟ فَقَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى،

ڈرتے ہو اور تو نگری کی امید رکھتے ہو اور اس قدر تاخیر نہ کرو کہ جب (تمہاری جان) حلق تک پہنچ جائے (پھر) تم کہو: اتنا فلاں کا ہے اور اتنا فلاں کا۔ اب تو وہ فلاں (وارث) کا ہو ہی چکا ہے۔“

[2383] ابن فضیل نے عمارہ سے اور انھوں نے ابو زرہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر میں بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، تمہارے باپ کا بھلا ہو، تمہیں اس بات سے آگاہ کیا جائے گا، وہ یہ کہ تم اس وقت صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور مال کی خواہش رکھتے ہو، فقر سے ڈرتے ہو اور لمبی زندگی کی امید رکھتے ہو اور (خود کو) اس قدر مہلت نہ دو کہ جب تمہاری جان حلق تک پہنچ جائے تو پھر (وصیت کرتے ہوئے) کہو: فلاں کا اتنا ہے اور فلاں کا اتنا ہے۔ وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔“

[2384] عبد الواحد نے کہا: ہم سے عمارہ بن قعقاع نے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، البتہ کہا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

باب: 32- اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے

[2385] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ منبر پر تھے اور صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے: ”اوپر والا ہاتھ نیچے والے

وَلَا تُمَهِّلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، أَلَا! وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ“.

[۲۳۸۳] ۹۳- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا؟ فَقَالَ: «أَمَّا وَأَيُّكَ لَتُبْنَانُهُ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْبَقَاءَ، وَلَا تُمَهِّلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ“.

[۲۳۸۴] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ.

(المعجم ۳۲) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ)
(التحفة ۳۳)

[۲۳۸۵] ۹۴- (۱۰۳۳) وَحَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔“

ﷺ قَالَ، وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ، وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَقُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا: الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى: السَّائِلَةُ».

[2386] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل صدقہ۔ یا سب سے اچھا صدقہ۔ وہ ہے جس کے پیچھے (دل کی) تو نگری ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینے کی) ابتدا اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو۔“

[۲۳۸۶] ۹۵- (۱۰۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ - أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ - عَنْ ظَهْرِ غَنَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ».

[2387] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے (دوبارہ) مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا، میں نے پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا، پھر فرمایا: ”یہ مال شاداب (آنکھوں کو لبھانے والا) اور شیریں ہے، جو تو اسے حرص و طمع کے بغیر لے گا، اس کے لیے اس میں برکت عطا کی جائے گی اور جو دل کے حرص سے لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جائے گی، وہ اس انسان کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

[۲۳۸۷] ۹۶- (۱۰۳۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى».

[2388] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے! بے شک تو (ضرورت سے) زائد مال خرچ کر دے، یہ تیرے لیے بہتر ہے اور تو اسے روک رکھے تو یہ تیرے لیے برا ہے اور گزر بسر جتنا رکھنے پر تمہیں

[۲۳۸۸] ۹۷- (۱۰۳۶) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ: سَمِعْتُ

کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور خرچ کا آغاز ان سے کرو جن کے (خرچ کے) تم ذمہ دار ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

أَبَا أَمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْ تَبْدُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تَلَامُ عَلَى كَفَافٍ. وَإِنْدَا بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى».

(المعجم ۳۳) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ)
(التحفة ۳۴)

باب: 33- سوال کرنے کی ممانعت

[2389] عبد اللہ بن عامر یخصمی نے کہا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: تم اس حدیث کے سوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں (بیان کی جاتی) تھی دوسری احادیث بیان کرنے سے بچو کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو (روایات کے سلسلے میں بھی) اللہ کا خوف دلایا کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اسے دین میں گہرا فہم عطا فرما دیتا ہے۔“ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ”میں تو بس خزانچی ہوں۔ جس کو میں خوش دلی سے دوں اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی، اور جس کو میں مانگنے پر اور (اس کے) حرص کے سبب سے دوں اس کی حالت اس انسان جیسی ہوگی جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔“

[۲۳۸۹] ۹۸- (۱۰۳۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ، إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنْ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ». وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ». [انظر: ۲۳۹۲، ۴۹۵۵]

[2390] محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے وہب بن منبہ سے، انھوں نے اپنے بھائی ہمام سے اور انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مانگنے میں اصرار نہ کرو، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی شخص مجھ سے کچھ مانگے، میں اسے ناپسند کرتا

[۲۳۹۰] ۹۹- (۱۰۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ! لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتَهُ مِنِّي شَيْئًا، وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ،

ہوں، پھر بھی اس کا سوال مجھ سے کچھ نکلوالے تو جو میں اس کو
دوں اس میں برکت ہو۔“

[2391] ابن ابی عمر کی نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو بن
دینار سے حدیث سنائی، کہا: مجھے وہب بن منبہ نے۔ جب
میں صنعاء میں ان کے پاس ان کے گھر گیا اور انھوں نے
مجھے اپنے گھر کے درخت سے اخروٹ کھلائے۔ اپنے بھائی
سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: میں نے معاویہ بن ابی
سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
آپ فرما رہے تھے..... (آگے) اسی (پچھلی) حدیث کے
مطابق بیان کیا۔

[2392] حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا: میں نے
حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ خطبہ دیتے
ہوئے کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ
فرما رہے تھے: ”اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے
اسے دین کا گہرا فہم عطا فرما دیتا ہے اور میں تو بس تقسیم کرنے
والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔“

[۲۳۹۱] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ
الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مُنْبِهٍ - وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي
دَارِهِ بِصَنْعَاءَ، فَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ -
عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ
يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، فَذَكَرَ
مِثْلَهُ.

[۲۳۹۲] ۱۰۰- (۱۰۳۷) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ
ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ
أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ خَطِيبٌ يَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا
يُقَفِّهِ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ».

[راجع: ۲۳۸۹]

باب: 34- ایسا مسکین جسے نہ تو نگری حاصل ہے
نہ اس کا پتہ چلتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے

(المعجم ۳۴) - (بَابُ الْمُسْكِينِ الَّذِي لَا يَجِدُ
غْنَى، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ)
(التحفة ۳۵)

[2393] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اصل) مسکین، یہ گھومنے والا
نہیں جو لوگوں کے پاس چکر لگاتا ہے، پھر ایک دو لقمے یا ایک
دو کھجوریں اسے واپس لوٹا دیتی ہیں۔“ (صحابہ کرام نے)

[۲۳۹۳] ۱۰۱- (۱۰۳۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْجَرَّامِيَّ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِهَذَا

پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو اتنی تو گمري نہیں پاتا جو اسے (سوال سے) مستغنی کر دے، نہ ہی اس (کے ضرورت مند ہونے) کا پتہ چلتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں سے کوئی چیز مانگتا ہے۔“

[2394] اسماعیل نے جو ابن جعفر (بن ابی کثیر) ہیں، کہا: مجھے شریک نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عطاء بن یسار سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اصل) مسکین وہ نہیں جسے ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیتے ہیں، اصل مسکین سوال سے بچنے والا ہے، چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”وہ لوگوں سے چمٹ کر (اصرار سے) نہیں مانگتے۔“

[2395] محمد بن جعفر (بن ابی کثیر) نے کہا: مجھے شریک نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء بن یسار اور عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آگے محمد کے بھائی) اسماعیل کی روایت کے مانند ہے۔

باب: 35- لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے

[2396] عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے معمر سے، انھوں نے (امام زہری کے بھائی) عبد اللہ بن مسلم سے، انھوں نے حمزہ بن عبد اللہ (بن عمر) سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کے ساتھ سوال چٹا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملے گا

الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ، فَتَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، قَالُوا: فَمَا الْمُسْكِينُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطِنُ لَهُ، فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا».

[۲۳۹۴] ۱۰۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الْمَتَعَفُّ، إِفْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾» [البقرة: ۲۷۳].

[۲۳۹۵] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ.

(المعجم ۳۵) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ)
(التحفة ۳۶)

[۲۳۹۶] ۱۰۳- (۱۰۴۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ - أَخِي الزُّهْرِيِّ -، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ

حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ، وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُرْعَةٌ لَحْمٍ. تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

[۲۳۹۷] (...) وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ «مُرْعَةً».

[۲۳۹۸] ۱۰۴- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ، حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُرْعَةٌ لَحْمٍ».

[۲۳۹۹] ۱۰۵- (۱۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَفْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا، فَلِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ».

[۲۴۰۰] ۱۰۶- (۱۰۴۲) حَدَّثَنِي هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانَ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَخْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ، فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ».

کی (ابتدا ان سے کروجن کی تم کفالت کرتے ہو۔“

[2397] اسماعیل بن ابراہیم نے معمر سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی اور اس میں (گوشت کے) ٹکڑے کے الفاظ نہیں ہیں۔

[2398] عبید اللہ بن ابی جعفر نے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ انھوں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے (مانگتا اس کی عادت بن جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔“

[2399] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے ان کا مال مانگتا ہے وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے، کم (اکٹھے) کر لے یا زیادہ کر لے۔“

[2400] بیان بن ابی بشر نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کوئی شخص صبح کو نکلے، اپنی پشت پر لکڑیاں اکٹھی کر لائے اور اس سے صدقہ کرے اور لوگوں (کے عطیوں) سے بے نیاز ہو جائے، وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے مانگے، وہ (چاہے تو) اسے دے یا (چاہے تو) محروم رکھے، بلاشبہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے اور (خرچ کرنے کی) ابتدا ان سے کروجن کی تم کفالت کرتے ہو۔“

[2401] اسماعیل نے کہا: مجھے قیس بن ابی حازم نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! تم میں سے ایک صبح کو نکلے، اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لائے اور انھیں بیچے.....“ پھر بیان کی حدیث کے مانند حدیث سنائی۔

[2402] حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایندھن کا گٹھا باندھے اور اسے اپنی پیٹھ پر لادے اور بیچ دے، اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے، (چاہے) وہ اسے دے یا نہ دے۔“

[2403] ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے ایک پیارے امانتدار (شخص) نے حدیث بیان کی۔ وہ ایسا ہے کہ مجھے پیارا بھی ہے اور وہ ایسا ہے کہ میرے نزدیک امانت دار بھی ہے۔ یعنی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ..... انھوں نے کہا: ہم نو، آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے (حاضر) تھے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟“ اور ہم نے ابھی نئی بیعت کی تھی۔ تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: ”تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟“ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: ”کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟“ تو ہم نے اپنے ہاتھ بڑھا دیے اور عرض کی: اے اللہ کے

[۲۴۰۱] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللَّهِ! لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطَبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانٍ.

[۲۴۰۲] [۲۴۰۲] ۱۰۷- (....) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ، فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا، يُعْطِيهِ أَوْ يَمْنَعَهُ».

[۲۴۰۳] [۲۴۰۳] ۱۰۸- (۱۰۴۳) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ - قَالَ سَلَمَةُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا - مَرْوَانُ، وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ - أَمَّا هُوَ: فَحَبِيبٌ إِلَيَّ، وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي: فَأَمِينٌ - عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، تِسْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، فَقَالَ: «أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ -؟» وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ -

رسول! ہم (ایک بار) آپ سے بیعت کر چکے ہیں، اب کس بات پر آپ سے بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور پانچ نمازوں پر، اور اس بات پر کہ اطاعت کرو گے۔ اور ایک جملہ آہستہ سے فرمایا۔ اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو گے۔“ اس کے بعد میں نے ان میں سے بعض افراد کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تو کسی سے نہ کہتا کہ اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دے دے۔

﴿۹﴾ - فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ثُمَّ قَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ -؟» قَالَ: فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَعَلَامَةُ بُيَايَعُكَ؟ قَالَ: «عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلَاةِ الْخَمْسَ، وَتُطِيعُوا اللَّهَ - وَأَسْرَ كَلِمَةً خَفِيَّةً - وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا» فَلَقَدْ رَأَيْتُ، كَانَ بَعْضُ أَوْلِيكَ الْبَقَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ، فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ.

باب: 36- مانگنا کس کے لیے جائز ہے

(المعجم ۳۶) - (بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ)
(التحفة ۳۷)

[2404] حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے (لوگوں کے معاملات میں اصلاح کے لیے) ادائیگی کی ایک ذمہ داری قبول کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ سے اس کے لیے کچھ مانگوں تو آپ نے فرمایا: ”ٹھہر جی! کہ ہمارے پاس صدقہ آجائے تو ہم وہ تمھیں دے دینے کا حکم دیں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”اے قبیصہ! تین قسم کے افراد میں سے کسی ایک کے سوا اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں: ایک وہ آدمی جس نے کسی بڑی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کر لی، اس کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کو حاصل کر لے، اس کے بعد (سوال سے) رک جائے، دوسرا وہ آدمی جس پر کوئی آفت آپڑی ہو جس نے اس کا مال تباہ کر دیا ہو، اس کے لیے سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زندگی کی گزران درست کر لے۔ یا فرمایا: زندگی کی بقا کا سامان کر لے۔ اور تیسرا وہ آدمی جو فاقے کا شکار

[۲۴۰۴] ۱۰۹- (۱۰۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هُرُونَ بْنِ رِيَابٍ: حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهَلَالِيِّ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: «أَفَمَ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَتَأْمُرَ لَكَ بِهَا». قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «يَا قَبِيصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ تَحْمَلُ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاَحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ -، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةً مِّنْ ذَوِي الْحِجَا مِّنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

ہو گیا یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند افراد کھڑے ہو جائیں (اور کہہ دیں) کہ فلاں آدمی فاقدِ زدہ ہو گیا ہے تو اس کے لیے بھی مانگنا حلال ہو گیا یہاں تک کہ وہ درست گزراں حاصل کر لے۔ یا فرمایا: زندگی باقی رکھنے جتنا حاصل کر لے۔ اے قبیصہ! ان صورتوں کے سوا سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔“

حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ - فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيسَةَ! سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا.

باب: 37- اگر مانگنے اور طمع کے بغیر ملے تو لینا جائز ہے

(المعجم ۳۷) - (بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَلَا تَطْلُعِ) (التحفة ۳۸)

[2405] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اور انھوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی مجھے عنایت فرماتے تھے تو میں عرض کرتا: کسی ایسے آدمی کو عنایت فرما دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے بہت سارا مال عطا کر دیا تو میں نے عرض کی: کسی ایسے فرد کو عطا کر دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ محتاج ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لے لو اور ایسا جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ نہ تو تم اس کے خواہش مند ہو اور نہ ہی مانگنے والے ہو تو اس کو لے لو اور جو مال اس طرح نہ ملے اس کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔“

[۲۴۰۵] ۱۱۰- (۱۰۴۵) وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَّالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْهُ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُسْغِمْ نَفْسَكَ».

[2406] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیتے تو عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے: اے اللہ کے رسول! یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند شخص کو دے دیجیے۔ تو رسول

[۲۴۰۶] ۱۱۱- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ، فَيَقُولُ لَهُ

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو لے لو اور اپنا مال بنا لو یا اسے صدقہ کر دو اور اس مال میں سے جو تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم نہ اس کے خواہش مند ہو نہ مانگنے والے تو اس کو لے لو اور جو (مال) اس طرح نہ ملے تو اس کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔“

سالم نے کہا: اسی وجہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انھیں پیش کی جاتی تھی اس کو رد نہیں کرتے تھے۔

[2407] سائب بن یزید نے عبد اللہ بن سعدی سے، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (اسی کے مانند) حدیث بیان کی۔

[2408] لیث نے بکیر سے، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے ابن ساعدی مالکی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقے (کی وصولی) کے لیے عامل مقرر کیا، جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور انھیں (وصول کردہ) مال لا کر ادا کر دیا، تو انھوں نے مجھے کام کی اجرت دینے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی: میں نے تو یہ کام محض اللہ کی (رضا کی) خاطر کیا ہے اور میرا اجر اللہ نے دینا ہے۔ تو انھوں نے کہا: جو تمہیں دیا جائے اسے لے لو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کام کیا تھا، آپ نے مجھے میرے کام کی مزدوری دی تو میں نے بھی تمہاری جیسی بات کہی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہیں تمہارے مانگے بغیر کوئی چیز دی جائے تو کھاؤ اور صدقہ کرو۔“

[2409] عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے ابن ساعدی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

عُمَرُ: أَعْطَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْهُ فْتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ».

قَالَ سَالِمٌ: فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَ.

[۲۴۰۷] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ عُمَرُ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[۲۴۰۸] [۲۴۰۸] ۱۱۲- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْهَا وَأَدَيْتُهَا إِلَيْهِ، أَمَرَ لِي بِعَمَلَةٍ، فَقُلْتُ: إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ: خُذْ مَا أُعْطِيتَ، فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَلَنِي، فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ، وَتَصَدَّقْ».

[۲۴۰۹] (....) وَحَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ

صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا..... (آگے) لیٹ کی حدیث کی طرح (روایت بیان کی۔)

سَعِيدٌ، عَنْ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

باب: 38- دنیا کی حرص مکروہ ہے

(المعجم ۳۸) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا) (التحفة ۳۹)

[2410] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کیا، آپ نے فرمایا: ”بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: زندگی کی محبت اور مال کی۔“

[۲۴۱۰] ۱۱۳- (۱۰۴۶) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْتُلِغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ»

[2411] سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے کا دل بھی جوان رہتا ہے: زندگی لمبی ہونے اور مال کی محبت میں۔“

[۲۴۱۱] ۱۱۴- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَزْمَلَهُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُولِ الْحَيَاةِ، وَحُبِّ الْمَالِ».

[2412] ابو عوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: دولت کی حرص اور عمر کی حرص۔“

[۲۴۱۲] ۱۱۵- (۱۰۴۷) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ».

[2413] معاذ بن ہشام کے والد ہشام نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[۲۴۱۳] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ

ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّنَّبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

نے فرمایا..... (آگے) اسی طرح ہے۔

[2414] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی..... (آگے) اسی طرح ہے۔

[۲۴۱۴] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

باب: 39- اگر ابن آدم کے پاس (مال کی بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو بھی وہ تیسری وادی حاصل کرنا چاہے گا

(المعجم ۳۹) - (بَاب: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَا يَتَغَيُّ ثَالِثًا) (التحفة ۴۰)

[2415] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی (بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری حاصل کرنا چاہے گا، آدمی کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ اسی کی طرف توجہ فرماتا ہے جو (اس کی طرف) توجہ کرتا ہے۔“

[۲۴۱۵] ۱۱۶- (۱۰۴۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَغَيُّ وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الثَّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

[2416] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرما رہے تھے۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ الفاظ آپ پر نازل ہوئے تھے یا آپ (خود ہی) فرما رہے تھے۔ (آگے) ابوعوانہ کی حدیث کے مانند ہے۔

[۲۴۱۶] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: - فَلَا أَذْرِي أَشْيَاءَ أَنْزَلَ اللَّهُ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ، - بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[2417] ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”اگر ابن آدم کے پاس سونے کی (بھری ہوئی) ایک

[۲۴۱۷] ۱۱۷- (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس ایک اور وادی بھی ہو، اس کا منہ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھرتی، اللہ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے جو اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔“

[2418] مجھے زہیر بن حرب اور ہارون بن عبد اللہ نے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال سے بھری ہوئی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس اس جیسی ایک اور وادی بھی ہو، آدمی کے دل کو مٹی کے سوا کچھ اور نہیں بھر سکتا اور اللہ اس پر توجہ فرماتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں۔

اور زہیر کی روایت میں ہے، انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں یہ بات قرآن میں سے ہے (یا نہیں)۔ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[2419] ابو حرب بن ابی اسود کے والد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے قاریوں کی طرف (انھیں بلانے کے لیے قاصد) بھیجا تو ان کے ہاں تین سو آدمی آئے جو قرآن پڑھ چکے تھے۔ تو انھوں (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم اہل بصرہ کے بہترین لوگ اور ان کے قاری ہو، اس کی تلاوت کرتے رہا کرو، تم پر لمبی مدت (کا وقفہ) نہ گزرے کہ تمھارے دل سخت ہو جائیں جس طرح ان کے دل سخت ہو گئے تھے جو تم سے پہلے تھے، ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جسے ہم لمبائی اور (ڈرانے کی) شدت میں (سورۃ براءۃ سے تشبیہ دیا کرتے تو وہ مجھے بھلا دی

ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ لَهُ وَادِيًا آخَرَ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ».

[۲۴۱۸] ۱۱۸- (۱۰۴۹) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلءَ وَادٍ مَّالًا، لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ، وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ».

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَذْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا.

وَفِي رِوَايَةٍ زُهَيْرٍ قَالَ: فَلَا أَذْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ. لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

[۲۴۱۹] ۱۱۹- (۱۰۵۰) حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بُعِثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِلَى قُرَاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُمِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَأُوا الْقُرْآنَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَأَوْهُمْ، فَاتْلُوهُ، وَلَا يَطْوِلَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ، كُنَّا نُسَبِّحُهَا فِي الطُّوْلِ وَالشَّدَةِ بِسُورَةِ بَرَاءَةٍ، فَأَنْسَبْتُهَا، غَيْرَ أَنِّي قَدْ

گئی اس کے سوا کہ اس کا یہ ٹکڑا مجھے یاد رہ گیا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کا متلاشی ہوگا اور ابن آدم کا پیٹ تو مٹی کے سوا کوئی شے نہیں بھرتی۔ ہم ایک اور سورت پڑھا کرتے تھے جس کو ہم تسبیح والی سورتوں میں سے ایک سورت سے تشبیہ دیا کرتے تھے، وہ بھی مجھے بھلا دی گئی، ہاں اس میں سے مجھے یہ یاد ہے: ”اے ایمان والو! وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔“ وہ بطور شہادت تمہاری گردنوں میں لکھ دی جائے گی اور قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

حَفِظْتُ مِنْهَا : لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَا يَتَّغَى وَادِيَا ثَالِثًا ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ، وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُسَبِّحُهَا بِأَحَدِي الْمُسَبِّحَاتِ فَأَنْسَيْتُهَا ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ . فَتُكْتَبُ شَهَادَةٌ فِي أَعْنَاقِكُمْ ، فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

باب: 40- قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب

(المعجم ۴۰) - (بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا) (التحفة ۴۱)

[2420] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غنا مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ حقیقی غنا دل کی بے نیازی ہے۔“

[۲۴۲۰] ۱۲۰- (۱۰۵۱) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ» .

باب: 41- دنیا کی زینت اور اس کی وسعت پر فریب نفس میں مبتلا نہ ہونے کی تلقین

(المعجم ۴۱) - (بَابُ التَّحْذِيرِ مِنَ الْإِغْتِرَارِ بِزِينَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا) (التحفة ۴۲)

[2421] عیاض بن عبد اللہ بن سعد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”نہیں، اللہ کی قسم! لوگو! مجھے تمہارے بارے کسی چیز کا ڈر نہیں سوائے دنیا کی اس زینت کے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ظاہر کرے گا۔“ ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ گھڑی بھر خاموش

[۲۴۲۱] ۱۲۱- (۱۰۵۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ ، ح : وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : «لَا وَاللَّهِ ! مَا أَحْسَى

رہے، پھر فرمایا: ”تم نے کس طرح کہا؟“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عرض کی تھی: کیا خیر، شر کو لائے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ”خیر، خیر ہی کو لاتی ہے لیکن کیا وہ (دنیا کی زیب و زینت فی ذاتہ) خیر ہے؟ وہ سب کچھ جو بہار لگاتی ہے، (جانور کو) اُچھارے سے مار ڈالتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے۔ ایسے سبزہ کھانے والے جانور کے سوا، جس نے کھایا اور جب اس کی کوکھیں بھر گئیں (وہ سیر ہو گیا) تو (مزید کھانے کے بجائے) اس نے سورج کا رخ کر لیا اور پیٹھ کرگو برپا پیشاب کیا، پھر جگالی کی اور دوبارہ کھایا تو (اسی طرح) جو انسان اس (مال) کے حق کے مطابق مال لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جو انسان اس کے حق کے بغیر مال لیتا ہے، وہ اس کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

[2422] زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تمھارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر دنیا کی اس شادابی اور زینت سے ہے جو اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ظاہر کرے گا۔“ صحابہ نے عرض کی: دنیا کی شادابی اور زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”زمین کی برکات۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، وہ سب کچھ جو بہار لگاتی ہے وہ (زیادہ کھانے کی وجہ سے ہونے والی بدہضمی کا سبب بن کر) مار دیتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے سوائے اس چارہ کھانے والے جانور کے جو کھاتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی دونوں کوکھیں پھول جاتی ہیں (وہ سیر ہو جاتا ہے) تو وہ (مزید کھانا چھوڑ کر) سورج کی طرف منہ

عَلَيْكُمْ أَتَيْهَا النَّاسُ! إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَّتِي الْخَيْرِ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَّتِي الْخَيْرِ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ، أَوْ خَيْرٌ هُوَ، إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِيمُ، إِلَّا آكَلَةَ الْخَضِرِ، أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ حَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، ثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ، ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلَتْ، فَمَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِحَقِّهِ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

[۲۴۲۲] ۱۲۲- (...). حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا» قَالُوا: وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بَرَكَاتُ الْأَرْضِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ قَالَ: «لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ. إِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِيمُ، إِلَّا آكَلَةَ الْخَضِرِ، فَإِنَّهَا تَأْكُلُ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ حَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلُوءٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ

کر لیتا ہے، پھر جگالی کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے، گو بر کرتا ہے، پھر لوٹتا ہے اور کھاتا ہے، بلاشبہ یہ مال شاداب اور شیریں ہے۔ جس نے اسے اس کے حق کے مطابق لیا اور حق (کے مصرف) ہی میں خرچ کیا تو وہ (مال) بہت ہی معاون و مددگار ہوگا اور جس نے اسے حق کے بغیر لیا وہ اس انسان کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

[2423] ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں جس چیز کا خوف ہے وہ دنیا کی شادابی اور زینت ہے جس کے دروازے تم پر کھول دیے جائیں گے۔“ تو ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ اس کے جواب میں (کچھ دیر) خاموش رہے، اس سے کہا گیا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرتے ہو (جبکہ) وہ تم سے بات نہیں کر رہے؟ کہا: اور ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اتاری جا رہی ہے، پھر آپ پسینہ پونچھتے ہوئے اپنے معمول کی حالت میں آگئے اور فرمایا: ”یہ سائل کہاں سے آیا؟“۔ گویا آپ نے اس کی تحسین فرمائی۔ پھر فرمایا: ”واقعہ یہ ہے کہ خیر، شر کو نہیں لاتی اور بلاشبہ موسم بہار جو آگاتا ہے وہ (اپنی وفرت، شادابی اور مرغوبیت کی بنا پر) مار دیتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے سوائے سبزہ کھانے والے اس حیوان کے جس نے کھایا یہاں تک کہ جب اس کی کوکھیں بھر گئیں تو اس نے سورج کی آنکھ کی طرف منہ کر لیا (اور آرام سے بیٹھ کر کھایا ہوا ہضم کیا)، پھر لید کی، پیشاب کیا، اس کے بعد (پھر سے) گھاس کھائی۔ یقیناً یہ مال شاداب اور شیریں ہے اور یہ اس

بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعِمَّ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ“.

[۲۴۲۳] ۱۲۳- (...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي، مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: أَوْ يَأْتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ قَالَ: وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحْضَاءُ، وَقَالَ: «أَتُنِي هَذَا السَّائِلُ» - وَكَأَنَّهُ حَمْدُهُ - فَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ، وَإِنْ مِمَّا يُنْبِئُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِيْمُ، إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ، فَإِنَّهَا أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ، وَنِعِمَّ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْهُ الْمُسْكِينِ وَالْيَتِيمِ وَابْنِ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ

مسلمان کا بہترین ساتھی ہے، جس نے اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا۔ یا جو الفاظ رسول اللہ ﷺ نے فرمائے اور حقیقت یہ ہے جو اسے اس کے حق کے بغیر لیتا ہے، وہ اس آدمی کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور قیامت کے دن وہ (مال) اس کے خلاف گواہ ہوگا۔“

كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب: 42- سوال سے احتراز، صبر اور قناعت کی فضیلت اور ان کی ترغیب

(المعجم ۴۲) - (بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَمْدِ عَلَى كُلِّ ذَلِكَ) (التحفة ۴۳)

[2424] امام مالک بن انس نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیشی سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا۔ آپ نے ان کو دے دیا، انھوں نے پھر مانگا، آپ نے دے دیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس جو بھی مال ہوگا میں اسے ہرگز تم سے (بچا کر) ذخیرہ نہ کروں گا (مھی میں بانٹ دوں گا)، جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو استغنا (بے نیازی) اختیار کرے گا اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا اور جو صبر کرے گا (سوال سے باز رہے گا) اللہ تعالیٰ اس کو صبر (کی قوت) عنایت فرمائے گا اور کسی کو ایسا کوئی عطیہ نہیں دیا گیا جو صبر سے بہتر اور وسیع تر ہو۔“

[2425] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[۲۴۲۴] ۱۲۴- (۱۰۵۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى إِذَا نَفَدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ: «مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَصْبِرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ».

[۲۴۲۵] (...). حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

باب: 43- گزر بسر کے بقدر رزق اور قناعت

(المعجم ۴۳) - (بَابُ فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ) (التحفة ۴۴)

[2426] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو دیا اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔“

[۲۴۲۶] ۱۲۵- (۱۰۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرَزَقَ كِفَافًا، وَفَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ».

[2427] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا (دعا فرمائی): ”اے اللہ! آل محمد ﷺ کی روزی کم سے کم کھانے جتنی کر دے۔“

[۲۴۲۷] ۱۲۶- (۱۰۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا». [انظر: ۷۴۴۰]

باب: 44- جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہو اور جن کا ایمان نہ دینے کی بنا پر ضائع ہونے کا خطرہ ہو، ان کو دینا، جہالت کی بنا پر مذموم طریقے سے مانگنے والے کو برداشت کرنا، اور خوارج اور ان کے بارے میں احکام شریعت

(المعجم ۴۴) - (بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُخَافُ عَلَى إِيْمَانِهِ إِنْ لَمْ يُعْطَ، وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَاءٍ لَجَهْلِهِ، وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَأَحْكَامِهِمْ) (التحفة ۴۵)

[2428] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول

اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم کیا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ان کے علاوہ (جنہیں آپ نے عطا فرمایا) دوسرے لوگ اس کے زیادہ حقدار تھے۔ آپ نے فرمایا: ”انہوں نے مجھے ایک چیز اختیار کرنے پر مجبور کر دیا کہ

[۲۴۲۸] ۱۲۷- (۱۰۵۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ: الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ

یا تو یہ مذموم طریقے (بے جا اصرار) سے سوال کریں یا مجھے
بخیل بنادیں۔ تو میں بخیل بننے والا نہیں ہوں۔“

ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَسَمًا، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَعَنَ هَؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ، قَالَ: «إِنَّهُمْ خَيْرُونِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ، أَوْ يُبْخَلُونِي، فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ».

[2429] امام مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ (کے کندھوں) پر خاصے دوٹے کنارے کی ایک نجرانی چادر تھی، اتنے میں ایک بدوی آپ کے پاس آگیا اور آپ کی چادر سے (پکڑ کر) آپ کو زور سے کھینچا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن کی ایک جانب کی طرف نظر کی جس پر اس کے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے نے گہرا نشان ڈال دیا تھا، پھر اس نے کہا: اے محمد ﷺ! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم دیں تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، ہنس پڑے اور اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

[۲۴۲۹] ۱۲۸- (۱۰۵۷) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا؛ ح: وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِي غَلِيطُ الْحَاشِيَةِ، فَأَذْرَكَ أَغْرَابِي، فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً، نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَفَدَّ أَثَرْتُ بِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ، مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

[2430] ہمام، عکرمہ بن عمار اور اوزاعی سب نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

[۲۴۳۰] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

عکرمہ بن عمار کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: پھر اس نے آپ کو زور سے اپنی طرف کھینچا تو رسول اللہ ﷺ اس بدوی کے سینے سے جا ٹکرائے۔

اور ہمام کی حدیث میں ہے: اس نے آپ کے ساتھ کھینچا تانی شروع کر دی یہاں تک کہ چادر پھٹ گئی اور یہاں تک کہ اس کا کنارہ رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک میں رہ گیا۔

[2431] لیث نے (عبداللہ) ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز نہ دی تو مخرمہ نے کہا: میرے بیٹے! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ، تو میں ان کے ساتھ گیا، انھوں نے کہا: اندر جاؤ اور میری خاطر آپ کو بلالاد۔ میں نے ان کی خاطر آپ کو بلایا تو آپ اس طرح اس کی طرف آئے کہ آپ (کے کندھے) پر ان (قبائوں) میں سے ایک قباء تھی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ میں نے تمہارے لیے چھپا کر رکھی تھی۔“ آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: ”مخرمہ راضی ہو گیا۔“

[2432] ابوب سختیانی نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس قبائیں آئیں تو مجھے میرے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے آپ کے پاس لے چلو، امید ہے آپ ہمیں بھی ان میں سے (کوئی قباء) عنایت فرمائیں گے۔ میرے والد نے دروازے پر کھڑے ہو کر گفتگو کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی۔ آپ باہر نکلے تو قباء آپ کے ساتھ تھی اور آپ ﷺ انھیں اس کی خوبیاں دکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”میں نے یہ تمہارے لیے چھپا کر رکھی تھی، میں نے یہ تمہارے لیے چھپا کر رکھی تھی۔“

وَفِي حَدِيثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ، قَالَ: ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبَذَةً رَّجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ.

وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: فَجَاذَبَهُ حَتَّى انشَقَّ الْبُرْدُ، وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2431] (١٠٥٨) - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبِيَةَ وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا نَبِيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ: ادْخُلْ فَأَدْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْتُ هَذَا لَكَ»، قَالَ: فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «رَضِيَ مَخْرَمَةُ».

[2432] (١٣٠) - حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَلْبَاسٍ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةَ، فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِينَا مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ: فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمْتُ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ، وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، خَبَأْتُ هَذَا لَكَ».

(المعجم ۴۵) - (بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ يُخَافُ عَلَى
إِيْمَانِهِ) (التحفة ۴۶)

باب: 45- جن کے ایمان کے بارے میں
اندیشہ ہوا ان کو دینا

[2433] حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید نے کہا: ہمیں
یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث سنائی، کہا: میرے
والد نے ہمیں صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن
شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے
اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے
کچھ لوگوں کو مال دیا جبکہ میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول
اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا، اس کو نہ دیا۔
وہ میرے لیے ان سب کی نسبت زیادہ پسندیدہ تھا۔ میں اٹھ
کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور رازداری کے ساتھ آپ
سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے آپ فلاں سے
اعراض فرما رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یا مسلمان۔“ میں کچھ دیر کے لیے
چپ رہا، پھر جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا وہ بات مجھ
پر غالب آگئی اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا
وجہ ہے کہ آپ فلاں کو نہیں دے رہے؟ اللہ کی قسم! میں اسے
مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یا مسلمان۔“ اس کے
بعد میں تھوڑی دیر چپ رہا، پھر جو میں اس کے بارے میں
جانتا تھا وہ بات مجھ پر غالب آگئی، میں نے پھر عرض کی:
فلاں سے آپ کے اعراض کا سبب کیا ہے، اللہ کی قسم! میں تو
اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یا مسلمان۔“ (پھر)
آپ نے فرمایا: ”میں ایک آدمی کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے
اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، اس ڈر سے (دیتا ہوں) کہ وہ
اوندھے منہ آگ میں نہ ڈال دیا جائے۔“

[۲۴۳۳] ۱۳۱- (۱۵۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي
عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ: أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا،
قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا
أَعْلَمُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَكَ عَنْ
فُلَانٍ؟ فَوَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ
مُسْلِمًا» فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ،
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللَّهِ!
إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» قَالَ: «إِنِّي
لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشِيَّةٌ
أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

اور حلوانی کی حدیث میں (رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ”یا مسلمان“ کا تکرار دوبارہ ہے) تین بار نہیں۔)

[راجع: ۳۷۸]

[2434] سفیان ثوری، ابن شہاب (زہری) کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ بن شہاب) اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

وَفِي حَدِيثِ الْحُلَوَانِيِّ تَكَرَّرَ الْقَوْلُ مَرَّتَيْنِ .
[۲۴۳۴] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْيَى ابْنُ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[2435] محمد بن سعد یہ حدیث بیان کرتے ہیں، یعنی زہری کی مذکورہ بالا حدیث، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: ”جنگ کر رہے ہو؟ اے سعد! میں ایک شخص کو دیتا ہوں.....“ (آگے اسی طرح ہے جس طرح پہلی روایت میں ہے۔)

[۲۴۳۵] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هَذَا. يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا. فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَفِّي، ثُمَّ قَالَ: «أَفْتَالَا؟ أَيْ سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ».

باب: 46- انھیں دینا جن کی اسلام پر تالیف قلب مقصود ہو اور اس شخص کا صبر سے کام لینا جس کا ایمان مضبوط ہے

(المعجم ۶) - (بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصْبُرُ مَنْ قَوِيَ إِيمَانُهُ) (التحفة ۴۷)

[2436] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حنین کے دن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بطور فے (قبیلہ) ہوازن کے وہ اموال عطا کیے جو عطا کیے اور رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لوگوں کو سوسو اونٹ دینے شروع کیے تو انصار میں سے کچھ

[۲۴۳۶] ۱۳۲- (۱۰۵۹) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ، حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ

لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے! آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں، حالانکہ ہماری تلواریں (ابھی تک) ان کے خون کے قطرے ٹپکا رہی ہیں۔

أَمْوَالٍ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ أَلْمَاءَةً مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کی باتوں میں سے یہ باتیں رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئیں تو آپ نے انصار کو بلوا بھیجا اور انھیں چمڑے کے ایک (بڑے) ساٹان (کے سائے) میں جمع کیا، جب وہ سب اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”یہ کیا بات ہے جو مجھے تم لوگوں کی طرف سے پہنچی ہے؟“ انصار کے سمجھدار لوگوں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے اہل رائے نے تو کچھ نہیں کہا، البتہ ہم میں سے ان لوگوں نے، جو نو عمر ہیں، یہ بات کہی ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے، وہ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر رہے ہیں، حالانکہ ہماری تلواریں (ابھی تک) ان کے خون کے قطرے ٹپکا رہی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان کو دے رہا ہوں جو کچھ عرصہ قبل تک کفر پر تھے، ایسے لوگوں کی تالیفِ قلب کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال و دولت لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر گھروں کی طرف لوٹو؟ اللہ کی قسم! جو کچھ تم لے کر واپس جا رہے ہو وہ اس سے بہت بہتر ہے جسے وہ لوگ لے کر لوٹ رہے ہیں۔“ تو (انصار) کہنے لگے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (بالکل) راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک تم (اپنی نسبت دوسروں کو) بہت زیادہ ترجیح ملتی دیکھو گے تو تم (اس پر) صبر کرنا یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آملو۔ میں حوض پر ہوں گا (وہیں ملاقات ہوگی۔)“ انصار نے کہا: ہم (ہر صورت میں) صبر

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَحَدَّثَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِنْ قَوْلِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قَبَةِ مَنْ أَدَمَ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَقَالَ لَهُ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: «أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أَنَا سَمْنَا حَدِيثَهُ أُسْنَانَهُمْ، قَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ، أَتَأْلَفُهُمْ، أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ - ﷺ -؟» فَوَاللَّهِ! لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَنْقَلِبُونَ بِهِ» فَقَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ رَضِينَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَهُ شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ»، قَالُوا: سَنَصْبِرُ.

کریں گے۔

[2437] صالح نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: جب اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو (قبیلہ) ہوازن کے اموال میں سے بطور فے عطا فرمایا جو عطا فرمایا..... اور اس (پچھلی حدیث کے) مانند حدیث بیان کی، اس کے سوا کہ انھوں (صالح) نے کہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے صبر نہ کیا۔ اور انھوں نے (اور ہم میں سے ان لوگوں نے جو نو عمر ہیں، کے بجائے) ”نو عمر لوگوں نے“ کہا۔

[2438] ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے اپنے چچا سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور اسی طرح حدیث بیان کی، سوائے اس بات کے کہ انھوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں (انصار) نے کہا: ہم صبر کریں گے۔ جس طرح یونس نے زہری سے روایت کی۔

[2439] قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا اور پوچھا: ”کیا تم میں تمھارے سوا کوئی اور بھی ہے؟“ انھوں نے جواب دیا: نہیں، ہمارے بھانجے کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”قوم کا بھانجا ان میں سے ہے۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”قریش تھوڑے دن قبل جاہلیت اور (گمراہی) کی مصیبت میں تھے اور میں نے چاہا کہ ان کو (اسلام پر) پکا کروں اور ان کی دلجوئی کروں۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو؟ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔“

[۲۴۳۷] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَنَسُ: فَلَمْ نَضْمِرْ، وَقَالَ: فَأَمَّا أَنَسُ حَدِيثُهُ أَتَانَهُمْ.

[۲۴۳۸] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَنَسُ: قَالُوا: نَضْمِرْ، كَرَوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[۲۴۳۹] ۱۳۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارَ، فَقَالَ: «أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟» قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» فَقَالَ: «إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبِرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالذَّنْبِ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ شِعْبَ

[2440] ابوتیاح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: جب مکہ فتح ہو گیا اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنیمتیں قریش میں تقسیم کیں تو انصار نے کہا: یہ بڑے تعجب کی بات ہے، ہماری تلواروں سے ان لوگوں کے خون ٹپک رہے ہیں اور ہمارے اموال غنیمت انھی کو دیے جا رہے ہیں! یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان کو جمع کیا اور فرمایا: ”وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟“ انھوں نے کہا: بات وہی ہے جو آپ تک پہنچ چکی ہے۔ وہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم (اس پر) خوش نہ ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔ اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔“ (انصار سے بھی یہی توقع ہے۔)

[2441] ہشام بن زید بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حنین کی جنگ ہوئی تو ہوازن اور غطفان اور دوسرے لوگ اپنے بیوی بچوں اور مویشیوں کو لے کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس روز دس ہزار (اپنے ساتھی) تھے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے جنھیں (فتح مکہ کے موقع پر غلام بنانے کے بجائے) آزاد رکھا گیا تھا، یہ آپ کو چھوڑ کر پیچھے بھاگ گئے حتیٰ کہ آپ اکیلے رہ گئے، کہا: آپ نے اس دن (مہاجرین کے بعد انصار کو) دودفعہ پکارا، ان دونوں کو آپس میں ذرہ برابر گڈمڈ نہ کیا، آپ دائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی: ”اے جماعت انصار!“ انھوں نے کہا: لبیک، اے اللہ کے

[۲۴۴۰] ۱۳۴- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْيَاحِقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا فَتَحَتْ مَكَّةَ فَسِمَ الْغَنَائِمُ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقَطُّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، وَإِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ! فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: «مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» قَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ، قَالَ: «أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالذُّنْيَا إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكَتْ وَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبِ الْأَنْصَارِ».

[۲۴۴۱] ۱۳۵- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَرَعَةَ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ، يَذَرَارِيَهُمْ وَنَعْمَهُمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ آلَافٍ، وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ، فَأَذْبَرُوا عَنْهُ، حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ، قَالَ: فَتَادَى يَوْمَئِذٍ نَدَاءَيْنِ، لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، قَالَ: اِلْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» فَقَالُوا:

رسول! خوش ہو جائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اے جماعت انصار!“ انھوں نے کہا: لیک، اے اللہ کے رسول! خوش ہو جائیے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ (اس وقت) سفید خچر پر سوار تھے، آپ نیچے اترے اور فرمایا: ”میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔“ چنانچہ مشرک ٹکست کھا گئے اور رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے بہت سے اموال حاصل کیے تو آپ نے انھیں (فتح مکہ سے ذرا قبل) ہجرت کرنے والوں اور (فتح مکہ کے موقع پر) آزاد رکھے جانے والوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا، اس پر انصار نے کہا: جب سختی اور شدت کا موقع ہو تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمتیں دوسروں کو دی جاتی ہیں! یہ بات آپ تک پہنچ گئی، اس پر آپ نے انھیں ایک سا بان میں جمع کیا، پھر فرمایا: ”اے انصار کی جماعت! وہ کیا بات ہے جو مجھے تمہارے بارے میں پہنچی ہے؟“ وہ خاموش رہے، آپ نے فرمایا: ”اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر راضی نہ ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم محمد ﷺ کو اپنی جمعیت میں شامل کر کے اپنے ساتھ گھروں کو لے جاؤ۔“ وہ کہہ اٹھے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (اس پر) راضی ہیں۔ کہا: تو آپ نے فرمایا: ”اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں، تو میں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا۔“

ہشام نے کہا: میں نے پوچھا: ابو حمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) آپ اس کے (یعنی) شاہد تھے؟ انھوں نے کہا: میں آپ کو چھوڑ کر کہاں غائب ہو سکتا تھا۔

[2442] سُمَیْط نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے مکہ فتح کر لیا، پھر ہم نے حنین میں جنگ کی، میرے مشاہدے کے مطابق مشرک بہترین صف بندی

لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ التَفَّتْ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، فَتَزَلَّ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْطَّلَقَاءِ، وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتِ الشَّدَّةُ فَتَحْنُ نُدْعَى، وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا! فَبَلَغَهُ ذَلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثُ بَلْعَنِي عَنْكُمْ؟» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوا بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَضِينَا، قَالَ: فَقَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِغْبًا، لَأَخَذْتُ شِغْبَ الْأَنْصَارِ».

قَالَ هِشَامُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَمَزَةَ! أَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ؟ قَالَ: وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ؟

[۲۴۴۲] ۱۳۶- (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى . قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

کر کے (مقابلہ میں) آئے۔ پہلے گھڑسواروں کی صف بنائی گئی، پھر جنگجوؤں (لڑنے والوں) کی، پھر اس کے پیچھے عورتوں کی صف بنائی گئی، پھر بکریوں کی قطاریں کھڑی کی گئیں، پھر اونٹوں کی قطاریں۔ کہا: اور ہم (انصار) بہت لوگ تھے، ہماری تعداد چھ ہزار کو پہنچ گئی تھی اور ہمارے پہلو کے سواروں پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمارے گھڑسوار ہماری پشتوں کی طرف مڑنے لگے اور کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ہمارے سوار بکھر گئے اور بدو بھی بھاگ گئے اور وہ لوگ بھی جن کو ہم جانتے ہیں (مکہ کے نو مسلم) تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی: ”اے مہاجرین! اے مہاجرین!“ پھر فرمایا: ”اے انصار! اے انصار!“ کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ (میرے اپنے مشاہدے کے علاوہ، جنگ میں شریک لوگوں کی) جماعت کی روایت ہے۔ کہا: ہم نے کہا: بلیک، اے اللہ کے رسول! اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، اور ہم اللہ کی قسم! ان تک پہنچے بھی نہ تھے کہ اللہ نے ان کو شکست سے دوچار کر دیا، اس پر ہم نے اس سارے مال پر قبضہ کر لیا، پھر ہم طائف کی طرف روانہ ہوئے اور چالیس دن تک ان کا محاصرہ کیا، پھر ہم مکہ واپس آئے اور وہاں پڑاؤ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سواونٹ (کے حساب سے) دینے کا آغاز فرمایا..... پھر حدیث کا باقی حصہ اسی طرح بیان کیا جس طرح (اوپر کی روایات میں) قتادہ، ابوتیاح اور ہشام بن زید کی روایت ہے۔

أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي السَّمِيطُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: افْتَتَحْنَا مَكَّةَ، ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا، فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ، قَالَ: فَصَفَّتِ الْخَيْلُ، ثُمَّ الْمُقَاتِلَةُ، ثُمَّ صَفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ، ثُمَّ صَفَّتِ الْعَنَمُ، ثُمَّ صَفَّتِ التَّعَمُّ، قَالَ: وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ، قَدْ بَلَّغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ، وَعَلَى مُجَبَّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَجَعَلْتُ خَيْلَنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا، وَفَرَّتِ الْأَغْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَتَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا لَ الْمُهَاجِرِينَ!، يَا لَ الْمُهَاجِرِينَ!»، ثُمَّ قَالَ: «يَا لَ الْأَنْصَارِ! يَا لَ الْأَنْصَارِ!»، قَالَ قَالَ أَنَسٌ: هَذَا حَدِيثٌ عُمِّيٌّ، قَالَ قُلْنَا: لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَإِئِمُّوا اللَّهَ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ، قَالَ: فَقَبَضْنَا ذَلِكَ الْمَالَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ فَتَزَلْنَا، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ. ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ، وَأَبِي السَّيَّاحِ، وَهَشَامِ بْنِ زَيْدٍ.

[2443] محمد بن ابی عمر کی نے کہا: سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں عمر بن سعید بن مسروق سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق) سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے اور انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ،

[۲۴۴۳] ۱۳۷- (۱۰۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَغُثَيْنَةَ

عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک کو سو سوانٹ دیے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو اس سے کم دیے تو عباس بن مرداس نے (اشعار میں) کہا:

کیا آپ میری اور میرے گھوڑے غنیمت عیینہ (بن حصن بن حذیفہ بن بدر سید بنی غطفان) اور اقرع (بن حابس رئیس تمیم) کے درمیان قرار دیتے ہیں، حالانکہ (عیینہ کے پردادا) بدر اور (اقرع کے والد) حابس کسی (بڑوں کے) مجمع میں (میرے والد) سے فوقیت نہیں رکھتے تھے اور میں ان دونوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں اور آج جس کو پست قرار دے دیا جائے گا اس کو بلند نہیں کیا جاسکے گا۔

کہا: اس پر آپ نے ان کے بھی سو پورے کر دیے۔

[2444] احمد بن عبدہ ضعی نے کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے عمر بن سعید بن مسروق سے اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ نبی ﷺ نے حنین کے غنائم تقسیم کیے تو ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو سو سوانٹ دیے..... اور پچھلی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: اور آپ ﷺ نے علقمہ بن علاشہ رضی اللہ عنہ کو بھی سوانٹ دیے۔

[2445] مغلہ بن خالد شعیری نے کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عمر بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور اس میں نہ علقمہ بن علاشہ کا ذکر کیا نہ صفوان بن امیہ کا اور نہ اپنی حدیث میں اشعار ہی ذکر کیے۔

[2446] عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین فتح کیا، غنائم تقسیم کیے تو جن کی تالیف قلب مقصود تھی ان کو (بہت زیادہ) عطا فرمایا۔ آپ تک یہ بات پہنچی کہ انصار بھی اتنا لینا چاہتے ہیں جتنا دوسرے

ابن حصین، والأقرع بن حابس، كل إنسان منهم، مائة من الإبل، وأعطى عباس بن مرداسٍ دون ذلك، فقال عباس بن مرداسٍ:

أَتَجْعَلُ نَهْيِي وَنَهْيَ الْعُبَيْدِ بْنِ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ؟ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُونَ أَمْرِيءٍ مِنْهُمَا وَمَنْ يُخَفِّضُ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ: فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةً.

[2444] ۱۳۸- (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَزَادَ: وَأَعْطَى عُلْقَمَةَ بْنَ عَلَاثَةَ مِائَةً.

[2445] (...) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ السَّعِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عُلْقَمَةَ بْنَ عَلَاثَةَ، وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّعْرَ فِي حَدِيثِهِ.

[2446] ۱۳۹- (...) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمَارَةَ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ، فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ.

فَبَلَغَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَّالًا، فَهَذَا كُمْ اللَّهُ بِي؟ وَعَالَةً، فَأَعْنَاكُمْ اللَّهُ بِي؟ وَمُتَفَرِّقِينَ، فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ بِي» وَيَقُولُونَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُ، فَقَالَ: «أَلَا تُحِبُّونِي؟» فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُ، فَقَالَ: «أَمَّا إِنَّكُمْ لَوُشِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذًا وَكَذًا، وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذًا وَكَذًا»، لِأَشْيَاءَ عَدَدَهَا، زَعَمَ عَمْرُو أَنْ لَا يَحْفَظَهَا. فَقَالَ: «أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ الْأَنْصَارُ شِعَارُ وَالنَّاسِ دِنَارُ، وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا، لَسَلَكَتُ وَادِيِ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

لوگوں کو ملا ہے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو خطاب فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہیں ہدایت نصیب فرمائی! اور تمہیں محتاج و ضرورت مند نہ پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہیں غنی کر دیا! کیا تمہیں منتشر نہ پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہیں متحد کر دیا!“ ان سب نے کہا: اللہ اور اس کے رسول اس سے بھی بڑھ کر احسان فرمانے والے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم مجھے جواب نہیں دو گے؟“ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم بھی، اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو ایسا تھا ایسا تھا اور معاملہ ایسے ہوا، ایسے ہوا۔“ آپ نے بہت سی باتیں گنوائیں، (آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ کو جھٹلایا گیا تھا، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ کو اکیلا چھوڑ دیا گیا تھا، ہم نے آپ کی مدد کی، آپ کو نکال دیا گیا تھا، ہم نے آپ کو ٹھکانا مہیا کیا، آپ پر ذمہ داریوں کا بوجھ تھا، ہم نے آپ کے ساتھ مواسات کی) عمرو (بن لُحی) کا خیال ہے وہ انھیں یاد نہیں رکھ سکے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس پر راضی نہیں ہوتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو اپنے ساتھ لے کر گھروں کو جاؤ؟ انصار قریب تر ہیں اور لوگ ان کے بعد ہیں (شعار وہ کپڑے جو سب سے پہلے جسم پر پہنے جاتے ہیں، دثار وہ کپڑے جو بعد میں اوڑھے جاتے ہیں۔) اور اگر ہجرت (کا فرق) نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی اور ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا، بلاشبہ تم میرے بعد (خود پر دوسروں کو) ترجیح ملتی پاؤ گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر آملو۔“

[2447] منصور نے ابو وائل (شقیق) سے اور انھوں

نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حنین کی جنگ ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو (مال غنیمت کی) تقسیم میں ترجیح دی۔ آپ نے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سواونٹ دیے، عیینہ کو بھی اتنے ہی (اونٹ) دیے اور عرب کے دوسرے اشراف کو بھی عطا کیا اور اس دن (مال غنیمت کی) تقسیم میں ان کو ترجیح دی۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں نہ عدل کیا گیا اور نہ اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں (اس بات سے) رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی جو اس نے کہی تھی۔ (غصے سے) آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوا یہاں تک کہ وہ سرخ رنگ کی طرح ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ”اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا!“ پھر آپ نے فرمایا: ”اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انھوں نے صبر کیا۔“

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے دل میں سوچا آئندہ کبھی (اس قسم کی) کوئی بات آپ کے سامنے پیش نہیں کروں گا۔

[2448] اعمش نے (ابو وائل) شقیق سے اور انھوں نے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ (مال) تقسیم کیا تو ایک آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ کی رضا کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ کہا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے آپ کو بتادیا، اس سے آپ انتہائی غصے میں آ گئے، آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا حتیٰ کہ میں نے خواہش کی، کاش! یہ بات میں آپ کو نہ بتاتا، کہا: پھر آپ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انھوں نے صبر کیا۔“

[۲۴۴۷] ۱۴۰- (۱۰۶۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ، وَآتَاهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ! إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَا عَدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللَّهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَا أَخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالْصَّرْفِ، ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ! ثُمَّ قَالَ: «يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ».

قَالَ: قُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.

[۲۴۴۸] ۱۴۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَقِصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهُ، فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى تَمَيَّتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ».

(المعجم ۴۷) - (بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ
وَصِفَاتِهِمْ) (التحفة ۴۸)

باب: 47- خوارج اور ان کی صفات

[2449] لیث نے یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حنین سے واپسی کے وقت ہجرانہ میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس سے مٹھی بھر بھر کے لوگوں کو دے رہے تھے۔ تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! عدل کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”تیرے لیے ویل (ہلاکت یا جہنم) ہو! اگر میں عدل نہیں کر رہا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہیں کر رہا ہوں تو میں ناکام ہو گیا اور خسارے میں پڑ گیا۔“ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اس منافق کو قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ”(میں اس بات سے) اللہ کی پناہ (مانگتا ہوں)! کہ لوگ ایسی باتیں کریں کہ میں اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا، (یہ لوگ) اس طرح اس (دین اسلام) سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے (آگے) نکل جاتا ہے۔“

[2450] عبد الوہاب ثقفی نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، نیز قرہ بن خالد نے بھی ابو زبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ غنیمتیں تقسیم فرما رہے تھے..... اور (مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

[۲۴۴۹] ۱۴۲- (۱۰۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمَهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اْعْدِلْ، قَالَ: «وَيْلَكَ! وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ»، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ، فَقَالَ: «مَعَاذَ اللَّهِ! أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يُقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[۲۴۵۰] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

زکاة کے احکام و مسائل
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ مَعَانِمَ،
وَسَاقَ الْحَدِيثِ .

[2451] سعید بن مسروق نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے
اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی،
انھوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب یمن میں تھے تو انھوں نے
کچھ سونا رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا جو اپنی مٹی کے اندر ہی
تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چار افراد: اقرع بن حابس
حظلی، عیینہ (بن حصن بن حذیفہ) بن بدر فزاری، علقمہ بن
علاشہ عامری جو اس کے بعد (آگے بڑے قبیلے) بنو کلاب
(بن ربیعہ بن عامر) کا ایک فرد تھا اور زید الخیر طائی جو اس
کے بعد (آگے بنو طے کی ذیلی شاخ) بنو نہان کا ایک فرد تھا،
میں تقسیم فرما دیا، کہا: اس پر قریش ناراض ہو گئے اور کہنے لگے:
کیا آپ ﷺ نجدی سرداروں کو عطا کریں گے اور ہمیں چھوڑ
دیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کام میں نے ان
کی تالیفِ قلب کی خاطر کیا ہے۔“ اتنے میں کھنی داڑھی،
ابھرے ہوئے رخساروں، دھنسی ہوئی آنکھوں، نکلی ہوئی پیشانی،
منڈھے ہوئے سرو والا ایک شخص آیا اور کہا: اے محمد! اللہ سے
ڈریں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اس کی نافرمانی
کروں گا تو اس کی فرمانبرداری کون کرے گا! وہ تو مجھے تمام
روئے زمین کے لوگوں پر امین سمجھتا ہے اور تم مجھے امین نہیں
سمجھتے؟“ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا، لوگوں میں سے ایک
شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی۔ بیان
کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی اصل (جس قبیلے سے اس
کا اپنا تعلق ہے) سے ایسی قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن
وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اہل اسلام کو قتل
کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ وہ اسلام سے

[2451] ۱۴۳- (۱۰۶۴) حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ
السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيُّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ فِي ثَرَبَتِهَا، إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ
أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ، وَعُيَيْنَةَ
بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ
ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، وَزَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ
بَنِي نَهَانَ، قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا:
أَيُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَيَدْعُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ» فَجَاءَ
رَجُلٌ كَثُ اللَّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ، غَائِرُ
الْعَيْنَيْنِ، نَاتِيءُ الْجَبِينِ، مَخْلُوقُ الرَّأْسِ،
فَقَالَ: إِنِّي اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «فَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِنْ عَصَيْتُهُ! أَيَأْمَنُنِي عَلَى
أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُونَنِي؟» قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ
الرَّجُلُ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ، -
يُرُونَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ- فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ مِّنْ ضَيْضِيءٍ هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ،
وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ
كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَنْ أَدْرِكْتَهُمْ
لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ» .

اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ بنائے جانے والے شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں نے ان کو پالیا تو میں ہر صورت انھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح (عذاب بھیج کر) قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

[2452] عبدالواحد نے عمارہ بن قعقاع سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن ابی نعم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رنگے ہوئے (دباغت شدہ) چمڑے میں (خام) سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا جسے مٹی سے الگ نہیں کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اسے چار افراد: عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے فرد علقمہ بن علاش یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس پر آپ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم اس (عطیے) کے ان لوگوں کی نسبت زیادہ حق دار تھے۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس صبح و شام آسمان کی خبر آتی ہے۔“ (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو دھنسی ہوئی آنکھوں، ابھرے ہوئے رخساروں، ابھرے ہوئے ماتھے، گھنی داڑھی، مونڈھے ہوئے سر اور پنڈلی تک اٹھے ہوئے تہبند والا ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈریے۔ آپ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس، کیا میں تمام اہل زمین سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں!“ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہو۔“ خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کتنے ہی نمازی ہیں جو زبان

[۲۴۵۲] ۱۴۴- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ فِي أُدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحْصَلْ مِنْ تَرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَالْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعِ إِمَّا عُلْقَمَةَ بْنَ عُلَّانَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ، قَالَ: قَبْلَكَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا تَأْمُنُونِي؟ وَأَنَا أَمِينٌ مِّنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً» قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَابِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُ اللَّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُسَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي اللَّهُ، فَقَالَ: «وَيْلَكَ! أَوْ لَسْتُ أَحَقَّ أَهْلَ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ» قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُقْمَةَ؟ فَقَالَ: «لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّيَ». قَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ أَنْ أُنْقِبَ عَنْ

سے (وہ بات) کہتے ہیں (کلمہ پڑھتے ہیں) جو ان کے دل میں نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ یہ کہ ان کے پیٹ چاک کروں۔“ پھر جب وہ پشت پھیر کر جا رہا تھا تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”یہ حقیقت ہے کہ اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ کی کتاب کو بڑی تراوٹ سے پڑھیں گے (لیکن) وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ بنائے جانے والے شکار سے نکلتا ہے۔“ (ابوسعید خدریؓ نے) کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں نے ان کو پالیا تو انھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح شمو قتل ہوئے تھے۔“

[2453] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن علاشا کا ذکر کیا اور عامر بن طفیل کا ذکر نہیں کیا۔ نیز ناتیئ الجہنہ (نکلی ہوئی پیشانی والا) کہا اور (عبدالواحد کی طرح) ناشیز (ابھری ہوئی پیشانی والا) نہیں کہا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ عمر بن خطابؓ اٹھ کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ کہا: پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑا تو خالد سیف اللہؓ اٹھ کر آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ تو آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ پھر فرمایا: ”حقیقت یہ ہے کہ عنقریب اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب نرمی اور تراوٹ سے پڑھیں گے۔“ (جریر نے) کہا: عمارہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں نے ان کو پالیا تو ان کو اسی طرح قتل کروں گا جس طرح شمو

قُلُوبِ النَّاسِ، وَلَا أَشَقُّ بَطُونَهُمْ» قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئٍ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لَا يَجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ». قَالَ: أَظَنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَا أَقْتُلْتُهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

[۲۴۵۳] ۱۴۵- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: وَعَلَقَمَةُ بْنُ عَلَاثَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ، وَقَالَ: نَاتِيءُ الْجَهْنَةِ، وَلَمْ يَقُلْ: نَاشِيزٌ، وَزَادَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا»، ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللَّهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا»، «إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئٍ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ لَيْثًا رَطْبًا»، وَقَالَ: قَالَ عُمَارَةُ: حَسِبْتُهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَا أَقْتُلْتُهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

قتل ہوئے۔“

[2454] عمارہ بن قعقاع کے ایک دوسرے شاگرد ابن فضیل نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور کہا: (رسول اللہ ﷺ نے خام سونا) چار افراد: زید الخلیل، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاش یا عامر بن طفیل میں (تقسیم کیا۔) اور عبد الواحد کی روایت کی طرح ”ابھری ہوئی پیشانی والا“ کہا اور انھوں نے ”اس کی اصل سے (جس سے اس کا تعلق ہے) ایک قوم نکلے گی“ کے الفاظ بیان کیے اور لَئِنْ أَذْرَكْتُهُمْ لَا أَقْتُلُهُمْ قَتَلَ ثُمُودَ (اگر میں نے ان کو پالیا تو ان کو اس طرح قتل کروں گا جس طرح ثمود قتل ہوئے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[2455] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ اور عطاء بن یسار سے روایت کی کہ وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حروریہ کے بارے میں دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: حروریہ کو تو میں نہیں جانتا، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اس امت میں ایک قوم نکلے گی۔ آپ نے ”اس امت میں سے“ نہیں کہا۔ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں سے بچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق۔ یا ان کے گلے۔ سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اس طرح دین سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کیے ہوئے جانور سے نکل جاتا ہے اور تیر انداز اپنے تیر کی لکڑی کو، اس کے پھل کو، اس کی تانت کو دیکھتا ہے اور اس کے پچھلے حصے (سوفار یا چٹکی) کے بارے میں شک میں مبتلا ہوتا ہے کہ کیا اس کے ساتھ (شکار کے) خون میں سے کچھ لگا ہے۔“ (تیر تیزی سے نکل جائے تو اس پر خون وغیرہ زیادہ نہیں لگتا۔ اسی طرح تیزی کے ساتھ

[۲۴۵۴] ۱۴۶- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: زَيْدُ الْخَلِيلِ، وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، وَعَلْقَمَةُ ابْنِ عَلَانَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، وَقَالَ: نَاشِرُ الْجَبْهَةِ، كِرَوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضَنْضِيءٍ هَذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَئِنْ أَذْرَكْتُهُمْ لَا أَقْتُلُهُمْ قَتَلَ ثُمُودَ».

[۲۴۵۵] ۱۴۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحُرُورِيَّةِ؟ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُهَا؟ قَالَ: لَا أَذْرِي مِنَ الْحُرُورِيَّةِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، فَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ».

دین سے نکلنے والے پر دین کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔)

[2456] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ضحاک ہمدانی نے خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ اس اثنا میں آپ کے پاس ذوالخویصرہ، جو بنو تمیم کا ایک فرد تھا، آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! عدل کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیری ہلاکت (کا سامان ہو) اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہ کروں گا تو ناکام ہوں گا اور خسارے میں رہوں گا (یا اگر میں نے عدل نہ کیا تو تم ناکام رہو گے اور خسارے میں ہو گے)۔“ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے۔ تمہارا کوئی فرد اپنی نماز کو ان کی نماز اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے بیچ سمجھے گا، یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر نشانہ بنائے گئے شکار سے نکلتا ہے۔ اس کے پھل (یا پیکان) کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کے سوار کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، وہ (تیر) گوبر اور خون سے آگے نکل گیا (لیکن اس پر لگا کچھ بھی نہیں)، ان کی نشانی ایک سیاہ فام مرد ہے، اس کے دونوں مونڈھوں میں سے ایک مونڈھا عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے ملتے ہوئے ٹکڑے کی طرح ہوگا۔ وہ لوگوں (مسلمانوں) کے

[۲۴۵۶] ۱۴۸- (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ ابْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيُّ قَالَا : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ : أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسَمًا ، أَنَاهُ ذُو الْخَوِصِرَةِ ، وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِعْدِلْ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «وَيْلَكَ ! وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ ؟ قَدْ خَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ» . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِيذَنْ لِّي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «دَعُهُ ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ ، وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ ، لَا يَجُوزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَصْبِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ - وَهُوَ الْقِدْحُ - ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُدْذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، سَبَقَ الْفَرْثُ وَالْدَّمُ ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ ، إِحْدَى عِصْدِيهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ، أَوْ مِثْلُ

باہمی اختلاف کے وقت (نمودار) ہوں گے۔“

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جنگ کی، میں ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے اس آدمی (کو تلاش کرنے) کے بارے میں حکم دیا، اسے تلاش کیا گیا تو وہ مل گیا، اس (کی تلاش) کو لایا گیا تو میں نے اس کو اسی طرح دیکھا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس کا تعارف کرایا تھا۔

[2457] سلیمان نے ابونضرہ سے انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو آپ کی امت میں ہوں گے، وہ لوگوں میں افتراق کے وقت نکلیں گے، ان کی نشانی سرمنڈانا ہوگی، آپ نے فرمایا: ”وہ مخلوق کے بدترین لوگ۔ یا مخلوق کے بدترین لوگوں میں سے۔ ہوں گے، ان کو دو گروہوں میں سے وہ (گروہ) قتل کرے گا جو حق کے قریب تر ہوگا۔“ آپ نے ان کی مثال بیان کی یا بات ارشاد فرمائی: ”انسان شکار کو۔ یا فرمایا: نشانے کو۔ تیر مارتا ہے وہ پھل کو دیکھتا ہے تو اسے (خون کا) نشان نظر نہیں آتا (جس سے بصیرت حاصل ہو جائے کہ شکار کولگا ہے)، پیکان اور پر کے درمیانی حصے کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نظر نہیں آتا، وہ سو فار (پچھلے حصے) کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نہیں دیکھتا۔“ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل عراق! تم ہی نے ان کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں) قتل کیا ہے۔

[2458] قاسم بن فضل حدانی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں افتراق کے وقت تیزی سے (اپنے ہدف کے اندر سے)

الْبُضْعَةَ تَدْرُدُّ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَمَسَ، فَوُجِدَ، فَأَتَيْ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ، عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي نَعْتُ.

[2457] [۱۴۹- (۱۰۶۵) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ، يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ، سِيَمَاهُمْ التَّحَالُفُ، قَالَ: «هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ - أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ - يَقْتُلُهُمْ أَذْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ»، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا، أَوْ قَالَ قَوْلًا: «الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ - أَوْ قَالَ: الْعَرَضُ - فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً، وَيَنْظُرُ فِي النَّصِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً، وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً»، قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ!

[2458] [۱۵۰- (...)] حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَمْرُقُ

نکل جانے والا ایک گروہ نکلے گا دو جماعتوں میں سے جو جماعت حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی ہوگی، (وہی) اسے قتل کرے گی۔“

[2459] قتادہ نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں دو گروہ ہوں گے، ان دونوں کے درمیان سے، دین میں سے تیزی سے باہر ہو جانے والے نکلیں گے، انھیں وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے زیادہ حق کے لائق ہوگا۔“

[2460] داود نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں گروہ بندی کے وقت دین میں سے تیزی سے نکل جانے والا ایک فرقہ تیزی سے نکلے گا۔ ان کے قتل کی ذمہ داری دونوں جماعتوں میں سے حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی جماعت پوری کرے گی۔“

[2461] ضحاک مشرقی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ بات ایک حدیث میں روایت کی جس میں آپ نے اس قوم کا تذکرہ فرمایا جو (امت کے) مختلف گروہوں میں بٹنے کے وقت نکلے گی، ان کو دونوں گروہوں میں سے حق سے قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

مَارِقَةٌ عِنْدَ فِرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ».

[۲۴۵۹] ۱۵۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ فُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ، يَلْبِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ».

[۲۴۶۰] ۱۵۲- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَمُرُقُ مَارِقَةٌ فِي فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ، فَيَلْبِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ».

[۲۴۶۱] ۱۵۳- (...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا: «يَخْرُجُونَ عَلَى فِرْقَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ، يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ».

باب: 48- خوارج کو قتل کرنے کی ترغیب

(المعجم ۴۸) - (بَابُ التَّحْرِيطِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ) (التحفة ۴۹)

[2462] وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: اعمش نے ہمیں ضیثمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سوید بن غفلہ سے

[۲۴۶۲] ۱۵۴- (۱۰۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِ،

روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علیؑ نے فرمایا: جب میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سناؤں تو یہ بات کہ میں آسمان سے گر پڑوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کروں جو آپ نے نہیں فرمائی۔ اور جب میں تم سے اس معاملے میں بات کروں جو میرے اور تمھارے درمیان ہے (تو رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے استہزاء کر سکتا ہوں کہ) جنگ ایک چال ہے۔ (لیکن) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بصراحت یہ) فرماتے ہوئے سنا: ”غفریب (خلافت راشدہ کے) آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی، وہ لوگ کم عمر اور کم عقل ہوں گے، (ظاہر) مخلوق کی سب سے بہترین بات کہیں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین کے اندر سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جس طرح تیر تیزی سے شکار کے اندر سے نکل جاتا ہے، جب تمھارا ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دینا، جس نے ان کو قتل کیا اس کے لیے یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں اجر ہے۔“

[2463] عیسیٰ بن یونس اور سفیان دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[2464] اعمش سے جریر اور ابو معاویہ نے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ان دونوں کی حدیث میں ”دین میں سے تیز رفتاری کے ساتھ یوں نکلیں گے جس طرح تیر نشانہ لگے شکار سے تیزی سے نکل جاتا ہے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ الْأَشْجُ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَا تَنْزِعْ مِنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ، عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[۲۴۶۳] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۲۴۶۴] (. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: «يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[2465] ایوب نے محمد سے، انھوں نے عبیدہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے خوارج کا ذکر کیا اور کہا: ان میں ایک آدمی ناقص، چھوٹے یا زیادہ اور ہلکے ہوئے گوشت کے (جیسے) ہاتھ والا ہوگا، اگر تمہارے اترانے کا ڈرنہ ہوتا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انھیں قتل کرنے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے وعدہ فرمایا ہے، وہ میں تمہیں بتاتا۔ (عبیدہ نے) کہا: میں نے عرض کی: کیا آپ نے یہ (وعدہ براہ راست) محمد ﷺ سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں۔

[۲۴۶۵] ۱۵۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ. قَالَ: ذَكَرَ الْخَوَارِجُ فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجُ الْبَيْدِ، أَوْ مُودُنُ الْبَيْدِ، أَوْ مُتْدُونُ الْبَيْدِ، لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!

[2466] ابن عون نے محمد سے اور انھوں نے عبیدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں تمہیں صرف وہی بیان کروں گا جو میں نے ان (علی رضی اللہ عنہ) سے سنا ہے۔ پھر انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایوب کی حدیث کی طرح مرفوع حدیث بیان کی۔

[۲۴۶۶] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا.

[2467] سلمہ بن کہیل نے کہا: مجھے زید بن وہب جہنی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ وہ اس لشکر میں شامل تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (اور) خوارج کی طرف روانہ ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت سے کچھ لوگ نکلیں گے، وہ (اس طرح) قرآن پڑھیں گے کہ تمہاری قراءت ان کی قراءت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی اور نہ تمہاری نمازوں کی ان کی نمازوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہوگی اور نہ ہی تمہارے روزوں کی ان کے روزوں کے مقابلے میں کوئی

[۲۴۶۷] ۱۵۶- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِي كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُهُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَاتُهُمْ إِلَى

حیثیت ہوگی۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے وہ ان کے حق میں ہے، حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا، ان کی نماز ان کی ہنسیوں سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ اس طرح تیز رفتاری کے ساتھ اسلام سے نکل جائیں گے جس طرح تیر بہت تیزی سے شکار کے اندر سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر، جوان کو جالے گا، جان لے کہ ان کے نبی ﷺ کی زبان سے ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا ہے تو وہ عمل سے (بے نیاز ہو کر صرف اسی عمل پر) بھروسہ کر لیں۔ اس (گروہ) کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا عَضُد (بازو، کندھے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگا، کلائی نہیں ہوگی، اس کے بازو کے سرے پر پستان کی نوک کی طرح (کا نشان) ہوگا جس پر سفید بال ہوں گے۔ تم لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کی طرف جارہے ہو اور ان (لوگوں) کو چھوڑ رہے ہو جو تمہارے بعد تمہارے بچوں اور اموال پر آپڑیں گے، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ یہ وہی قوم ہے کیونکہ انھوں نے (مسلمانوں کا) حرمت والا خون بہایا ہے اور لوگوں کے مویشیوں پر غارت گری کی ہے۔ اللہ کا نام لے کر (ان کی طرف) چلو۔

صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَا تَكُلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا - لَعَلَّهُ قَالَ: - لَهُ عَضُدٌ، لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلْمَةِ الثَّدي، عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ، فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ، وَتَتْرَكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلِفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللَّهِ! إِنِّي لَا رَجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرَحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

سلمہ بن کہیل نے کہا: مجھے زید بن وہب نے (ایک) منزل میں اتارا (ہر منزل کے بارے میں تفصیل سے) بتایا، حتیٰ کہ بتایا: ہم ایک پل پر سے گزرے، پھر جب ہمارا آتنا سامنا ہوا تو اس روز خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راہی تھا۔ اس نے ان سے کہا: اپنے نیزے پھینک دو اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارے سامنے (صلح کے لیے اللہ کا نام) پکاریں گے جس طرح انھوں نے حروراء کے دن تمہارے سامنے پکارا تھا۔ تو انھوں نے لوٹ کر اپنے نیزے دور پھینک دیے اور تلواریں

قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَتَزَلَّنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنَزِلًا، حَتَّى قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، فَلَمَّا التَّقَيْنَا، وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسَلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حُرُورَاءَ، فَارْجِعُوا فَوَحِّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَّرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ

يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: التَّمَسُّوا فِيهِمُ الْمُخْدَجُ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: أَخْرَوْهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ، وَبَلَغَ رَسُولُهُ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَلِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: إِي، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ.

سنت لیں تو لوگ انہی نیزوں کے ساتھ ان پر پل پڑے اور وہ ایک دوسرے پر قتل ہوئے (ایک کے بعد دوسرا آتا اور قتل ہو کر پہلوں پر گرتا) اور اس روز (علی رضی اللہ عنہ) کا ساتھ دینے والے (لوگوں میں سے دو کے سوا کوئی اور قتل نہ ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں ادھورے ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ لوگوں نے بہت ڈھونڈا لیکن اس کو نہ پاسکے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور ان لوگوں کے پاس آئے جو قتل ہو کر ایک دوسرے پر گرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان کو ہٹاؤ۔ تو انھوں نے اسے (لاشوں کے نیچے) زمین سے لگا ہوا پایا۔ آپ نے اللہ اکبر کہا، پھر کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے (اسی طرح ہم تک) پہنچا دیا۔ (زید بن وہب نے) کہا: عبیدہ سلمانی کھڑے ہو کر آپ کے سامنے حاضر ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! آپ نے واقعی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ تو انھوں نے کہا: ہاں! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! حتیٰ کہ اس نے آپ سے تین دفعہ قسم لی اور آپ اس کے سامنے حلف اٹھاتے رہے۔

[۲۴۶۸] ۱۵۷- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ الْحُرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ، وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ، قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَا أَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ، يَقُولُونَ الْحَقَّ بِالنِّسْبَةِ لَا يَجُوزُ

[2468] ابو طاہر اور یونس بن عبد الاعلیٰ دونوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے خبر دی، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبید اللہ سے روایت کی کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ (عبید اللہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، تو انھوں نے کہا: حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کلمہ حق ہے جس سے باطل مراد لیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی صفات بیان کیں، میں ان لوگوں میں ان صفات کو خوب

پہچانتا ہوں (آپ نے فرمایا): ”وہ اپنی زبانوں سے حق بات کہیں گے اور وہ (حق) ان کی اس جگہ۔ آپ نے اپنے خلق کی طرف اشارہ کیا۔ سے آگے نہیں بڑھے گا۔ یہ اللہ کی مخلوق میں سے اس کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں۔ ان میں ایک سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا، اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن یا نوک پستان کی طرح ہوگا۔“ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کیا تو کہا: ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈا تو انھیں کچھ نہ ملا، فرمایا: دوبارہ تلاش کرو، اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا۔ دو یا تین دفعہ (یہی فقرہ) کہا، پھر انھوں نے اسے ایک کھنڈر میں پالیا تو وہ اسے لے آئے یہاں تک کہ اسے آپ کے سامنے رکھ دیا۔

عبید اللہ نے کہا: میں بھی ان کے اس معاملے میں اور ان کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات کے وقت حاضر تھا۔

یونس نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: بکیر نے کہا: مجھے (عبداللہ) بن حنین (ہاشمی) سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی، اس نے کہا: میں نے بھی اس کا لے کودیکھا تھا۔

هَذَا، مِنْهُمْ - وَأَشَارَ إِلَى خَلْقِهِ - مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبِّي شَاةٍ أَوْ حَلَمَةٌ تَذِي، فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْظَرُوا، فَتَنْظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا، فَقَالَ: إِرْجِعُوا، فَوَاللَّهِ! مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَأَنَا حَاضِرُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهُمْ، وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ.

زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ.

باب: 49- خوارج (انسانی) مخلوق اور خلائق
(انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق) میں سب
سے برے ہیں

(المعجم ۴۹) - (بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ
وَالْخَلِيقَةِ) (التحفة ۵۰)

[2469] عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ میرے بعد میری امت سے۔ یا عنقریب میرے بعد میری امت سے۔ ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرشکار سے نکل جاتا ہے، پھر اس میں واپس نہیں

[۲۴۶۹] ۱۵۸- (۱۰۶۷) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ،

آئیں گے۔ وہ انسانوں اور مخلوقات میں بدترین ہوں گے۔“

يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ».

ابن صامت نے کہا: میں حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کو ملا، میں نے کہا: (یہ) کیا حدیث ہے جو میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس اس طرح سنی ہے؟ اس کے بعد میں نے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّ، قُلْتُ: مَا حَدِيثُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ: كَذَا وَكَذَا؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

[2470] علی بن مسہر نے (ابو اسحاق) شیبانی سے اور انھوں نے یسیر بن عمرو سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تھا: ”ایک قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کی ہنسی کی ہڈیوں سے آگے نہیں جائے گا، وہ دین سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جس طرح تیرشکار میں نکل جاتا ہے۔“

[۲۴۷۰] ۱۵۹- (۱۰۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - «قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعُدُّو تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ».

[2471] عبد الواحد نے کہا: ہمیں (ابو اسحاق) سلیمان شیبانی نے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ) حدیث بیان کی اور کہا: ”اس (جانب) سے کچھ تو میں نکلیں گی۔“

[۲۴۷۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ.

[2472] عوام بن حوشب سے روایت ہے، کہا: ابو اسحاق شیبانی نے ہمیں اسیر بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، فرمایا: ”ایک قوم مشرق کی طرف سرگرداں پھرے گی، ان کے سرمند ہے ہوئے ہوں گے۔“

[۲۴۷۲] ۱۶۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «يَتِيهِ قَوْمٌ قَبْلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ».

(المعجم ۵۰) - (بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ
وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ)
(التحفة ۵۱)

باب: 50- رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر زکاۃ
حرام ہے اور آپ کی آل سے مراد بنو ہاشم اور
بنو مطلب ہیں

[2473] عبید اللہ بن معاذ غنبری نے کہا: ہمیں میرے
والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد
بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ
صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی اور اسے اپنے
منہ میں ڈال لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوڑو، چھوڑو،
پھینک دو اسے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟“

[2474] وکیع نے شعبہ سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے
ساتھ روایت کی اور ”ہم صدقہ نہیں کھاتے“ کے بجائے
”ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں“ کہا ہے۔

[2475] محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی دونوں نے شعبہ
سے اسی سند کے ساتھ (اسی طرح) حدیث بیان کی جس
طرح ابن معاذ نے کہا: ”کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“

[2476] ابو ہریرہ رضی اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول
اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”میں اپنے گھر
لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں، میں
اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں، پھر ڈرتا ہوں کہ یہ صدقہ نہ
ہو تو اسے پھینک دیتا ہوں۔“

[۲۴۷۳] ۱۶۱- (۱۰۶۹) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ
مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:
أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ،
فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ كُنْ
إِزْمَ بِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟».

[۲۴۷۴] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
وَأَبُوبَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا
عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: «أَنَا
لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ؟».

[۲۴۷۵] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى:
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي
هَذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: «أَنَا لَا نَأْكُلُ
الصَّدَقَةَ».

[۲۴۷۶] ۱۶۲- (۱۰۷۰) حَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ
سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو
أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي
لَأَتَقَلَّبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى
فِرَاشِي، ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِأَكْلِهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ

تَكُونُ صَدَقَةً، فَأَلْقِيَهَا».

[2477] ہمام بن منہ نے کہا: یہ (احادیث) ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک حدیث یہ) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر — یا اپنے گھر میں — ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں، میں اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں، پھر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ صدقہ (نہ) ہو (یا صدقے میں سے نہ ہو) تو میں اسے پھینک دیتا ہوں۔“

[2478] سفیان نے منصور سے، انھوں نے طلحہ بن مصرف سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک کھجور ملی تو آپ نے فرمایا: ”اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقے میں سے ہو سکتی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔“

[2479] زائدہ نے منصور سے اور انھوں نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ راستے میں (پڑی ہوئی) ایک کھجور کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ”اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقے میں سے ہوگی تو میں اسے کھا لیتا۔“

[2480] قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کو ایک کھجور ملی تو آپ نے فرمایا: ”اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقہ ہوگا تو میں اسے کھا لیتا۔“

[۲۴۷۷] ۱۶۳- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا - وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي - أَوْ فِي بَيْتِي - فَأَرْفَعُهَا لِأَكْلُهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً [أَوْ مِنْ الصَّدَقَةِ] فَأَلْقِيَهَا».

[۲۴۷۸] ۱۶۴- (۱۰۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا».

[۲۴۷۹] ۱۶۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصْرَفٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا».

[۲۴۸۰] ۱۶۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا».

(المعجم ۵۱) - (بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ
عَلَى الصَّدَقَةِ) (التحفة ۵۲)

باب: 51- آلِ نبی ﷺ کو صدقے کی وصولی پر
مقرر نہ کرنے کا بیان

[2481] امام مالک نے زہری سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب نے انھیں حدیث بیان کی کہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث (بن عبد المطلب) نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے اور دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دونوں لڑکوں کو۔۔۔ انھوں نے (یہ بات) میرے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں کہی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں اور یہ دونوں آپ سے بات کریں اور آپ ان دونوں کو ان صدقات کی وصولی پر مقرر کر دیں، جو کچھ (دوسرے) لوگ (لا کر) ادا کرتے ہیں یہ دونوں ادا کریں اور ان دونوں کو بھی وہی کچھ ملے جو (دوسرے) لوگوں کو ملتا ہے (تو کتنا اچھا ہوا!) وہ دونوں اسی (مشورے) میں (مشغول) تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں نے اس بات کا ان کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ دونوں ایسا نہ کریں، اللہ کی قسم! آپ ﷺ یہ کام کرنے والے نہیں۔ اس پر ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ ان کے درپے ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم محض اس لیے ہمارے ساتھ ایسا کر رہے ہو تا کہ تم ہم پر اپنی برتری جتاؤ، اللہ کی قسم! تمہیں رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف حاصل ہوا تو (اس موقع پر) ہم نے تو تم پر برتری نہیں جتائی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان دونوں کو بھیج دو۔ وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ (وہیں) لیٹ گئے، (ابن ربیعہ نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھ لی تو

[۲۴۸۱] ۱۶۷- (۱۰۷۲) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَيْعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ نُوْفَلٍ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ: اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا: وَاللَّهِ! لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ - قَالَا لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ، فَأَمَرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَأَذَيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسُ! قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذَلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا، فَذَكَرَا لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَا تَفْعَلَا، فَوَاللَّهِ! مَا هُوَ بِفَاعِلٍ، فَاثْنَاهُ رَبِيعَةُ ابْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِّنْكَ عَلَيْنَا، فَوَاللَّهِ! لَقَدْ نِلْتُ صَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا نَفْسِنَاهُ عَلَيْكَ. قَالَ عَلِيُّ: أَرْسِلُوهُمَا، فَانْطَلَقَا، وَاضْطَجَعَ عَلِيُّ، قَالَ: فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ، فَقُمْنَا عِنْدَهَا، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِأَذَانِنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَخْرَجَا مَا تُصَرَّرَانِ» ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمِيذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَ: فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ، ثُمَّ تَكَلَّمَ

وہ دونوں آپ سے پہلے حجرے کے قریب پہنچ گئے اور کہا: ہم وہاں کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ تشریف لائے تو (اظہار اپنائیت کے طور پر) ہمارے کان پکڑ لیے، پھر فرمایا: ”تم دونوں کے دل میں جو کچھ ہے اسے نکالو (اس کا اظہار کرو۔)“ پھر آپ اندر داخل ہوئے ہم بھی ساتھ ہی داخل ہو گئے، اس دن آپ زینب بنت جحشؓ کے ہاں تھے۔ ہم نے گفتگو ایک دوسرے پر ڈالی (ہر ایک نے چاہا دوسرا بات کرے)، پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو شروع کی، کہا: اے اللہ کے رسول! آپ سب لوگوں سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور سب لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ہم دونوں نکاح کی عمر کو پہنچ گئے ہیں، ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں بھی ان صدقات میں سے کچھ (صدقات) کی وصولی کے لیے مقرر فرمادیں، جس طرح لوگ لاکر ادا کرتے ہیں ہم بھی لاکر دیں گے اور جس طرح انھیں ملتا ہے ہمیں بھی ملے گا۔ آپ خاصی دیر تک خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے (دوبارہ) گفتگو کرنے کا ارادہ کر لیا۔ کہا: تو حضرت زینبؓ پر دے کے پیچھے سے اشارہ کرنے لگیں کہ تم دونوں ان (رسول اللہ ﷺ) سے بات نہ کرو۔ کہا: پھر (کچھ دیر بعد) آپ نے فرمایا: ”آل محمد کے لیے صدقہ روا نہیں۔ یہ تو لوگوں (کے مال) کا میل کچیل ہے، مَحْمِیَہ۔ وہ خمس (غنیمت کے پانچویں حصے) پر مامور تھے۔ اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو میرے پاس بلا لاؤ۔“ کہا: وہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے حمیہؓ سے کہا: ”اس لڑکے (فضل بن عباسؓ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔“ تو اس نے ان کا نکاح کر دیا اور آپ نے نوفل بن حارثؓ سے کہا: ”تم اس لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی کر

أَحَدُنَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ، وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ، فَجِئْنَا لِنُؤْمِرَنَّا عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَتُؤَدِّي إِلَيْنَا كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلًا حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ، قَالَ: وَجَعَلْتُ زَيْنَبُ تُلْمِعُ عَلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا نُكَلِّمَاهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، أَدْعُوا لِي مَحْمِيَّةً - وَكَانَ عَلَى الْخُمْسِ - وَتَوَفَّلَ بَنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ»، قَالَ: فَجَاءَهُ، فَقَالَ لِمَحْمِيَّةَ: «أُنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ» - لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - فَأُنْكَحَهُ، وَقَالَ لِنُوفَلَ بْنِ الْحَارِثِ: «أُنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ» - لِي - فَأُنْكَحَنِي، وَقَالَ لِمَحْمِيَّةَ: «أُضِدِّقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمْسِ كَذَا وَكَذَا».

دو۔۔۔ میرے بارے میں۔ تو اس نے میرا نکاح کر دیا اور آپ نے حمیہؓ سے فرمایا: ”خمس (جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے تھا) میں سے ان دونوں کا اتنا اتنا حق مہر ادا کر دو۔“

زہری نے کہا: اس (عبداللہ بن عبداللہ) نے حق مہر مجھے نہیں بتایا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يُسَمِّهْ لِي.

[2482] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے اور انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی سے روایت کی کہ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے انھیں بتایا کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب اور عباس بن عبدالمطلبؓ نے عبداللہ بن ربیعہ اور فضل بن عباسؓ سے کہا: تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ..... اور امام مالک رحمہ اللہ کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: حضرت علیؓ نے اپنی چادر بچھائی اور اس پر لیٹ گئے اور کہا: میں بات پر ڈٹ جانے والا ابوحسن ہوں، اللہ کی قسم! میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم دونوں کے بیٹے، جس مقصد کے لیے انھیں بھیج رہے ہو، اس کا جواب لے کر تمھارے پاس واپس (نہ) آجائیں۔

اور اس حدیث میں کہا: پھر آپ نے ہمیں فرمایا: ”یہ صدقات تو لوگوں کا میل کچیل ہیں اور یقیناً یہ محمد اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں۔“ اور یہ بھی کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس مخیمہ بن جزء کو بلا لاؤ۔“ وہ بنو اسد کا ایک فرد تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے اموال خمس کے انتظامات کے لیے مقرر کیا تھا۔

[۲۴۸۲] ۱۶۸- (...) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نُوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ: أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ ابْنَ الْحَارِثِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْخُوحُ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَقَالَ فِيهِ: فَأُلْفَى عَلَيَّ رِذَاءُهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَنَا أَبُو حَسَنِ الْقَرْمِ، وَاللَّهِ! لَا أَرِيْمُ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا أَبْنَاكُمَا، بِحَوْرٍ مَا بَعَثْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: «إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاحُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ»، وَقَالَ أَيْضًا: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُدْعُوا لِي مَخِيْمَةَ بَنِي جَزْءٍ» وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ.

(المعجم ۵۲) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ
لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، وَإِنْ
كَانَ الْمُهِدِي مَلِكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ، وَبَيَانُ
أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبِضَهَا الْمُتَصَدِّقُ عَلَيْهِ زَالَ
عَنْهَا وَصَفُ الصَّدَقَةِ، وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ
مِمَّنْ كَانَتْ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ) (التحفة ۵۳)

باب: 52- نبی اکرم ﷺ، بنو ہاشم اور بنو مطلب
کے لیے تحفہ قبول کرنے کا جواز، چاہے وہ چیز تحفہ
دینے والے کو صدقے ہی کی صورت میں ملی ہو،
اور اس بات کا بیان کہ جب صدقہ لینے والا شخص
صدقہ وصول کر لیتا ہے تو اس چیز سے صدقے کا
وصف زائل ہو جاتا ہے اور وہ ان تمام افراد کے
لیے حلال ہو جاتا ہے جن پر صدقہ حرام تھا

[۲۴۸۳] ۱۶۹- (۱۰۷۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ
ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ: إِنَّ جُؤَيْرِيَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ
أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ:
«هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟» قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ!
مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَايَ
مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: «قَرِّبِيهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ
مَحِلَّهَا».

[2483] لیث نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عبید بن
سباق نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت جویریہ (بنت
حارث) رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں
تشریف لائے اور پوچھا: ”کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟“
انھوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہمارے
پاس اس بکری کی ہڈی (والے گوشت) کے سوا کھانے کی اور
کوئی چیز نہیں جو میری آزاد کردہ لونڈی کو بطور صدقہ دی گئی
تھی۔ آپ نے فرمایا: ”اسے ہی لے آؤ، وہ اپنے مقام پر
پہنچ چکی ہے“ (جس کو صدقہ کے طور پر دی گئی تھی اسے مل گئی
ہے اور اس کی ملکیت میں آچکی ہے۔)

[2484] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی
(مذکورہ حدیث) کی طرح روایت بیان کی۔

[2485] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
انھوں نے کہا: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز)
حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کچھ گوشت، جو اس پر صدقہ کیا گیا تھا،
نبی اکرم ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ اس
کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

[۲۴۸۴] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ
ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوُهُ.
[۲۴۸۵] ۱۷۰- (۱۰۷۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح:
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ،
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ : أَهْدَتْ بَرِيرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصَدَّقُ بِهِ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ» .

[2486] اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو گائے کا گوشت پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بطور صدقہ دیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ”وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

[۲۴۸۶] ۱۷۱- (۱۰۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ : وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِلَحْمٍ بَقَرٍ ، فَقِيلَ : هَذَا مَا تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، فَقَالَ : «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ» .

[2487] ہشام بن عروہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تین (شرعی) فیصلے ہوئے تھے۔ لوگ اس کو صدقہ دیتے تھے اور وہ ہمیں تحفہ دے دیتی تھیں۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”وہ اس پر صدقہ ہے اور تمہارے لیے ہدیہ ہے، پس تم اسے (بلا ہچکچاہٹ) کھاؤ۔“

[۲۴۸۷] ۱۷۲- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثَ قَضِيَّاتٍ ، كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا ، وَتُهْدِي لَنَا ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ ، فَكُلُوهُ» .

[2488] سماک اور شعبہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کی، کہا: میں نے قاسم سے سنا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کر رہے تھے۔

[۲۴۸۸] ۱۷۳- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

[2489] ربیعہ نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اس حدیث میں) کہا: ”وہ اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

[2490] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقے کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: ”کیا آپ کے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟“ انھوں نے کہا: نہیں، البتہ نُسینہ (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اس (صدقے کی) بکری میں سے کچھ حصہ بھیجا ہے جو آپ نے ان کے ہاں بھیجی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے۔“

باب: 53- نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور صدقہ رد کر دیتے

[2491] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب کھانا پیش کیا جاتا، آپ اس کے بارے میں پوچھتے۔ اگر یہ کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو اسے کھا لیتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اسے نہ کھاتے۔

باب: 54- صدقہ لانے والے کو دعا دینا

[2492] کعب اور معاذ غزیری نے شعبہ سے اور انھوں

[2489] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ».

[2490] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ: بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ، فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بَشِيئَةً، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنَّ نُسَيْنَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا، قَالَ: «إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا».

(المعجم ۵۳) - (بَابُ قَبُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْهَدِيَّةَ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ) (التحفة ۵۳)

[2491] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ، سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، أَكَلَ مِنْهَا، وَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا.

(المعجم ۵۳) - (بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ أَتَى بِصَدَقَةٍ) (التحفة ۵۵)

[2492] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نے عمرو بن مرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی: انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب لوگ (بیت المال میں ادائیگی کے لیے) اپنا صدقہ لاتے، آپ فرماتے: ”اے اللہ! ان پر صلاۃ بھیج (رحمت فرما!)“ میرے والد ابو اوفی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس اپنا صدقہ لائے تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔“

يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ! صَلِّ عَلَيْهِمْ» فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى».

[2493] عبداللہ بن ادریس نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (آلِ ابی اوفی کے بجائے) ”ان سب پر رحمت بھیج“ کہا۔

[۲۴۹۳] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «صَلِّ عَلَيْهِمْ».

باب: 55- زکاة وصول کرنے والے کو راضی کرنا
جب تک وہ حرام کا مطالبہ نہ کرے

(المعجم ۵۵) - (بَابُ إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا) (التحفة ۵۶)

[2494] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے پاس صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمہارے ہاں سے اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے خوش ہو۔“

[۲۴۹۴] ۱۷۷- (۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى، كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ، فَلْيَصْذِرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ». [راجع:

روزہ کا معنی و مفہوم، احکام، آداب اور فضائل

صوم کا لغوی معنی رکنا ہے۔ شرعاً اس سے مراد اللہ کے حکم کے مطابق اس کی رضا کے حصول کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب تک کھانے پینے، بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے کے علاوہ گناہ کے تمام کاموں سے بھی رکے رہنا ہے۔ اس عبادت کے بے شمار روحانی فوائد ہیں۔ سب سے نمایاں یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان ہر معاملے میں، اللہ کے حکم کی پابندی سیکھتا ہے۔ اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ حلت اور حرمت کا اختیار صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے جس سے انسانوں کو، اللہ کے رسول ﷺ آگاہ فرماتے رہے ہیں۔ کچھ چیزیں بذاتہ حرام ہیں۔ کچھ کو اللہ نے ویسے تو حلال قرار دیا لیکن خاص اوقات میں ان کو حرام قرار دیا۔ اللہ کے بندوں کا کام، ہر حال میں اللہ کے حکم کی پابندی ہے۔

دوسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات پر قابو پانا سیکھتا ہے۔ جو انسان جائز خواہشات ہی کا غلام بن جائے وہ اپنی ذات پر اپنا اختیار کھودیتا ہے۔ وہ چیزیں اور ان چیزوں کے ذریعے سے دوسرے لوگ اس پر قابو حاصل کر لیتے ہیں اور اسے زیادہ سے زیادہ اپنا غلام بناتے چلے جاتے ہیں۔ انسان کی آزادی اپنی خواہشات پر کنٹرول سے شروع ہوتی ہے۔ خواہشات پر قابو ہو تو انسان کامیابی سے اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتا ہے۔

آج کل لوگ زیادہ کھانے پینے کی وجہ سے صحت تباہ کرتے ہیں۔ روزے سے اس بات کی تربیت ہوتی ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال کیسے رکھا جائے اور پتہ چلتا ہے کہ اس سے کس قدر آرام اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ روزے کے دوران میں انسان کی توجہ اللہ کے احکام کی پابندی پر رہتی ہے، اس لیے گناہوں سے بچنا بہ آسانی ممکن ہو جاتا ہے۔ انسان کو یہ اعتماد حاصل ہو جاتا ہے کہ گناہوں سے بچنا کچھ زیادہ مشکل بات نہیں۔

رمضان میں مسلم معاشرہ اجتماعی طور پر نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے نفور ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے سے نسل نو کی اچھی تربیت اور راستے سے ہٹ جانے والوں کی واپسی میں مدد ملتی ہے۔ اللہ نے بتایا ہے کہ روزے کچھلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے۔ لیکن اب اس کا اہتمام امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور امت میں موجود نہیں۔ دوسری امت کے کچھ لوگ اگر روزے رکھتے ہیں تو کم اور آسان روزے رکھتے ہیں، روزے میں ہر چیز سے پرہیز کی بجائے کھانے کی بعض اشیاء یا پینے کی بعض اشیاء سے پرہیز کیا جانا ایک خاص وقت تک سہی، پانی پینے پر پابندی کو روزے کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صحیح معنی میں ضبط نفس کی تربیت نہیں ہو پاتی۔

رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا۔ اللہ نے روزوں کو قرآن پر عمل کرنے کی تربیت کا ذریعہ بنایا اور اللہ کے رسول ﷺ نے رمضان کی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے کی سنت عطا فرمائی، اس طرح انسان نیند پر بھی معقول حد تک کنٹرول حاصل کر لیتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی کتاب الصیام میں رمضان کی فضیلت، چاند کے ذریعے سے ماہ رمضان کے تعین، روزے کے اوقات کے تعین کے حوالے سے متعدد ابواب قائم کر کے صحیح احادیث رسول ﷺ جمع کی ہیں۔

مسلمانوں کو اس کے تحفظ کا اہتمام کرنے کے لیے اللہ نے جو سہولتیں عطا کی ہیں ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ سحری کھانا افضل ہے۔ آخری وقت میں کھانی چاہیے، غروب ہوتے ہی افطار کر لینا چاہیے۔ حلال امور کے مقابلے میں روزے کی پابندیاں دن تک محدود ہیں، رات کو وہ پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ وصال کے روزے رکھ کر خود کو مشقت میں ڈالنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ دن میں بیوی کے ساتھ جماعت ممنوع ہے۔ سحری کا وقت ہو گیا اور جنابت سے غسل نہیں ہو سکا تو اس کے باوجود روزے کا آغاز کیا جاسکتا ہے، اگر انسان روزے کی پابندی توڑ بیٹھے تو کفارے کی صورت میں اس کا بھی مداوا موجود ہے، بلکہ کفارے میں بھی تنوع کی سہولت میسر ہے۔ سفر، مرض اور عورتوں کو ایام مخصوصہ میں روزہ چھوڑ دینے اور بعد میں رکھنے کی سہولت بھی عطا کی گئی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح احادیث کے ذریعے سے ان معاملات پر روشنی ڈالی ہے اور ان کو واضح کیا ہے۔

رمضان سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا، اس کی تاریخ، اس کے متعلقہ امور اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد اس روزے کی حیثیت پر بھی احادیث پیش کی گئی ہیں۔ ان ایام کا بھی بیان ہے جن میں روزے نہیں رکھے جاسکتے۔ روزوں کی قضا کے مسائل، حتیٰ کہ میت کے ذمے اگر روزے ہیں تو ان کی قضا کے بارے میں بھی احادیث بیان کی گئی ہیں۔ روزے کے آداب اور نفلی روزوں کے احکام اور ان کے حوالے سے جو آسانیاں میسر ہیں، ان کے علاوہ روزے کے دوران میں بھول چوک کر ایسا کام کرنے کی معافی کی بھی وضاحت ہے جس کی روزے کے دوران میں اجازت نہیں۔

۱۳- کتاب الصیام

روزوں کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) - (بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ)
(النفحة ۱)

باب: 1- ماہ رمضان کی فضیلت

[2495] اسماعیل بن جعفر نے ابوسہیل (نافع بن مالک بن ابی عامر) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان آتا ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

[2496] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے (ابوسہیل نافع) ابن ابی انس سے روایت کی کہ انھیں ان کے والد نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان (کا آغاز) ہوتا ہے، رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیریں پہنادی جاتی ہیں۔“

[2497] صالح نے ابن شہاب سے باقی ماندہ سابقہ سند سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان داخل (شروع) ہوتا ہے۔“ (باقی الفاظ) اسی (یونس کی حدیث) کے مانند ہیں۔

[۲۴۹۵] ۱- (۱۰۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُحْتَأَبُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ».

[۲۴۹۶] ۲- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتُحْتَأَبُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلِّسَتِ الشَّيَاطِينُ».

[۲۴۹۷] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلَوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَغْثُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا

دَخَلَ رَمَضَانَ بِمِثْلِهِ.

(المعجم ۲) - (بَابُ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ
لِرُؤْيَا الْهَيْلَالِ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَا الْهَيْلَالِ وَأَنَّهُ
إِذَا غَمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أَكْمَلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ
ثَلَاثِينَ يَوْمًا) (التحفة ۲)

باب: 2- چاند دیکھ کر رمضان کا روزہ رکھنا اور
چاند دیکھ کر روزوں کا اختتام کرنا واجب ہے اور
رمضان کے آغاز میں یا آخر میں بادل چھا جائیں
تو مہینے کی گنتی پوری تیس دن کی جائے

[2498] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے مالک کے سامنے
قراءت کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ
آپ نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا: ”روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ
چاند دیکھ لو اور افطار (روزوں کا اختتام) نہ کرو حتیٰ کہ چاند
دیکھ لو اور اگر تم پر مطلع ابر آلود کر دیا جائے تو اس (رمضان)
کی مقدار (گنتی) پوری کرو۔“

[2499] ابواسامہ نے کہا: عبید اللہ نے ہمیں نافع سے
حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ
رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں
سے سمجھاتے ہوئے فرمایا: ”مہینہ اس طرح اور اس طرح اور
اس طرح ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے تیسری بار اپنا انگوٹھا بند
کر لیا۔ (یعنی 29 کی گنتی بتائی) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور
اسے دیکھ کر روزے ختم کرو، اگر تمہارا مطلع ابر آلود ہو جائے تو
اس کے تیس دن پورے کرو۔“

[2500] ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبید اللہ نے اسی
(مذکورہ بالا) سند کے ساتھ حدیث بیان کی، فرمایا: ”اگر تم پر
بادل چھا جائیں تو اس کے تیس دن شمار کرو۔“ جس طرح
ابواسامہ کی حدیث ہے۔

[۲۴۹۸] ۳- (۱۰۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ
فَقَالَ: «لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا
حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ أَغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ».

[۲۴۹۹] ۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ
فَقَالَ: «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - ثُمَّ عَقَدَ
إِبْهَامَهُ فِي الثَّلَاثَةِ، - صُومُوا لِرُؤْيَا، وَأَفْطِرُوا
لِرُؤْيَا، فَإِنْ أَغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ».

[۲۵۰۰] ۵- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:
حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ،
وَقَالَ: «فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ» نَحْوُ
حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

[2501] یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کر کے فرمایا: ”مہینہ انتیس کا ہوتا ہے، (اشارے سے کہا:) مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح (تین دہائیاں ہوتا ہے) اور کہا: ”اس کی گنتی پوری کرو۔“ اور تیس کا لفظ نہیں بولا۔

[۲۵۰۱] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْنَادٍ وَقَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا»، وَقَالَ «فَاقْدُرُوا لَهُ» وَلَمْ يَقُلْ «ثَلَاثِينَ».

[2502] ایوب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس کا ہوتا ہے (اور فیصلہ چاند سے ہوتا ہے) اس لیے نہ چاند دیکھے بغیر روزے رکھو اور نہ اسے دیکھے بغیر روزے ختم کرو اگر آسمان ابر آلود ہو تو اس کی گنتی (تیس) پوری کرو۔“

[۲۵۰۲] ۶- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2503] سلمہ بن علقمہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو، اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کی گنتی پوری کرو۔“

[۲۵۰۳] ۷- (...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2504] سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب اس (چاند) کو دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو اس (مہینے) کی گنتی پوری کرلو۔“

[۲۵۰۴] ۸- (...) حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2505] عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے۔ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور اسے دیکھے بغیر روزے ختم نہ کرو مگر یہ کہ تم پر بادل چھا جائیں۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس (مہینے) کی گنتی پوری کرو۔“

[2506] عمرو بن دینار نے ہمیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے“ اور تیسری دفعہ اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ (اشارے سے انتیس 29 کی گنتی بتائی۔)

[2507] ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔“

[2508] موسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”مہینہ ایسا، ایسا، ایسا، (یعنی) دس، دس اور نو کا ہوتا ہے۔“

[۲۵۰۵] ۹- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تَنْفُطُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ».

[۲۵۰۶] ۱۰- (...) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» وَقَبِضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ.

[۲۵۰۷] ۱۱- (...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْيَبِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ».

[۲۵۰۸] ۱۲- (...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَانَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا».

[2509] شعبہ نے جبہ (بن حکیم) سے روایت کی، کہا:

میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ اتنا، اتنا، اتنا ہوتا ہے۔“ دو بار دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیوں (کو دکھا کر ان) کے ساتھ دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر مارے اور تیسری بار دائیں یا بائیں ہاتھ کا انگوٹھا (بند کر کے) کم کر لیا۔

[2510] شعبہ نے ہمیں عقبہ بن حریث سے حدیث

بیان کی، کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ اٹیس کا ہوتا ہے۔“ شعبہ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو (دکھا کر) ایک دوسرے سے جوڑا اور تیسری بار انگوٹھا کم کر لیا۔

عقبہ نے کہا: میرا خیال ہے (پھر) انھوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: ”مہینہ تیس کا ہوتا ہے۔“ اور (اس دفعہ) اپنی دونوں ہتھیلیاں تین بار ایک دوسرے کے ساتھ جوڑیں۔

[2511] شعبہ نے ہمیں اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سعید بن عمرو بن سعید سے سنا، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہوئے سنا: ”ہم اُمی (نہ پڑھ سکنے والی) امت ہیں، نہ ہم لکھتے ہیں اور نہ حساب جانتے ہیں۔ مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔“ تیسری بار انگوٹھا بند کر لیا۔ ”اور مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے“ (اس دفعہ انگوٹھا بند نہ کیا) یعنی پورے تیس (دن بتائے۔)

[2512] سفیان نے اسود بن قیس سے اسی سند کے

ساتھ روایت کی اور دوسرے مہینے کے تیس (دنوں) کا ذکر

[۲۵۰۹] ۱۳- (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا» وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا، وَنَقَصَ فِي الصَّفَقَةِ الثَّلَاثَةِ، إِنْهَامَ الْيَمْنَى أَوْ الْيُسْرَى.

[۲۵۱۰] ۱۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْتَنَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ» وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ، وَكَسَّرَ الْإِنْهَامَ فِي الثَّلَاثَةِ.

قَالَ عُقْبَةُ: وَأَخْبَسَهُ قَالَ: «الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ» وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ.

[۲۵۱۱] ۱۵- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُذْرَةُ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو ابْنَ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» وَعَقَدَ الْإِنْهَامَ فِي الثَّلَاثَةِ «وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ.

[۲۵۱۲] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ

قَنِسٍ بِهَذَا الْإِسْتَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي: نہیں کیا۔ ثَلَاثِينَ.

[2513] سعد بن عبیہ سے روایت ہے، کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: آج رات نصف ماہ کی رات ہے۔ انھوں نے اس سے کہا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ آج رات آدھے مہینے کی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔“ دو دفعہ اپنی دس دس انگلیوں سے اشارہ کیا ”اور ایسا“ تیسری دفعہ اپنے انگوٹھے کو کھلنے سے روک یا موڑ لیا۔

[۲۵۱۳] ۱۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ: «الَلَّيْلَةُ لَيْلَةُ النَّصْفِ، فَقَالَ لَهُ: مَا يَذْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النَّصْفُ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرَ مَرَّتَيْنِ «وَهَكَذَا» فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا، وَحَسَنَ أَوْ خَسَنَ إِنْهَامَهُ.

[2514] سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم پہلی کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (اسے دوبارہ) دیکھو تو روزے ختم کر دو (عید الفطر کر لو) اور اگر مطلع ابراؤد ہو تو (پورے) تیس دن روزے رکھو۔“

[۲۵۱۴] ۱۷- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا».

[2515] ہمیں ربیع بن مسلم نے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن زیاد سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنے بند کر دو، اگر بادل چھا جائیں تو گنتی پوری کرو۔“

[۲۵۱۵] ۱۸- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَلَامٍ الْجَمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَغْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَّةَ».

[2516] شعبہ نے محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کر دو، اگر تم پر مہینے کو پوشیدہ کر دیا جائے تو تیس

[۲۵۱۶] ۱۹- (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ

وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْتِهِ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ، (دن) گنو۔
فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ».

[2517] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ”جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر تمہارا مطلع ابراؤد ہو جائے تو تیس دن گنو۔“

[۲۵۱۷] ۲۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهَلَالَ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ».

باب: 3- ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر
رمضان سے سبقت نہ کرو

(المعجم ۳) - (بَابُ): (لَا تَقْدَمُوا رَمَضَانَ
بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ) (التحفة ۳)

[2518] علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں

نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر رمضان سے پیش رفت نہ کرو، مگر وہ آدمی جو ان دنوں میں روزہ رکھا کرتا تھا، وہ روزہ رکھ لے۔“

[۲۵۱۸] ۲۱- (۱۰۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. قَالَ أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْدَمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا، فَلْيَصُمه».

[2519] معاویہ بن سلام، ہشام، ایوب اور شیبان،

سب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[۲۵۱۹] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ

الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، كُلُّهُمْ

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

(السَّعْمُ ۴) - (بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا
وَعِشْرِينَ) (التَّحْفَةُ ۴)

باب: 4- مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے

[2520] معمر نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ وہ ایک ماہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: جب انتیس راتیں گزر گئیں، میں انھیں گن رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا:۔۔۔ (باریوں کا) آغاز مجھ سے فرمایا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہ آئیں گے۔ اور آپ انتیس دن کے بعد تشریف لے آئے ہیں، میں گنتی رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔“

[2521] لیث نے ابو زہیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے ایک ماہ کے لیے الگ ہو گئے، پھر آپ انتیس کو (اپنے تخیل کے کمرے سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کی: آج تو انتیس ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مہینہ“ اور آپ نے دونوں ہاتھ تین بار ہلائے اور آخری بار ایک انگلی روک لی۔ (اتنے، یعنی انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔)

[2522] ابن جریج نے کہا: مجھے ابو زہیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ کے لیے اپنی بیویوں سے الگ ہوئے اور (اپنے الگ کمرے سے نکل کر) ہمارے پاس انتیس کی صبح کو تشریف

[۲۵۲۰] ۲۲- (۱۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَغْدُهُنَّ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔ قَالَتْ - بَدَأَ بِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَغْدُهُنَّ، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ».

[۲۵۲۱] ۲۳- (۱۰۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْتَزَلَ نِسَاءَ شَهْرًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعَةٍ وَعِشْرِينَ، فَقُلْنَا: إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا الشَّهْرُ» وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَحَبَسَ إصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ.

[۲۵۲۲] ۲۴- (...). حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

لائے، بعض لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تو انتیسویں کی صبح کی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔“ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو (اشارہ کرتے ہوئے) تین دفعہ آپس میں ملایا۔ دوبار دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیاں ملائیں اور تیسری دفعہ ان میں سے نو (ملائیں۔)

[2523] حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن صفی نے خبر دی کہ انھیں عکرمہ بن عبد الرحمن بن حارث نے بتایا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم کھائی کہ آپ اپنی بعض بیویوں (سے ناراضی کے باعث ان) کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے، جب انتیس دن گزرے تو آپ صبح کو (یا شام کو) ان کے پاس تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ ہمارے پاس نہیں آئیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔“

[2524] روح اور ضحاک، یعنی ابو عاصم دونوں نے ابن جریج سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[2525] محمد بن بشر نے ہم سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن سعد نے (اپنے والد) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور فرمایا: ”مہینہ ایسا، ایسا ہوتا ہے۔“ پھر تیسری مرتبہ ایک انگلی کم کر دی۔

يَقُولُ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ شَهْرًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَعَشْرِينَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعَشْرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ» ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا: مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا، وَالثَّلَاثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا.

[2523] ۲۵- (۱۰۸۵) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَيْفِيٍّ، أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعَشْرُونَ يَوْمًا، غَدَا عَلَيْهِمْ - أَوْ رَاحَ - فَقِيلَ لَهُ: حَلَفْتَ، يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا، قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ يَوْمًا».

[2524] (۲۵۲۴) (...) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2525] ۲۶- (۱۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَقَالَ: «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّلَاثَةِ

إِضْبَاعًا.

[2526] زائدہ نے اسماعیل سے، انھوں نے محمد بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد (سعد رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ”مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔“ دس، دس اور ایک بار نو۔

[2527] عبد اللہ بن مبارک نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ ان دونوں (محمد بن بشر اور زائدہ) کی حدیث کے ہم معنی خبر دی۔

[۲۵۲۶] ۲۷- (...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا». عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا، مَرَّةً.

[۲۵۲۷] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ فَهْرَازٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ وَسَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا.

باب 5- ہر علاقے کے لوگوں کے لیے اپنی روایت (معتبر) ہے اور اگر ایک علاقے کے لوگ چاند دیکھ لیں تو ان سے دور والوں کے لیے اس کا حکم (کہ روزوں کا آغاز ہو گیا) ثابت نہیں ہوگا

(المعجم ۵) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَاهُمْ، وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ يَبْلَدُ لَا يَنْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعْدَ عَنْهُمْ) (التحفة ۵)

[2528] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر نے حدیث سنائی۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے محمد بن ابی حرمہ سے خبر دی، دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی۔ انھوں نے کریب سے روایت کی کہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیجا (وہ اس وقت شام کے والی تھے)، کہا: چنانچہ میں شام آیا اور ان کا کام کیا، اور میں شام ہی میں تھا کہ میرے سامنے رمضان کے چاند کا شور مچا۔ میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا، پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ واپس آ گیا تو مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے (حال) پوچھا، پھر چاند کا ذکر کرتے ہوئے کہا: تم لوگوں نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں

[۲۵۲۸] ۲۸- (۱۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ؛ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتَهْلَ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهَلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْهَلَالَ فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ؟

نے کہا: ہم نے اسے جمعے کی رات کو دیکھا تھا۔ انھوں نے پوچھا: تم نے اس کو خود دیکھا؟ میں نے کہا: ہاں، اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انھوں نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ اس پر انھوں نے کہا: لیکن ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا ہے، لہذا ہم روزہ رکھیں گے یہاں تک کہ ہم تیس (دن) پورے کر لیں یا اس (چاند) کو دیکھ لیں۔ تو میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان کے روزے پر اکتفا نہیں کریں گے؟ انھوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ ”ہم اکتفا نہیں کریں گے“ کے الفاظ تھے یا ”آپ اکتفا نہیں کریں گے“ کے۔

فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَأَاهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمِلَ ثَلَاثِينَ، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَا مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

وَشَكََّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي: نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي.

باب: 6- چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں، اللہ تعالیٰ نے روایت کے لیے اسے بڑا کر دیا اگر اس کو چھپا دیا جائے تو تیس (دن) مکمل کیے جائیں

(المعجم 6) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اِعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهَلَالِ وَصِغَرِهِ، وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدُهُ لِلرُّؤْيَا فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ) (التحفة 6)

[2529] حصین نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے ابو بختری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم عمرے (کی ادائیگی) کے لیے نکلے، جب ہم نے نخلہ کی ترائی میں پڑاؤ ڈالا تو ہم نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ بعض لوگوں نے کہا: تیسری رات کا ہے اور بعض نے کہا: دوسری رات کا ہے۔ کہا: ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے کہا: ہم نے چاند دیکھا تو بعض لوگوں نے کہا: تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: دوسری رات کا ہے۔ اس پر انھوں نے کہا: تم نے اسے کس رات دیکھا؟ کہا: تو ہم نے بتایا فلاں فلاں رات (دیکھا ہے۔) اس پر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[۲۵۲۹] ۲۹- (۱۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَحْلَةَ قَالَ: تَرَأَيْنَا الْهَلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَقَالَ: أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟ قَالَ فَقُلْنَا: لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا،

”اللہ نے رویت کے لیے اس کو بڑھا دیا۔ وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے اسے دیکھا۔“

فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَا فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ».

[2530] شعبہ نے ہمیں عمرو بن مرہ سے خبر دی، کہا: میں نے ابو خثری سے سنا، کہا: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا اور (اس وقت) ہم ذاتِ عرق میں تھے۔ تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑھا دیا تاکہ اسے دیکھا جاسکے، اگر مطلع ابراہیم آلود ہو جائے تو (تمیں کی) گنتی پوری کرو۔“

[۲۵۳۰] ۳۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عَرِيقٍ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ».

باب ۷: ۷- نبی اکرم ﷺ کے فرمان: ”عید کے دنوں میں عید کم نہیں ہوتے“ کا مفہوم

(المعجم ۷) - (بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ: «شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ» (التحفة ۷)

[2531] یزید بن زریع نے خالد سے، انھوں نے عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ”عید کے دنوں میں رمضان اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔“

[۲۵۳۱] ۳۱- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ».

[2532] معتمر بن سلیمان نے اسحاق بن سوید اور خالد سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عید کے دنوں میں عید کم نہیں ہوتے۔“

[۲۵۳۲] ۳۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ».

خالد کی حدیث میں ہے: ”عید کے دنوں میں رمضان اور ذوالحجہ۔“

فِي حَدِيثِ خَالِدٍ: «شَهْرًا عِيدٌ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ».

(المعجم ۸) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْضُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ، وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، وَبَيَانُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ، وَدُخُولِ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيرَ وَأَنَّهُ لَا أَثَرُ لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ فِي الْأَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ بِاللَّامِ. كَذَنبِ السَّرْحَانِ وَهُوَ الذُّنْبُ) (التحفة ۸)

باب: 8- روزے کا آغاز طلوع فجر سے ہوتا ہے اور فجر طلوع ہونے تک اس (روزہ دار) کے لیے کھانا وغیرہ جائز ہے، اس فجر کی وضاحت جس کے ساتھ روزہ اور نماز صبح وغیرہ کا وقت شروع ہونے کے احکام کا تعلق ہے، یہ دوسری فجر ہے جس کا نام صبح صادق یا اڑتی ہوئی صبح ہے۔ پہلی صبح کاذب یا مستطیل ہے جو سرحان، یعنی بھیڑیے کی دم کی طرح ہوتی ہے اور احکام شریعت پر اس کا کوئی اثر نہیں

[2533] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: جب آیت: ﴿حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَبَطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَبَطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ ”یہاں تک کہ تم پر فجر کا سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے“ نازل ہوئی تو عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے بچے کے نیچے دو رسیاں، ایک سفید رسی اور ایک سیاہ رسی رکھ لیتا ہوں (اس طرح) میں رات کو دن سے پہچان لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(پھر تو) تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے۔“ وہ (دھاگا) تو رات کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔“

[2534] ہمیں فضیل بن سلیمان نے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا: ہمیں ابو حازم نے حدیث بیان کی، (کہا: ہمیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ممتاز نظر آئے“ تو کوئی آدمی ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا لے لیتا اور

[۲۵۳۳] ۳۳- (۱۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَبَطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَبَطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [البقرة: ۲۱۸۷]. قَالَ لَهُ عَبْدِ بْنُ حَاتِمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وَسَادَتِي عِقَالَيْنِ: عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ، أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ وَسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ».

[۲۵۳۴] ۳۴- (۱۰۹۱) حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ غَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَبَطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَبَطِ الْأَسْوَدِ﴾، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ،

ان دونوں کے صاف نظر آنے تک کھاتا رہتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ (فجر کا) کے الفاظ نازل فرما کر اس کو واضح کر دیا۔

[2535] ابو عثمان نے کہا: مجھے ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگا تمہارے لیے سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے“ تو جب کوئی آدمی روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا، وہ اپنے پاؤں میں ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا باندھ لیتا، اس کے بعد وہ کھاتا اور پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کے سامنے ان کا منظر (سفید ہے یا سیاہ) ظاہر ہو جاتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ (فجر کا) کے الفاظ نازل فرمائے تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن (کو الگ کرنے والے دھاگے) ہیں۔

[2536] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ (بن عمر رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے (کی آواز) کو سنو۔“ (یعنی بلال رضی اللہ عنہ کی اذان فجر (صبح صادق) سے پہلے ہوتی تھی)۔

[2537] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بلال رات کو اذان دیتے ہیں اس لیے کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔“

فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبِينَهُمَا، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾: فَبَيَّنَ ذَلِكَ.

[۲۵۳۵] ۳۵- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْزَمٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ، رَبَطَ أَحَدَهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ، فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَبَيَّنَ لَهُ رِثْيُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّ مَا يَغْنِي بِذَلِكَ، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

[۲۵۳۶] ۳۶- (۱۰۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ».

[۲۵۳۷] ۳۷- (...) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ».

[2538] ہمیں ابن نمیر نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبید اللہ نے نافع سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن بلال اور نابینا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے۔“ کہا: ان دونوں میں (وقت کے لحاظ سے) اس سے زیادہ فرق نہ تھا کہ ایک (یعنی بلال رضی اللہ عنہ) اذان دینے، دعائیں پڑھنے اور صبح صادق کا وقت قریب آ جانے کا اندازہ کر لینے کے بعد اذان دینے کی جگہ سے (اترتا تو) اس کے آگاہ کرنے پر (دوسرا) (ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) اوپر چڑھتا۔

[2539] ہمیں ابن نمیر نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبید اللہ نے، (کہا:) ہمیں قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[2540] ابو اسامہ، عبدہ اور حماد بن مسعدہ سب نے عبید اللہ سے (پچھلی دونوں حدیثوں میں مذکور ان کی) دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[2541] اسماعیل بن ابراہیم نے سلیمان بنی سے، انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان۔ یا فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کی نداء (پکار، اذان)۔ سحری (کھانے) سے نہ روکے، بے شک وہ اذان دیتا ہے۔ یا فرمایا: نداء دیتا ہے۔ تاکہ تمہارے قیام کرنے والے کو لوٹا دے اور تمہارے سونے والے کو بیدار کر دے (تاکہ وہ اٹھ

[۲۵۳۸] ۳۸- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بِلَالَ لَا يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ»، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْفِيَ هَذَا.

[۲۵۳۹] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[۲۵۴۰] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادَيْنِ كُلِّهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[۲۵۴۱] ۳۹- (۱۰۹۳) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ - أَوْ قَالَ: نِدَاءُ بِلَالٍ - مَنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ». وَقَالَ: «لَيْسَ

کرسحری وغیرہ کرے) اور فرمایا: ”وہ (فجر) نہیں کہ اس طرح، اس طرح (اپنا) اظہار کرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ نیچے کیا اور اس کو اوپر اٹھایا۔ یہاں تک کہ اس طرح (اپنا) اظہار کرے“۔ آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو کھول دیا۔

[2542] خالد احمر نے سلیمان تمیمی سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ”بے شک فجر وہ نہیں جو اس طرح (ظاہر) ہو۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا، پھر ان کو زمین کی طرف جھکا دیا۔ بلکہ وہ (فجر) ہے جو اس طرح (ظاہر) ہو“۔ اور آپ نے شہادت کی انگلی کو دوسری شہادت کی انگلی پر رکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا۔ (افقی طور پر پھیلتی ہوئی روشنی کا اشارہ دیا۔)

[2543] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں معتمر بن سلیمان نے حدیث سنائی۔ اور ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں جریر اور معتمر بن سلیمان نے خبر دی، ان دونوں نے سلیمان تمیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، معتمر کی حدیث آپ ﷺ کے فرمان: ”وہ تمھارے سونے والے کو بیدار کر دے اور تمھارے قیام کرنے والے کو لوٹا دے“ پر ختم ہوگئی۔

اسحاق نے کہا: جریر نے اپنی حدیث میں کہا: ”وہ۔ یعنی فجر۔ نہیں کہ اس طرح (ظاہر) ہو بلکہ وہ (جو) اس طرح (ظاہر) ہو، وہ چوڑائی میں (پھیلنے والی) ہو، لمبائی (اونچائی) میں نہیں۔“

[2544] ہمیں عبدالوارث نے عبداللہ بن سوادہ قشیری سے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے میرے والد نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے محمد ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا - وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا - وَفَرَجَ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ -

[۲۵۴۲] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا - وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ - وَلَكِنَّ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا - وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ».

[۲۵۴۳] ۴۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَانْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ: «يُنَبِّئُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ».

وَقَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ: «وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا، وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا» - يَعْنِي الْفَجْرَ - «هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ».

[۲۵۴۴] ۴۱- (۱۰۹۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقَشِيرِيِّ: حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ

”بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تم میں سے کسی کو سحری (کے حوالے) سے دھوکے میں نہ ڈال دے (کہ وہ سحری ترک کر دے) اور نہ ہی یہ (اوپر سے نیچے لمبی) سفیدی، یہاں تک کہ (چوڑائی میں) پھیلے۔“

[2545] ہمیں اسماعیل بن علیہ نے حدیث سنائی، (کہا): مجھے عبد اللہ بن سوادہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ یہ سفیدی۔ صبح کے عمود کے بارے میں فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح (چوڑائی میں) تیزی سے پھیلے۔“

[2546] حماد بن زید نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلال کی اذان تمہیں تمہاری سحری (کے حوالے) سے دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور نہ افق کی اس طرح لمبی پھیلنے والی سفیدی (دھوکے سے تمہاری سحری ختم کروا دے) یہاں تک کہ وہ اس طرح (چوڑائی میں) پھیلے۔“

حماد نے اپنے دونوں ہاتھوں (کے اشارے) سے بیان کیا، کہا: آپ ﷺ کی مراد چوڑائی میں پھیلنے والی (سفیدی) سے تھی۔

[2547] معاذ (عبری) نے کہا: ہمیں شعبہ نے سوادہ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ خطبہ دیتے ہوئے نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”نہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تمہیں دھوکے میں ڈالے اور نہ یہ (عمودی) سفیدی، یہاں تک کہ (حقیقی) فجر ظاہر ہو جائے۔ یا فرمایا۔ فجر پھوٹ پڑے۔“

يَقُولُ: «لَا يَغْرُنَّ أَحَدُكُمْ نِدَاءَ بِلَالٍ مِّنَ السَّحُورِ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ».

[2545] ٤٢- (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَغْرُنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ - لِعُمُودِ الصُّبْحِ - حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا».

[2546] ٤٣- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّهْزَانِيِّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُسَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَغْرُنْكُمْ مِّنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا بَيَاضُ الْأَفْقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا، حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا».

وَحَكَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: يَعْنِي مُعْتَرِضًا.

[2547] ٤٤- (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَغْرُنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَبْدُو الْفَجْرُ - أَوْ قَالَ -: حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

[2548] ابوداؤد (طیالسی) نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا..... اس کے بعد یہی (حدیث) بیان کی۔

[۲۵۴۸] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ ابْنُ حَنْظَلَةَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ هَذَا.

باب: 9- سحری کھانے کی فضیلت، اس کے استحباب کی تاکید اور اس میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے

(المعجم ۹) - (بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ، وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ) (التحفة ۹)

[2549] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔“

[۲۵۴۹] ۴۵- (۱۰۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهً».

[2550] لیث نے موسیٰ بن علقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے اور انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کے کھانے کا ہے۔“ (رات کے کھانے کی طرح سحری کا کھانا بھی ہمارا معمول ہے۔)

[۲۵۵۰] ۴۶- (۱۰۹۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكَلَةُ السَّحْرِ».

[2551] کعب اور ابن وہب دونوں نے موسیٰ بن علقی

[۲۵۵۱] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2552] ہشام نے قنادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ.

میں نے کہا: ان دونوں (سحری اور نماز) کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے کہا: پچاس آیات (کی قراءت جتنے وقت) کا۔

قُلْتُ: كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: خَمْسِينَ آيَةً.

[2553] ہمام اور عمر بن عامر دونوں نے دو مختلف سندوں کے ساتھ قنادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ قَنَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2554] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اس وقت تک بھلائی سے رہیں گے جب تک وہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔“

يَخْيِي: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ».

[2555] یعقوب اور سفیان دونوں نے ابو حازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَغُوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2556] یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر ربیع محمد بن علاء نے کہا:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے خبر دی، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے اور انھوں نے ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے پوچھا: ام المؤمنین! محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں، ان میں سے ایک (بہت) جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا (اس کی نسبت قدرے) تاخیر سے افطار کرتا ہے اور تاخیر سے نماز پڑھتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: ان دونوں میں سے کون جلد روزہ کھولتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ کہا: ہم نے جواب دیا: عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ یعنی ابن مسعود۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ابو کریب نے یہ اضافہ کیا: اور دوسرے صحابی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

[2557] ابن ابی زائدہ نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ سے اور انھوں نے ابو عطیہ سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کی: محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں، دونوں ہی خیر میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک مغرب کی نماز (ادا کرنے) اور روزہ کھولنے میں (بہت) جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب کی نماز اور روزہ کھولنے میں (اس کی نسبت سے قدرے) تاخیر کرتا ہے۔ اس پر انھوں نے پوچھا: کون مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتا ہے؟ انھوں (مسروق) نے جواب دیا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

يَخْبِي وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ قُلْنَا: عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَتْ: كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى.

[۲۵۵۷] ۵۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، كِلَاهُمَا لَا يَأْأَلُو عَنِ الْخَيْرِ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَتْ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ.

باب: 10- روزہ ختم ہو جانے اور دن کے رخصت ہونے کا وقت

(المعجم ۱۰) - (بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ) (التحفة ۱۰)

[2558] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ، ابوکریب اور ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ اور وہ سب روایت کے الفاظ میں متفق ہیں (البتہ سند میں) یحییٰ نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی، اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے روایت سنائی، اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ سب نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عاصم بن عمر سے، اور انھوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات آجائے، (اس کا آغاز ہو جائے) دن پیٹھ پھیرے اور سورج غروب ہو جائے تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔“ (اس کا روزہ ختم ہو گیا۔)

ابن نمیر نے ”فَقَدْ“ (حقیقتاً) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[۲۵۵۸] ۵۱- (۱۱۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ نُمَيْرٍ - وَاتَّفَقُوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ - جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَذْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ: «فَقَدْ».

[2559] نشیم نے ابواسحاق شیبانی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! (ابوداؤد کی روایت میں ہے: بلال! سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے (پانی میں) ستو ملاؤ۔“ اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! (ابھی تو) آپ پر دن (کا اجالا) موجود ہے! آپ نے فرمایا: ”(سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔“ کہا: اس نے اتر کر ستو ملائے، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کیے تو نبی ﷺ نے نوش فرمالیے، پھر آپ نے ہاتھ سے (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ”جب سورج ادھر (مغرب میں) غروب ہو جائے اور رات ادھر (مشرق) سے آجائے تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔“ (اس کا روزہ ختم ہو چکا۔)

[۲۵۵۹] ۵۲- (۱۱۰۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا فُلَانُ! انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ عَلَيَّ نَهَارًا. قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: فَتَرَلْ فَجَدَحَ، فَأَتَاهُ بِهِ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ: «إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا، وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[2560] علی بن مسہر اور عباد بن عوام نے شیانی سے، انھوں نے حضرت ابن ابی اوفیؓ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج غروب ہو گیا، آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: ”(سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو ملاؤ۔“ تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ شام کر لیں (تو بہتر ہے!) آپ نے فرمایا: ”نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو ملاؤ۔“ اس نے کہا: (ابھی) ہم پردن (کا اجالا موجود) ہے۔ اس کے بعد وہ نیچے اتر اور آپ کے لیے ستو بنائے تو آپ نے نوش فرما لیے، پھر آپ نے فرمایا: ”جب تم رات کو دیکھو وہ ادھر سے آگئی۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔“

[2561] عبدالواحد نے کہا، ہمیں سلیمان شیانی نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے سنا، فرما رہے تھے: ہم (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، آپ روزے کی حالت میں تھے، جب سورج غروب ہو گیا، آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! (سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے (پانی میں) ستو ملاؤ.....“ (آگے) ابن مسہر اور عباد بن عوام کی حدیث کے مانند ہے۔

[2562] سفیان، جریر اور شعبہ نے (سلیمان) شیانی سے، انھوں نے ابن ابی اوفیؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور اکیسے ہشیم کی روایت کے سوا ان میں سے کسی کی روایت میں ”رمضان کے مہینے میں“ اور ”اس طرف سے رات آجائے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

[۲۵۶۰] ۵۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ: «إِنزِلْ فَاجِدْ لَنَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ: «إِنزِلْ فَاجِدْ لَنَا» قَالَ: إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا، فَنَزَلَ فَجَدَّحَ لَهُ فَتَرَبَّ، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[۲۵۶۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا فُلَانُ! إِنزِلْ فَاجِدْ لَنَا» مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَادِ بْنِ الْعَوَامِ.

[۲۵۶۲] ۵۴- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى

حَدَّثَ ابْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَادُ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلَا قَوْلُهُ: «وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا» إِلَّا فِي رِوَايَةٍ هُنَّ وَحْدَهُ.

(المعجم ۱۱) - (بَابُ التَّهْنِيَةِ عَنِ الْوَصَالِ)
(التحفة ۱)

باب: 11- (روزوں میں) وصال (ایک روزے کو افطار کیے بغیر دوسرے سے ملانے) کی ممانعت

[2563] مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (روزوں میں) وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی: آپ تو روزوں سے روزے ملاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ میں تمھاری طرح سے نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“

☆ فائدہ: جس طرح کھانے پینے سے جسمانی قوت بحال ہوتی ہے، اسی طرح عبادات سے حاصل ہونے والی روحانی لذتوں سے میری جسمانی قوت خود بخود بحال ہو جاتی ہے۔ بعض نے اسے حقیقت پر بھی محمول کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

[2564] عبید اللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں روزوں کو روزوں سے ملایا (وصال کیا) تو لوگ بھی روزے سے روزہ ملانے لگے، آپ نے ان کو منع فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ میں تمھاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“

[2565] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی اور انھوں نے ”رمضان میں“ کے الفاظ نہیں کہے۔

[2564] ۵۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ النَّاسُ، فَتَهَاهُمْ، قِيلَ لَهُ: أَنْتَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى».

[2565] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي رَمَضَانَ.

[2566] ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون میری مثل ہے؟ میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

تو جب لوگوں نے وصال چھوڑنے سے انکار کیا تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن، پھر دوسرے دن بلا افطار و سحری روزہ رکھا، اس کے بعد انھوں نے چاند دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: ”اگر چاند لیٹ ہوتا تو میں تمھارے ساتھ مزید (وصال) کرتا۔“ جب انھوں نے باز آجانے سے انکار کیا تو آپ نے انھیں سزا دینے والے کی طرح فرمایا۔

فائدہ: وصال پر اصرار بنیادی طور پر نیکی سے رغبت کی بنا پر تھا۔ لیکن اسلام اعتدال کا دین ہے۔ افراط اور تفریط سے روکتا ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کی تربیت کے لیے یہ طریقہ اختیار فرمایا۔

[2567] عمارہ نے ابو زرعہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم وصال سے دور رہو۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اس معاملے میں میری مثل نہیں ہو، میں (اس طرح) رات گزارتا ہوں، (کہ) میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، تم انھی اعمال کی زحمت اٹھاؤ جن کی تم طاقت رکھتے ہو۔“

[2568] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ”تم اسی کی زحمت اٹھاؤ جس کی تم میں طاقت ہو۔“

[۲۵۶۶] ۵۷- (۱۱۰۳) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَصَالِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُوَاصِلُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَيْكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَتَّهُوا عَنِ الْوَصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَرَدَدْتُكُمْ» كَالْمَنْكَلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَتَّهُوا.

[۲۵۶۷] ۵۸- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ» قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنَّكُمْ لَسَنْتُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَالْكُلْفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ».

[۲۵۶۸] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:

ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَاكْلُفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ».

[2569] ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور

انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے وصال سے منع فرمایا۔ (آگے) ابو زرہ سے عمارہ کی حدیث کے مانند ہے۔

[۲۵۶۹] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ.

[2570] سلیمان نے ثابت سے اور انہوں نے حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں (رات کی) نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا اور آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، ایک اور آدمی آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ ہم ایک جماعت بن گئے۔ جب نبی ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہیں تو آپ نے نماز میں تخفیف شروع کر دی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے ایسی (لمبی) نماز پڑھی جو ہمارے پاس نہیں پڑھتے تھے۔ کہا: جب ہم نے صبح کی، ہم نے آپ سے پوچھا: کیا آپ کو رات ہمارا پتہ چل گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اسی بات نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا جو میں نے کیا۔“

[۲۵۷۰] ۵۹- (۱۱۰۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ أَيْضًا، حَتَّى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا خَلْفُهُ، جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيَهَا عِنْدَنَا، قَالَ: قُلْنَا لَهُ، حِينَ أَضْبَحْنَا: أَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ فَقَالَ: «نَعَمْ، ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ».

(انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کرنا شروع کر دیا اور یہ (وصال) مہینے کے آخر میں تھا، آپ کے ساتھیوں میں سے بھی کچھ لوگ وصال کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کا معاملہ کیا ہے کہ وہ وصال کر رہے ہیں؟“ تم میرے مانند نہیں ہو، ہاں، اللہ کی قسم! اگر یہ مہینہ میرے لیے زیادہ ہو جاتا تو میں اس طرح کا وصال کرتا کہ زیادہ گہرائی میں جانے والے گہرائی میں جانا چھوڑ دیتے۔“

قَالَ: فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَأَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ! إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي، أَمَّا وَاللَّهِ! لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا، يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمِّقَهُمْ».

فائدہ: آپ ﷺ نے ہمیشہ یہی پسند فرمایا کہ امت انسانی استطاعت کے مطابق عمل کرے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ آپ نے رہبانیت کی نفی فرمائی۔

[۲۵۷۱] ۶۰- (...) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ -: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَوَاصِلَ نَاسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: «لَوْ مَدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصِلُنَا وَصَالًا، يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمِّقَهُمْ، إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي - أَوْ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ - إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

[2571] حمید نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے شروع میں وصال کیا تو مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے بھی وصال شروع کر دیا، آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”اگر ہمارے لیے مہینہ بڑھا (لمبا کر) دیا جاتا تو ہم اس انداز سے وصال کرتے کہ زیادہ گہرائی میں جانے والے گہرائی میں جانا چھوڑ دیتے۔ تم لوگ میری مثل نہیں ہو۔ یا فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔“

فائدہ: آپ ﷺ نے رمضان کے آخر میں وصال شروع کیا تھا۔ اس روایت میں حمید یا ان کے بعد کے کسی راوی کو وہم ہوا ہے۔

[۲۵۷۲] ۶۱- (۱۱۰۵) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَاهُمْ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلُ! قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

[2572] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے صحابہ پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے ان کو وصال سے منع کیا تو انھوں نے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرح سے نہیں ہوں، بلاشبہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

(المعجم ۱۲) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تَحْرُكْ شَهْوَتُهُ) (التحفة ۱۲)

باب: 12- اس آدمی کے لیے روزے کے دوران میں بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں جس کی شہوت کو تحریک نہ ملتی ہو

[۲۵۷۳] ۶۲- (۱۱۰۶) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ،

[2573] ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کو چوم لیتے جبکہ آپ روزے سے ہوتے، پھر آپ ہنس دیں۔

ثُمَّ تَضَحَّكُ .

[2574] سفیان نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن قاسم (بن محمد بن ابی بکر) سے کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں ان کو چوم لیتے تھے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہا: ہاں۔

[۲۵۷۴] ۶۳- (...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ.

[2575] عبید اللہ بن عمر نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں مجھے چوم لیا کرتے تھے۔ اور تم میں سے کون ہے جو اُس طرح اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہو جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے؟

[۲۵۷۵] ۶۴- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ، وَأَيْكُم يَمْلِكُ إِزْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِزْبَهُ؟

[2576] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور علقمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اسی طرح مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں چوم لیتے تھے اور روزے کی حالت میں جسم سے جسم ملا لیتے تھے لیکن آپ اپنی خواہش پر تم سب سے بڑھ کر اختیار رکھنے والے تھے۔

[۲۵۷۶] ۶۵- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَلَكِنَّهُ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ.

[2577] سفیان نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں چوم لیتے تھے اور آپ ﷺ تم سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی خواہش

[۲۵۷۷] ۶۶- (...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ

وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ.

پر قابو رکھنے والے تھے۔

[۲۵۷۸] ۶۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2578] شعبہ نے منصور سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں جسم سے جسم لگاتے تھے۔

[۲۵۷۹] ۶۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْنَا لَهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ. شَكَ أَبُو عَاصِمٍ.

[2579] ابو عاصم نے کہا: میں نے ابن عون سے سنا، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں جسم سے جسم ملا لیتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، لیکن آپ ﷺ تم سب لوگوں سے زیادہ اپنی خواہش کو قابو میں رکھنے والے تھے یا تم میں سے سب سے زیادہ اپنی خواہش کو قابو میں رکھنے والے تھے۔ شک ابو عاصم کو ہوا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[۲۵۸۰] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ؛ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لَيْسًا لَانِهَا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[2580] اسماعیل نے ابن عون سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ وہ دونوں ام المؤمنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس گئے تاکہ وہ دونوں ان سے (مسائل کے بارے میں) سوال کریں..... اس کے بعد اس (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

[۲۵۸۱] ۶۹- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

[2581] شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو بتایا کہ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزے میں ہوتے تھے تو انھیں چوم لیتے تھے۔

[2582] معاویہ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[2583] ابواحوص نے زیاد بن علاقہ سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کے مہینے (رمضان) میں چوم لیا کرتے تھے۔

[2584] ابوبکر نہشلی نے زیاد بن علاقہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں، جب آپ روزے کی حالت میں ہوتے، چوم لیا کرتے تھے۔

[2585] علی بن حسین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (انھیں) چوم لیتے تھے جبکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

[2586] اعمش نے مسلم سے، انھوں نے شیر بن شکل سے اور انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب روزہ دار ہوتے تو چوم لیا کرتے تھے۔

[2587] منصور نے مسلم سے باقی ماندہ سابقہ سند کے

[۲۵۸۲] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلُهُ.

[۲۵۸۳] ۷۰- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

[۲۵۸۴] ۷۱- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ، فِي رَمَضَانَ، وَهُوَ صَائِمٌ.

[۲۵۸۵] ۷۲- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[۲۵۸۶] ۷۳- (۱۱۰۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ شَكْلٍ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[۲۵۸۷] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

ساتھ اسی (مذکورہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

الرَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2588] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا روزہ دار (بیوی کو) چوم سکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”ان (ام سلمہ) سے پوچھ لو۔“ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کر لیا کرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: ”دیکھو، اللہ کی قسم! میں تم سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔“

[۲۵۸۸] ۷۴- (۱۱۰۸) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمَيْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيْقَبِلُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَلْ هَذِهِ» - لِأُمِّ سَلَمَةَ - فَأَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا وَاللَّهِ! إِنِّي لَا تَقَاكُمُ لِلَّهِ، وَأَخْشَاكُمُ لَهُ».

باب: 13- جس شخص پر حالت جنابت میں فجر طلوع ہو جائے اس کا روزہ صحیح ہے

(المعجم ۱۳) - (بَابُ صِحَّةِ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ) (التحفة ۱۳)

[2589] ہمیں ابن جریر نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن (بن حارث بن ہشام مخزومی) نے (اپنے والد) ابوبکر سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو (احادیث و واقعات سیرت) بیان کرتے ہوئے سنا، وہ اپنے بیان (کے دوران) میں کہہ رہے تھے: جس پر جنابت کی حالت میں فجر کا وقت آجائے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ میں نے یہ بات — اپنے والد — عبدالرحمن بن حارث کو بتائی تو انھوں نے اس کا انکار کیا۔

[۲۵۸۹] ۷۵- (۱۱۰۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ: مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ

اس پر عبدالرحمان چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمان نے ان دونوں سے اس (مسئلے) کے بارے میں سوال کیا، کہا: (جواب میں) ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (احکام کے) خواب کے بغیر حالت جنابت میں صبح کرتے، پھر آپ روزہ (جاری) رکھتے۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ مروان کے پاس آ گئے، عبدالرحمان نے ان کے سامنے یہ بات بیان کی تو مروان نے کہا: میں تمہیں (اس بات کی) قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اس بات کی تردید کرو جو وہ کہتے ہیں، کہا: تو ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور (حدیث کا راوی) ابو بکر اس اثنا میں (اپنے والد عبدالرحمان کے ساتھ) موجود تھا۔ کہا: تو عبدالرحمان نے یہ واقعہ ان کے سامنے بیان کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا (واقعی) ان دونوں (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما) نے تم سے یہ بات کہی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ (اس مسئلے کو) زیادہ جاننے والی ہیں۔

پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس (مسئلے) میں جو کہا کرتے تھے، اس کو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ بات فضل رضی اللہ عنہ سے سنی، نبی ﷺ سے (براہ راست) نہیں سنی۔

کہا: اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس (بات) سے جو وہ اس معاملے میں کہا کرتے تھے، رجوع کر لیا۔

میں (ابن جریج) نے عبدالملک سے کہا: کیا ان دونوں نے ”فی رمضان“ (کے الفاظ) کہے؟ کہا: اسی طرح کہا: آپ احکام کے بغیر حالت جنابت میں صبح کرتے پھر روزہ (جاری) رکھتے۔

ابْنِ الْحَارِثِ - لِأَبِيهِ - فَأَنْكَرَ ذَلِكَ. فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ، قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبَتْ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذَلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَهْمَا قَالَتَاهُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هُمَا أَعْلَمُ.

ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

قَالَ: فَارْجِعْ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ.

قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: كَذَلِكَ، كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ. [انظر: ٢٥٩٤]

[2590] عروہ بن زبیر اور ابوبکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رمضان میں بسا اوقات رسول اللہ ﷺ کو حالت جنابت میں فجر ہو جاتی تھی تو آپ غسل فرماتے اور روزہ پورا کرتے۔

[۲۵۹۰] ۷۶- (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُذْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ، مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

[2591] ابوبکر نے حدیث بیان کی کہ مروان نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ اس آدمی کے بارے میں سوال کرے جو حالت جنابت میں صبح کرتا ہے، کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر مجامعت کی وجہ سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے، پھر آپ نہ افطار (روزہ ختم) کرتے تھے اور نہ فضا دیتے تھے۔

[۲۵۹۱] ۷۷- (...) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ الْحَمِيرِيِّ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا، أَيُصُومُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جَمَاعٍ، لَا مِنْ حُلُمٍ، ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي.

[2592] ابوبکر بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ان دونوں نے کہا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر، ہمبستری کی بنا پر حالت جنابت میں صبح کرتے، پھر روزہ (جاری) رکھتے تھے۔

[۲۵۹۲] ۷۸- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَتِي النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جَمَاعٍ، غَيْرِ احْتِلَامٍ، فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ يَصُومُ.

[2593] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابویونس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے کے لیے آیا جبکہ وہ دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے نماز کا

[۲۵۹۳] ۷۹- (۱۱۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرٍ بْنِ حَزْمٍ

وقت حالت جنابت میں آلیتا ہے تو (کیا) میں روزہ رکھ لوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی نماز (کا وقت) حالت جنابت میں آلیتا ہے تو میں روزہ رکھتا ہوں۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہم جیسے نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کو جاننے والا ہوں جن سے مجھے بچنا چاہیے۔“

الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ: - أَنَّ أَبَا يُوسُفَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُذَرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنَا تُذَرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ» فَقَالَ: لَسْتُ مِثْلَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَقِي».

[2594] سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے، کیا وہ روزہ رکھے؟ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ احکام کے بغیر، حالت جنابت میں صبح کرتے تھے، پھر آپ روزہ (جاری) رکھتے۔

[۲۵۹۴] ۸۰- (۱۱۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ التَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا، أَيْصُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا، مِّنْ غَيْرِ اجْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُ. [راجع: ۲۵۸۹]

باب: ۱۴- رمضان میں دن کے وقت روزہ دار کے لیے مجامعت کرنے کی سخت حرمت، اس پر بڑا کفارہ ادا جب ہو جاتا ہے، اس (کفارہ) کی وضاحت اور یہ خوشحال اور تنگ دست دونوں پر واجب ہے اور استطاعت حاصل ہونے تک تنگ دست کے ذمے بھی برقرار رہتا ہے

(المعجم ۱۴) - (بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجَمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ، وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانُهَا، وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَبْتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ) (التحفة ۱۴)

[2595] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حمید بن عبد الرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

[۲۵۹۵] ۸۱- (۱۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

سے روایت کی، کہا: ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا: ”تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟“ اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماعت کر لی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم (اتنی) طاقت رکھتے ہو کہ ایک (غلام کی) گردن کو آزا کر دو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم (انقطاع کے بغیر) مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں، آپ نے فرمایا: ”اسے صدقہ کر دو۔“ تو اس نے کہا: (جو) ہم سے بھی زیادہ محتاج ہو اس پر؟ اس (شہر) کی دونوں (طرف کی) پتھریلی زمینوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ اس کا ضرورت مند نہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے حتیٰ کہ آپ کے دونوں جانب کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔“

[2596] منصور نے محمد بن مسلم زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کے مانند روایت کی اور کہا: عرق جس میں کھجوریں تھیں اس (عرق) سے مراد بہت بڑی ٹوکری ہے۔ اور انھوں نے ”اس کے بعد آپ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دونوں جانب کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[2597] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رمضان (کے مہینے) میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے جماعت کر لی، اس کے بعد رسول

وَأَبْنُ نَمِيرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: هَلَكْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَمَا أَهْلَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْ بِهَذَا» قَالَ: أَفَقَرٌ مِنَّا؟ فَمَا بَيْنَ لَا بَيْنَهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَأَطْعِمَهُ أَهْلَكَ».

[۲۵۹۶] (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ رَوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ: بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الزُّبَيْلُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ.

[۲۵۹۷] ۸۲- (....) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں فتویٰ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس غلام ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔“

[2598] مالک نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ ایک آدمی نے رمضان میں افطار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک گردن (غلام) آزاد کر کے کفارہ ادا کرے۔ پھر ابن عیینہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[2599] ابن جریج نے بتایا کہ مجھے ابن شہاب (زہری) نے حمید بن عبد الرحمن سے حدیث سنائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو، جس نے رمضان میں افطار کر لیا تھا، حکم دیا کہ وہ ایک گردن آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

[2600] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[2601] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے، انھوں نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں جل گیا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں؟“ اس نے کہا: میں نے رمضان میں، دن کے وقت، اپنی بیوی سے جماعت کر لی۔ آپ نے فرمایا: ”صدقہ کرو، صدقہ کرو۔“ اس نے کہا: میرے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِينَ مَسْكِينًا».

[۲۵۹۸] ۸۳- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْفِّرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[۲۵۹۹] ۸۴- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، أَنْ يُتَّقِ رَقَبَةً، أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ، أَوْ يُطْعِمَ سِتِينَ مَسْكِينًا.

[۲۶۰۰] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[۲۶۰۱] ۸۵- (۱۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُطَهَّرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِمَ؟» قَالَ: وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا، قَالَ:

پاس کچھ نہیں ہے۔ تو آپ نے اسے بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد آپ کے پاس دو نوکریاں آئیں جن میں کھانا تھا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس (کھانے) کو صدقہ کر دے۔

[2602] عبد الوہاب ثقفی نے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ، یحییٰ بن سعید سے سنا..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا..... اس کے بعد (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

اور اس حدیث کے شروع میں ”صدقہ کرو، صدقہ کرو“ کے الفاظ نہیں ہیں اور نہ ”دن کے وقت“ کے الفاظ ہیں۔

[2603] عمرو بن حارث نے عبد الرحمن بن قاسم سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ، نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ فرماتی ہیں: رمضان میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں جل گیا، میں جل گیا! تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”اس کا معاملہ کیا ہے؟“ اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”صدقہ کرو۔“ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ۔“ وہ بیٹھ گیا۔ وہ اسی حالت میں تھا کہ ایک آدمی گدھا بانکتا ہوا آیا، اس پر کھانا (لدا ہوا) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ابھی جلا تھا وہ کہاں ہے؟“ اس پر وہ آدمی کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو صدقہ کر دو۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا (اپنے علاوہ) کسی اور پر (صدقہ کروں؟) اللہ کی قسم! ہم

«تَصَدَّقْ، تَصَدَّقْ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ، فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ.

[۲۶۰۲] ۸۶- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ «تَصَدَّقْ، تَصَدَّقْ». وَلَا قَوْلُهُ: نَهَارًا.

[۲۶۰۳] ۸۷- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبَّادَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِخْتَرَفْتُ، إِخْتَرَفْتُ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا شَأْنُهُ؟» فَقَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي، قَالَ: «تَصَدَّقْ» فَقَالَ: وَاللَّهِ! يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا لِي شَيْءٌ، وَمَا أَفْزِرُ عَلَيْهِ، قَالَ: «إِجْلِسْ» فَجَلَسَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ، أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا، عَلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ إِنْفَاءً؟». فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَصَدَّقْ بِهَذَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَغَيْرَنَا؟

فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَجِيَاعٌ، مَا لَنَا شَيْءٌ، قَالَ: «فَكُلُوْهُ»۔
 بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو
 (پھر) کھئی لوگ اس کو کھاؤ۔“

(المعجم ۱۵) - (بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ)
 فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمَسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ،
 اِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرَّ حَلَّتَيْنِ فَاكْثَرَ، وَاَنْ
 الْاَفْضَلَ لِمَنْ اَطَاقَهُ بِلَا ضَرَرٍ اَنْ يَّصُومَ،
 وَلِمَنْ شَقَّ عَلَيْهِ اَنْ يُّفْطِرَ (التحفة ۱)

باب: 15- اگر سفر گناہ کے لیے نہیں تو رمضان
 میں مسافر کے لیے جبکہ اس کا سفر دو یا دو سے
 زائد منزلوں کا ہے، روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا
 دونوں جائز ہیں اور جو آدمی نقصان اٹھائے بغیر
 روزہ رکھ سکتا ہے، اس کے لیے افضل ہے کہ
 روزہ رکھے اور جس کے لیے مشقت کا باعث ہو
 اس کے لیے افضل ہے کہ وہ روزہ چھوڑ دے

[2604] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں
 نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے
 ان کو خبر دی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ رمضان میں
 (سفر پر) نکلے تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید (کے
 مقام پر) پہنچ گئے، پھر آپ نے افطار کر لیا، کہا: اور رسول
 اللہ ﷺ کے صحابہ آپ کے نئے، پھر اس سے بھی نئے
 (آخری) حکم کی پیروی کیا کرتے تھے۔

[2605] سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی
 (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

یحییٰ نے کہا: سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ
 بات کس کے قول سے ہے؟ یعنی رسول اللہ ﷺ کے فرمان
 میں سے آخری لیا جاتا تھا۔

[۲۶۰۴] ۸۸- (۱۱۱۳) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
 يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَح قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛
 ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ
 ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ،
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ،
 فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ أَفْطَرَ، قَالَ: وَكَانَ
 صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُونَ الْأَخْدَثَ
 فَلَا أَخْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ.

[۲۶۰۵] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
 وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ
 ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا
 الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

قَالَ يَحْيَى: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: لَا أَدْرِي
 مِنْ قَوْلٍ مَنْ هُوَ؟ يَعْني: وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ
 مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[۲۶۰۶] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَلَا خَيْرَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ لِنِثْلَثِ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ .

[2606] معمر نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی۔ زہری نے کہا: آپ کا دونوں میں سے آخری عمل افطار کرنا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے حکم میں سے آخری، پھر اس سے بھی آخری کو لیا جاتا تھا۔ زہری نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رمضان کی تیرہ راتیں گزر چکی تھیں، صبح کو مکہ پہنچے۔

[۲۶۰۷] (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَخْذَ فَلَا أَخْذَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ .

[2607] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند سے لیث کی حدیث کے مانند روایت کی۔

ابن شہاب نے کہا: وہ (صحابہ) آپ کے بنے سے نئے حکم کی پیروی کرتے تھے اور اس (نئے حکم) کو ناسخ (اور) محکم سمجھتے تھے۔

[۲۶۰۸] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَشَرِبَهُ نَهَارًا ، لِيَرَاهُ النَّاسُ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ .

[2608] مجاہد نے طاؤس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں سفر پر نکلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچ گئے، پھر آپ نے برتن منگوایا جس میں پانی تھا، پھر آپ نے اسے دن کے وقت ہی پی لیا تاکہ لوگ اس بات کو دیکھ لیں، پھر آپ نے روزے ترک کر دیے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَفْطَرَ ، مَنْ شَاءَ صَامَ ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ .

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (سفر میں) روزے رکھے بھی اور افطار بھی کیے (اب) جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے افطار کر لے۔

[۲۶۰۹] ۸۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ ، قَدْ

[2609] عبد الکریم نے طاؤس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس پر عیب نہ لگاؤ جس نے (سفر میں) روزہ رکھا اور نہ اس پر (عیب لگاؤ) جس نے روزہ چھوڑا، حقیقتاً رسول اللہ ﷺ نے سفر میں کبھی

صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ. روزہ رکھا، اور (کبھی) روزہ چھوڑا۔

[2610] عبد الوہاب بن عبد المجید نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جعفر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزے رکھے یہاں تک کہ کُرَاعُ الْغَمِيمِ مقام پر پہنچ گئے، (یہ اور کدید، عسفان کے ارد گرد کے علاقے ہیں۔ فتح مکہ کے لیے جانے والی فوج نے مکہ سے دو مرحلے پہلے اسی علاقے میں ایک رات پڑاؤ کیا) لوگوں نے بھی روزے رکھے، پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوا یا، اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا، پھر آپ نے اسے پی لیا، اس کے بعد آپ سے کہا گیا: کچھ لوگوں نے (ابھی تک) روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ نہ ماننے والے ہیں، یہ نہ ماننے والے ہیں۔“

☆ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے سفر کے دوران میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی اجازت دے رکھی تھی لیکن اس موقع پر روزے لوگوں کے لیے تکلیف اور مشقت کا باعث بن رہے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے لوگوں کی شدید مشقت کی بنا پر اس انداز میں اظہار کیا کہ سب دیکھ لیں اور افطار کر لیں۔ آپ کے اس عمل کے باوجود افطار نہ کرنے والے سخت زجر و توبیخ کے مستحق تھے۔

[2611] عبد العزیز نے جعفر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور یہ اضافہ کیا: تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: روزے نے لوگوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے اور وہ اس معاملے میں آپ کے عمل کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوا یا۔

[2612] ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، سب نے محمد بن جعفر (غندر) سے روایت کی، ابو بکر نے کہا: ہمیں غندر نے شعبہ سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن سعد سے، انھوں نے محمد بن عمرو بن حسن سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا:

[۲۶۱۰] ۹۰- (۱۱۱۴) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ - : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: «أُولَئِكَ الْعَصَاةُ، أُولَئِكَ الْعَصَاةُ».

[۲۶۱۱] ۹۱- (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزْدِيَّ، عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[۲۶۱۲] ۹۲- (۱۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ

رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جس پر لوگ جھگھٹا کیے ہوئے تھے اور اس پر سایہ بھی کیا گیا تھا، آپ نے پوچھا: ”اسے کیا ہوا؟“ لوگوں نے بتایا: روزہ دار ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا سفر میں روزہ رکھنا (جب وہ شدید مشقت کا سبب ہو) اچھے کاموں میں سے نہیں۔“

[2613] عبید اللہ کے والد معاذ بن معاذ نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا..... (آگے) اسی کے مانند (بیان کیا۔)

[2614] ابوداؤد نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: شعبہ نے کہا: یحییٰ بن ابی کثیر (کے حوالے) سے مجھ تک یہ بات پہنچتی تھی کہ وہ اس حدیث میں کچھ زائد بیان کرتے تھے۔

اور اسی سند میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لازمًا اللہ کی رخصت کو لے لو جو اس نے تمہیں دی ہے۔“ (شعبہ نے) کہا: جب میں نے (خود) ان (یحییٰ) سے پوچھا تو ان کو یہ (اضافہ) یاد نہیں تھا۔

[2615] ہمام بن یحییٰ نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابونضرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کی سولہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ چھوڑا۔ نہ روزہ دار نے چھوڑنے والے پر عیب لگایا اور نہ چھوڑنے والے نے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا لَهُ؟». قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ».

[۲۶۱۳] (...) حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا، بِمِثْلِهِ.

[۲۶۱۴] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّوْقَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: وَكَانَ يَتْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ» قَالَ: فَلَمَّا سَأَلْتُهُ، لَمْ يَحْفَظْهُ.

[۲۶۱۵] ۹۳- (۱۱۱۶) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ حَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسِتِّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا

[2616] (سلیمان) تیمی، شعبہ، ہشام، عمر بن عامر اور سعید (بن ابی عروبہ) سب نے قنادہ سے اسی سند کے ساتھ ہمام کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، البتہ تیمی، عمر بن عامر اور ہشام کی حدیث میں رمضان کی اٹھارہ راتیں گزرنے کے بعد اور سعید کی حدیث میں رمضان کی بارہ راتیں (باقی تھیں، دونوں سے ایک ہی تاریخ کا تعین ہوتا ہے) اور شعبہ کی حدیث میں (رمضان کی) سترہ یا انیس راتوں کا ذکر ہے۔

[۲۶۱۶] ۹۴- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التِّمِّيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَغْنِي ابْنَ عَامِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرِ، عَنْ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ قَنَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ.

غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التِّمِّيِّ وَعُمَرُ بْنُ عَامِرٍ وَهَشَامٌ: لَثَمَانٌ عَشْرَةٌ خَلَّتْ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: فِي ثِنْتِي عَشْرَةٍ، وَشُعْبَةُ: لِسَبْعَ عَشْرَةٍ أَوْ ثِنْتَ عَشْرَةٍ.

فائدہ: فتح مکہ کے لیے آمد اور مکہ میں داخل ہونے کی تاریخوں میں اختلاف ہے، مثلاً: حدیث: 2606 میں داخلے کی تاریخ تیرہ رمضان بیان کی گئی ہے۔ یہ زہری کا قول ہے۔ یہاں بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی روایت میں مختلف بیان کرنے والوں کی طرف سے ایک دو تاریخوں کا فرق موجود ہے۔ یہ سب اندازے کی غلطیاں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کبھی رمضان کی گزری ہوئی راتوں کے حوالے سے تاریخ کا تعین کیا گیا ہے کبھی باقی راتوں کے حوالے سے۔ اور اس صورت میں کبھی رمضان کے تیس دنوں سے حساب لگایا گیا ہے، کبھی انتیس دنوں سے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خود کسی متعین تاریخ کا نام نہ لیا بلکہ اپنے طریقے سے اس کے تعین کی طرف رہنمائی کی۔

[2617] ابوسعید نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار پر اس کے روزے کی وجہ سے عیب لگایا جاتا تھا اور نہ روزہ چھوڑنے والے پر روزہ چھوڑنے کی وجہ سے۔

[۲۶۱۷] ۹۵- (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ - عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ، وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

[۲۶۱۸] ۹۶- (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ:

[2618] بُرَيْرِي نے ابو نضرہ سے اور انھوں نے حضرت

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ،
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
الله عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي
رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ
الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى
الصَّائِمِ، يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ، فَإِنَّ
ذَلِكَ حَسَنٌ، وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا
فَأَفْطَرَ، فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان میں رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر نکلتے تھے تو ہم میں روزہ دار بھی
ہوتے اور افطار کرنے والے بھی۔ نہ روزہ دار (دل میں)
افطار کرنے والے کے خلاف کچھ (برا احساس) پاتا اور نہ
افطار کرنے والا روزہ دار کے خلاف۔ وہ (صحابہ) یہ سمجھتے تھے
کہ جس نے قوت موجود پائی اور روزہ رکھ لیا تو یہ اچھا ہے
اور سمجھتے کہ جس نے کمزوری محسوس کی اور روزہ چھوڑ دیا تو یہ
بھی ٹھیک ہے۔

[۲۶۱۹] ۹۷- (۱۱۱۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

[2619] عاصم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں

عَمْرُو الْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ
سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ، كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ.
قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ
عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمْ قَالَا: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَصُومُ
الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ، فَلَا يَعْيبُ بَعْضُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ.

نے ابو نضرہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے
حضرت ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر
کیا تو روزہ دار روزہ رکھتا، اور روزہ چھوڑنے والا چھوڑتا، اس
پر وہ ایک دوسرے پر عیب نہیں لگاتے تھے۔

[۲۶۲۰] ۹۸- (۱۱۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2620] ابو یحییٰ نے حمید سے روایت کی، کہا: حضرت

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ
أَنْسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي
السَّفَرِ؟ فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي
رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا
الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں رمضان کے روزے کے بارے میں
سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا: ہم نے رمضان میں رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو نہ روزہ دار نے روزہ چھوڑنے
والے پر عیب لگایا اور نہ چھوڑنے والے نے روزہ دار پر۔

[۲۶۲۱] ۹۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[2621] ابو خالد احمر نے حمید سے روایت کی، کہا: میں

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ
قَالَ: خَرَجْتُ فَصُمْتُ، فَقَالُوا لِي: أَعِدْ،

(سفر میں) نکلا، میں نے روزہ رکھا تو ساتھیوں نے مجھے کہا:
(اس روزے کو) دوبارہ رکھو۔ کہا: میں نے کہا: مجھے انس رضی اللہ عنہ

نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار روزہ چھوڑنے والے پر عیب لگاتا تھا اور نہ چھوڑنے والا روزہ دار پر (عیب لگاتا۔)

اس کے بعد میں نے ابن ابی ملیکہ سے ملاقات کی تو انھوں نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی (حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا يُسَافِرُونَ، فَلَا يَعْيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ.

باب: 16- سفر میں روزہ ترک کرنے والا جب کام کی ذمہ داری اٹھائے تو اس کا اجر

(المعجم ۱۶) - (بَابُ أَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ) (التحفة ۱۶)

[2622] ابو معاویہ نے عاصم سے، انھوں نے مورق سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ نہ رکھنے والے۔ کہا: ہم نے سخت گرمی کے دن میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ہم میں سے سب سے زیادہ سایے والا وہ تھا جو چادر رکھتا تھا، اور ہم میں سے کوئی ایسا بھی تھا جو اپنے ہاتھ سے سورج (کی دھوپ) سے بچاؤ کر رہا تھا۔ کہا: تو روزہ دار (کمزوری سے) گر گئے اور نہ رکھنے والے (کام کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ انھوں نے خیمے لگائے اور سوار یوں کو پانی پلایا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج افطار کرنے والے (زیادہ) اجر و ثواب لے گئے۔“

[2623] حفص نے عاصم احول سے، انھوں نے مورق سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، کچھ (لوگوں) نے روزہ رکھا اور کچھ نے ترک کیا، تو روزہ ترک کرنے والے کمر بستہ ہو گئے اور انھوں نے کام کیا جبکہ روزہ رکھنے والے کمزور پڑ کر بعض کام نہ کر سکے۔ تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا:

[۲۶۲۲] ۱۰۰- (۱۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُورِقٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، قَالَ: فَتَزَلْنَا مَنَزَلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ، وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَامُ، وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ، فَضَرَبُوا الْأَبْيَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ».

[۲۶۲۳] ۱۰۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَحْوَلُ، عَنْ مُورِقٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ، فَتَحَزَمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا، وَضَعَفَ الصُّوَامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ، قَالَ: فَقَالَ فِي

”آج افطار کرنے والے اجر و ثواب لے گئے۔“

ذَٰلِكَ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِأَجْرٍ».

[2624] مجھے قزعہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی، کہا: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان پر لوگوں کا جھرمٹ لگا ہوا تھا، جب لوگ ان کے پاس سے منتشر ہو گئے تو میں نے کہا: میں آپ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جس کے بارے میں یہ لوگ سوال کرتے ہیں (میرا سوال دوسری چیز کے بارے میں ہے۔) میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا، اس وقت ہم روزے کی حالت میں تھے، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو اور افطار کرنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے۔“ تو یہ رخصت تھی۔ ہم میں سے کچھ لوگ تھے جنھوں نے روزہ رکھا اور ہم میں سے بعض تھے جنھوں نے روزہ نہ رکھا۔ پھر ہم نے اگلی منزل پر پڑاؤ ڈالا تو آپ نے فرمایا: ”تم صبح کے وقت اپنے دشمن سے سامنا کرو گے اور روزہ چھوڑنا تمہارے لیے زیادہ طاقت کا باعث ہوگا، لہذا تم روزہ چھوڑ دو۔“ اور یہ قطعی حکم تھا، اس لیے ہم نے روزہ نہ رکھا، پھر انھوں نے کہا: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھتے بھی تھے۔

[۲۶۲۴] ۱۰۲- (۱۱۲۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَزْعَةُ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ، قَالَ: فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ، وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ»، فَكَانَتْ رُخْصَةً، فَمِمَّا مِنْ صَامٍ وَمِمَّا مِنْ أَفْطَرٍ، ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ مُصْبِحُو عَدُوِّكُمْ، وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ، فَأَفْطِرُوا» وَكَانَتْ عَزْمَةً، فَأَفْطَرْنَا، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ ذَٰلِكَ، فِي السَّفَرِ.

باب: 17- سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار

(المعجم ۱۷) - (بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ۱۷)

[2625] لیث نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ

[۲۶۲۵] ۱۰۳- (۱۱۲۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

رکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو افطار کر لو۔“

سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ».

[2626] ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا انسان ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں، تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو افطار کر لو۔“

[۲۶۲۶] ۱۰۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْزَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: «صُمْ إِنْ شِئْتَ، وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ».

[2627] ابو معاویہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حماد بن زید کی حدیث کے مانند خبر دی (کہا): میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں۔

[۲۶۲۷] ۱۰۵- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ.

[2628] ابن نمیر اور عبد الرحیم بن سلیمان دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حمزہ نے کہا: میں (مسلسل) روزے رکھنے والا آدمی ہوں، تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھ لوں؟

[۲۶۲۸] ۱۰۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ. وَقَالَ أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟

[2629] مجھے ابو طاہر اور ہارون بن سعید ابلی نے حدیث بیان کی۔ ہارون نے کہا: ابن وہب نے ہم سے حدیث بیان کی، اور ابو طاہر نے کہا: ہمیں خبر دی۔ انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بتایا، انھوں نے ابواسود سے، اور انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابومرواح نے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے اندر، سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، تو کیا مجھ پر (کوئی گناہ) ہوگا؟

[۲۶۲۹] ۱۰۷- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهْرُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - قَالَ هَرُونَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَّاحٍ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَجِدُ بِي قُوَّةَ عَلَى الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هِيَ

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (روزہ ترک کرنا) اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جس نے اس کو قبول کیا، تو اچھا ہے اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا، اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

ہارون نے اپنی حدیث میں (صرف) ”یہ رخصت ہے“ کہا اور ”اللہ کی طرف سے“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[2630] اسماعیل بن عبید اللہ نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کے مہینے میں، سخت گرمی میں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر پر) نکلے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں رسول اللہ ﷺ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی روزہ دار نہ تھا۔

[2631] عثمان بن حیان دمشقی نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سمیت خود کو سخت گرمی کے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں دیکھا۔ حتیٰ کہ کوئی آدمی گرمی کی شدت کی بنا پر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں، رسول اللہ ﷺ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی روزہ دار نہ تھا۔

رُخْصَةٌ مِّنَ اللَّهِ، فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ.

قَالَ هُرُونُ فِي حَدِيثِهِ «هِيَ رُخْصَةٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنَ اللَّهِ.

[۲۶۳۰] ۱۰۸- (۱۱۲۲) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ، إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

[۲۶۳۱] ۱۰۹- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَيَّانَ الدَّمَشَقِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ رَأَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، حَتَّى إِنْ الرَّجُلُ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ، إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

باب: 18- عرفہ کے دن حج کرنے والے کے لیے میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

(المعجم ۱۸) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتِ يَوْمِ عَرَفَةَ) (التحفة ۱۸)

[2632] مالک نے ابو نضر سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمیر سے اور انھوں نے

[۲۶۳۲] ۱۱۰- (۱۱۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ،

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں نے ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا، ان میں سے کچھ نے کہا: آپ روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا: آپ روزے سے نہیں۔ اس پر میں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، اس وقت آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار و قوف فرما رہے تھے، تو آپ نے اسے پی لیا۔

[2633] سفیان (بن عیینہ) نے ابونضر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے ”اپنے اونٹ پر سوار و قوف فرما رہے تھے“ کے الفاظ بیان نہیں کیے اور (عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباس کے بجائے) ”ام فضل رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عمیر سے (روایت ہے)“ کہا۔

[2634] سفیان (ثوری) نے سالم ابونضر سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور کہا: ام فضل کے مولیٰ عمیر سے (روایت ہے۔)

[2635] مجھے عمرو نے خبر دی، ان کو ابونضر نے حدیث سنائی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمیر نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے سنا، فرما رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں شک کا اظہار کیا، اس وقت ہم وہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو میں نے آپ کی خدمت میں لکڑی کا پیالہ بھیجا جس میں دودھ تھا، اور آپ بھی عرفات ہی میں تھے، آپ نے اسے پی لیا۔ (یعنی اس وقت سورج غروب نہ ہوا تھا، آپ عرفات میں تھے، وہاں سے چلے نہ تھے۔)

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا، يَوْمَ عَرَفَةَ، فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعِيرِهِ، بِعَرَفَةَ، فَشَرِبَهُ.

[۲۶۳۳] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: وَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

[۲۶۳۴] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

[۲۶۳۵] ۱۱۱- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: شَكَّ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ فِيهِ لَبَنٌ، وَهُوَ بِعَرَفَةَ، فَشَرِبَهُ.

[2636] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریم نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: عرفہ کے دن لوگ رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک میں پڑ گئے تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں ایک برتن بھیجا جس میں دودھ دوبا جاتا ہے، آپ (عرفات میں) وقوف کرنے کی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے، تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا جبکہ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

[۲۶۳۶] ۱۱۲- (۱۱۲۴) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن عرفہ میں سب کے سامنے دودھ پیا۔ اس سے سب کو پتہ چل گیا کہ آپ روزے سے نہیں، دوسری طرف صحیح مسلم ہی کی حدیث: 2746 میں آپ کا یہ فرمان منقول ہے کہ ”میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ (عرفہ کے دن کا روزہ) ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔“ محدثین نے دو طرح سے ان دونوں باتوں کی مطابقت واضح کی ہے: (۱) اگرچہ یہ بہت بڑا عمل تھا لیکن حجاج کی بڑی تعداد کے لیے یہ مشقت کا بھی سبب تھا۔ اگر آپ اس دن روزہ رکھ لیتے تو قیامت تک لوگ اس پر عمل کرنے کے لیے سخت مشقت کا شکار ہوتے رہتے۔ اس لیے آپ نے روزہ نہ رکھ کر اسی کو سنت بنا دیا۔ روزہ رکھنے کا ثواب بہت بڑا سہی، نہ رکھنا بھی ثواب کا باعث ہو گیا۔ (۲) آپ نے یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کے روزے کی فضیلت بیان فرمائی تاکہ دنیا بھر میں آپ کی امت کے افراد اس کے عظیم ثواب سے مستفید ہوں جبکہ آپ نے عرفات میں جمع ہونے والے حجاج کے لیے، اپنے عمل کے ذریعے سے، روزہ نہ رکھنے کو سنت بنایا تاکہ لوگ مشقت میں نہ پڑیں۔ بلکہ ابوداؤد، نسائی، حاکم اور ابن خزیمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ“ ”آپ ﷺ نے عرفات کے میدان میں یوم عرفہ کے روزے سے منع فرمایا۔“ ابن خزیمہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

باب: 19- عاشورہ کے دن کا روزہ

(المعجم ۱۹) - (بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ)
(التحفة ۱۹)

[2637] جریر نے ہشام بن عروہ (بن زبیر) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: جاہلیت (کے ایام) میں قریش عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے، آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب رمضان

[۲۶۳۷] ۱۱۳- (۱۱۲۵) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ

رَمَضَانَ قَالَ: «مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ». کا مہینہ فرض (روزوں کے لیے متعین) کر دیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جو چاہے اس (عاشورہ) کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔“

✽ فائدہ: یہ روزہ سابقہ سچے دین کی باقیات میں سے تھا۔ آپ ﷺ اس پر عمل فرماتے رہے۔ جب اللہ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو اسے لوگوں کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔

[2638] [۲۶۳۸] ۱۱۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ، كِرَوَايَةٍ جَرِيرٍ.

[2638] ابن نمیر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے حدیث کے شروع میں ”رسول اللہ ﷺ اس (دن) کا روزہ رکھتے تھے“ کے الفاظ بیان نہیں کیے اور حدیث کے آخر میں کہا: اور آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا۔ (اب) جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔ اور انھوں نے جریر کی روایت کی طرح، اس کو نبی ﷺ کے فرمان کا حصہ قرار نہیں دیا۔

[2639] [۲۶۳۹] (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ، مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

[2639] سفیان نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جاہلیت (کے ایام) میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب اسلام آگیا تو اب جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔

[2640] [۲۶۴۰] ۱۱۵- (...) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

[2640] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رمضان (کے روزے) فرض کیے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ اس (عاشورہ) کے روزے کا حکم دیتے تھے۔ اس کے بعد جب رمضان (کا مہینہ) فرض کر دیا گیا (تو) جو چاہتا عاشورہ کے دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

[2641] [۲۶۴۱] ۱۱۶- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ قریش جاہلیت (کے ایام) میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ کو اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، یہاں تک کہ رمضان (کے روزے) فرض کر دیے گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اس کا روزہ چھوڑ دے۔“

[2642] عبد اللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا): ہمیں عبید اللہ نے نافع سے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اہل جاہلیت عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے بھی رمضان کی فرضیت سے پہلے اس کا روزہ رکھا۔ اس کے بعد جب رمضان فرض کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عاشورہ بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔“

[2643] یحییٰ قطان اور ابو اسامہ دونوں نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

[2644] لیث نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے تو تم میں سے جو شخص اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ اس کا روزہ رکھ لے اور جو نا پسند کرے،

سَعِيدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعِيدٍ. قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ عِرَاكَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصِيَامِهِ، حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ».

[2642] (۱۱۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ، وَالْمُسْلِمُونَ، قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِّنْ أَيَّامِ اللَّهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ».

[2643] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَرُحَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2644] (۱۱۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَانَ يَوْمًا

يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومْهُ، وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ».

[2645] ولید کو نافع نے حدیث سنائی، ان کو حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ عاشورہ کے دن کے بارے میں فرما رہے تھے: ”یہ ایسا دن ہے جس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے۔ تو جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ اس کا روزہ رکھ لے اور جو اس کا روزہ چھوڑنا پسند کرے، وہ اسے چھوڑ دے۔“

اور عبداللہ رضی اللہ عنہما اس کا روزہ نہیں رکھتے تھے، اس کے سوا کہ یہ ان کے (معمول کے) روزوں کے دنوں سے مطابقت رکھتا۔

[2646] ابو مالک عبید اللہ بن اخس نے کہا: مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے یوم عاشورہ کے روزے کا ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد بالکل لیٹ بن سعد کی حدیث کے مانند (حدیث) بیان کی۔

[2647] سالم بن عبداللہ نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا): مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ دن تھا جس میں اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تو اب جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔“

[2648] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوجریب نے ابو معاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ

[۲۶۴۵] ۱۱۹- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي يَوْمٍ عَاشُورَاءَ: «إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومْهُ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرَكَهُ فَلْيَتْرَكْهُ».

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ.

[۲۶۴۶] ۱۲۰- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ. فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، سَوَاءً.

[۲۶۴۷] ۱۲۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ».

[۲۶۴۸] ۱۲۲- (۱۱۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

سے اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، کہا: اشعث بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، انھوں نے کہا: ابو محمد! دوپہر کے (کھانے کے) لیے قریب آ جاؤ۔ تو اشعث نے کہا: کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: جانتے ہو عاشورہ کا دن کیا ہے؟ انھوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ ایسا دن ہے جس دن رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے کے (روزوں کا حکم) نازل ہونے سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے، جب ماہ رمضان کا حکم نازل ہو گیا تو اس (عاشورہ) کو چھوڑ دیا گیا۔

ابو کریب نے ”چھوڑ دیا گیا“ کے بجائے ”آپ نے اسے چھوڑ دیا“ کہا۔

[2649] زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور کہا: جب رمضان (کا حکم) نازل ہوا تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

[2650] قیس بن سکن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاشورہ کے دن اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، وہ کھانا کھا رہے تھے، تو انھوں نے کہا: ابو محمد! قریب آ جاؤ اور کھانا کھا لو۔ کہا: میں روزہ دار ہوں۔ انھوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم بھی اس کا روزہ رکھا کرتے تھے، پھر اسے چھوڑ دیا گیا۔

[2651] علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: عاشورہ کے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَغَدَّى، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَدْنُ إِلَى الْغَدَاءِ. فَقَالَ: أَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: وَهَلْ تَذَرِي مَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَ.

وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: تَرَكَهُ.

[۲۶۴۹] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ تَرَكَهُ.

[۲۶۵۰] [۱۲۳-] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي زَيْدُ الْيَامِيُّ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ: أَنَّ الْأَشْعَثَ ابْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَدْنُ فَكُلْ، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: كُنَّا نَصُومُهُ، ثُمَّ تَرَكَ.

[۲۶۵۱] [۱۲۴-] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

دن اعمش بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انھوں نے کہا: ابو عبد الرحمن! آج تو عاشورہ کا دن ہے۔ تو انھوں نے جواب دیا: رمضان (کی فرضیت) نازل ہونے سے پہلے اس کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب رمضان (کا حکم) نازل ہو گیا تو اسے ترک کر دیا گیا، لہذا اگر آپ روزے سے نہیں ہیں تو کھالیں۔

[2652] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس موقع پر ہماری نگرانی فرماتے تھے۔ اس کے بعد جب رمضان (کے روزے) فرض کر دیے گئے، آپ نے ہمیں حکم دیا نہ منع کیا اور نہ اس موقع پر ہماری نگرانی کی۔

[2653] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، (کہا:) مجھے حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ یعنی (جب) وہ ایک بار وہاں آئے۔ انھوں نے ان کو عاشورہ کے دن خطبہ دیا تو کہا: اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس دن کے بارے میں سنا، فرما رہے تھے: ”یہ عاشورہ کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض نہیں کیا، میں روزے سے ہوں، تم میں سے جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے اور جو روزہ نہ رکھنا چاہے، وہ نہ رکھے۔“

[2654] مالک بن انس نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند خبر دی۔

حاتیم: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَهُوَ يَأْكُلُ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، تُرِكَ، فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمَ.

[۲۶۵۲] (۱۲۵-۱۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَيَحْتُنَّا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

[۲۶۵۳] (۱۲۶-۱۱۲۹) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ - يَعْنِي فِي قَدَمَةِ قَدِمَهَا - حَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ: «هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكُتِبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ».

[۲۶۵۴] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ

أَنَسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[۲۶۵۵] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ: «إِنِّي صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ» وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَثِيوُسَ.

[۲۶۵۶] ۱۲۷- (۱۱۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، فَتَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ». فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

[2655] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے

ساتھ روایت کی کہ انھوں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ سے اس دن کے بارے میں سنا، فرما رہے تھے: ”میں روزے سے ہوں، جو روزہ رکھنا چاہے، وہ روزہ رکھ لے۔“ اور انھوں نے مالک اور یونس کی حدیث کا باقی حصہ بیان نہیں کیا۔

[2656] ہشیم نے ابو بشر سے، انھوں نے سعید بن جبیر

سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، آپ نے یہود کو بھی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ انھوں نے جواب دیا: یہی دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا، ہم اس (دن) کی تعظیم کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہمیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تمھاری نسبت زیادہ لگاؤ ہے۔“ اس کے بعد آپ نے اس (دن) کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

فائدہ: اس بات کی پہلی حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ، مکہ میں بعثت سے پہلے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ یہ دین حنیف کی بقیہ عبادات میں سے تھا۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا، ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ فرعون سے موسیٰ علیہ السلام کی نجات کا دن بھی ہے۔ آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادہ تعلق کا حوالہ دیتے ہوئے مہاجرین اور انصار دونوں کو اس نیت سے بھی کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کی نجات کا دن ہے تاکید اُروزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اگلے سال 2ھ میں رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو یوم عاشورہ کے روزے کو نفلی روزہ قرار دیتے ہوئے رکھنے والے کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

[2657] شعبہ نے ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ روایت

کی اور کہا: تو آپ ﷺ نے ان (یہود) سے اس کے بارے میں پوچھا۔

[۲۶۵۷] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ

ابْنُ نَافِعٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ.

[۲۶۵۸] ۱۲۸- (..) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ
الْيَهُودَ صِيَامًا، يَوْمَ عَاشُورَاءَ. فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟»
قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى
وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ، فَصَامَهُ مُوسَى
شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُومُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ» فَصَامَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

[2658] سفیان نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں

نے عبد اللہ بن سعید بن جبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے
اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول
اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن
یہود کو روزے کی حالت میں پایا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے
دریافت کیا: ”یہ کیا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انھوں
نے جواب دیا: یہ ایک عظیم دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے
موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کی
قوم کو غرق کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ کا) شکر بجالاتے ہوئے
اس کا روزہ رکھا، لہذا ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس
پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے مقابلے میں ہم
موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادہ حق اور زیادہ قربی تعلق رکھنے والے
ہیں۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور
(صحابہ کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

[۲۶۵۹] (..) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ ابْنِ
جُبَيْرٍ، لَمْ يَسْمَعْهُ.

[2659] معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ

حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ابن سعید
بن جبیر سے (روایت ہے)، انھوں نے اس کا نام نہیں لیا۔
(عبد اللہ بن سعید بن جبیر نہیں کہا۔)

[۲۶۶۰] ۱۲۹- (۱۱۳۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ
طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظَّمُهُ
الْيَهُودُ، تَتَّخِذُهُ عِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«صُومُوهُ أَنْتُمْ».

[2660] ہمیں یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر

نے سنائی، دونوں نے کہا: ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے
ہمیں ابو عیسٰی سے حدیث سنائی، انھوں نے قیس بن مسلم
سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے حضرت
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: عاشورہ کا دن ایسا دن تھا جس
کی یہود تعظیم کرتے تھے، اس کو وہ عید قرار دیتے تھے تو رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم بھی اس دن کا روزہ رکھا کرو۔“

[۲۶۶۱] ۱۳۰- (..) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

[2661] ہمیں یہ حدیث احمد بن منذر نے سنائی، کہا:

ہمیں حماد بن اسامہ نے حدیث سنائی، ہمیں ابوعمیس نے حدیث سنائی، مجھے قیس نے خبر دی۔ اس کے بعد اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: ابو اسامہ نے کہا: مجھے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے حدیث سنائی، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کی، کہا: اہل خیبر یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، وہ اسے عید کا دن قرار دیتے تھے اور اس دن اپنی عورتوں کو اپنے زیورات اور بہترین لباس پہناتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”تم بھی اس کا روزہ رکھو۔“

الْمُنْدِرِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، فَذَكَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: قَالَ أَبُو أَسَامَةَ: فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا، وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَصُومُوهُ أَنْتُمْ».

[2662] سفیان نے عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا، ان سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے سوا کسی اور دن کی دوسرے ایام پر فرضیت کا قصد کرتے ہوئے، اور نہ (اس غرض سے) اس مہینے، یعنی رمضان کے سوا کسی اور مہینے کا قصد کرتے ہوئے روزے رکھے ہوں۔

[۲۶۶۲] ۱۳۱- (۱۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا، يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ، إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ، وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي رَمَضَانَ.

[2663] ابن جریر نے کہا: مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے اسی سند میں اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

[۲۶۶۳] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

باب: 20- عاشورہ کا روزہ کس تاریخ کو رکھا جائے؟

(المعجم ۲۰) - (بَابُ: أَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ؟) (التحفة ۲۰)

[2664] حاجب بن عمر نے حکم بن اعرج سے روایت

کی، کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا اور وہ زمزم (کے احاطے) میں اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے (بیٹھے) تھے، میں نے ان سے کہا: مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں بتائیے۔ انھوں نے کہا: جب محرم کا چاند دیکھ لو تو (دن) شمار کرو اور نویں دن کی صبح روزے کی حالت میں کرو۔ (یہاں سے عاشورہ کے روزوں کا آغاز ہوگا، یعنی آپ کا ارادہ یہی تھا، رحلت نہ ہوتی تو اسی پر عمل فرماتے۔) میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ اس (دن) کا روزہ ایسے ہی رکھتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[2665] معاویہ بن عمرو سے روایت ہے کہ مجھے حکم بن

اعرج نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا جبکہ وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے..... (آگے) حاجب بن عمر کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔)

[2666] ابو غطفان بن طریف کہتے ہیں: میں نے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے: جب رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہی دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آئندہ سال ہوگا تو اگر اللہ نے چاہا ہم نویں دن کا روزہ رکھیں گے۔“

[۲۶۶۴] ۱۳۲- (۱۱۳۳) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، وَأَصْبَحَ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا. قُلْتُ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[۲۶۶۵] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ، عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ.

[۲۶۶۶] ۱۳۳- (۱۱۳۴) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

عَلِيِّ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غُظْفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظَّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ».

کہا: اس کے بعد آئندہ سال نہیں آیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتَّى تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[2667] ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے ابن ابی ذئب سے، انھوں نے قاسم بن عباس سے، انھوں نے عبد اللہ بن عمیر سے، انھوں نے۔ شاید کہا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو لازماً نوے (دن) کا روزہ رکھوں گا۔“ ابو بکر کی روایت میں ہے، (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: آپ کی مراد عاشورہ کے دن سے تھی۔

[۲۶۶۷] ۱۳۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ - لَعَلَّهُ قَالَ: - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَبْقِيَ إِلَى قَابِلٍ لِأَصُومَنَّ التَّاسِعَ». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: يَغْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

☆ فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ کا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سمیت اکثر محدثین نے یہی مفہوم مراد لیا ہے کہ دسویں کے روزے کے ساتھ نوے تاریخ کا روزہ بھی شامل کر لیا جائے۔ یہ اس لحاظ سے بھی درست ہے کہ اس سے یہود کی مخالفت بھی ہو جاتی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب تر تعلق کے تقاضے بھی پورے ہو جاتے ہیں اور خود رسول اللہ ﷺ کے آئندہ کے عزم کے ساتھ ساتھ آپ کے اپنے معمول کی مطابقت بھی ہو جاتی ہے۔

باب: 21- جس نے عاشورہ کے دن میں (کچھ) کھالیا تو وہ اپنے دن کے باقی حصے میں (کھانے) سے) رک جائے

(المعجم ۲۱) - (بَابُ مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ) (التحفة ۲۱)

[2668] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن اسلم قبیلہ کا ایک آدمی بھیجا اور اسے حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے: ”جس نے روزہ نہیں رکھا، وہ روزہ رکھ لے (اب روزے کی نیت کرے) اور جس نے کھالیا ہے، وہ رات تک اپنا روزہ پورا کر لے۔“

[۲۶۶۸] ۱۳۵- (۱۱۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَغْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّنَ فِي النَّاسِ: «مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ، فَلْيَصُمْ، وَمَنْ كَانَ أَكَلَ، فَلْيَتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ».

[2669] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں خالد بن ذکوان

نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستیوں کی طرف جو مدینہ کے ارد گرد تھیں، یہ پیغام بھیجا: ”جس نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے افطار کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنے دن کے باقی حصے کا روزہ پورا کرے۔“

اس کے بعد ہم خود روزہ رکھتے اور اگر اللہ چاہتا تو اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور ہم (ان کے ہمراہ) مسجد کی طرف جاتے تو ان کے لیے اون کا کھلونا (گڑیا) بنا لیتے، جب ان میں سے کوئی افطار کے قریب، کھانے کے لیے روتا تو ہم (اس کا دل بہلانے کے لیے) وہ (کھلونا) اسے دے دیتے۔

فائدہ: یہ اس حکم کی تفصیل ہے جو آپ نے رمضان کی فرضیت سے ایک سال پہلے کیم جبری کو دیا تھا۔

[2670] ابو معشر عطار نے خالد بن ذکوان سے روایت

کی، کہا: میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کی بستیوں میں اپنے پیغام رساں بھیجے..... اس کے بعد بشر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ہم ان کے لیے روٹی کا کھلونا بنا لیتے، ہم اس کو اپنے ساتھ لے جاتے، جب وہ ہم سے کھانا مانگتے، ہم ان کو وہ کھلونا دے دیتے جو ان کو مصروف کر دیتا، یہاں تک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے۔

[۲۶۶۹] ۱۳۶- (۱۱۳۶) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ

ابْنُ نَافِعِ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ: «مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلْيَتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ».

فَكُنَّا، بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصَّغَارَ مِنْهُمْ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَتَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى طَعَامٍ، أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.

[۲۶۷۰] ۱۳۷- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرَ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مُعَوِّذٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَشِيرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَنُصْنَعُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَتَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا، فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ، أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْبَةَ تَلْهِيمَهُمْ، حَتَّى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ.

باب: ۲۲- عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت

(المعجم ۲۲) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى) (التحفة ۲۲)

[2671] ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، وہ تشریف لائے، نماز پڑھائی، پھر اس سے فارغ ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا تو کہا: یہ دو دن ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے: (ایک) روزوں سے تمھاری فراغت کا دن، اور دوسرا وہ جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

[2672] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں (یعنی: قربانی کے دن اور فطر کے دن) کے روزوں سے منع فرمایا۔

[2673] قزہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: میں نے ان سے ایک حدیث سنی تو مجھے بہت اچھی لگی، میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ (حدیث خود) رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: تو کیا میں رسول اللہ ﷺ پر ایسی بات کہوں گا جو میں نے نہیں سنی! کہا: میں نے آپ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا: ”دو دنوں میں روزے (رکھنے) درست نہیں: قربانیوں کے دن اور رمضان (کے روزے) ختم ہونے کے دن۔“

[2674] عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں، فطر کے دن اور قربانی کے دن کے روزوں سے منع فرمایا۔

[۲۶۷۱] ۱۳۸- (۱۱۳۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَانِ يَوْمَانِ، نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمَ فِطْرِكُمْ مِّنْ صِيَامِكُمْ، وَالْآخَرُ يَوْمَ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ تُسْكِكُمْ.

[۲۶۷۲] ۱۳۹- (۱۱۳۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

[۲۶۷۳] ۱۴۰- (۸۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَصْلُحُ الصَّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْأَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ». [راجع: ۱۹۲۳]

[۲۶۷۴] ۱۴۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحِجْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.

[2675] زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں نے نذرمانی تھی کہ ایک دن کا روزہ رکھوں گا، اور وہ (دن) عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو واقع ہو رہا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

[۲۶۷۵] ۱۴۲- (۱۱۳۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ.

فائدہ: جان بوجھ کر اس دن کی نذر نہیں مانی گئی تھی۔ اتفاقاً وہی دن پڑ گیا۔ نذر پوری کرنی ضروری ہے لیکن اگر وہ کسی بھی سبب سے چاہے وقت کے سبب سے گناہ بن جائے تو اس کو پورا کرنا ممنوع ہے۔

[2676] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول

اللہ ﷺ نے دو روزوں، فطر کے دن اور قربانی کے دن (کے روزوں) سے منع فرمایا ہے۔

[۲۶۷۶] ۱۴۳- (۱۱۴۰) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى.

باب: 23- ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت

(المعجم ۲۳) - (بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ) (التحفة ۲۳)

[2677] ہم سے شمیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں

خالد نے ابو لیح سے خبر دی اور انھوں نے حضرت نبیہ رضی اللہ عنہا ہذلی رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں۔“

[۲۶۷۷] ۱۴۴- (۱۱۴۱) وَحَدَّثَنَا شَرِيعُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ، عَنْ نُبَيْشَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامٌ أَكَلِي وَشَرِبُ».

[2678] ہمیں اسماعیل نے خالد حذاء سے حدیث

سنائی، (انھوں نے کہا:) مجھے ابو قلابہ نے ابو لیح سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت نبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ خالد نے کہا: میں نے ابو لیح سے ملاقات کی تو میں نے ان سے سوال کیا۔ اس پر انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔ انھوں نے

[۲۶۷۸] (۲۶۷۸) . . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبَةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ: حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ، قَالَ خَالِدٌ: فَلَقِيتُ أَبَا مَلِيحٍ فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

حَدِیْثِ هُشِیْمٍ، وَرَأَدَ فِيهِ: «وَذَكَرَ اللَّهُ». نبی ﷺ سے ہشیم کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: ”اور اللہ کو یاد کرنے کے۔“

فائدہ: یوم النحر کے بعد ان ایام میں صرف حج تمتع کرنے والے ایسے لوگوں کو روزے کی اجازت ہے جنہیں قربانی میسر نہ ہو، دیکھیے: صحیح بخاری، روایت حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

[2679] محمد بن سابق نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے ابو زبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے (عبداللہ) ابن کعب بن مالک انصاری سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، ان کے والد نے حدیث سنائی کہ ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ نے اسے اور اس بن حدثان رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور اس نے اعلان کیا: ”جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور مومن کے دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔“

[۲۶۷۹] ۱۴۵- (۱۱۴۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ، فَنَادَى: «أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَأَيَّامٌ مِنِّي أَيَّامٌ أَكُلُ وَشَرِبُ».

[2680] ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے اسی سند سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے فَنَادَى ”ان دونوں نے اعلان کیا“ کہا۔

[۲۶۸۰] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَنَادَى.

باب: ۲۴- صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا
ناپسندیدہ ہے

(المعجم ۲۴) - (بَابُ كَرَاهَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُتَفَرِّدًا) (التحفة ۲۴)

[2681] سفیان بن عیینہ نے عبدالحمید بن جبیر سے، انھوں نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کی، (کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے: کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: اس گھر کے رب کی قسم! ہاں۔

[۲۶۸۱] ۱۴۶- (۱۱۴۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، أَنَّهُ يَرْسُولُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَرَبُّ هَذَا الْبَيْتِ.

[2682] ابن جریج نے کہا: مجھے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی، ان کو محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ:

[۲۶۸۲] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ:

انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا.....
(آگے) نبی اکرم ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند
(روایت کی۔)

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ؛
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ سَأَلَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ.

[2683] ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص
جمعے کے دن کا روزہ نہ رکھے، الا یہ کہ وہ اس سے پہلے یا اس
کے بعد (کے دن کا بھی) روزہ رکھے۔“

[۲۶۸۳] ۱۴۷- (۱۱۴۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى -
وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ، إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ».

[2684] ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور
انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ”تم لوگ (تمام)
راتوں میں سے جمعے کی رات کو قیام کے لیے خاص نہ کرو اور
دنوں میں سے جمعے کے دن کو روزے کے لیے خاص نہ کرو،
سوائے اس کے کہ وہ ایسے روزے (کی تاریخ) میں ہو جب
تم میں سے کوئی (اپنے معمول کے مطابق) روزہ رکھتا ہے۔“

[۲۶۸۴] ۱۴۸- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ:
حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَّعْنِي الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ
هَشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ
الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخْصُّوا يَوْمَ
الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ الْأَيَّامِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ
فِي صَوْمٍ يَصُومُ أَحَدُكُمْ».

باب: 25- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور ان لوگوں پر
جو اس کی طاقت رکھتے ہیں، فدیہ، یہ ایک مسکین کا
کھانا ہے“ اس کے فرمان: ”اور تم میں سے جو
کوئی اس مہینے کو پالے وہ اس کے روزے رکھے“
کی بنا پر منسوخ ہو گیا

(المعجم ۲۵) - (بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ
مِسْكِينٍ﴾ بِقَوْلِهِ: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ﴾ (التحفة ۲۵)

[2685] بکر نے عمرو بن حارث سے، انھوں نے بکیر
سے، انھوں نے سلمہ کے آزاد کردہ غلام یزید سے اور انھوں

[۲۶۸۵] ۱۴۹- (۱۱۴۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَّعْنِي ابْنَ مُضَرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ

نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب یہ آیت اتری: ”اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں، ان پر فدیہ، ایک مسکین کو کھانا دینا ہے“ تو جو شخص افطار کرنا اور فدیہ دینا چاہتا (وہ ایسا کر لیتا) یہاں تک کہ وہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے، چنانچہ اس نے اُسے منسوخ کر دیا۔

الْحَارِثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة: ۱۸۴] كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَقْتَدِيَ، حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

[2686] عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم رمضان کے مہینے میں ہوتے، جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور ایک مسکین کو کھانا کھلا کر فدیہ ادا کر دیتا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل کی گئی: ”تو جو تم میں سے اس مہینے (رمضان) کو پالے، وہ اس کے روزے رکھے۔“

[۲۶۸۶] ۱۵۰- (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ؛ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة: ۱۸۵].

باب: 26- جس نے کسی عذر، مرض، سفر اور حیض وغیرہ کی بنا پر روزہ چھوڑا ہو اس کے لیے رمضان (کے روزوں) کی قضا اگلے رمضان کی آمد (سے پہلے) تک مؤخر کرنے کا جواز

(المعجم ۲۶) - (بَابُ جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِبْ رَمَضَانُ آخِرًا، لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرِ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ) (التحفة ۲۶)

[2687] زہیر نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابو سلمہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، فرما رہی تھیں: میرے ذمے رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی تو میں شعبان کے سوا کسی مہینے میں (یہ) قضا روزے نہ رکھ سکتی (اور اس کا سبب) رسول اللہ ﷺ کی بنا پر یا آپ کے ساتھ مصروفیت ہوتی۔

[۲۶۸۷] ۱۵۱- (۱۱۴۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شُعْبَانَ، الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَوْ

[2688] سلیمان بن بلال نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں نے کہا: اور یہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی کے سبب سے ہوتا۔

[۲۶۸۸] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2689] ابن جریج نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: میں (اس بات سے) یہ سمجھا کہ ایسا نبی ﷺ کے ہاں ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے مقام و مرتبے کی وجہ سے ہوتا تھا۔ یہ بات یحییٰ کہتے تھے۔

[۲۶۸۹] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَطَنَنْتُ أَنْ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، يَحْيَى يَقُولُهُ.

[2690] عبد الوہاب اور سفیان دونوں نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ (یہی حدیث) روایت کی اور ان دونوں نے حدیث میں ”رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصروفیت“ کا ذکر نہیں کیا۔

[۲۶۹۰] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ: الشُّغْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2691] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم میں سے کوئی ایک رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں روزہ چھوڑتی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس کی قضا نہ دے پاتی، یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔

[۲۶۹۱] ۱۵۲- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتَقْطُرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

باب: ۲۷- میت کی طرف سے روزوں کی قضا دینا

(المعجم ۲۷) - (بَابُ قَضَاءِ الصُّومِ عَنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ۲۷)

[2692] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے گا۔“

[2693] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے مسلم البطين سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میری والدہ فوت ہو گئی ہے، اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر اس کے ذمے قرض ہوتا، کیا تم اس کو ادا کرتیں؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کا قرض ادا نہ کیگا کا زیادہ حقدار ہے۔“

[2694] سلیمان نے مسلم البطين سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں، کیا میں اس کی طرف سے ان کی قضا دے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے اس کو ادا کرتے؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کے قرض کا زیادہ حق ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔“

سلیمان نے کہا: حکم اور سلمہ بن کھیل دونوں نے کہا کہ جب مسلم (البطين) نے یہ حدیث سنائی تھی ہم بھی بیٹھے

[۲۶۹۲] ۱۵۳- (۱۱۴۷) وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ».

[۲۶۹۳] ۱۵۴- (۱۱۴۸) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ: «أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتُ تَقْضِيهِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ».

[۲۶۹۴] ۱۵۵- (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو الْوُكَيْعِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ فَقَالَ: «أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ، أَكُنْتُ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى».

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا، وَتَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا

ہوئے تھے، دونوں نے کہا: ہم نے مجاہد سے بھی سنا، وہ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کر رہے تھے۔

الْحَدِيثُ، فَقَالَ: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[2695] ابو خالد احمر نے کہا: ہمیں اعمش نے سلمہ بن کہیل، حکم بن عتیہ اور مسلم البطين سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر، مجاہد اور عطاء سے روایت کی، انھوں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

[۲۶۹۵] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

[2696] زید بن ابی اُنیسہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم بن عتیہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمے نذر کا روزہ ہے، کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتی، کیا اس سے اس کی طرف سے ادائیگی ہو جاتی؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھو۔“

[۲۶۹۶] ۱۵۶- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ. قَالَ عَبْدُ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذْرٌ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمْلِكٍ دِينَ قَفْضِيَّتِهِ، أَكَانَ يُؤَدِّي ذَلِكَ عَنْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَصُومي عَنْ أَمْلِكٍ».

[2697] علی بن مسہر ابو الحسن نے عبد اللہ بن عطاء سے، انھوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ کے پاس آ کر ایک عورت نے کہا: میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی اور وہ (والدہ) فوت ہو گئی ہیں، کہا: تو آپ نے فرمایا: ”تمہارا اجر بکا ہو گیا اور وراثت نے وہ (لونڈی) تمہیں لوٹا دی۔“ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے،

[۲۶۹۷] ۱۵۷- (۱۱۴۹) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: فَقَالَ: «وَجَبَ أَجْرُكَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَ

عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: «صُومِي عَنْهَا» قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «حُجِّي عَنْهَا».

کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ”تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔“ اس نے پوچھا: انھوں نے کبھی حج نہیں کیا تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ”تم ان کی طرف سے حج کرو۔“

[2698] عبد اللہ بن نمیر نے عبد اللہ بن عطاء سے، انھوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا..... (آگے) ابن مسہر کی حدیث کے مانند (حدیث بیان کی) مگر انھوں نے کہا: ”دوماہ کے روزے۔“

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2699] عبد الرزاق نے کہا: ہمیں (سفیان) ثوری نے عبد اللہ بن عطاء سے خبر دی، انھوں نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی..... اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا: ”ایک ماہ کے روزے۔“

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ.

[2700] عبید اللہ بن موسیٰ نے سفیان (ثوری) سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا: ”دوماہ کے روزے۔“

وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سَفْيَانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2701] عبد الملک بن ابی سلیمان نے عبد اللہ بن عطاء سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی..... (آگے) ان کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔) اور انھوں نے بھی کہا: ”ایک ماہ کے روزے۔“

وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ.

فائدہ: عبد اللہ بن نمیر اور سفیان ثوری کے بعض شاگردوں نے دو ماہ کے روزوں کے الفاظ روایت کیے ہیں، باقی ایک ماہ

کے روزے کہتے ہیں۔ باقی ماندہ الفاظ میں جن سے شرعی حکم اخذ ہوتا ہے، سب متفق ہیں۔

(المعجم ۲۸) - (بَابُ نَذْبِ الصَّائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَلَمْ يُرِدِ الْإِفْطَارَ، أَوْ شَوَيْمَ أَوْ قَوْلَ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي صَائِمٌ وَأَنَّهُ يُنْزَعُ صَوْمُهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ) (التحفة ۲۸)

باب: 28- جب روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (اپنے نفلی روزے کو) افطار نہ کرنا چاہے، یا اسے گالی دی جائے اور اس سے جھگڑا کیا جائے تو وہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں اور وہ اپنے روزے کو فحش گوئی اور جاہلانہ رویے سے پاک رکھے

[2702] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو کھانے کی طرف بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں۔“

[۲۷۰۲] ۱۵۹- (۱۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَوَاهُ. وَقَالَ عَمْرُو: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ زُهَيْرُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ».

باب: 29- روزہ دار کی طرف سے زبان کی حفاظت

(المعجم ۲۹) - (بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ) (التحفة ۲۹)

[2703] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی ﷺ سے) روایت کی، کہا: ”جب تم میں سے کوئی کسی دن روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے، نہ جہالت والا کوئی کام کرے، اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا (کرنا) چاہے تو وہ کہے: میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔“

[۲۷۰۳] ۱۶۰- (۱۱۵۱) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرِفُثُ وَلَا يَجْهَلُ. فَإِنْ أَمَرُو شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ».

(المعجم ۳۰) - (بَابُ فَضْلِ الصَّيَامِ)
(التحفة ۳۰)

باب: 30- روزے کی فضیلت

[2704] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: سعید بن مسیب نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ”اللہ عزوجل نے فرمایا: ابنِ آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بوالہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“

[2705] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ ایک ڈھال ہے۔“

[2706] عطاء نے ابوصالح الزیات سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے فرمایا: ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ ڈھال ہے، لہذا جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ اس دن فحش گفتگو نہ کرے اور نہ شور و غل کرے۔ اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی بوالہ کے نزدیک

[۲۷۰۴] ۱۶۱- (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَامَ، هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ».

[۲۷۰۵] ۱۶۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الصَّيَامُ جُنَّةٌ».

[۲۷۰۶] ۱۶۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصَّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَزِفْتُ يَوْمَيْدٍ وَلَا يَسْحَبُ، فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي أَمْرُؤُ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ

نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ اور روزہ دار کے لیے دو خوشی کے موقع ہیں وہ ان دونوں پر خوش ہوتا ہے: جب وہ (روزہ) افطار کرتا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب کو ملے گا تو اپنے روزے (کی وجہ) سے خوش ہوگا۔“

الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ».

[2707] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابنِ آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے، نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک (بڑھا دی جاتی ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے (کیونکہ) وہ (خالصا) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ میری خاطر اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اس کے (روزہ) افطار کرنے کے وقت کی اور (دوسری) خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت کی۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔“

[۲۷۰۷] ۱۶۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ، قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرَحُهُ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرَحُهُ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفٌ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ».

[2708] محمد بن فضیل نے ابونان سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ بلاشبہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: جب وہ (روزہ) افطار کرتا ہے، خوش ہوتا ہے اور جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا، خوش ہوگا، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کے

[۲۷۰۸] ۱۶۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفٌ فِيهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ

المِسْكِ»۔
ہاں، روزہ دار کے منہ کی بو، کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔“

[۲۷۰۹] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَلِيطٍ الْهَذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ضَرَّارُ بْنُ مُرَّةَ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: وَقَالَ: «إِذَا لَقِيَ اللَّهُ فَجَزَاهُ، فَرَحَ»۔

[۲۷۱۰] [۲۷۱۰] (۱۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ، أَعْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ»۔

باب: 31- اس شخص کے لیے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت جو نقصان اور حق کو ضائع کیے بغیر، اس کی طاقت رکھتا ہو

(المعجم ۳۱) - (بَابُ فَضْلِ الصَّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ، بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْرِيتٍ حَقٌّ) (التحفة ۳۱)

[2711] ابن ہاد نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے نعمان بن ابی عیاش سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص نہیں جو اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ اس دن (کے روزے) کے بدلے اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دے گا۔“

[۲۷۱۱] [۲۷۱۱] (۱۱۵۳) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ، بِذَلِكَ الْيَوْمِ،

وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا» .

[2712] عبد العزیز، یعنی دراوردی نے سہیل سے، اسی

سند کے ساتھ، (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

[۲۷۱۲] (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

[2713] ابن جریج نے یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی

صالح سے خبر دی کہ ان دونوں نے نعمان بن عیاش زرقی سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کاروزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔“

[۲۷۱۳] ۱۶۸- (....) وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيِّ قَالَا :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الثُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا» .

باب: 32- زوال سے پہلے نفل روزے کی نیت کرنے اور نفل روزہ رکھنے والے کے لیے عذر کے بغیر افطار کرنے کا جواز، (روزے کو) پورا کرنا افضل ہے

(المعجم ۳۲) - (بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ، وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عَذْرِ وَالأُولَى اِتِّمَامُهُ) (التحفة ۳۲)

[2714] عبد الواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، (کہا:)

ہمیں طلحہ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا: مجھے عائشہ بنت طلحہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عائشہ! کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟“ کہا: تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو (پھر) میں روزے سے ہوں۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو ہمارے

[۲۷۱۴] ۱۶۹- (۱۱۵۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ : حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ : «يَا عَائِشَةُ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ ، قَالَ : «فَإِنِّي صَائِمٌ» ، قَالَتْ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

پاس ہدیہ بھیجا گیا۔ یا ہمارے پاس ملاقاتی (جو ہدیہ لائے) آگئے۔ کہا: جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں ہدیہ دیا گیا ہے۔ یا ہمارے پاس مہمان آئے۔ اور میں نے آپ کے لیے کچھ محفوظ کر کے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کی: وہ عیس (کھجور، گھی اور پیر سے بنا ہوا کھانا) ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لائیے۔“ تو میں اسے لے آئی اور آپ نے کھالیا، پھر آپ نے فرمایا: ”میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔“

طلحہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مجاہد کوسنائی تو انھوں نے کہا: یہ اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ نکالتا ہے، اگر وہ چاہے تو دے دے اور اگر وہ چاہے تو اس کو روک لے۔

[2715] وکیع نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ”کیا آپ لوگوں کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟“ تو ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تب میں روزے سے ہوں۔“ پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں عیس تحفے میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے دکھائیے، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔“ اس کے بعد آپ نے کھالیا۔

ﷺ: فَأَهْدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً - أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ - قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَهْدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً - أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ - وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا، قَالَ: «مَا هُوَ؟»، قُلْتُ: حَيْسٌ، قَالَ: «هَاتِيهِ» فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلْ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ كُنْتُ أَضْبَحْتُ صَائِمًا».

قَالَ طَلْحَةُ: فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ، فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا.

[2715] [۲۷۱۵] ۱۷۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي إِذَنْ صَائِمٌ» ثُمَّ أَنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَهْدَيْ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: «أَرَيْنِيهِ، فَلَقَدْ أَضْبَحْتُ صَائِمًا» فَأَكَل.

فائدہ: پہلی روایت مجمل ہے اور یہ اس کی نسبت زیادہ مفصل ہے۔

باب: 33- بھول جانے والے کے کھانے، پینے اور مجامعت کرنے سے روزہ ختم نہیں ہوتا

(المعجم ۳۳) - (بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجَمَاعِهِ لَا يَقْطُرُ) (النحفة ۳۳)

مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الْقُرْدُوسِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلَيْتَمَ صَوْمُهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص روزے کی حالت میں بھول گیا اور کھا لیا یا پی لیا، تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

✽ فائدہ: اس حدیث میں بھول کر کھانے پینے کا ذکر ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے باب کے عنوان میں کھانے پینے پر قیاس کرتے ہوئے بھول کر جماع کرنے کو بھی اسی کے ساتھ شامل کیا ہے۔ اسلاف میں اس حوالے سے اختلاف ہے۔ امام عطاء، اوزاعی اور لیث اس کے قائل ہیں کہ جماع کرنے والے پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ امام عطاء کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھول کر جماع نہیں ہو سکتا۔ امام احمد رحمہ اللہ انھی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ بھول کر کھانے پینے والے کے لیے قضا کو واجب سمجھتے ہیں، کفارہ واجب نہیں سمجھتے۔ حضرت مجاہد اور حسن بصری رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ (بعض صورتوں میں) بھول کر جماع ہو سکتا ہے۔ اگر ہو جائے تو اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ۔ امام شافعی، ابو حنیفہ اور داود غطاہری رحمہ اللہ وغیرہ اسی نقطہ نظر کے حامی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ شوافع اس حدیث کے عمومی الفاظ سے بھی استدلال کرتے ہیں ”مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ“ ”جس نے رمضان میں بھول کر (کسی بھی طرح) افطار کر لیا اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ۔“ (صحیح ابن حبان: 288/8، حدیث: 3521)

باب: 34- رمضان کے علاوہ (دوسرے مہینوں میں) نبی اکرم ﷺ کے روزے، یہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ رہے

(المعجم ۳۴) - (بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ، وَاسْتِحْبَابُ أَنْ لَا يَخْلَى شَهْرٌ مِنْ صَوْمٍ) (التحفة ۳۴)

[2717] سعید جری نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ رمضان کے سوا کسی متعین مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! رمضان کے سوا آپ نے کسی متعین مہینے کے (پورے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ آپ آگے تشریف لے گئے اور نہ آپ نے کسی مہینے کے روزے ترک کیے جب تک کہ اس میں سے (کچھ دنوں کے) روزے رکھ (نہ) لیے۔

[2717] ۱۷۲- (۱۱۵۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: وَاللَّهِ! إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ، حَتَّى مَضَى لَوَجْهِهِ، وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ.

[2718] کہیں نے عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور نہ آپ نے پورے مہینے کے روزے چھوڑے تا آنکہ آپ اس میں سے (کچھ دنوں کے) روزے رکھ (نہ) لیتے، یہاں تک کہ آپ اپنی (دائمی منزل کی) راہ پر تشریف لے گئے۔

[2719] حماد نے ایوب اور ہشام سے، انھوں نے محمد سے، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی۔ حماد نے کہا: میرا خیال ہے، ایوب نے اس حدیث کا عبداللہ بن شقیق سے سماع کیا۔ کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: آپ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے پہ روزے رکھتے جا رہے ہیں۔ اور آپ افطار کرتے (روزے رکھنا ترک کر دیتے) حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ مسلسل افطار کر رہے ہیں، کہا: جب سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں، میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں، اس کے سوا کہ وہ رمضان کا مہینہ ہو۔

[2720] قتیبہ نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا: ہمیں حماد نے ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا..... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند، انھوں نے سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں کیا۔

[2721] عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابونضر نے ابوسلمہ بن عبد الرحمان (بن عوف) سے اور انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا:

[۲۷۱۸] ۱۷۳- (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ﷺ.

[۲۷۱۹] ۱۷۴- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهَشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ؛ - قَالَ حَمَّادٌ: وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ - قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، قَدْ أَفْطَرَ، قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ.

[۲۷۲۰] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، بِمَنْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هَشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا.

[۲۷۲۱] ۱۷۵- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور آپ روزے چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے نہیں رکھیں گے، اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں، اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی (اور) مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں جتنے شعبان میں رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيَنْظُرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ.

[2722] ابن ابی لبید نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا: آپ مسلسل روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ہی رکھتے جا رہے ہیں اور روزے چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ نے روزے بند کر دیے ہیں۔ اور میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں شعبان کے روزوں کی نسبت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ (گویا) پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، محض چند دن چھوڑ کر آپ پورا شعبان روزے رکھتے تھے۔

[2722] ۱۷۶- (۲۷۲۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيَنْظُرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

[2723] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سال کے کسی مہینے میں، شعبان سے بڑھ کر، روزے نہیں رکھتے تھے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے: ”اتنے ہی اعمال اپناؤ جتنوں کی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر گز نہیں اکتائے گا حتیٰ کہ تم خود ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاؤ گے۔“ اور آپ فرمایا کرتے تھے: ”اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ قائم رہے چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔“

[2723] ۱۷۷- (۲۷۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ، وَكَانَ يَقُولُ: «خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا». وَكَانَ يَقُولُ: «أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ، وَإِنْ قَلَّ». [راجع: ۱۸۲۷]

[2724] ابو عوانہ نے ابو بشر سے، انھوں نے سعید بن

[2724] ۱۷۸- (۲۷۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

جیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔ جب آپ روزے رکھتے تو اتنے روزے رکھتے کہ کہنے والا کہتا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو (مسل) چھوڑتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

[2725] شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابو بثر سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور ”پورا مہینہ“ کے بجائے ”جب سے مدینہ آئے متواتر کوئی مہینہ“ کہا۔

[2726] عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے سعید بن جبیر سے رجب میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا، اور ہم ان دنوں رجب ہی میں تھے، تو انھوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور آپ روزے ترک کرتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

[2727] علی بن مسہر اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اسی سند کے ساتھ عثمان بن حکیم سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[2728] زہیر بن حرب اور ابو بکر بن نافع نے۔ الفاظ انہی کے ہیں۔ دو الگ الگ سندوں کے ساتھ حماد سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ کہا جاتا:

الرَّهْرَانِي: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللَّهِ! لَا يَفْطِرُ، وَيَفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللَّهِ! لَا يَصُومُ.

[2725] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ.

[2726] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ: لَا يَفْطِرُ، وَيَفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ: لَا يَصُومُ.

[2727] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2728] ۱۸۰- (۱۱۵۸) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ -

آپ نے روزے شروع کر دیے، آپ نے روزے شروع کر دیے، اور آپ روزے ترک کرتے حتیٰ کہ کہا جاتا: آپ نے روزے رکھنے چھوڑ دیے، آپ نے روزے رکھنے چھوڑ دیے۔

وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ: قَدْ صَامَ، قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ: قَدْ أَفْطَرَ، قَدْ أَفْطَرَ.

باب: 35- اس شخص کے لیے سال بھر کے روزے رکھنے کی ممانعت جسے اس سے نقصان پہنچے یا وہ اس کی وجہ سے کسی حق کو ضائع کرے، یا عیدین اور ایام تشریق کا روزہ بھی نہ چھوڑے، اور ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کی فضیلت

(المعجم ۳۵) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ، أَوْ قَوَّتْ بِهِ حَقًّا، أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ، وَبَيَانَ تَفْصِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَأَفْطَارِ يَوْمٍ) (التحفة ۳۵)

[2729] ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ وہ (عبد اللہ) کہتا ہے: میں جب تک زندہ ہوں (مسل) رات کا قیام کروں گا اور دن کا روزہ رکھوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہی ہو جو یہ باتیں کرتے ہو؟“ میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! واقعی میں نے ہی یہ کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ کام نہیں کر سکو گے، لہذا روزہ رکھو اور روزہ ترک بھی کرو، نیند بھی کرو اور قیام بھی کرو، مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی (کا اجر) دس گنا ہے۔ اس طرح یہ سارے وقت کے روزوں کی طرح ہے۔“ میں نے عرض کی: میں اس سے افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو اور دو دن نہ رکھو۔“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، یہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے

[۲۷۲۹] ۱۸۱- (۱۱۵۹) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: أَخْبَرِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ: لَا قَوْمَ اللَّيْلِ وَلَا صَوْمَ النَّهَارِ، مَا عِشْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ؟» فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَتَمَّ وَقُمْ، صُمْ مِّنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ» قَالَ قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ!

اور یہ روزوں کا سب سے منصفانہ (طریقہ) ہے۔“ میں نے کہا: میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے افضل کوئی صورت نہیں۔“

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ بات مجھے اپنے اہل و عیال سے بھی زیادہ عزیز ہے کہ میں (مہینے میں) تین دنوں کی بات تسلیم کر لیتا جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔

[2730] عکرمہ بن عمار نے کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: میں اور عبداللہ بن یزید حضرت ابوسلمہ کے پاس حاضری کے لیے (اپنے گھروں سے) روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک پیغام لے جانے والا آدمی ان کے پاس بھیجا تو وہ بھی ہمارے لیے باہر نکل آئے۔ وہاں ان کے گھر کے دروازے کے پاس ایک مسجد تھی، کہا: ہم مسجد میں رہے یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آگئے۔ انھوں نے کہا: اگر تم چاہو تو (گھر میں) داخل ہو جاؤ اور اگر چاہو تو بیہیں (مسجد میں) بیٹھ جاؤ۔ ہم نے کہا: نہیں، ہم یہیں بیٹھیں گے، آپ ہمیں احادیث سنائیں۔ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: میں مسلسل روزے رکھتا تھا اور ہر رات (قیام میں پورے) قرآن کی قراءت کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے میرا ذکر کیا گیا (اور آپ تشریف لائے) یا آپ نے مجھے پیغام بھیجا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم ہمیشہ (ہر روز) روزہ رکھتے ہو اور ہر رات (پورا) قرآن پڑھتے ہو؟“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں (یہ بات درست ہے) اور ایسا کرنے میں میرے پیش نظر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین دن

قَالَ: «صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ- وَهُوَ أَعْدَلُ الصَّيَامِ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ».

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَأَنْ أَكُونَ قِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي.

[2730] [۱۸۲- (...)] وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّومِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَتَّى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ، فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ: فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَدْخُلُوا، وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هَهُنَا، قَالَ: فَقُلْنَا: لَا، بَلْ نَقْعُدُ هَهُنَا، فَحَدَّثَنَا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ، وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ: فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَإِمَّا أُرْسِلَ إِلَيَّ فَاتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي: «أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ؟» فَقُلْتُ: بَلَى، يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَلَمْ أَرِدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ، قَالَ: «فَإِنْ يَحْسِبُكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «فَإِنْ لَزُوجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِزُورِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا» قَال: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ - ﷺ - فَإِنَّهُ

روزے رکھو۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اس سے افضل عمل کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر تمھاری بیوی کا حق ہے، تم پر تمھارے مہمانوں کا حق ہے اور تم پر تمھارے جسم کا حق ہے۔“ (آخر میں) آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھو، وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔“ کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔“ فرمایا: ”قرآن کی قراءت ایک ماہ میں (مکمل کیا) کرو۔“ کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اس سے افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ہر تیس دن میں پڑھ لیا کرو۔“ کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ بہتر (عمل) کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ہر دس دن میں پڑھا کرو۔“ کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تو ہر سات دن میں پڑھا کرو، اس سے زیادہ نہ کرو کیونکہ تمھاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمھارے مہمانوں کا تم پر حق ہے اور تمھارے جسم کا تم پر حق ہے۔“ کہا: میں نے (اپنے اوپر) سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ اور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تم نہیں جانتے شاید تمھاری عمر طویل ہو۔“

کہا: میں اسی کی طرف آ گیا جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا، جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے پسند کیا (اور تمنا کی) کہ میں نے نبی ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

[2731] حسین المعلم نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور آپ ﷺ کے فرمان: ”ہر مہینے میں تین دن“ کے بعد یہ الفاظ زائد بیان

كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا» قَالَ: «وَأَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «فَأَقْرَأُهُ فِي كُلِّ عَشْرِينَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «فَأَقْرَأُهُ فِي كُلِّ عَشْرِ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «فَأَقْرَأُهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ، وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، فَإِنَّ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَشُدِّدْ عَلَىَّ، قَالَ: وَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ لَا تَذَرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ».

قَالَ: فَصَرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا كَبُرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قِلْتُ رُخْصَةً نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ.

[2731] ۱۸۳- (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ؛

کیے: ”تمہارے لیے ہر نیکی کے بدلے میں اس جیسی دس (نیکیاں) ہیں، تو یہ سارے سال کے (روزے) ہیں۔“

اور (اس) حدیث میں کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا: ”آدھا سال۔“ اور انھوں نے حدیث میں قرآن پڑھنے کے حوالے سے کچھ بیان نہیں کیا اور انھوں نے: ”تمہارے مہمانوں کا تم پر حق ہے“ کے الفاظ بیان نہیں کیے، اس کے بجائے انھوں نے کہا، (آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور تمہاری اولاد کا تم پر حق ہے۔“

[2732] شبان نے یحییٰ سے، انھوں نے بنو زہرہ کے مولیٰ محمد بن عبدالرحمان سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی۔ (یحییٰ نے کہا:)۔ میرا اپنے بارے میں خیال ہے کہ میں نے خود بھی یہ حدیث ابوسلمہ سے سنی۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”قرآن مجید کی تلاوت مہینے میں (کمل) کیا کرو۔“ میں نے عرض کی: میں (اس سے زیادہ کی) قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”میں راتوں میں پڑھ لیا کرو۔“ میں نے عرض کی: میں (اس سے زیادہ کی) قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”سات دنوں میں پڑھ لیا کرو اور اس سے زیادہ (قراءت) مت کرنا۔“

[2733] اوزاعی نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے (عمر) بن حکم بن ثوبان سے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا، پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔“

وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: «مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، «فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ».

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ» وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا، وَلَمْ يَقُلْ: «وَإِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا» وَلَكِنْ قَالَ: «وَإِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا».

[۲۷۳۲] ۱۸۴- (...) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: - وَأَخْبَسِي فَقَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي عَشْرِينَ لَيْلَةً» قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ، وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ».

[۲۷۳۳] ۱۸۵- (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ

فَلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ».

[۲۷۳۴] ۱۸۶- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يُزَعِّمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِنَّمَا أُرْسِلَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا لَقِيْتُهُ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي اللَّيْلَ؟ فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا، وَلِلنَّفْسِ حَظًّا، وَلِلْأَهْلِكَ حَظًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ أَيَّامَ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ» قَالَ: إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ: «فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -»: قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ؟ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى» قَالَ: مَنْ لِي بِهِذِهِ؟ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! - قَالَ عَطَاءٌ: فَلَا أَذْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ».

[2734] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ابو عباس نے ان کو خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں روزے رکھتا ہوں، لگا تار رکھتا ہوں اور رات بھر قیام کرتا ہوں، آپ نے مجھے پیغام بھیجا یا میری آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم روزے رکھتے ہو اور (کوئی روزہ) نہیں چھوڑتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو کیونکہ (تمہارے وقت میں سے) تمہاری آنکھ کا بھی حصہ ہے (کہ وہ نیند کے دوران میں آرام کرے) اور تمہاری جان کا بھی حصہ ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی حصہ ہے، لہذا تم روزے رکھو بھی اور ترک بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو اور ہر دس دن میں سے ایک دن کا روزہ رکھو اور تمہیں (باقی) نو دنوں کا (بھی) اجر ملے گا۔“ کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! میں خود کو اس سے زیادہ طاقت رکھنے والا پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تو پھر داود علیہ السلام کے سے روزے رکھو۔“ کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! داود علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب (دشمن سے) آمنا سامنا ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔“ کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! مجھے اس کی ضمانت کون دے گا (کہ میری زندگی کا ہر دن روزے سے شمار ہوگا؟)۔ عطاء نے کہا: میں نہیں جانتا کہ انھوں نے ہمیشہ روزہ رکھنے کا ذکر کس طرح کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے (وقفے کے بغیر) ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے

ہمیشہ روزہ رکھا۔“

[2735] محمد بن بکر نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں ابن جریج نے اسی سند سے (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور کہا کہ ابوعباس الشاعر نے ان کو خبر دی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابوعباس سائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں، ثقہ اور عدول ہیں۔

[2736] شعبہ نے ہمیں حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعباس (سائب بن فروخ) سے سنا، انھوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عبد اللہ بن عمرو! تم ہمیشہ (بلا وقفہ روزانہ) روزے رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو اور جب تم ایسا ہی کرو گے تو (ایسا کرنے والے کی) آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور (جاگ جاگ کر) کمزور ہو جائیں گی، (اور جہاں تک اجر کا تعلق ہے تو) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہ رکھا، مہینے میں سے تین دن کے روزے پورے مہینے کے روزے (متصور) ہوں گے۔“ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ (روزے رکھنے) کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم داود علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ترک کرتے تھے اور (دشمن سے) آمنے سامنے کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔“

[2737] معمر سے روایت ہے، (کہا): ہمیں حبیب بن ابی ثابت نے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور کہا: ”اور (ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی) جان در ماندہ ہو جائے گی۔“

[2738] سفیان بن عیینہ نے عمرو سے، انھوں نے ابوعباس سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”کیا

[2735] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ. قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُوحٍ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، ثِقَّةٌ عَدْلٌ.

[2736] ۱۸۷- (....) وَحَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ، سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَهَكَتْ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ، صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ» قُلْتُ: فَإِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى».

[2737] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مُسْعِرٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ: وَقَالَ: «وَنَفَهَتْ النَّفْسُ».

[2738] ۱۸۸- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ

مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور (روزانہ) دن کا روزہ رکھتے ہو؟“ میں نے عرض کی: میں یہ کام کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم یہ کام کرو گے تو (اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) تمہاری آنکھیں اندر کو دھنس جائیں گی اور تمہاری جان کمزور ہو جائے گی۔ تم پر تمہاری آنکھ کا حق ہے۔ تمہاری اپنی ذات کا حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا حق ہے، قیام کرو اور نیند بھی لو، روزہ رکھو بھی اور روزہ چھوڑو بھی۔“

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» قَالَ: إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ، قَالَ: «فَإِنَّكَ، إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ، هَجَمَتْ عَيْنَاكَ، وَنَفَهَتْ نَفْسُكَ، لِعَيْنِكَ حَقٌّ، وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ، وَلِلْهَيْلِكَ حَقٌّ، فَمَنْ وَنَمَ، وَصُمْ وَأَفْطِرْ».

[2739] ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن اوس سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفل) روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفل) نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور اس کا ایک تہائی قیام کرتے تھے اور اس کے (آخری) چھٹے حصے میں سو جاتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) تھے۔“

[۲۷۳۹] ۱۸۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ زُهَيْرُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنِي ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا».

[2740] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ ان کو عمرو بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے (یہ) خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ آدھا زمانہ روزے رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات تک سوتے تھے، پھر قیام کرتے تھے، پھر اس کے آخری حصے میں سو جاتے تھے، وہ آدھی رات کے بعد رات کا ایک تہائی حصہ قیام کرتے تھے۔“

[۲۷۴۰] ۱۹۰- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُومُ، ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ، وَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ».

میں (ابن جریج) نے عمرو بن دینار سے پوچھا: کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے: ”وہ آدھی رات کے بعد رات کا تہائی حصہ قیام کرتے تھے؟“ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ: أَعَمَّرُوا بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ: «يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

[2741] ابو قتلابہ (بن زید بن عامر الجرمی البصری) نے کہا: مجھے ابو بلج نے خبر دی، کہا: میں تمہارے والد کے ہمراہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو انھوں نے ہمیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ میرے ہاں تشریف لائے، میں نے آپ کے لیے چڑے کا ایک تکیہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان میں آگیا، آپ نے مجھے فرمایا: ”کیا تمہیں ہر مہینے میں سے تین دن (کے روزے) کافی نہیں؟“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”سات۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”نو۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”گیارہ۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ۔) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”داود علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزے نہیں ہیں، آدھا زمانہ، ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔“

[2741] [۲۷۴۱] ۱۹۱- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيجِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «خَمْسًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «سَبْعًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ «تِسْعًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ «أَحَدَ عَشَرَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرُ الدَّهْرِ، صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ».

[2742] زیاد بن فیاض سے روایت ہے، کہا: میں نے ابو عیاض سے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ”ایک دن کا روزہ رکھو اور تمہارے لیے ان (دنوں) کا اجر ہے جو باقی

[2742] [۲۷۴۲] ۱۹۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ قِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ

میں۔“ کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”دو دن روزے رکھو اور تمہارے لیے ان (دنوں) کا اجر ہے جو باقی ہیں۔“ کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تین دن روزے رکھو اور تمہارے لیے باقی (تمام دنوں) کا اجر ہے۔“ کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ”چار دن روزے رکھو اور تمہارے لیے باقی (تمام دنوں) کا اجر ہے۔“ کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ”اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والے روزے، یعنی داود علیہ السلام کے روزے کی طرح (روزے) رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔“

أَبَا عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «صُمْ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ يَوْمَيْنِ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: «صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ، صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا».

[2743] سعید بن میناء نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عبد اللہ بن عمرو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (روزانہ) دن کا روزہ رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو، ایسا تم کرو کیونکہ تم پر تمہارے جسم کا حصہ (ادا کرنا ضروری) ہے، تم پر تمہاری آنکھ کا حصہ (ادا کرنا ضروری) ہے اور تم پر تمہاری بیوی کا حصہ (ادا کرنا بھی ضروری) ہے، روزے رکھو اور ترک بھی کرو، ہر مہینے میں سے تین دن کے روزے رکھ لیا کرو۔ یہ سارے وقت کے روزوں (کے برابر) ہیں۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے اندر (زیادہ روزے رکھنے کی) قوت ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم داود علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔“

[۲۷۴۳] ۱۹۳- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاء قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، فَلَا تَفْعَلْ؛ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، وَلَعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، صُمْ وَأَفْطِرْ، صُمْ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بِي قُوَّةً، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا».

وہ کہا کرتے تھے: کاش! میں نے رخصت کو قبول کیا ہوتا۔

فَكَانَ يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرَّخْصَةِ.

(السَّحْمُ ۳۶) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ،
وَعَاشُورَاءَ، وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ)
(التَّحْفَةُ ۳۶)

باب: 36- ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا اور
عرفہ، عاشورہ، سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ
رکھنا مستحب ہے

[2744] معاذہ عدویہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی
اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول
اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے
جواب دیا: ہاں۔ میں نے پوچھا: آپ مہینے کے کن دنوں میں
روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ اس کی پروا نہیں
کرتے تھے کہ مہینے کے کن ایام کا روزہ رکھ رہے ہیں۔ یعنی
وسط مہینہ کے حوالے سے دن متعین نہ تھے۔

[2745] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یا کسی اور شخص سے
پوچھا اور وہ سن رہے تھے: ”اے فلاں! کیا تم نے اس
مہینے کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟“ اس نے جواب دیا:
نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو جب (رمضان مکمل کر کے)
روزے ترک کرو تو (ہر مہینے) دو دن کے روزے رکھتے رہو۔“

[2746] حماد نے غیلان سے، انھوں نے عبد اللہ بن
معبد زبانی سے اور انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
پوچھا: آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں؟ اس کی بات سے
رسول اللہ ﷺ غصے میں آ گئے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ
کا غصہ دیکھا تو کہنے لگے: ہم اللہ کے رب بنے، اسلام

[۲۷۴۴] ۱۹۴- (۱۱۶۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ
فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرَّشِيدِ
قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ
لَهَا: مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ:
لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ.

[۲۷۴۵] ۱۹۵- (۱۱۶۱) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ
وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ
مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ - أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ،
وَهُوَ يَسْمَعُ - : «يَا فَلَانُ! أَصُمْتُ مِنْ سُرَّةِ هَذَا
الشَّهْرِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتُ، فَصُمْ
يَوْمَيْنِ». [الظَّهْر: ۲۷۵۱]

[۲۷۴۶] ۱۹۶- (۱۱۶۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَعْقَبٍ التَّمِيمِيُّ وَفَتْنِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ
حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
غَيْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ، عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ: رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ
تَصُومُ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ، فَلَمَّا

کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں، ہم اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار ان کلمات کو دہرانے لگے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا حکم ہے جو سال بھر (مسل) روزہ رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔“ یا فرمایا۔ ”اس نے روزہ نہیں رکھا اور اس نے افطار نہیں کیا۔“ کہا: اس کا کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟“ پوچھا: اس کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔“ پوچھا: اس آدمی کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے پسند ہے کہ مجھے اس کی طاقت مل جاتی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بر مینے کے تین روزے اور ایک رمضان (کے روزوں) سے (لے کر دوسرے) رمضان (کے روزے) یہ (عمل) سارے سال کے روزوں (کے برابر) ہے۔ اور عرفہ کے دن کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور اگلے سال کے گناہوں کا بھی اور یوم عاشورہ کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔“

رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ، فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ» - أَوْ قَالَ - : «لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطُرْ» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيَفْطُرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدًا؟» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطُرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطُرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّقْتُ ذَلِكَ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ».

[2747] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے غیلان بن جریر سے حدیث سنائی، انھوں نے عبد اللہ بن معبد زامی سے سنا، انھوں نے حضرت ابوقحادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں سوال

[۲۷۴۷] ۱۹۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ

کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور بیعت کے طور پر اپنی بیعت پر راضی ہیں (جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کی۔)

الزَّمَانِي، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً.

کہا: اس کے بعد آپ سے بغیر وقفے کے ہمیشہ روزہ رکھنے (صیام الدھر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔“ اس کے بعد آپ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن ترک کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟“ کہا: اور آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ترک کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: ”کاش کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کام کی طاقت دی ہوتی۔“ کہا: اور آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ ترک کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔“ کہا: اور آپ سے سو موار کا روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دن ہے جب میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے (رسول بنا کر) بھیجا گیا۔ یا مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔“ کہا: اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”ہر ماہ کے تین روزے اور اگلے رمضان تک رمضان کے روزے ہی ہمیشہ کے روزے ہیں۔“ کہا: آپ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ”یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔“ کہا: اور آپ سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔“

قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ - أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ» - قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: «وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ» - قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: «ذَلِكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» - قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ؟ قَالَ: «ذَلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ - أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ - فِيهِ» - قَالَ: فَقَالَ: «صَوْمُ ثَلَاثَةِ مَنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ، صَوْمُ الدَّهْرِ» - قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ» - قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ».

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں شعبہ کی روایت (یوں) ہے: انھوں (ابوققادہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: اور آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ لیکن ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا ہے، کیونکہ ہمارے خیال میں یہ (راوی کا) وہم ہے۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رَوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؟ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نَرَاهُ وَهْمًا.

[2748] معاذ بن معاذ، شباہ اور نضر بن شميل سب نے شعبہ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی۔

[۲۷۴۸] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

[2749] ابان عطار نے کہا: ہمیں غیلان بن جریر نے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اپنی) اس حدیث میں سوموار کا ذکر کیا، جمعرات کا ذکر نہیں کیا۔

[۲۷۴۹] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الْاِثْنَيْنِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ.

[2750] ہمیں مہدی بن میمون نے حدیث سنائی، انھوں نے غیلان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابوققادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔“

[۲۷۵۰] [۱۹۸-] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: «فِيهِ وَلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ».

باب: 37- شعبان کے وسط (یا دوران) میں روزے رکھنا

(المعجم ۳۷) - (بَابُ صَوْمِ سُرْرِ شَعْبَانَ)
(التحفة ۳۷)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے۔ یا کسی اور آدمی سے۔ فرمایا: ”کیا تم نے شعبان کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟“ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم روزے ختم کر لو تو دو دن کے روزے رکھنا۔“

[2752] ابو علاء نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ”کیا تم نے اس مہینے کے دوران میں کچھ روزے رکھے ہیں؟“ اس نے جواب دیا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رمضان کے روزے ختم کر لو تو اس کی جگہ دو روزے رکھ لینا۔“

[2753] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے مطرف بن شحیر کے بھتیجے سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مطرف کو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ”کیا تم نے اس مہینے، یعنی شعبان کے وسط (یا دوران) میں کچھ روزے رکھے ہیں؟“ اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”جب تم رمضان کے روزے ختم کر لو، اس کے بعد ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ لینا۔“ شعبہ نے۔ جن کو شک ہوا۔ کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے دو دن کے روزے کہا تھا۔

[2754] نصر نے ہمیں خبر دی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے خبر دی، (کہا:) ہمیں مطرف کے بھتیجے عبد اللہ بن ہانی نے اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث روایت کی۔

خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ - وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا عَنْ هَدَّابٍ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ - أَوْ لِآخَرَ -: «أَصُمْتَ مِنْ سِرَرِ شَعْبَانَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ». [راجع: ۲۷۴۵]

[۲۷۵۲] ۲۰۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنْ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «هَلْ صُمْتَ مِنْ سِرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟» فَقَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ».

[۲۷۵۳] ۲۰۱- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ بْنِ الشَّخِيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «هَلْ صُمْتَ مِنْ سِرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟» يَعْنِي شَعْبَانَ، قَالَ: لَا. قَالَ: فَقَالَ لَهُ: «إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ، فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ» - شُعْبَةُ الَّذِي شَكَّ فِيهِ - قَالَ: وَأَظَنُّهُ قَالَ: يَوْمَيْنِ.

[۲۷۵۴] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ وَيَحْيَى اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّصْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

(المعجم ۳۸) - (بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ)

(التحفة ۳۸)

باب: 38- محرم کے روزوں کی فضیلت

[2755] ابو بشر نے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے ”محرم“ کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔“

[2755] ۲۰۲- (۱۱۶۳) حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ».

فائدہ: یوم عاشورہ کا روزہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا حصہ تھا۔ جاہلی دور میں یہ روزہ رکھا جاتا تھا۔ آپ نے بھی رمضان سے پہلے دس محرم کا روزہ رکھا۔ دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ رمضان کی فرضیت کے بعد یہ نفلی روزے قرار پائے لیکن ان کی اہمیت و فضیلت قائم رہی۔

[2756] جریر نے عبد الملک بن عمیر سے، انھوں نے محمد بن منتشر سے، انھوں نے حمید بن عبد الرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس کو نبی ﷺ کی طرف سے بیان کر رہے تھے۔ کہا: آپ سے دریافت کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے اور ماہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آدھی رات کی نماز ہے اور رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔“

[2756] ۲۰۳- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ، قَالَ: سُئِلَ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَأَيُّ الصَّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ».

[2757] زائدہ نے عبد الملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے، روزوں کے ذکر میں اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[2757] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصَّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

باب: 39- رمضان کے بعد شوال کے چھ دنوں
کے روزے رکھنا مستحب ہے

[2758] ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث سنائی، (کہا:)
مجھے سعد بن سعید بن قیس نے عمر بن ثابت بن حارث خمری
سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ انھوں نے ان کو حدیث سنائی: رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے
بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ (پورا سال) مسلسل روزے
رکھنے کی طرح ہے۔“

[2759] عبد اللہ بن نمیر نے باقی ماندہ سابقہ سند کے
ساتھ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا..... اسی (سابقہ حدیث)
کے مانند۔

[2760] عبد اللہ بن مبارک نے سعد بن سعید سے
روایت کی، کہا: میں نے عمر بن ثابت سے سنا، کہا: میں نے
حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا..... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

باب: 40- لیلة القدر کی فضیلت، اس کو تلاش
کرنے کی ترغیب، اس کی وضاحت کہ وہ کب
ہے؟ اور کن اوقات میں ڈھونڈنے سے اس
کے مل جانے کی زیادہ امید ہے

(المعجم ۳۹) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ
اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ اِتِّبَاعًا لِّرَمَضَانَ) (التحفة ۳۹)

[۲۷۵۸] ۲۰۴- (۱۱۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا
عَنْ إِسْمَاعِيلَ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ قَيْسٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزَرَجِيِّ، عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ».

[۲۷۵۹] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا
أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[۲۷۶۰] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ
ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

(المعجم ۴۰) - (بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا، وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَأَرْجَى
أَوْقَاتِ طَلَبِهَا) (التحفة ۴۰)

[۲۷۶۱] ۲۰۵- (۱۱۶۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2761] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ آخری سات راتوں میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو خواب میں لیلۃ القدر دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں میں ایک دوسرے کے موافق ہو گیا ہے، اب جو اس (لیلۃ القدر) کو تلاش کرنا چاہے وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔“ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ مکمل الفاظ آگے حدیث: 2764 میں ہیں۔)

[۲۷۶۲] ۲۰۶- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2762] عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: ”لیلۃ القدر کو (رمضان کی) آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔“

[۲۷۶۳] ۲۰۷- (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَاطْلُبُوهَا فِي الْوَتْرِ مِنْهَا».

[2763] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے (خواب میں) دیکھا کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا خواب آخری عشرے کے بارے میں ہے، تم اس (لیلۃ القدر) کو اس (عشرے) کی طاق (راتوں) میں تلاش کرو۔“

[۲۷۶۴] ۲۰۸- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِلَّيْلَةِ الْقَدْرِ: «إِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ، وَأَرَى نَاسًا مِّنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَايِرِ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَايِرِ».

[2764] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، (کہا): مجھے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سنا، فرما رہے تھے: ”تم میں سے کچھ لوگوں کو (خواب میں) دکھایا گیا ہے کہ یہ پہلی سات راتوں میں ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو دکھایا گیا ہے کہ یہ بعد میں آنے والی سات راتوں میں ہے، تو تم اس کو بعد میں آنے والی (آخری) دس راتوں

میں تلاش کرو۔“

[2765] عقبہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا: کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس، یعنی لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو، اگر تم میں سے کوئی کمزور پڑ جائے یا بے بس ہو جائے تو وہ باقی کی سات راتوں میں (کسی صورت سستی اور کمزوری سے) مغلوب نہ ہو۔“

[2766] شعبہ نے جبلہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”جو اس رات کا متلاشی ہو تو وہ اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرے۔“

[2767] شیبانی نے جبلہ اور محارب سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لیلۃ القدر کے اوقات آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔“ یا فرمایا: ”آخری سات راتوں میں (تلاش کرو)۔“

[2768] ہمیں ابوطاہر اور حرملة بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، (کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے (خواب میں) شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھے میرے گھر والوں میں سے کسی نے بیدار کر دیا تو وہ مجھے بھلوا دی گئی، تم اسے بعد میں آنے والی (آخری) دس راتوں میں تلاش کرو۔“

[2765] ۲۰۹- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضُفِّفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ، فَلَا يُغْلِبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي».

[2766] ۲۱۰- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ».

[2767] ۲۱۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ» أَوْ قَالَ: «فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2768] ۲۱۲- (۱۱۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي، فَتَسَّيْتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ».

حملہ نے ("مجھے بھلا دی گئی" کے بجائے) "میں اسے بھول گیا" کہا۔

[2769] ہمیں بکرنے ابن ہاد سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ان دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے درمیان میں ہوتے ہیں، جب وہ وقت آتا کہ بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں رات کی آمد ہوتی تو اپنے گھر لوٹ جاتے اور وہ شخص بھی لوٹ جاتا جو آپ کے ساتھ اعتکاف کرتا تھا، پھر آپ ایک مہینے، جس میں آپ نے اعتکاف کیا تھا، اس رات ٹھہرے رہے جس میں آپ (گھر) لوٹ جایا کرتے تھے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کا حکم دیا، پھر فرمایا: "میں ان (درمیانے) دس دنوں کا اعتکاف کرتا تھا، پھر مجھ پر منکشف ہوا کہ میں اس آخری عشرے کا اعتکاف کروں۔ تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے، وہ اپنے اعتکاف کی جگہ ہی میں رات بسر کرے اور بلاشبہ میں نے یہ رات خواب میں دیکھی ہے اس کے بعد وہ مجھے بھلا دی گئی، لہذا تم اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔"

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اکیسویں رات ہم پر بارش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ میں مسجد (کی چھت) ٹپک پڑی، میں نے، جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے، آپ کو دیکھا تو آپ کا چہرہ مبارک مٹی اور پانی سے بھیگا ہوا تھا۔

وَقَالَ حَرْمَلَةُ: «فَنَسِيتُهَا».

[2769] ۲۱۳- (۱۱۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينَ تَمْضِي عَشْرُونَ لَيْلَةً، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ، جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَةَ، ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبْتَ فِي مُعْتَكِفِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأَنَسِيتُهَا، فَالْتَمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فِي كُلِّ وَتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ».

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: مُطَرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ فِي مَضَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَانْطَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌ طِينًا وَمَاءً.

سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں درمیانے عشرے کا اعتکاف کرتے تھے..... (آگے) اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اپنے ”اعتکاف کی جگہ میں رات گزارنے“ کے بجائے) ”اپنے اعتکاف کی جگہ میں ٹکا رہے“ کہا اور کہا: آپ کی پیشانی مٹی اور پانی سے بھری ہوئی تھی۔

[2771] ہم سے عمارہ بن غزیہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے محمد بن ابراہیم سے سنا، وہ ابوسلمہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ترکی خیمے کے اندر جس کے دروازے پر چٹائی تھی، رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا۔ کہا: تو آپ نے چٹائی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر خیمے کے ایک کونے میں کیا، پھر اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی، لوگ آپ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اس شب (قدر) کو تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس (بخاری حدیث: 813 میں ہے: جبریل علیہ السلام کی آمد ہوئی تو مجھ سے کہا گیا: وہ آخری دس راتوں میں ہے، تو اب تم میں سے جو اعتکاف کرنا چاہے، وہ اعتکاف کر لے۔“ لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اور مجھے وہ ایک طاق رات دکھائی گئی، اور یہ کہ میں اس (رات) کی صبح مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اکیسویں رات کی صبح کی، اور آپ نے (اس میں) صبح تک قیام کیا تھا، پھر بارش ہوئی تو مسجد (کی

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزِيَّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ، الْعَشَرَ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيَنْتَبِثْ فِي مُعْتَكِفِهِ»، وَقَالَ: وَحَيْثُ مُمْتَلِكًا طِينًا وَمَاءً.

[2771] (۲۱۵-...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشَرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشَرَ الْأَوْسَطَ، فِي قُبَّةِ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَتَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَذَنَبُوا مِنْهُ فَقَالَ: «إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشَرَ الْأَوَّلَ، أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشَرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أَتَيْتُ فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّاحِرِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ» فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ: «وَإِنِّي أُرِيْتُهَا لَيْلَةً وَثَرًا، وَأَنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءً»، فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ، فَخَرَجَ

چھت) ٹپک پڑی، میں نے مٹی اور پانی دیکھا، اس کے بعد جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے کنارے دونوں میں مٹی اور پانی (کے نشانات) موجود تھے اور یہ آخری عشرے میں اکیسویں کی رات تھی۔

[2772] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، کہا: ہم نے آپس میں لیلۃ القدر کے بارے میں بات چیت کی، پھر میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ میرے دوست تھے، میں نے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ نخلستان میں نہیں چلیں گے؟ وہ نکلے اور ان (کے کندھوں) پر دھاری دار چادر تھی، میں نے ان سے پوچھا: (کیا) آپ نے رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا، ہم بیسویں (رات) کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور اب میں اسے بھول گیا ہوں۔ یا مجھے بھلا دی گئی ہے۔ اس لیے تم اس کو آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں (اس رات) پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ تو جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ واپس (اعتکاف میں) چلا جائے۔“ کہا: ہم واپس ہو گئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا، کہا: ایک بدلی آئی، ہم پر بارش ہوئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت بہ پڑی، وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی، اور نماز کھڑی کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے تھے، کہا: یہاں تک کہ میں نے آپ کی پیشانی پر مٹی کا نشان بھی دیکھا۔

حِينَ فَرَعَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجَبْنُهُ وَرَوْنُهُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ، وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعَشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

[2772] ۲۱۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكُرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا، فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عَشْرِينَ، فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نَسِيتُهَا - أَوْ أَنْسِيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وَتَرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ» قَالَ: فَارْجِعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرْنَا، حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَارَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، قَالَ: حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

[2773] معمر اور اوزاعی دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

[2773] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ:

اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی روایت کی۔ اور ان دونوں کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نماز سے (فارغ ہو کر) پلٹے تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی اور ناک کے کنارے پر مٹی کا نشان تھا۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ، وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ.

[2774] محمد بن سثی اور ابوبکر بن خلاد نے کہا: ہمیں ، عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے درمیانے عشرے کا احکاف کیا، اس سے پہلے کہ آپ کے سامنے اس اس کو کھول دیا جائے، آپ لیلۃ القدر کو تلاش کر رہے تھے۔ جب یہ (دس راتیں) ختم ہو گئیں تو آپ نے حکم دیا اور ان خیموں کو اکھاڑ دیا گیا، پھر (وہ رات) آپ پر واضح کر دی گئی کہ وہ آخری عشرے میں ہے۔ اس پر آپ نے (خیمے لگانے کا) حکم دیا تو ان کو دوبارہ لگا دیا گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نکل کر لوگوں کے سامنے آئے اور فرمایا: ”اے لوگو! مجھ پر لیلۃ القدر واضح کر دی گئی اور میں تم کو اس کے بارے میں بتانے کے لیے نکلا تو دو آدمی (ایک دوسرے پر) اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے، ان کے ساتھ شیطان تھا۔ اس پر وہ مجھے بھلا دی گئی۔ تم اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔“ (ابونضرہ نے) کہا: میں نے کہا: ابوسعید! ہماری نسبت آپ اس گنتی کو زیادہ جانتے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہاں، ہم اسے جاننے کے تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ کہا: میں نے پوچھا: نویں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے جواب دیا: جب اکیسویں رات گزرتی ہے تو وہی رات

[۲۷۷۴] ۲۱۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَشَرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ، فَلَمَّا انْقَضَيْنِ، أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقَوَّضَ، ثُمَّ أُبَيِّنَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ، فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهَا كَانَتْ أُبَيِّنْتُ لِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا، فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَانِ، مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ، فَتَسَيَّتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، اِلْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ» قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، قَالَ: أَجَلْ، نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ؟ قَالَ: إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرَتَيْنِ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرَتَيْنِ وَهِيَ التَّاسِعَةُ، فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ، فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ

وَعِشْرُونَ فَالْتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ .

جس کے بعد بائیسویں آتی ہے، وہی نویں ہے اور جب تیسویں رات گزرتی ہے تو وہی جس کے بعد (آخر سے گنتے ہوئے ساتویں رات آتی ہے) ساتویں ہے، اس کے بعد جب پچیسویں رات گزرتی ہے، تو وہی جس کے بعد پانچویں رات آتی ہے) پانچویں ہے۔

ابن خلدون نے ”ایک دوسرے پر حق کا دعویٰ کرتے ہوئے“

کی جگہ ”آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے“ کہا۔

وَقَالَ ابْنُ خَلَدٍ مَكَانَ يَحْتَمَانِ : يَحْتَصِمَانِ .

[2775] بسر بن سعید نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھے بھلا دی گئی، اس کی صبح میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔“ کہا: تیسویں رات ہم پر بارش ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے (رخ) پھیرا تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

[2775] ۲۱۸- (۱۱۶۸) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

عَمْرٍو بْنُ سَهْلٍ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ. وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُثَيْدٍ اللَّهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيَتْهَا، وَأَرَانِي صَبَّحَتْهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ» قَالَ: فَمَطَرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْصَرَفَ وَإِنَّا أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ.

کہا: اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (لیلة القدر)

تیسویں ہے۔

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ: ثَلَاثٌ

وَعِشْرِينَ .

فائدہ: یہ حدیث پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی لگ جانے کی علامت کی تائید کرتی ہے۔ البتہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس کی تاریخ کے تعین میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا ہے۔ یہ حدیث آخری سات راتوں والی حدیث سے مطابقت رکھتی ہے۔

[2776] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لیلة القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔“

[2776] ۲۱۹- (۱۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «الْتَمِسُوا»؛ وَقَالَ وَكَيْعٌ: - «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ».

[2777] سفیان بن عیینہ نے عبدہ اور عاصم بن ابی نجود سے روایت کی، ان دونوں نے حضرت زربن حمیش رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا: آپ کے بھائی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو سال بھر (رات کو) قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے، انھوں نے چاہا کہ لوگ (کم راتوں کی عبادت پر) قناعت نہ کر لیں ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ رمضان ہی میں ہے اور آخری عشرے میں ہے اور یہ بھی کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ پھر انھوں نے استثنائے (ان شاء اللہ کہے) بغیر قسم کھا کر کہا: وہ ستائیسویں رات ہی ہے۔ اس پر میں نے کہا: ابو منذر! یہ بات آپ کس بنا پر کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: اس علامت یا نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے کہ اس دن سورج نکلتا ہے، اس کی شعائیں (نمایاں) نہیں ہوتیں۔

[2777] [۲۷۷۷] ۲۲۰- (۷۶۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، سَمِعَا زَرْبَنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: إِنَّ أَحَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصِيبَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ، أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّ النَّاسُ، أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشِينِي، أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ؟ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ، لَا شُعَاعَ لَهَا». [راجع: ۱۷۸۵]

[2778] شعبہ نے کہا: میں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے سنا، وہ حضرت زربن حمیش سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابی بن کعب نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کو جانتا ہوں، شعبہ نے (روایت کے الفاظ بیان کرتے ہوئے) کہا: میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس (پوری رات) کے قیام کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا (اور) وہ ستائیسویں رات ہے۔“

[2778] [۲۷۷۸] ۲۲۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زَرْبَنَ ابْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَعْلَمُهَا، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ.

اس فقرے میں شعبہ نے شک کیا: ”یہ وہی رات ہے

وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ: هِيَ

اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا، اور کہا: وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبُ لِي عَنْهُ. اس کے بارے میں مجھے میرے ایک ساتھی نے ان (عبدہ) کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

[2779] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہم نے آپس میں لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کس کو یاد ہے جب چاند طلوع ہوا اور وہ پیالے کے ایک ٹکڑے کے مانند تھا (وہی رات تھی)۔“

[2779] [۲۷۷۹] (۱۱۷۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَذَاكُرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يَذْكُرُ، حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ، وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ؟».



ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا
تُبَشِّرُوهُمْ
وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ
فِي الْمَسَاجِدِ

”اور ان سے مباشرت

مت کرو، جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے والے ہو۔“

(البقرة 2: 187)

اعتکاف کا معنی و مفہوم اور احکام و مسائل

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہر طرف سے بے تعلق ہو کر مسجد میں گوشہ نشینی ایک قدیم عبادت ہے، اسے تکوف یا اعتکاف کہتے ہیں۔ جب اللہ کا پہلا گھر بنا تو عبادت کے دوسرے طریقوں کے علاوہ یہ اعتکاف کا بھی مرکز تھا۔ اعتکاف، رمضان اور غیر رمضان میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں ضرور اعتکاف کرتے تھے۔ اعتکاف کرنے والا بیسویں روزے کے دن غروب آفتاب سے قبل مسجد میں داخل ہوگا اور رمضان کے آخری دن کے غروب سے اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر و فکر کے لیے تنہائی اختیار کرنا ہے، لہذا دوران اعتکاف فضول مصروفیتوں، دنیوی کاموں اور لایعنی گفتگو سے احتراز ضروری ہے۔ اعتکاف صرف مسجد ہی میں کیا جاسکتا ہے۔ عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے۔ اس کے لیے اپنے خاوند یا ولی کی اجازت کے ساتھ ساتھ ایسی جامع مسجد ضروری ہے جہاں پردہ، امن و تحفظ اور ضروریات کے لیے آسانی میسر ہو۔ مستحاضہ عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے، البتہ اگر عورت کو دوران اعتکاف ایام شروع ہو جائیں تو وہ اپنا اعتکاف ختم کر دے گی۔ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں، جو شخص بوجہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو وہ بھی اعتکاف کی عبادت سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ دوران اعتکاف انسان کے گھر والوں کو اس سے ملنے اور حال دریافت کرنے کی اجازت ہے۔ کسی ضرورت کے پیش نظر معتکف مسجد سے باہر بھی جاسکتا ہے، مثلاً: قضائے حاجت کے لیے، سحری و افطاری یا ضروری علاج کے لیے بشرطیکہ ان اشیاء کی ترسیل مسجد میں ممکن نہ ہو۔ راتے میں آتے جاتے، چلتے چلتے احباب کی خیر خیریت اور بیمار پرسی بھی کی جاسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل اشیاء سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے:

❖ بغیر ضرورت کے مسجد سے نکل جانا۔

❖ ازدواجی تعلقات قائم کرنا۔

❖ عورت کے ایام یا نفاس شروع ہو جانا۔

۱۴- کتاب الاعتکاف

اعتکاف کے احکام و مسائل

باب: ۱- رمضان المبارک کے آخری عشرے
میں اعتکاف کرنا

(المعجم ۱) - (بَابُ اِعْتِكَافِ الْعُشْرِ الْاَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ) (التحفة ۴۱)

[2780] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ رمضان
المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

[۲۷۸۰] ۱- (۱۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ
فِي الْعُشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

[2781] یونس بن یزید نے مجھے خبر دی کہ نافع نے
انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حدیث بیان
کی کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف
فرماتے تھے۔ نافع نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ
جگہ بھی دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[۲۷۸۱] ۲- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ
نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعُشْرَ
الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي
عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ
يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِنَ الْمَسْجِدِ.

[2782] عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے، انھوں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: اللہ
کے رسول ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا
کرتے تھے۔

[۲۷۸۲] ۳- (۱۱۷۲) وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[2783] ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے،

انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[۲۷۸۳] ۴- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى:

أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[2784] ازہری نے عروہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت کی کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کی ازواج مطہرات آپ کے بعد (آخری عشرے میں) اعتکاف کرتی رہیں۔

[۲۷۸۴] ۵- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ اغْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

باب: 2- جو اعتکاف کرنا چاہتا ہو، وہ اپنے حجرے میں کب داخل ہو؟

(المعجم ۲) - (بَابُ مَنْ يَدْخُلُ مَنْ أَرَادَ الْإِعْتِكَافَ فِي مُعْتَكِفِهِ) (التحفة ۴۲)

[2785] ابو معاویہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی،

انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز ادا کرتے پھر اپنے حجرے میں داخل ہوتے۔ آپ نے (ایک مرتبہ) اپنا خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا اور وہ لگا دیا گیا، آپ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا چاہتے تھے (اس لیے خیمے کا انتظام پہلے سے فرمایا)۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دیا وہ بھی لگا

[۲۷۸۵] ۶- (۱۱۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَكِفَ، صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفَهُ، وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخَبَائِهِ فَضْرِبَ. أَرَادَ الْإِعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخَبَائِهَا فَضْرِبَ، وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

دیا گیا، پھر دوسری ازواج نے بھی اپنا اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا، وہ بھی لگا دیا گیا (سب نے اعتکاف شروع ہونے سے پہلے خیمے لگوا دیے)، رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھ کر دیکھا تو کئی خیمے نظر آئے، آپ نے فرمایا: ”کیا ان کا ارادہ نیکی کا ہے“ (یا محض باہمی مقابلہ؟ ساتھ ہی) اپنا خیمہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور وہ اکھاڑ دیا گیا۔ (اس سال) آپ نے رمضان کا اعتکاف ترک کر دیا اور (اس کے بدلے) شوال کے ابتدائی دس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔

بِخَبَائِهِ فَضْرَبَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ، فَإِذَا الْأَخْيَةُ، فَقَالَ: «الْبَرُّ تَرِدُنْ؟» فَأَمَرَ بِخَبَائِهِ فَقَوَّضَ، وَتَرَكَ الْإِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَالٍ.

[2786] سفیان بن عیینہ، عمرو بن حارث، سفیان ثوری، اوزاعی اور محمد بن اسحاق سب نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابو معاویہ کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[۲۷۸۶] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

ابن عیینہ، عمرو بن حارث اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہن کا ذکر ہے کہ انھوں نے اعتکاف کے لیے خیمے لگائے تھے۔

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَاقَ ذَكَرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ. أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْيَةَ لِلْإِعْتِكَافِ.

باب: 3- رمضان کے آخری دس دنوں میں
خوب محنت (سے عبادت) کرنا

(المعجم ۳) - (بَابُ الْإِحْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) (التحفة ۴۳)

انھوں نے فرمایا: جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا، رسول اللہ ﷺ رات بھر جاگتے، اپنے گھر والوں کو جگاتے، (عبادت میں) خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيَّقُظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

[2788] حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ابراہیم نخعی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے اسود بن یزید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (رمضان کے) آخری دس دن (عبادت) میں اس قدر محنت کرتے جتنی عام دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (اور عام دنوں میں بھی آپ ﷺ بہت زیادہ محنت کرتے تھے۔)

[2788] ۸- (۱۱۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّالِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

باب: 4- ذوالحجہ کے دس دنوں کے روزے

(المعجم ۴) - (بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ)
(التحفة ۴۴)

[2789] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ذوالحجہ کے) دس دنوں میں کبھی روزے کی حالت میں نہیں دیکھا۔

[2789] ۹- (۱۱۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

[2790] سفیان نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی (ذوالحجہ کے) دس دنوں میں روزے نہیں رکھے۔

[2790] ۱۰- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

الْأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَصُمْ الْعَشَرَ.

فائدہ: عشرہ ذوالحجہ کے دسویں روز تو عید کی وجہ سے روزہ رکھا ہی نہیں جاسکتا۔ باقی نو دنوں پر تغلیباً عشرے کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ ان دنوں کے روزوں کے بارے میں روایات میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں اس عشرے کے دوران میں روزے رکھنے اور بعض صحیح روایات میں ان ایام کے دوران میں نیکی کے عمل کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان دنوں کے اعمال دوسرے دنوں سے افضل ہیں۔ (صحیح البخاری، العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق، حدیث: 969)۔ عشرہ ذوالحجہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ بنیادی عبادات اکٹھی ہو جاتی ہیں، مثلاً: نماز، زکاة (اگر مال پر اس زمانے میں سال گزرتا ہو) حج۔ اس اعتبار سے یہ بہت اہم دن ہیں۔ احتمال ہے کہ آپ نے ان دنوں کے روزے اس ڈر سے ترک کر دیے ہوں کہ فرض نہ ہو جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کسی کام کو پسند کرتے تھے لیکن اس لیے چھوڑ دیتے تھے کہ فرض نہ ہو جائے۔ (صحیح البخاری، التہجد، باب تحریض النبی علی قیام اللیل، حدیث: 1128، و صحیح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: 1662) آپ کو بھی اس بات کا علم تھا کہ کون سا عمل فرض ہو سکتا ہے۔ (فتح الباری، التہجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: 1128) ایک احتمال یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان ایام کے روزے رکھتے بھی ہوں اور کبھی چھوڑ دیتے ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو روزے کے عالم میں نہ دیکھا ہو اور یہی بات انھوں نے بیان کی۔



حج کی اہمیت، فضیلت، اقسام اور تعارف

حج اسلام کا ایک رکن ہے۔ اس کا آغاز حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں بیت اللہ کی تعمیر کے فوراً بعد ہو گیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَلَا عَلَىٰ كُلِّ مَنَاصِبٍ ۚ يَأْتِيَنَّ مِنْ كُلِّ شِجْعٍ عَمِيقٍ ۝﴾ ”اور جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اسے حکم دیا) کہ تم میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجدے کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھو۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، وہ تمہارے پاس ہر دور دراز راستے سے پیدل (چل کر) اور دبلے پتلے اونٹوں پر (سوار ہو کر) آئیں گے۔“¹

اللہ کی عبادت کا یہ طریق اس وقت سے جاری ہے۔

حج کسی ایک امت کے لیے نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ ”اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں“ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دین حنیف اور اس کے مناسک پوری انسانیت کے لیے تھے۔ انبیائے کرام علیہم السلام بھی اپنے اپنے زمانے میں حج کرتے رہے۔ جاہلی دور میں اس میں بہت سی محرمات اور بدعات کی آمیزش کر دی گئی لیکن کسی نہ کسی شکل میں حج قائم رہا۔ جب 9 ہجری میں آپ ﷺ پر حج فرض ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے دین کے باقی امور کی طرح اس کو حقیقی شکل میں قائم فرمایا، اور اس کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اس کی تسہیل کا بھی اہتمام فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک اس کے تسلسل میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ ہی کے ذریعے سے ساری انسانیت کے لیے دین حنیف کی تکمیل اور ترویج مقدر کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے خاص انتظام سے بیت اللہ اور مکہ کی حرمت قائم و دائم رہی۔ حج کے مہینے اَشْهُرُ حُرْم کے طور پر رائج رہے۔ پورے عرب میں قریش کا احترام موجود رہا۔ جاہلی دور میں مہینوں کی تقدیم و تاخیر کے ذریعے سے جو خرابی ڈالی گئی تھی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت زمانے کی گردش اس طرح مکمل ہوئی کہ وہ اپنی اصل ہیئت پر آگیا اور اسی پر قائم کر دیا گیا۔²

حج اس لحاظ سے اسلام کا عظیم ترین رکن ہے کہ اس میں اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کے مختلف طریقے یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک اللہ کے گھر میں حاضری کے لیے سفر سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں نماز، احرام، طواف، سعی، وقوف، جہد مسلسل، ذکر و استغفار، دعا، شیطان اور اس کی دعوت سے براءت اور قربانی یا روزے گویا فرض عبادت کے بیشتر طریقے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس کا اجر بھی اسی حساب سے بہت بڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَمْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»

”جس نے اللہ کے لیے حج کیا، اس میں نہ کوئی شہوانی حرکت کی، اور نہ کوئی گناہ کیا، وہ اسی طرح پاک صاف ہو کر لوٹے گا جس طرح اس دن (گناہوں سے پاک) تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا“^۱ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: «وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ» ”حج مبرور کا صلہ جنت ہی ہے۔“^۲ حج کو حج مبرور بنانے کے لیے قرآن کی تعلیمات اس طرح ہیں: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِيكِينَ بِهِ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَذَ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الظُّلُمُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحَابٍ ۝ ذَلِكَ ۚ وَمَنْ يُعْظَمْ شَعِيرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝﴾ ”بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے، ایک اللہ کے ہو کر اس کے ساتھ کسی بھی طرح کا شرک نہ کرتے ہوئے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویا وہ آسمان سے گرا، پس اس کو اچکتے ہیں اڑنے والے جاندار یا اس کو ہوا کسی دور کے (ارذل ترین) مکان میں لے جاتی ہے۔ یہ (سب کرنا بہت ضروری ہے) اور جو کوئی اللہ کے نام لگی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔“^۳

﴿الْحَجُّ أَشْهُدٌ مَعْلُومٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۚ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۚ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ ۝﴾ ”حج کے (لیے آنے کے) معلوم مہینے ہیں، پھر جس نے ان میں (اپنے لیے) حج لازم کر لیا تو حج کے دوران میں نہ کوئی شہوانی حرکت کرے، نہ گناہ کا ارتکاب نہ بھگڑا۔ اور تم جو نیک کام کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے، اور زاد اوراہ لیا کرو، زاد اوراہ میں سے بہترین (جز) تقویٰ ہے۔ اے عقل سلیم رکھنے والو! میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔“^۴

حج کے تین طریقے ہیں:

① حج تمتع کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح ہے: ﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ﴾ ”جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔“ (البقرة: 196) اس کی صورت یہ ہے کہ حج کرنے والا حج کے مہینوں میں سفر کرے۔ پہلے صرف عمرے کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ آکر طواف اور سعی کے بعد بال منڈائے اور احرام کھول دے، پھر حج کے موقع پر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھے۔ اس صورت میں اسے قربانی کرنا ہوگی۔ اگر استطاعت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات بعد میں۔

تمتع رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ طریقہ حج ہے۔ جتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سفر حج کے دوران میں ان ساتھیوں کو، جو قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہیں لا رہے تھے، تمتع کو منتخب کرنے کا مشورہ دیا بلکہ پہلے حج کے احرام کو تبدیل کر کے عمرے کے احرام کی نیت کرنے کی تلقین فرمائی۔^۵ مکہ پہنچ کر آپ ﷺ نے ان سب کو جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے، طواف و سعی کے بعد احرام کھول دینے (عمرے کو حج سے الگ ادا کر لینے) کا حکم دیا۔^۶ بعض لوگوں کو یہ بات قبول کرنے میں تردد ہوا تو

۱: صحیح البخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور، حدیث: 1521. 2: صحیح البخاری، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، حدیث: 1773. 3: الحج: 30-32. 4: البقرة: 197. 5: صحیح البخاری، الحج، باب من ساق البدن معه، حدیث: 1691. 6: صحیح مسلم، الحج، باب بیان وجوه الإحرام، حدیث: 2922 (121). 7: صحیح مسلم، الحج، باب حجة النبي ﷺ، حدیث: 2950 (1218).

آپ نے اس کی پھر سے تاکید فرمائی اور اس سلسلے میں باقاعدہ خطبہ بھی ارشاد فرمایا: «فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا، فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُكُكُمْ، وَلَوْلَا هَذِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَتَقِي الْهَدْيَ، فَحِلُّوا»

نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تم جانتے ہو میں تم سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ رکھنے والا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا ہوں اور نیکی میں تم سب سے بڑھ کر ہوں۔ اگر میرے (ساتھ) قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا۔ اپنے معاملے میں اگر میں پہلے وہی بات دیکھ لیتا جو بعد میں دیکھی ہے تو قربانی کے جانور نہ لاتا، اس لیے تم احرام کھول دو۔“¹

آپ نے اس کا فائدہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا: «فَأَفْصَلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَنْتُمْ لِحَجَّجْتُمْ، وَأَنْتُمْ لِعُمْرَتِكُمْ» ”اپنے حج کو اپنے عمرے سے الگ کر دو، اس سے تمہارے حج کی بھی زیادہ تکمیل ہوتی ہے اور تمہارے عمرے کی بھی۔“²

② حج قرآن یہ ہے کہ عمرے اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھ کر دونوں کو ایک ساتھ ادا کرے، (دونوں کے درمیان احرام نہ کھولے۔) اس کی دوسری صورت یہ بھی ہے کہ عمرے کا احرام باندھا جائے لیکن عمرے کے طواف سے پہلے، اسی احرام سے حج کا ارادہ کر لیا جائے اور دونوں کو ایک ساتھ ادا کیا جائے۔ بسا اوقات ایسا کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے، مثلاً: ایک عورت جس نے تمتع کی صورت میں عمرے کا احرام باندھا لیکن طواف سے پہلے حیض یا نفاس سے دوچار ہو گئی اور وقوف عرفہ سے پہلے اس کا پاک ہونا ممکن نہ ہو تو وہ اپنے احرام کو حج کا احرام بناتے ہوئے حج قرآن کر لے، حج کے باقی مناسک ادا کرے البتہ طواف اور سعی پاک ہونے کے بعد کرے۔

اسی طرح وہ شخص جس نے تمتع کی نیت سے احرام باندھا لیکن کسی وجہ سے بروقت مکہ میں داخل ہی نہ ہو سکا۔ وہ اسی عمرے کے احرام میں حج کو شامل کر کے اسے قرآن کی صورت دے دے۔ حج قرآن میں وہ احرام کی حالت میں آتے وقت یا اگر متاخر ہو تو بعد میں ایک ہی بار طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے۔ وہ یہ بھی کر سکتا ہے، خصوصاً اس وقت جب حج کے فوت ہونے کا خطرہ ہو کہ طواف قدوم کی سعی، طواف حج (طوافِ افاضہ) کے بعد تک موخر کر دے۔ (اگر پہلے کرچکا ہو تو طوافِ افاضہ کے ساتھ دوبارہ سعی کرنا لازمی نہیں۔)

③ حج افراد: حج کا ارادہ کرنے والا صرف حج کا احرام باندھے، مکہ پہنچ کر طواف قدوم کرے، حج کی سعی کرے، احرام ہی میں رہے اور عید کے دن احرام کھول دے۔ حج قرآن اور حج افراد دونوں میں، قربانی کے سوا باقی تمام مناسک ایک جیسے ہیں۔ قرآن کرنے والے کے لیے قربانی بہر صورت ضروری ہے جبکہ افراد کرنے والے کے لیے نہیں ہے۔

بعض حضرات نے قربانی کے جانور ساتھ نہ لانے والے کے لیے تمتع کو اور اگر اس نے قرآن یا افراد کے لیے احرام باندھا ہے تو اسے فسخ کر کے عمرہ کرنے اور اس کے بعد احرام کھولنے کو واجب قرار دیا ہے۔ ان میں بعض محدثین، ابن حزم و دیگر ظاہریہ اور

① صحیح مسلم، الحج، باب بیان وجوہ الإحرام،، حدیث: 2943 (1216)۔ ② صحیح مسلم، الحج، باب فی المتعة بالحج والعمرة، حدیث: 2948 (1217)۔

شیعہ شامل ہیں۔

جبکہ بعض نے اسے سرے سے مکروہ قرار دیا ہے۔ جمہور صحابہ، ائمہ اربعہ اور دیگر اہل علم تمتع، قرآن اور افراد تینوں کے جواز کے قائل ہیں۔ البتہ بنو ہاشم، علمائے اہل مکہ اور علمائے حدیث تمتع کو زیادہ پسندیدہ (مستحب) کہتے ہیں۔¹

جو شخص قربانی کا جانور (ہدی) ساتھ لے کر آئے اس کے لیے قرآن افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (ہدی کی وجہ سے) خود حج قرآن کیا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے تمتع کا التزام نہیں کیا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف افراد کا حکم دیا تھا اور بعض لوگوں کے نزدیک انھوں نے تمتع کو ممنوع قرار دیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے اس حکم پر عمل کرنے کی بجائے تمتع ہی کیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقصود کو واضح کرتے ہوئے فرماتے تھے: «عُمَرُ لَمْ يَقُلِ الَّذِي تَقُولُونَ، إِنَّمَا قَالَ عُمَرُ: إِفْرَادُ الْحَجِّ مِنَ الْعُمْرَةِ، فَإِنَّهَا أَتَمُّ لِلْعُمْرَةِ، أَوْ أَنَّ الْعُمْرَةَ لَا تَتِمُّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ إِلَّا أَنْ يُهْدَى، وَأَرَادَ أَنْ يُزَارَ الْأَبْنَى فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ، فَجَعَلْتُموها أَنْتُمْ حَرَامًا، وَعَاقَبْتُمُ النَّاسَ عَلَيْهَا، وَقَدْ أَحَلَّهَا اللَّهُ، عَمِلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ» حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کا وہ مفہوم نہیں جو تم بیان کرتے ہو، انھوں نے تو یہ کہا ہے: عمرؓ کو حج سے الگ ادا کرنے میں اس کی زیادہ تکمیل ہے، یا ان کی مراد یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہے تو اس کے ساتھ قربانی کرنے میں اس کی زیادہ تکمیل ہے۔ یا پھر ان کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں کے علاوہ بھی بیت اللہ کی زیارت کے لیے لوگ آتے رہیں۔ تم لوگوں نے اسے حرام سمجھ لیا اور تمتع کرنے والوں کی سرزنش شروع کر دی، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے (حج تمتع کو) حلال کیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر عمل کیا ہے (لوگوں سے اس پر عمل کرایا ہے)۔²

”امام مسلم رحمہ اللہ نے حج پر تقریباً سوا پانچ سو احادیث (تعداد سندوں کے لحاظ سے ہے) جمع کی ہیں۔ بعض احادیث میں وہ متفرد ہیں۔ ان کو خوبصورت ترتیب دے کر انھوں نے حج و عمرہ اور متعلقہ امور میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور سنن کو بیان کیا ہے۔“

۱۵- کِتَابُ الْحَجِّ

(المعجم ١) - (بَابُ مَا يُنَاحُ لِلْمُحْرَمِ بِحَجٍّ أَوْ
عُمْرَةٍ بُسْئُهُ، وَمَا لَا يُنَاحُ، وَبَيَانُ تَحْرِيمِ
الطَّيْبِ عَلَيْهِ) (التحفة ١)

باب: 1- حج یا عمرے کا احرام باندھنے والے کے لیے کیا پہننا جائز ہے اور کیا ممنوع؟ نیز اس کے لیے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے

احرام کے لفظی معنی کسی چیز یا عمل کو حرام کر لینے کے ہیں۔ حج اور عمرہ ایسی عبادت ہے جس میں انسان گھربار، خاندان اور روزمرہ کے معمولات کو چھوڑ کر اللہ کے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے تاکہ صرف اور صرف اسی کی عبادت میں مشغول ہو جائے۔ اس کے لیے مقررہ حدود سے ایک ایسی حالت اختیار کر لینا ضروری ہے جس میں زیب و زینت والے اپنے لباس سمیت بہت سے دوسرے جائز امور بھی ترک کر دیے جائیں تاکہ انسان مکمل طور پر اللہ کی طرف یکسو ہو جائے۔ مرد لباس میں دو سادہ چادریں استعمال کرتے ہیں، عورتیں سلا ہوا لیکن سادہ لباس پہنتی ہیں۔ جوتے ایسے ضروری ہیں جن میں ٹخنے ننگے رہیں۔ احرام کے دوران میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ پوری توجہ اللہ کی طرف ہو۔ اس لیے یہاں بیوی سے تعلقات، جسمانی زیب و زینت سے بھی غیر متعلق ہونا ضروری ہے۔ ناخن تراشنا، بال کاٹنا اور خوشبو لگانا ایسی سب چیزوں کا مکمل ترک، احرام کا حصہ ہے۔ باہمی اختلاف و جدال، عبادت کی طرف ارتکاز توجہ کا دشمن ہے، اسے مکمل طور پر چھوڑنا ضروری ہے۔ وہ امن اور مَآمَن (امن کی جگہ) کے سفر پر روانہ ہے، اس لیے اسے اجازت نہیں کہ وہ شکار کرے یا کسی جاندار کو نقصان پہنچائے۔ حدودِ حرم کے جو آداب ہیں ان سب کی پابندی ہر حالت میں ضروری ہے۔

احرام میں یکسوئی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے احساس سے انسان پر عجز و تذلل کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس میں عبادت اور اللہ سے مانگنے کا مزاد بالا ہو جاتا ہے۔ احرام اور اس کے متعلقہ مسائل کی تفصیل اگلی احادیث میں آئے گی۔

[2791] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ احرام باندھنے والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ”نقیص

پہنو، نہ عمامہ، نہ شلوار، نہ کوٹ (ٹوپی جزا البادہ) اور نہ موزے پہنو، سوائے اس کے جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے، اور انھیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔ اور ایسا کپڑا نہ پہنو جسے کچھ بھی زعفران یا ورس (زر دچولہ) لگا ہو۔“

﴿مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرَسُ».

[2792] حضرت سالم نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، احرام باندھنے والا کیسا لباس پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”محرم نہ قمیص پہنے، نہ عمامہ، نہ ٹوپی جزا البادہ، نہ شلوار، نہ ایسے کپڑے پہنے جسے ورس یا زعفران لگا ہو، اور نہ موزے پہنے، مگر جسے جوتے نہ ملیں تو (وہ موزے پہن لے اور) انھیں (اوپر سے) اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔“

[2792] ۲- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ، وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا، حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

[2793] عبد اللہ بن دینار نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے احرام باندھنے والے کو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع کیا، نیز فرمایا: ”جو جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔“

[2793] ۳- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

[2794] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے جابر بن زید سے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

[2794] ۴- (۱۱۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ

خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”شلوار اس کے لیے (جائز) ہے جسے تہبند نہ ملے، اور موزے اس کے لیے جسے جوتے میسر نہ ہوں،“ یعنی احرام باندھنے والے کے لیے۔

عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ: «السَّرَاوِيلُ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ» يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

[2795] شعبہ نے عمرو بن دینار سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی کہ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا، پھر یہی حدیث سنائی۔

[۲۷۹۵] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ، فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

[2796] ابن عیینہ، ہشیم، سفیان ثوری، ابن جریر اور ایوب (سختیانی) ان تمام نے عمرو بن دینار سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی، ان تمام میں سے اکیلے شعبہ کے علاوہ کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ ﷺ عرفات میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

[۲۷۹۶] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ: يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ، غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ.

[2797] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے، اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔“

[۲۷۹۷] ۵- (۱۱۷۹) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ».

[2798] ہمام نے کہا: ہمیں عطاء بن ابی رباح نے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (یعنی بن امیہ تمیمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، (اس وقت) آپ جہرانہ (کے مقام) پر تھے، اس (کے بدن) پر جبہ تھا، اس پر زعفران ملی خوشبو (لگی ہوئی) تھی۔ یا کہا: زردی کا نشان تھا۔ اس نے کہا: آپ مجھے میرے عمرے میں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ (یعنی ﷺ نے) کہا: (اتنے میں) نبی ﷺ پر وحی اترنے لگی تو آپ پر کپڑا اتان دیا گیا۔ یعنی ﷺ کہا کرتے تھے کہ میں چاہتا تھا کہ میں نبی ﷺ کو (اس عالم میں) دیکھوں جب آپ پر وحی اتر رہی ہو۔ (یعنی ﷺ نے) کہا: (عمر رضی اللہ عنہ) کہنے لگے: کیا تمھیں پسند ہے کہ جب نبی ﷺ پر وحی اتر رہی ہو تو تم انھیں دیکھو؟ (یعنی ﷺ نے) کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھایا، میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ کے سانس لینے کی بھاری آواز آرہی تھی۔ صفوان نے کہا: میرا گمان ہے انھوں نے کہا: جس طرح جوان اونٹ کے سانس کی آواز ہوتی ہے۔ (یعنی ﷺ نے) کہا: جب آپ کی یہ کیفیت دور ہوئی (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمرے کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ (پھر اس سے فرمایا: تم اپنے (کپڑوں) سے زردی (زعفران) کا نشان۔ یا فرمایا: خوشبو کا اثر۔ دھو ڈالو، اپنا جبہ اتار دو اور عمرے میں وہی کچھ کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔“

[2799] عمرو بن دینار نے عطاء سے، انھوں نے صفوان بن یعلیٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جہرانہ میں تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا، میں (یعنی ﷺ) بھی آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، اس (کے بدن) پر نکلڑیوں والا (لباس)، یعنی جبہ تھا، وہ زعفران

[۲۷۹۸] ۶- (۱۱۸۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خُلُقٌ - أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ قَالَ: وَأَنْزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ: فَقَالَ: أَيْسُرُكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ؟ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ، فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ، لَهُ غَطِيطٌ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - كَغَطِيطِ الْبَكْرِ. قَالَ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرُ الصُّفْرَةِ - أَوْ قَالَ: أَثَرُ الْخُلُقِ - وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجَّكَ».

[۲۷۹۹] ۷- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَغْنِي جُبَّةً، وَهُوَ مُتَّصِمٌ

ملی خوشبو سے لت پت تھا۔ اس نے کہا: میں نے عمرؓ کے احرام باندھا ہے، اور میرے جسم پر یہ لباس ہے اور میں نے خوشبو بھی خوب لگائی ہے۔ (کیا یہ درست ہے؟) نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تم اپنے حج میں کیا کرتے؟“ اس نے اس کے کپڑے اتار دیتا اور اپنے آپ سے یہ زعفران ملی خوشبو دھو دیتا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”جو تم اپنے حج میں کرتے، وہی اپنے عمرؓ میں کرو۔“

بِالْخُلُقِ؛ فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا، وَأَنَا مُتَّصِمٌ بِالْخُلُقِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ؟» قَالَ: أَنْزَعُ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ، وَأَغْسِلُ عَنِّي هَذَا الْخُلُقَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعُهُ فِي عُمْرَتِكَ».

[2800] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے انھیں خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے: کاش! میں نبی ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ (ایک مرتبہ) جب نبی ﷺ جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی تھے جن میں عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے خوشبو سے لت پت جب پہنا ہوا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اچھی طرح خوشبو لگا کر جے میں عمرؓ کے احرام باندھا ہے؟ نبی ﷺ نے کچھ دیر اس کی طرف دیکھا، پھر سکوت اختیار فرمایا تو (اس اثنا میں) آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا، ادھر آؤ، یعلیٰ رضی اللہ عنہ آگئے اور اپنا سر (چادر) میں داخل کر دیا، اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، آپ کچھ دیر بھاری بھاری سانس لیتے رہے پھر آپ سے وہ کیفیت دور ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ”وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے عمرؓ کے متعلق سوال کیا تھا؟“ آدمی کو تلاش کر کے حاضر کیا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ خوشبو جو تم نے

[۲۸۰۰] ۸- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجَعْرَانَةِ، وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ عَلَيْهِ، مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ مُتَّصِمٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَصْمَحُ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ: تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحَمَّرٌ الْوُجْهَ، يَعْطُ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: «أَيُّنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ إِنَّمَا؟»

لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور یہ جبہ (لباس)، اسے اتار دو، پھر اپنے عمرے میں ویسے ہی کرو جیسے تم اپنے حج میں کرتے ہو۔“

فَالْتَمَسَ الرَّجُلُ، فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا الطَّيْبُ الَّذِي بِكَ، فَأَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ، فَاثْرِغْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ».

[2801] قیس، عطاء سے حدیث بیان کرتے ہیں، وہ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے، وہ اپنے والد (یعلیٰ رضی اللہ عنہ) سے کہ جب نبی اکرم ﷺ جعرانہ میں تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا، وہ عمرے کا احرام باندھ کر تبلیہ کہہ چکا تھا، اس نے اپنا سر اور اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگا ہوا تھا، اور اس (کے جسم) پر جبہ تھا۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور میں اس حالت میں ہوں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنا جبہ اتار دو، اپنے آپ سے زرد رنگ کو دھو ڈالو اور جو تم نے اپنے حج میں کرنا تھا وہی اپنے عمرے میں کرو۔“

[۲۸۰۱] ۹- (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، قَدْ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ، وَهُوَ مُصَفَّرٌ لَحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، وَأَنَا كَمَا تَرَى، فَقَالَ: «انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ».

[2802] رباح بن ابی معروف نے ہم سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس نے جبہ پہن رکھا تھا جس پر زعفران ملی خوشبو کے نشانات تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو میں کس طرح کروں؟ آپ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ جب آپ پر وحی اترتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے آگے اوٹ کرتے، آپ پر سایہ کرتے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میری خواہش ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہو، میں بھی کپڑے میں آپ ﷺ کے

[۲۸۰۲] ۱۰- (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ، بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلْقٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَفْعَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَكَانَ عُمَرُ يُسْتَرُّهُ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي أُحِبُّ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي

ساتھ اپنا سر داخل کروں۔ جب آپ پر وحی نازل ہونے لگی، حضرت عمرؓ نے آپ کو کپڑے سے چھپا دیا، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ کپڑے میں اپنا سر داخل کر دیا اور آپ کو (وحی کے نزول کی حالت میں) دیکھا۔ جب آپ کی وہ کیفیت زائل کر دی گئی تو فرمایا: ”ابھی عمرے کے متعلق سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟“ (اتنے میں) وہ شخص آپ کے پاس آگیا تو آپ نے فرمایا: ”اپنا جبہ اتار دو، اپنے جسم سے زعفران ملی خوشبو کا نشان دھو ڈالو اور عمرے میں وہی کرو جو تم نے حج میں کرنا تھا۔“

الثَّوْبِ، فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، حَمَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ، فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ، فَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلِ إِنْفًا عَنِ الْعُمْرَةِ؟» فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاغْسِلْ أَثَرِ الْخَلْقِ الَّذِي بِكَ، وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ».

باب: 2- حج کے میقات

(المعجم ۲) - (بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ) (التحفة ۲)

[2803] عمرو بن دینار نے طاؤس سے، انھوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جُھ، نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا: ”یہ (چاروں میقات) ان جگہوں (پر رہنے والے) اور وہاں نہ رہنے والے، وہاں تک پہنچنے والے ایسے لوگوں کے لیے ہیں جو حج اور عمرے کا ارادہ کریں۔ اور جو ان (مقامات) کے اندر ہو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھ لے، جو اس سے زیادہ حرم کے قریب ہو وہ اسی طرح کرے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔“

[۲۸۰۳] ۱۱- (۱۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَمَ، قَالَ: «فَهَنَ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَا فَكَذَلِكَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا».

[2804] وہیب نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن طاؤس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عباسؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ،

[۲۸۰۴] ۱۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ

شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا: ”یہ (مقامات) وہاں کے باشندوں اور ہر آنے والے ایسے شخص کے لیے (میقات) ہیں جو دوسرے علاقوں سے وہاں پہنچے اور حج و عمرے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور جو کوئی ان (مقامات) سے اندر ہو، وہ اسی جگہ سے (احرام باندھ لے) جہاں سے وہ چلے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ ہی سے (احرام باندھیں۔)“

[2805] نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن المنازل سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہیں۔“

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے یہ بات بھی پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یمن والے یلملم سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہیں۔“

[2806] سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اہل مدینہ کا مقام تلبیہ (وہ جگہ جہاں سے باوازل بلند لَبَّيْكَ، اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ..... کہنے کا آغاز ہوتا ہے، یعنی میقات مراد ہے) ذوالحلیفہ ہے، اہل شام کا مقام تلبیہ مہیعہ ہے، وہی جحفہ ہے، اور اہل نجد کا قرن (المنازل۔)“

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: (مجھے بتانے والے) ان لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے آپ سے خود نہیں سنا۔ فرمایا: ”اور اہل یمن کا مقام تلبیہ یلملم ہے۔“

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ، وَقَالَ: «هُنَّ لَهُمْ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ».

[2805] ۱۳- (۱۱۸۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ».

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَيَلْعَنِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ».

[2806] ۱۴- (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مُهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَمُهْلُ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ».

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ - قَالَ: «وَمُهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ».

[2807] عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے، شام والوں کو حکم دیا کہ وہ جحفہ سے اور نجد والوں کو حکم دیا کہ وہ قرن (منازل) سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کا آغاز کریں۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے خبر دی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یمن والے یلمم سے احرام باندھیں۔“

[2808] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے مقام تلبیہ کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو انھوں نے کہا: میں نے سنا، پھر رک گئے اور (کچھ وقفے کے بعد) کہا: ان (جابر رضی اللہ عنہ) کی مراد نبی اکرم ﷺ سے تھی (کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ان سے سنا۔)

[2809] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن منازل سے احرام باندھیں۔“

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے بتایا گیا۔ میں نے خود نہیں سنا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یمن والے یلمم سے احرام باندھیں۔“

[۲۸۰۷] ۱۵- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يَهْلُوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ».

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ: «وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَمٍ».

[۲۸۰۸] ۱۶- (۱۱۸۳) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهْلِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ - ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ: أَرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ -.

[۲۸۰۹] ۱۷- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ».

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَذَكَرَ لِي - وَلَمْ أَسْمَعْ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَمٍ».

[2810] محمد بن بکر سے روایت ہے، کہا: مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے مقام تلبیہ کے متعلق سوال کیا گیا تھا، (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے سنا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی۔ آپ نے فرمایا: ”مدینہ والوں کا مقام تلبیہ (احرام باندھنے کی جگہ) ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستے (سے آنے والوں کا مقام) جحفہ ہے۔ اہل عراق کا مقام تلبیہ ذات عرق، نجد والوں کا قرن (منازل) اور یمن والوں کا یلملم ہے۔“

[۲۸۱۰] ۱۸- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ. قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمَهَلِّ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ - أَحْسِبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - فَقَالَ: «مَهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمَهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرَقٍ، وَمَهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ، وَمَهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ».

باب 3- تلبیہ، اس کا طریقہ اور وقت

(المعجم ۳) - (بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتُهَا) (التحفة ۳)

[2811] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: میں نے مالک کے سامنے (اس حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ ہوا کرتا تھا: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ”میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ یقیناً تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیری ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ (کسی بھی چیز میں) تیرا کوئی شریک نہیں۔“

اور (نافع نے) کہا: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس (مذکورہ تلبیہ) میں یہ اضافہ فرمایا کرتے تھے: «لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ» میں تیرے سامنے حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ تیری اطاعت کی

[۲۸۱۱] ۱۹- (۱۱۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ».

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

ایک کے بعد دوسری سعادت (حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں) اور ہر قسم کی خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ (ہر دم) تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور تمام عمل (تیری ہی رضا کے لیے ہیں)۔

[2812] موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ کے مولیٰ نافع اور حمزہ بن عبد اللہ کے واسطے سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری جب آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے اور کہتے: ”میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیری ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ (کسی بھی چیز میں) تیرا کوئی شریک نہیں۔“

(سالم، نافع اور حمزہ نے) کہا: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا تلبیہ ہے۔

نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (مذکورہ بالا) کلمات کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کرتے: ”میں تیرے سامنے حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ تیری اطاعت کی ایک کے بعد دوسری سعادت (حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں) اور ہر قسم کی خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ (ہر دم) تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور تمام عمل (تیری ہی رضا کے لیے ہیں)۔“

[2813] عبید اللہ (بن عمر بن حفص العدوی المدنی) نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنتے ہی تلبیہ یاد کر لیا، پھر سالم، نافع اور حمزہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

[۲۸۱۲] ۲۰- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَنَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهْلًا فَقَالَ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ».

قَالُوا: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

قَالَ نَافِعٌ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدُكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدِكَ، لَبَّيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[۲۸۱۳] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَلَقَّيْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[2814] ابن شہاب نے کہا: بلاشبہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے مجھے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں تلبیہ پکارتے سنا کہ آپ کے بال جڑے (گوند یا خطنی بوٹی وغیرہ کے ذریعے سے باہم چپکے) ہوئے تھے۔ آپ کہہ رہے تھے: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ان کلمات پر اضافہ نہیں فرماتے تھے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کرتے، پھر جب آپ کی اونٹنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس، آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ ان کلمات سے تبلیہہ پکارتے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ جیسا تلبیس پکارتے تھے اور (ساتھ یہ) کہتے: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ» میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں اور تیری طرف سے سعادتوں کا طلب گار ہوں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، ہر دم تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور ہر عمل تیری ہی رضا کے لیے ہے۔

[2815] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: مشرکین کہا کرتے تھے: ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: ”تمھاری بر بادی! بس کرو بس کرو (یہیں پر رک جاؤ۔)“ مگر وہ آگے کہتے: ”مگر ایک ہے شریک جو تمھارا ہے، تم اس کے مالک ہو، وہ مالک نہیں۔“ وہ لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہی

[٢٨١٤] ٢١- (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ
يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مُلَبَّدًا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ!
لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» لَا يَزِيدُ
عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكُعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّافَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهْلَ بِهِؤَلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُهْلُ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[٢٨١٥] ٢٢-(١١٨٥) وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«وَيْلَكُمْ! قَدْ قَدْ» يَقُولُونَ: إِلَّا شَرِيكَاً هُوَ لَكَ،
تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ
بِالْبَيْتِ.

باب: 4- مدینہ والوں کو مسجد ذوالحلیفہ سے
احرام باندھنے کا حکم

(المعجم ۴) - (بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْأَحْرَامِ
مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ) (التحفة ۴)

[2816] یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے
مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے
اور انھوں نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کی کہ انھوں نے
اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے سنا، انھوں نے فرمایا: یہ
تمہارا چٹیل میدان (بیداء) وہ مقام ہے جس کے حوالے
سے تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہو،
رسول اللہ ﷺ نے کسی اور جگہ سے نہیں، مگر مسجد کے قریب
(یعنی ذوالحلیفہ) ہی سے احرام باندھا تھا۔

[۲۸۱۶] ۲۳- (۱۱۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَيَّدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي
تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، مَا أَهَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي
ذَا الْحُلَيْفَةِ.

[2817] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے موسیٰ بن عقبہ سے،
انھوں نے سالم سے حدیث بیان کی، کہا: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے یہ کہا جاتا کہ احرام بیداء سے (باندھا جاتا) ہے تو وہ
کہتے: بیداء وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم رسول
اللہ ﷺ پر غلط بیانی کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے کسی اور
جگہ سے نہیں، درخت کے پاس ہی سے احرام باندھا تھا،
جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوگئی تھی۔

[۲۸۱۷] ۲۴- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ: الْإِحْرَامُ مِنَ
الْبَيْدَاءِ، قَالَ: الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ
عِنْدِ الشَّجَرَةِ، حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ.

باب: 5- افضل ہے کہ (حج کے لیے جانے والا)
احرام اس وقت باندھے جب سواری اسے لے
کر کھڑی ہو جائے بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو،
نہ کہ دو رکعت ادا کرنے کے فوراً بعد

(المعجم ۵) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ
يُحْرَمَ حِينَ تَنْبَعُثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى
مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرُّكْعَتَيْنِ) (التحفة ۵)

[2818] سعید بن ابی سعید مقبری نے عبید بن جریج سے روایت کی کہ انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو چار (ایسے) کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے کسی اور ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر نے کہا: ابن جریج! وہ کون سے (چار کام) ہیں؟ ابن جریج نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (بیت اللہ کے) دو یمانی رکنوں (کونوں) کے سوا اور کسی رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے، اور میں نے آپ کو دیکھا ہے سستی (رنگے ہوئے صاف چمڑے کے) جوتے پہنتے ہیں، (نیز) آپ کو دیکھا کہ زرد رنگ سے (کپڑوں کو) رنگتے ہیں اور آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ (ذوالحجہ کی) پہلی کا چاند دیکھتے ہی بلیک پکارنا شروع کر دیتے ہیں، لیکن آپ آٹھویں کا دن آنے تک تلبیہ نہیں پکارتے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جہاں تک ارکان (بیت اللہ کے کونوں) کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمنی رکنوں کے سوا (کسی اور رکن کو) ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ رہے سستی جوتے تو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے دیکھا کہ جن پر بال نہ ہوتے تھے، آپ انھیں پہن کر وضو فرماتے، (لہذا) مجھے پسند ہے کہ میں یہی (سستی جوتے) پہنوں۔ رہا زرد رنگ تو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ یہ (رنگ) استعمال کرتے تھے۔ اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی اس رنگ کو استعمال کروں اور رہی بات تلبیہ (بلیک پکارنے) کی تو میں نے آپ کو (اس) وقت تک (بلیک کہتے نہیں سنا جب تک آپ کی سواری آپ کو لے کر کھڑی نہ ہو جاتی۔

[2819] ابن قسیط نے عبید بن جریج سے روایت کی، کہا: میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بارہ دفعہ حج اور

[2818] ۲۵- (۱۱۸۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا، لَمْ أَرَأَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هُنَّ! يَا ابْنَ جُرَيْجٍ! قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبِيئَةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ، إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ وَلَمْ تُهْلُلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ.

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانَيْنِ، وَأَمَّا النَّعَالُ السَّبِيئَةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النَّعَالَ النَّبِيَّ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُلُ حَتَّى تَنْبُعَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

[2819] ۲۶- (...) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي

عمرے کیے۔ میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ میں چار چیزیں دیکھی ہیں، اور اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر (تلبیہ بلند کرنے کے) قصے میں مقبری کی روایت کی مخالفت کی، ان الفاظ کے بغیر روایت بالمعنی کی۔

أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَجَّجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى، إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ، فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمُتَمَبِّرِيِّ، فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى سَوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ.

[2820] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں پاؤں رکھ لیتے، اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ ذوالحلیفہ سے (اس وقت) بلند آواز میں لبیک پکارنا شروع فرماتے۔

[۲۸۲۰] ۲۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَزْرِ، وَأَنْبَعَثَ بِهِ رَاحِلَتَهُ قَائِمَةً، أَهَلَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

[2821] صالح بن کیسان نے نافع سے، انھوں نے

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، وہ بتایا کرتے تھے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس وقت تلبیہ پکارا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

[۲۸۲۱] ۲۸- (...) وَحَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَ أَهْلًا حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَافَتُهُ قَائِمَةً.

[2822] سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ پھر وہ سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ تلبیہ پکارنے لگے۔

[۲۸۲۲] ۲۹- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ يُهْلُ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً.

(المعجم ۶) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي
الْحُلَيْفَةِ) (التحفة ۶)

باب: 6- ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا

[2823] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
اللہ کے رسول ﷺ نے (سفر کے) شروع میں ذوالحلیفہ میں
رات گزاری اور وہاں کی مسجد میں نماز ادا کی۔

[۲۸۲۳] ۳۰- (۱۱۸۸) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ
يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - قَالَ أَحْمَدُ:
حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَزْمَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ:
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ قَالَ: بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ، وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا.

باب: 7- اہرام باندھنے سے ذرا پہلے جسم پر
خوشبو لگانا اور کستوری استعمال کرنا مستحب ہے
اور اس کی چمک، یعنی جگمگاہٹ باقی رہ جانے
میں کوئی حرج نہیں

(المعجم ۷) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قَبْلَ
الْأَحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ بِالْمَسْكِ وَأَنَّهُ
لَا بَأْسَ بِيَقَاءِ وَبَيْصِهِ وَهُوَ بِرِيقَةٍ
وَلَمَعَانَهُ) (التحفة ۷)

[2824] عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے
فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے اہرام باندھا تو میں نے
اہرام کے لیے اور آپ کے طواف بیت اللہ سے پہلے اہرام
کھولنے کے لیے آپ کو خوشبو لگائی۔

[۲۸۲۴] ۳۱- (۱۱۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبَادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِجُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ
أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2825] فلاح بن حمید نے قاسم بن محمد کے واسطے سے
نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں
نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے اہرام باندھا تو اہرام کے
لیے اور طواف بیت اللہ سے پہلے جب آپ نے اہرام کھولا تو
آپ کے اہرام کھولنے کے لیے میں نے آپ کو اپنے ہاتھ
سے خوشبو لگائی۔

[۲۸۲۵] ۳۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِدِي لِجُرْمِهِ حِينَ
أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ حَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ
بِالْبَيْتِ.

[2826] ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی کہ عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام کے لیے، اور طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگاتی تھی۔

[2827] عبید اللہ بن عمر نے حدیث سنائی، کہا: میں نے قاسم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے خوشبو لگائی۔

[2828] عمر بن عبد اللہ بن عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عروہ اور قاسم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے ذریعہ (نامی) خوشبو لگائی۔

[2829] سفیان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثمان بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت کون سی خوشبو لگائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: سب سے اچھی خوشبو۔

[2830] ہشام سے روایت ہے، انھوں نے عثمان بن عروہ سے روایت کی، کہا: میں نے عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

[۲۸۲۶] ۳۳- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحَلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[۲۸۲۷] ۳۴- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْلِهِ وَلِحُرْمِهِ.

[۲۸۲۸] ۳۵- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، لِلْحَلِّ وَالْإِحْرَامِ.

[۲۸۲۹] ۳۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ.

[۲۸۳۰] ۳۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے جو سب سے عمدہ خوشبو لگا سکتی تھی لگاتی، پھر آپ احرام باندھتے تھے۔

[2831] ابو الرجال (محمد بن عبدالرحمان بن حارث النصارى) نے اپنی والدہ (عمرہ بنت عبدالرحمان بن سعد زرارہ النصارى) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت جب آپ احرام کا ارادہ فرماتے اور طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے احرام کھولتے وقت جو سب سے عمدہ خوشبو پائی، وہ لگائی۔

[2832] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں آپ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ احرام باندھ چکے ہیں۔

خلف نے ”جبکہ آپ احرام باندھ چکے ہیں“ کے الفاظ نہیں کہے۔ لیکن انھوں نے یہ کہا: وہ آپ کے احرام کی خوشبو تھی (جو آپ نے احرام باندھنے سے پہلے اپنے جسم کو لگوائی تھی)۔

[2833] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ایسے لگتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ ﷺ بلند آواز سے لبیک پکار رہے ہیں۔

عُرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، ثُمَّ يُحْرِمُ.

[2831] ۳۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْلٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ، بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ.

[2832] ۳۹- (۱۱۹۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلْفُ ابْنِ هِشَامٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصْرِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

وَلَمْ يَقُلْ خَلْفٌ: وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: وَذَلِكَ طَيِّبٌ إِحْرَامِهِ.

[2833] ۴۰- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يُهْلُ.

[2834] ابوالضحیٰ نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسے لگتا ہے جیسے میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، اور آپ تلبیہ پکار رہے ہیں۔

[۲۸۳۴] ۴۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يُلَبِّي.

[2835] مسلم نے مسروق سے، انھوں نے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں (آگے) وکیع کی حدیث کے مانند ہے۔

[۲۸۳۵] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[2836] حاکم نے کہا: میں نے ابراہیم کو اسود سے

حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کی سرگے بالوں کو جدا کرنے والی لکیروں (مانگ) میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، جبکہ آپ ﷺ نے احرام باندھا ہوا ہے۔

[۲۸۳۶] ۴۲- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2837] مالک بن مغول نے عبدالرحمن بن اسود سے، انھوں

نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر کے بالوں کو جدا کرنے والی لکیروں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام کی حالت میں ہیں۔

[۲۸۳۷] ۴۳- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَا أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2838] ابواسحاق نے (عبدالرحمن) بن اسود کو اپنے

والد (اسود بن یزید) سے روایت کرتے ہوئے سنا، حضرت

[۲۸۳۸] ۴۴- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّلُولِيُّ:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو (اس وقت) جو بہترین خوشبو آپ کو میسر ہوتی اسے لگاتے اس کے بعد میں (آپ کے احرام باندھنے کے بعد) آپ کے سر اور داڑھی میں (خوشبو کے) تیل کی چمک دیکھتی۔

[2839] حسن بن عبد اللہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں ابراہیم نے اسود سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں کستوری کی چمک دیکھ رہی ہوں، اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

[2840] سفیان نے حسن بن عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[2841] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے ایسی خوشبو لگاتی جس میں کستوری ملی ہوتی تھی۔

[2842] ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منشر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو خوشبو لگاتا ہے، پھر احرام باندھ لیتا ہے، انھوں نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں احرام باندھوں (اور) مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، یہ بات مجھے ایسا کرنے سے زیادہ پسند ہے کہ میں

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّيِّعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، ثُمَّ أَرَى وَبِصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، بَعْدَ ذَلِكَ.

[۲۸۳۹] ۴۵- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[۲۸۴۰] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[۲۸۴۱] ۴۶- (۱۱۹۱) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَبِعَقُوبِ الدَّوْرَقِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَطْيِبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، بِطَيِّبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

[۲۸۴۲] ۴۷- (۱۱۹۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُضْبِحُ مُحْرِمًا؟ فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أَضْبِحَ

اپنے اوپر تارکول مل لوں۔ پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تو کہا ہے: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں محرم ہوں اور مجھ (میرے جسم) سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، ایسا کرنے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اپنے جسم پر تارکول مل لوں، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی تھی، پھر آپ نے اپنی تمام بیویوں کے ہاں چکر لگایا، پھر آپ نے احرام کی نیت کر لی (احرام کا آغاز کر لیا، یعنی خوشبو لگانے سے تھوڑی دیر بعد احرام باندھ لیا۔)

مُحْرَمًا أَنْضَخُ طَبِيًّا، لَأَنْ أَطْلِي بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرَمًا أَنْضَخُ طَبِيًّا، لَأَنْ أَطْلِي بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرَمًا.

[2843] شعبہ نے ابراہیم بن محمد بن منشر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی، پھر آپ اپنی تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے جاتے، بعد ازیں آپ احرام باندھ لیتے (اور) آپ سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی تھی۔

[۲۸۴۳] ۴۸- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرَمًا أَنْضَخُ طَبِيًّا.

[2844] سفیان نے ابراہیم بن محمد بن منشر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: یہ بات کہ میں تارکول مل لوں، مجھے اس کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ میں احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔ (محمد نے) کہا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ان (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کی بات بتائی۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ اپنی تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے گئے، پھر آپ محرم ہو گئے (احرام کی نیت کر لی۔)

[۲۸۴۴] ۴۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَأَنْ أَصْبِحَ مُطْلِيًا بِقَطِرَانٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرَمًا أَنْضَخُ طَبِيًّا، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ، فَقَالَتْ: طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرَمًا.

(المعجم ۸) - (بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ
الْبَرِّيِّ، وَمَا أَصْلُهُ ذَلِكَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ
أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا) (التحفة ۸)

باب: 8- جس نے حج و عمرے کا الگ الگ یا اکٹھا
احرام باندھا ہوا ہو اس کے لیے کسی کھائے جانے
والے جانور کا شکار جو خشک زمین پر رہتا ہو یا
بنیادی طور پر خشکی سے تعلق رکھتا ہو، حرام ہے

[۲۸۴۵] ۵۰- (۱۱۹۳) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ
الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ؛ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ - أَوْ
بَوْدَانَ - فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ: فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فِي
وَجْهِهِ، قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ، إِلَّا أَنَا
حُرْمٌ».

[2845] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبید اللہ
بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے
صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے آپ کو
ایک زیر اہدیتا پیش کیا، آپ ابواء یا ودان مقام پر تھے، تو
رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس کر دیا، (انھوں نے) کہا: جب
رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے کی کیفیت دیکھی تو فرمایا:
”بلاشبہ ہم نے تمہارا ہدیہ رد نہیں کیا، لیکن ہم حالت احرام میں
ہیں (اس لیے اسے نہیں کھا سکتے)۔“

فائدہ: وہ زیر اہدیتا انھوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کی نیت ہی سے شکار کیا تھا۔ جب آپ نے قبول نہ کیا تو
انھیں بہت مایوسی ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول نہ کرنے کا سبب بتا کر صعب رضی اللہ عنہ کو تسلی دی تاکہ ان کا افسوس دور ہو جائے۔

[۲۸۴۶] ۵۱- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ
اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ:
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح:
وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ:
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ: أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا كَمَا قَالَ
مَالِكٌ، وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ: أَنَّ
الصَّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ أَخْبَرَهُ.

[2846] لیث بن سعد، معمر اور ابو صالح، ان سب نے
زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، (کہ حضرت صعب
بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) میں نے آپ کو ایک زیر اہدیتا پیش
کیا، جس طرح مالک کے الفاظ ہیں۔ اور لیث اور صالح کی
روایت میں (یوں) ہے کہ صعب بن جثامہ نے انھیں (ابن
عباس رضی اللہ عنہما کو) خبر دی۔

[2847] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: میں نے آپ کو زہرے کا گوشت ہدیتاً پیش کیا۔

[۲۸۴۷] ۵۲- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارٍ وَخَشٍ.

[2848] أَعْمَشُ نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو ہدیتاً زہرا پیش کیا، آپ ﷺ احرام میں تھے، سو آپ نے اسے لوٹا دیا اور فرمایا: ”اگر ہم احرام کی حالت میں نہ ہوتے تو ہم اسے تمھاری طرف سے (ضرور) قبول کرتے۔“

[۲۸۴۸] ۵۳- (۱۱۹۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِمَارًا وَخَشٍ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: «لَوْلَا أَنَا مُحَرَّمُونَ، لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ».

[2849] منصور نے حکم سے، اسی طرح شعبہ نے حکم کے واسطے سے اور واسطے کے بغیر (براہ راست) بھی حبیب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

[۲۸۴۹] ۵۴- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

حکم سے منصور کی روایت کے الفاظ ہیں کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو زہرے کی ران ہدیتاً پیش کی۔

فِي رِوَايَةٍ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَ حِمَارٍ وَخَشٍ.

حکم سے شعبہ کی روایت کے الفاظ ہیں: زہرے کا پچھلا دھڑ پیش کیا جس سے خون ٹپک رہا تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ: عَجَزَ حِمَارٍ وَخَشٍ يَقْطُرُ دَمًا.

اور حبیب سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کو

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ: أَهْدَى

لِّلنَّبِيِّ ﷺ شِقَ حِمَارٍ وَخَشٍ فَرَدَّهُ .
 زیرے کا (ایک جانب کا) آدھا حصہ ہدیہ کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔

[۲۸۵۰] ۵۵- (۱۱۹۵) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ: كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ؟ قَالَ: قَالَ: أَهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِّنْ لَحْمٍ صَيْدٍ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: «إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ، إِنَّا حُرْمٌ».

[2850] طاوس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: (ایک بار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں یاد کراتے ہوئے کہا: آپ نے مجھے اس شکار کے گوشت کے متعلق کس طرح بتایا تھا جو رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں ہدیتاً پیش کیا گیا تھا؟ (طاوس نے) کہا: (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے) بتایا: آپ ﷺ کو شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا: ”ہم اسے نہیں کھا سکتے (کیونکہ) ہم احرام میں ہیں۔“

[۲۸۵۱] ۵۶- (۱۱۹۶) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ، فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَظَنَرْتُ فَإِذَا حِمَارٌ وَخَشٍ، فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي، وَكَانُوا مُحْرِمِينَ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ! لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَتَزَلْتُ فَتَنَّاوَلْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَأَذْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكْمَةٍ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ

[2851] صالح بن کیسان نے کہا: میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو محمد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ جب ہم (مدینہ سے تین منزل دور وادی) قاحہ میں تھے تو ہم میں سے بعض احرام کی حالت میں تھے اور کوئی بغیر احرام کے تھا۔ اچانک میری نگاہ اپنے ساتھیوں پر پڑی تو وہ ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے تھے، میں نے دیکھا تو ایک زبر ا تھا، میں نے (نوراً) اپنے گھوڑے پر زین کسی، اپنا نیزہ تھاما اور سوار ہو گیا۔ (جلدی میں) مجھ سے میرا کوڑا گر گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے، جو احرام باندھے ہوئے تھے، کہا: مجھے کوڑا پکڑ دو، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس (شکار) میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ بالآخر میں اترا، اسے پکڑا، پھر سوار ہوا اور زیرے کو اس کے پیچھے سے جالیا اور وہ ایک ٹیلے کے پیچھے تھا۔ میں نے اسے اپنے نیزے کا نشانہ بنایا، اور اسے گرا لیا۔ پھر میں اسے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔

ان میں سے کچھ نے کہا: اسے کھال اور کچھ نے کہا: اسے مت کھانا، نبی ﷺ (کچھ فاصلے پر) ہم سے آگے تھے۔ میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی اور آپ کے پاس پہنچ گیا، (اور اس کے بارے میں پوچھا) آپ نے فرمایا: ”وہ حلال ہے، اسے کھالو۔“

☆ فائدہ: یہ جانور نہ اِحرام والے ساتھیوں کو پیش کرنے کے لیے شکار کیا گیا تھا جس طرح حضرت صعب رضی اللہ عنہ کا مقصد تھا، نہ ہی ان ساتھیوں نے شکار میں کسی طرح کی کوئی مدد دی تھی۔

[2852] ابونضر نے ابوقادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نافع سے، انھوں نے ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (عمرہ حدیبیہ میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حتیٰ کہ جب وہ مکہ کے راستے کے ایک حصے میں تھے، وہ اپنے چند احرام والے ساتھیوں کی معیت میں پیچھے رہ گئے، وہ خود احرام کے بغیر تھے۔ تو (اچانک) انھوں نے زیرادیکھا، وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر سیدھے ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا پکڑانے کو کہا، انھوں نے انکار کر دیا، پھر ان سے اپنا نیزہ مانگا (کہ ان کو ہاتھ میں تھام دیں)، انھوں نے (اس سے بھی) انکار کر دیا۔ انھوں نے خود ہی نیزہ اٹھایا، پھر زیرے پر حملہ کر کے اسے مار لیا۔ نبی ﷺ کے بعض ساتھیوں نے اس میں سے کھایا اور بعض نے (کھانے سے) انکار کر دیا۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ سے اس (شکار) کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کھانا ہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔“

[2853] ازید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے ابوقادہ سے ابونضر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ ازید بن اسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ

أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُّوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَنَا. فَحَرَكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ: «هُوَ حَلَالٌ، فَكُلُّوهُ».

[2852] [٢٨٥٢] ٥٧- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ. عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، قَرَأَى جِمَارًا وَحَشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاقِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْجِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ».

[2853] [٢٨٥٣] ٥٨- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جِمَارِ الْوَحْشِ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ، غَيْرَ أَنَّ فِي

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَاقِي هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟»

[2854] یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، (انہوں نے کہا): مجھ سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے ساتھیوں نے (عمرے) کا احرام باندھا لیکن انہوں نے نہ باندھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ غنیہ مقام پر دشمن (گھات میں) ہے (مگر) رسول اللہ ﷺ چل پڑے۔ (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھا وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہنس رہے تھے۔ اتنے میں میں نے دیکھا تو میری نظر زبیرؓ پر پڑی، میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے نیزہ مار کر بے حرکت کر دیا، پھر میں نے ان سے مدد چاہی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت تناول کیا۔ اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہم (آپ سے) کاٹ (کر الگ کر) دیے جائیں گے۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، کبھی میں گھوڑے کو بہت تیز تیز دوڑاتا تو کبھی (آرام سے) چلاتا، آدھی رات کے وقت مجھے بنو غفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا، تم رسول اللہ ﷺ سے کہاں ملے تھے؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو تنہا کے مقام پر چھوڑا ہے، آپ فرما رہے تھے: سقیا (پہنچو)۔ چنانچہ میں آپ سے جا ملا، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے صحابہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، اور انھیں ڈر ہے کہ انھیں آپ سے کاٹ (کر الگ کر) دیا جائے گا۔ آپ ان کا انتظار فرما لیجیے، تو آپ نے (وہاں) ان کا انتظار فرمایا۔ پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے شکار کیا تھا اور اس کا بچا ہوا کچھ (حصہ) میرے پاس باقی ہے۔ نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا:

[۲۸۵۴] ۵۹- (...) وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَكَمْ يُحْرِمُ، وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْفَةٍ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَخَسٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُهُ، فَاسْتَعْتَنَهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، وَخَشِينَا أَنْ نُفْتَطَعَ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي - أَرْفَعُ فَرَسِي - شَاوَا وَأَسِيرُ شَاوَا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ يَتَعَنَّى، وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا، فَلَحِقْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشَوْا أَنْ يُفْتَطَعُوا دُونَكَ، فَانْتَظَرُهُمْ، فَانْتَظَرُهُمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي اضْطَدْتُ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُوا» وَهُمْ مُخْرِمُونَ.

”کھالو“ جبکہ وہ سب احرام کی حالت میں تھے۔

[2855] عثمان بن عبد اللہ بن مویہ نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ حج کے لیے نکلے، ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے، کہا: آپ نے اپنے صحابہ میں کچھ لوگوں کو جن میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ہٹا (کرایک سمت بھیج) دیا، اور فرمایا: ”ساحل سمندر لے کے چلو حتی کہ مجھ سے آملو“ کہا: انھوں نے ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے احرام باندھ لیا (بس) انھوں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی اثنا میں جب وہ چل رہے تھے، انھوں نے زیرے دیکھے، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ زیرہ کو گرا لیا۔ وہ (لوگ) اترے اور اس کا گوشت تناول کیا۔ کہا: وہ (صحابہ) کہنے لگے: ہم نے (تو شکار کا) گوشت کھالیا، جبکہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔ (راوی نے) کہا: انھوں نے مادہ زیرے کا بچا ہوا گوشت اٹھا لیا (اور چل پڑے) جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، کہنے لگے: ہم سب نے احرام باندھ لیا تھا جبکہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے زیرے دیکھے، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ زیرہ مار لیا۔ پس ہم اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ بعد میں ہم نے کہا: ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور شکار کا گوشت کھا رہے ہیں! پھر ہم نے اس کا باقی گوشت اٹھایا (اور آگئے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی نے ابو قتادہ سے (شکار کرنے کو) کہا تھا؟“ یا کسی چیز سے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا؟“ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ”اس کا باقی گوشت بھی تم کھالو۔“

[۲۸۵۵] ۶۰- (...) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجًّا، وَخَرَجْنَا مَعَهُ، قَالَ: فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: «خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي» قَالَ: فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِيلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ، إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرَمْ، فَبَيَّنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرَ وَخْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَفَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَتَرَلُّوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا، قَالَ: فَقَالُوا: أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، قَالَ: فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا أَحْرَمَنَا، وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرَمْ، فَرَأَيْنَا حُمْرَ وَخْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَفَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَتَرَلُّنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، فَقُلْنَا: نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا، فَقَالَ: «هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟» قَالَ: قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا».

بن موهب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

الْمُتَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛
ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ
عَنْ شَيْبَانَ، جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَوْهَبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”کیا تم میں سے کسی نے ان سے کہا تھا کہ وہ اس پر حملہ
کریں، یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟“

فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ
إِلَيْهَا».

شعبہ کی روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے) فرمایا: ”کیا
تم لوگوں نے اشارہ کیا یا مدد کی یا شکار کرایا؟“

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: «أَشْرُتُمْ أَوْ أَعْتَمْتُمْ أَوْ
أَصَدَّدْتُمْ؟».

شعبہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے کہا: ”تم لوگوں
نے مدد کی“ یا کہا: ”تم لوگوں نے شکار کرایا۔“

قَالَ شُعْبَةُ: وَلَا أَذْرِي قَالَ: «أَعْتَمْتُمْ - أَوْ -
أَصَدَّدْتُمْ».

[2857] یحییٰ (بن ابی کثیر) نے خبر دی، کہا: مجھے عبد اللہ
بن ابی قتادہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے، اللہ ان سے
راضی ہو، انہیں خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
غزوہ حدیبیہ میں شرکت کی، کہا: میرے علاوہ سب نے عمرے
کا (احرام باندھ لیا اور) تلبیہ شروع کر دیا۔ میں نے ایک
زیر اشکار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کھلایا جبکہ وہ سب احرام کی
حالت میں تھے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا
اور انھیں بتایا کہ ہمارے پاس اس (شکار) کا کچھ گوشت بچا
ہوا ہے۔ آپ نے (ساتھیوں سے) فرمایا: ”اسے کھاؤ“ حالانکہ
وہ سب احرام میں تھے۔

[۲۸۵۷] ۶۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنِي
يَحْيَى: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَاهُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ عَزَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ، قَالَ: فَأَهْلَوْا بِعُمْرَةٍ،
غَيْرِي، قَالَ: فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ،
فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ، ثُمَّ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ
فَاضِلَةٌ، فَقَالَ: «كُلُوهُ» وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

[2858] ہمیں ابو حازم نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے،
انھوں نے اپنے والد (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) سے حدیث سنائی کہ وہ
لوگ (مدینہ سے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، وہ احرام
میں تھے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بغیر احرام کے تھے۔ اور (مذکورہ بالا)
حدیث بیان کی اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا

[۲۸۵۸] ۶۳- (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
الْضَّبِّي: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّمِيرِيُّ:
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ،

تمہارے پاس اس میں سے کچھ (بچا ہوا) ہے؟“ انھوں نے عرض کی: اس کی ایک ران ہمارے پاس موجود ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لے لی اور اسے تناول فرمایا۔

وَسَاقَ الْحَدِيثِ، وَفِيهِ، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالُوا: مَعَنَا رِجْلُهُ، قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلَهَا.

[2859] عبدالعزیز بن رفیع نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی، کہا: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ صحابہ کی نفری میں تھے، انھوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور وہ خود احرام کے بغیر تھے، اور حدیث بیان کی اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی انسان نے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا یا انھیں (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو) کچھ کرنے کو کہا تھا؟“ انھوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تو پھر تم اسے کھاؤ۔“

[۲۸۵۹] ۶۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُخْرِمِينَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ، وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ، وَفِيهِ، قَالَ: «هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ؟» قَالُوا: لَا يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَكُلُوا».

[2860] معاذ بن عبد الرحمن بن عثمان تمیمی نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم احرام کی حالت میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ایک (شکار شدہ) پرندہ بطور ہدیہ ان کے لیے لایا گیا۔ طلحہ (اس وقت) سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے (اس کا گوشت) کھایا اور بعض نے احتیاط برتی۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو آپ نے ان کی تائید کی جنھوں نے اسے کھایا تھا، اور کہا: ہم نے اسے (شکار کے گوشت کو حالت احرام میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔

[۲۸۶۰] ۶۵- (۱۱۹۷) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرْمٌ، فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَقَّ مَنْ أَكَلَهُ، وَقَالَ: أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

فائدہ: مختلف احادیث میں بیان کردہ ساری تفصیلات اکٹھی کی جائیں تو یہ مکمل بات سامنے آتی ہے کہ حضرت صعب رضی اللہ عنہ نے شکار پیش کیا تو خود بتایا، یا ان کے پیش کرنے کے انداز سے ظاہر ہوا کہ انھوں نے اس نیت سے شکار کیا تھا کہ اس کا بڑا حصہ رسول اللہ ﷺ کو پیش کریں گے، اس لیے آپ نے اسے تناول کرنے سے انکار کر دیا جبکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ایسی کوئی نیت نہ تھی۔ ساتھیوں نے ان کی مدد بھی نہ کی۔ وہ ساتھیوں کو کھلانے کے بعد شک مٹانے کے لیے گوشت اٹھا کر ساتھ لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھانے والوں کی تائید کی، مزید وضاحت اور اطمینان کے لیے پوچھا کہ کچھ باقی ہے؟ جو باقی پیش کیا گیا تو ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ۔ یہ اشارہ تھا کہ اسے کھانے کے لیے پکا کر تیار کرو۔ پھر ان کے ساتھ خود بھی تناول فرمایا۔

(المعجم ۹) - (بَابُ مَا يَنْدُبُ لِلْمَحْرَمِ
وَعَبْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الذَّوَابِّ فِي الْحِلِّ
وَالْحَرَمِ) (التحفة ۹)

باب: 9- احرام باندھنے والے اور دوسرے لوگوں
کے لیے حرم کی حدود سے باہر اور اندر کن جانوروں
کا قتل پسندیدہ ہے

[2861] قاسم بن محمد کہتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کی
اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہہ رہی تھیں: میں نے
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”چار جانور ہیں، سبھی ایذا
دینے والے ہیں۔ وہ حدود حرم سے باہر اور حرم میں (جہاں
پائے جائیں) قتل کر دیے جائیں، چیل، کوا، چوہا اور کائٹے
والا کتا۔“

(عبید اللہ بن مقسم نے) کہا: میں نے قاسم سے کہا: آپ
کا سانپ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انھوں نے جواب
دیا: اسے اس کے چھوٹے پن (گھٹیا رویے) کی بنا پر قتل کیا
جائے گا (جو اس میں ہے۔)

[2862] سعید بن مسیب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے،
انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
”پانچ موذی (جاندار) ہیں، حل و حرم میں (جہاں بھی مل
جائیں) مار دیے جائیں: سانپ، کوا جس کے سر پر سفید نشان
ہوتا ہے، چوہا، کٹنا کتا اور چیل۔“

[2863] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے، انھوں

[۲۸۶۱] ۶۶- (۱۱۹۸) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ
سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«أَرْبَعُ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ:
الْحِدَاةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ
الْعَقُورُ».

قَالَ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ؟ قَالَ:
تُقْتَلُ بِضَغْرِ لَهَا.

[۲۸۶۲] ۶۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا
ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقٌ
يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ
الْأَبْقَعُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْحِدَاةُ».

[۲۸۶۳] ۶۸- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

نے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”پانچ (جاندار) موذی ہیں، حرم میں بھی قتل کر دیے جائیں: بچھو، چوہا، چیل، دھبوں والا کوا اور کاٹنے والا کتا۔“ (چار یا پانچ کہنے کا مقصد تحدید نہیں تھا۔ آگے جتنے نام لیے گئے ان کا بیان تھا۔) [2864] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے مذکورہ بالا سند سے بھی حدیث بیان کی۔

[2865] یزید بن زریع نے حدیث بیان کی: (کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ (جاندار) موذی ہیں، حرم میں بھی مار ڈالے جائیں: چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔“

[2866] ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، (کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے حل و حرم میں پانچ موذی (جانوروں) کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر (عبدالرزاق) نے یزید بن زریع کے مانند حدیث بیان کی۔

[2867] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (انھوں نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور ہیں، سب کے سب موذی ہیں، انھیں حرم میں بھی مار دیا جائے: کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا۔“

الرَّهْرَانِي: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْحَدْيَا، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2864] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2865] [2865] ٦٩- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحَدْيَا، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2866] [2866] ٧٠- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقٍ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[2867] [2867] ٧١- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقٌ، تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحَدْيَا، وَالْعَقُورُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ».

[2868] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ (موزی جانور) ہیں، جو انھیں حرم میں اور احرام کی حالت میں، مار دے اس پر کوئی گناہ نہیں: چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کانٹے والا کتا۔“

ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں کہا: ”حرمت والے مقامات میں اور احرام کی حالت میں۔“

[2869] یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی، کہا: مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جانوروں میں سے پانچ ہیں، جو سب کے سب موزی ہیں، انھیں قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں: بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کانٹے والا کتا۔“

[2870] ہم سے زہیر نے بیان کیا (کہا: ہمیں زید بن جبیر نے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: احرام والا کس جانور کو مار سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک اہلیہ نے خبر دی کہ آپ نے حکم دیا، یا آپ کو (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ چوہا، بچھو، چیل، کانٹے والا کتا اور کوا قتل کر دیے جائیں۔

[2871] ابو عوانہ نے زید بن جبیر سے حدیث سنائی، کہا: ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ایک آدمی احرام کی حالت میں کون سے جانور کو قتل کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا:

[۲۸۶۸] ۷۲- (۱۱۹۹) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْجِدَاةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: «فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ». [انظر: ۲۸۷۲]

[۲۸۶۹] ۷۳- (۱۲۰۰) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلِّهَا فَاسِقٌ، لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْجِدَاةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[۲۸۷۰] ۷۴- (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ: أَخْبَرْتَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أَمَرَ أَنْ تُقْتَلَ الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْجِدَاةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ.

[۲۸۷۱] ۷۵- (...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ: مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ

مجھے نبی ﷺ کی ایک اہلیہ نے بتایا کہ آپ ﷺ (احرام کی حالت میں) باولے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوئے اور سانپ کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔

(ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اور نماز میں بھی۔)

[2872] مالک نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”پانچ (موذی جانور ایسے) ہیں کہ احرام باندھنے والے پر انھیں قتل کر دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کانٹے والا کتا۔“

[2873] ابن جریج نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا سنا، وہ احرام والے شخص کے لیے کن جانوروں کو مارنا حلال قرار دیتے تھے؟ نافع نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”پانچ (موذی) جانور ہیں، انھیں مارنے میں ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کانٹے والا کتا۔“

[2874] لیث بن سعد اور جریر، یعنی ابن حازم نے نافع سے، اسی طرح عبید اللہ، ایوب اور یحییٰ بن سعید ان تینوں نے بھی نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، اسی طرح مالک اور ابن جریج کی طرح ہی حدیث بیان کی، ان میں سے کسی ایک نے بھی، نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، کے الفاظ نہیں کہے،

الدَّوَابَّ وَهُوَ مُحْرَمٌ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَالْفَأْرَةِ، وَالْعَقْرَبِ، وَالْحِدَاةِ، وَالْغُرَابِ، وَالْحَيَّةِ.

قَالَ: وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا.

[2872] ۷۶- (۱۱۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[راجع: ۲۸۶۸]

[2873] ۷۷- (...) وَحَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَاذَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ لِي نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ، فِي قَتْلِهِنَّ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2874] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي

أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: سوائے اکیلیہ ابن جریج کے، (البتہ) ابن اسحاق نے ان الفاظ
وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: میں ابن جریج کی متابعت کی ہے۔
أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ
مَنْهُمْ: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، إِلَّا ابْنَ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ، وَقَدْ
تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ - عَلَى ذَلِكَ - ابْنُ إِسْحَقَ.

☆ فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سنی تھی اور ان کی ہمیشہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی
سنائی تھی۔ وہ اکثر اپنی ہمیشہ کے حوالے سے یہ حدیث سناتے تھے۔ اس طرح ان کی طرف سے علم کے صدقہ جاریہ کا آغاز ہوتا تھا۔

[2875] محمد بن اسحاق نے نافع اور عبید اللہ بن عبداللہ
سے خبر دی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں
نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”پانچ (موزی جانور) ہیں،
ان میں سے جو بھی حرم میں قتل کر دیا جائے، اس کے قتل پر
کوئی گناہ نہیں،“ پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔
[2876] یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر
نے اسماعیل بن جعفر سے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن
دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا،
وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”پانچ (موزی
جانور) ہیں، جو انھیں احرام کی حالت میں قتل کر دے، اس پر
کوئی گناہ نہیں: بچھو، چوہا، کائنات والا کتا، کوا اور چیل۔“ الفاظ
یحییٰ بن یحییٰ کے ہیں۔

[2875] ۷۸- (...) وَحَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ
سَهْلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ: «خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ
مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ»، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[2876] ۷۹- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ -
قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ:
حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ، مَنْ قَتَلَهُنَّ
وَهُوَ حَرَامٌ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ: أَلْعَقْرَبُ،
وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحَدْيَا»
- وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى -.

(المعجم، ۱) - (بَابُ جَوَازِ خَلْقِ الرَّأْسِ
لِلْمُحْرَمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذَى، وَوَجُوبِ الْفِدْيَةِ
لِحَلْقِهِ، وَبَيَانِ قَدْرِهَا) (التحفة، ۱۰)

باب: 10- اگر بیماری لاحق ہو تو احرام والے
کے لیے سرمند وانا جائز ہے اور سرموند نے کے
سبب اس پر فدیہ واجب ہے اور فدیہ کی مقدار
کی وضاحت

[2877] مجھے عبید اللہ بن عمر قواریری اور ابو ربیع نے
حدیث بیان کی (دونوں نے کہا): ہمیں حماد بن زید نے حدیث
سنائی، (حماد بن زید نے کہا): ہمیں ایوب نے حدیث بیان
کی، کہا: میں نے مجاہد سے سنا، وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے
حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی، کہا: حدیبیہ کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ میرے
پاس تشریف لائے، میں - قواریری کے بقول اپنی ہنڈیا کے
نیچے اور ابو ربیع کے بقول - اپنی پتھر کی دیگ کے نیچے آگ
جلارہا تھا اور (میرے سر کی) جوئیں میرے چہرے پر گر رہی
تھیں، آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے سر کی مخلوق (جوئیں)
تمہارے لیے باعث اذیت ہیں؟“ کہا: میں نے جواب دیا:
جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”تو اپنا سرمند وادو (اور فدیہ کے
طور پر) تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا
(ایک) قربانی دے دو۔“

ایوب نے کہا: مجھے علم نہیں ان (فدیہ کی صورتوں میں)
سے آپ ﷺ نے کس چیز کا پہلے ذکر کیا۔

[2878] ابن علیہ نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی
کے مانند روایت کی۔

[2879] ابن عون نے مجاہد سے، انھوں نے عبد الرحمن

[۲۸۷۷] ۸۰- (۱۲۰۱) وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَغْنِي ابْنَ زَيْدٍ،
عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا
حَمَّادُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا
يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلِيَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَأَنَا أَوْقَدُ تَحْتَ
- قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ: قَدَرْتُ لِي، وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ:
بُرْمَةً لِي - وَالْقَمْلُ يَتَنَازَرُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ:
«أَتُؤْذِيكَ هَوَامُ رَأْسِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ،
قَالَ: «فَاخْلُقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ
سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوْ انْشُرْ نَسِيكَةً».

قَالَ أَيُّوبُ: فَلَا أَذْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ.

[۲۸۷۸] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ
السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ، عَنْ أَيُّوبَ فِي
هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[۲۸۷۹] ۸۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: ”پھر اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈوا لے) تو فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔“ کہا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ”ذرا قریب آؤ۔“ میں آپ کے (کچھ) قریب ہو گیا، آپ نے فرمایا: ”اور قریب آؤ۔“ تو میں آپ کے اور قریب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تمھاری جوئیں تمھیں ایذا دیتی ہیں؟“

ابن عون نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (کعب رضی اللہ عنہ) نے کہا: جی ہاں، (کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ روزے، صدقے یا قربانی میں سے جو آسان ہو بطور فدیہ دوں۔

[2880] سیف (بن سلیمان) نے کہا: میں نے مجاہد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ ان کے اوپر (کی طرف) آکھڑے ہوئے اور ان کے سر سے جوئیں گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ”کیا تمھاری جوئیں تمھیں اذیت دیتی ہیں؟“ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”تو اپنا سر منڈوا لو۔“ (کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ”پھر اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈوا لے) تو فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تین دن کے روزے رکھو یا (کسی بھی جنس کا) ایک فرق (تین صاع) چھ مسکینوں میں صدقہ کرو یا جو قربانی میسر ہو کر۔“

[2881] ابن ابی نجیح، ایوب، حمید اور عبدالکریم نے مجاہد

الْمُنْتَنِي: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فِيَّ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶]، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «أُذُنُهُ» فَذَنُوتُ فَقَالَ: «أُذُنُهُ» فَذَنُوتُ. فَقَالَ ﷺ: «أَيُّؤْذِيكَ هَوَامُكَ؟».

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَظَنُّهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، مَا تَيَسَّرَ.

[۲۸۸۰] ۸۲- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَفَّطُ قَمَلًا، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَامُكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاخْلُقْ رَأْسَكَ» قَالَ: فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶] فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ».

[۲۸۸۱] ۸۳- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہونے سے پہلے جب حدیبیہ میں تھے، ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ (کعب رضی اللہ عنہ) احرام کی حالت میں تھے اور ایک ہنڈیا کے نیچے آگ جلانے میں لگے ہوئے تھے، جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ”کیا تمھاری یہ جوئیں تمھیں اذیت دے رہی ہیں؟“ انھوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: ”اپنا سر منڈا لو، اور ایک فرق کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔“ ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔ یا تین دن کے روزے رکھو یا قربانی کے ایک جانور کی قربانی کر دو۔“

ابن ابی نجیح (کے الفاظ ہیں) ”یا ایک بکری ذبح کر دو۔“

[2882] ابو قلابہ نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے دنوں میں ان کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: ”تمھارے سر کی جوؤں نے تمھیں اذیت دی ہے؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”سر منڈا دو، پھر ایک بکری بطور قربانی ذبح کرو یا تین دن کے روزے رکھو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔“

[2883] شعبہ نے عبدالرحمن بن اصہبانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن معقل سے، انھوں نے کہا: میں کعب (بن عجرہ) رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھا، وہ اس وقت (کوفہ کی ایک) مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: ﴿فَقِذِّيهِمْ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ”تو روزوں یا صدقہ یا قربانی سے فدیہ دے۔“ حضرت

أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرَمٌ، وَهُوَ يُوقِدُ نَحْتِ قِدْرٍ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافُتُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَائِكَ هَذِهِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاخْلُقْ رَأْسَكَ، وَأَطْعِمْ فَرْقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ - وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ - أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ انْشُكْ نَيْسِكَ».

قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: «أَوْ ادْبَحْ شَاةً».

[2882] [٢٨٨٢] ٨٤- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: «أَذَاكَ هَوَائُ رَأْسِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِخْلُقْ، ثُمَّ ادْبَحْ شَاةً نُسْكَأ، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ أَصْعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ».

[2883] [٢٨٨٣] ٨٥- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَقِذِّيهِمْ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾

کعب بن عجرہؓ نے جواب دیا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے سر میں تکلیف تھی مجھے اس حال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جایا گیا کہ جو کس میرے چہرے پر پڑ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا: ”میرا خیال نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ کیا تمہارے پاس کوئی بکری ہے؟“ میں نے عرض کی: نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَذِيَّةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (نبی ﷺ نے) فرمایا: ”(تمہارے ذمے) تین دنوں کے روزے ہیں یا چھ مسکینوں کا کھانا، ہر مسکین کے لیے آدھا صاع کھانا۔“ (پھر کعب بن عجرہؓ نے) کہا: یہ آیت خصوصی طور پر میرے لیے اتری اور عمومی طور پر یہ تمہارے لیے بھی ہے۔

صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ؟ فَقَالَ: كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَزَلَتْ فِيَّ، كَانَ بِي أَدَى مِّنْ رَّأْسِي، فَحَمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَازَرُ عَلَيَّ وَجْهِي، فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى، أَتَجِدُ شَاةً؟» فَقُلْتُ: لَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَذِيَّةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾، قَالَ: صَوْمٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينٍ، يَنْصَفَ صَاعَ طَعَامًا لِّكُلِّ مِسْكِينٍ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً.

فائدہ: حضرت کعب بن عجرہؓ نے اپنا پورا واقعہ سنایا۔ مختلف راویوں نے مختلف انداز میں کچھ تفصیلات بیان کیں، کچھ چھوڑ دیں۔ ساری تفصیلات یکجا کی جائیں تو پورا واقعہ اس طرح سامنے آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرہؓ کو بڑی ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتے وقت دیکھا تو آپ کو ان کی تکلیف نظر آئی۔ آپ ان کے بارے میں فکر مند ہوئے، پھر آپ نے خود ان کے بارے میں پوچھایا آپ کو ان کا حال بتایا گیا تو آپ نے انھیں بلا بھیجا۔ اس وقت ان کی حالت اور زیادہ خراب ہو چکی تھی، انھیں چار پائی یا کسی اور چیز پر اٹھا کر لایا گیا۔ آپ نے دیکھ کر ان سے فرمایا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف اس حد تک پہنچ چکی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ان سے کہا کہ تمہیں سر کے بال منڈوانے ہوں گے، پھر آپ نے خود حجام بلا کر اپنے سامنے ان کا سر منڈوا دیا (حدیث: 2884) اسی موقع پر آپ ﷺ نے فدیے کے لیے کعب بن عجرہؓ سے پوچھا کہ ان کے پاس کوئی بکری ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں، تو قرآن مجید کی ایک آیت اتری جس میں تین متبادل طریقے بتائے گئے ہیں۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعد میں قربانی کا انتظام ہو گیا اور انھوں نے قربانی کر دی۔

[2884] زکریا بن ابی زائدہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں

عبدالرحمن بن اسبہانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن معقل نے، انھوں نے کہا: مجھے کعب بن عجرہؓ نے حدیث سنائی کہ وہ احرام باندھ کر نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، ان کے سر اور داڑھی میں (کثرت سے) جو کس

[۲۸۸۴] ۸۶- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

پڑ گئیں۔ اس (بات) کی خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور حجام کو بلا کر ان کا سر مونڈوا دیا، پھر ان سے پوچھا: ”کیا تمھارے پاس کوئی قربانی ہے؟“ انھوں نے جواب دیا: (اے اللہ کے رسول) میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا، آپ نے انھیں حکم دیا: تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ مسکینوں کو کھانا مہیا کر دو، ہر دو مسکینوں کے لیے ایک صاع ہو۔ اللہ عزوجل نے خاص ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ”جو شخص تم میں سے مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو“ اس کے بعد یہ (اجازت) عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

مُحْرَمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلَحِيتُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «هَلْ عِنْدَكَ نُسْكٌ؟» قَالَ: مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ، لِكُلِّ مَسْكِينٍ صَاعٌ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً: ﴿فَن كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ﴾ [البقرة: 196]، ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً.

باب: 11- جو شخص احرام کی حالت میں ہو، اس کے لیے سینگی (بچھنے) لگوانے کا جواز

(المعجم ۱۱) - (بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ
لِلْمُحْرِمِ) (التحفة ۱۱)

[2885] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

[۲۸۸۵] ۸۷- (۱۲۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[انظر: ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۵۷۴۹]

[2886] حضرت ابن حزمینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ کے راستے میں، احرام کی حالت میں اپنے سر کے درمیان کے حصے پر سینگی لگوائی۔

[۲۸۸۶] ۸۸- (۱۲۰۳) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بَحِينَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاسْتَطَّ رَأْسِهِ.

(المعجم ۱۲) - (بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ
عَيْنِيهِ) (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- محرم کے لیے اپنی آنکھوں کے
علاج کا جواز

[۲۸۸۷] ۸۹- (۱۲۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ، اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَيْنِيهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالرُّوحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ اضْمُدْهُمَا بِالصَّبْرِ، فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنِيهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ: ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبْرِ.

[2887] سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں ایوب بن موسیٰ نے نبیہ بن وہب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم ابان بن عثمان کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، جب ہم ملکل کے مقام پر پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی، جب ہم روعاء میں تھے تو ان کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے ابان بن عثمان کی طرف قاصد بھیجا، انھوں نے ان کی طرف جواب بھیجا کہ دونوں (آنکھوں) پر ایلوے کا لیپ کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے اس شخص کے متعلق حدیث بیان کی تھی جو احرام کی حالت میں تھا، جب اس کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی تو آپ نے (اس کی آنکھوں پر) ایلوے کا لیپ کرایا تھا۔

[۲۸۸۸] ۹۰- (۱۲۰۴) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنِي نُبَيْهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ مَعْمَرٍ، رَمَدَتْ عَيْنُهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَتَنَاهَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبْرِ، وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ.

[2888] ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی، کہا: مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ایوب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے نبیہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہ (ایک بار احرام کی حالت میں) عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ انھوں نے ان میں سرمہ لگانے کا ارادہ فرمایا تو ابان بن عثمان نے انھیں روکا اور کہا کہ اس پر ایلوے کا لیپ کر لیں۔ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔

(المعجم ۱۳) - (بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ
بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ) (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳- محروم کے لیے اپنا بدن اور سر دھونے
کا جواز

[2889] سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن حنین) سے، انھوں نے عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابواء کے مقام پر ان دونوں کے درمیان اختلاف ہوا۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: محرم شخص اپنا سر دھو سکتا ہے۔ اور مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے (عبد اللہ بن حنین کو) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ میں ان سے (اس کے بارے میں) مسئلہ پوچھوں (جب میں ان کے پاس پہنچا تو) انھیں ایک کپڑے سے پردہ کر کے کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان (جو کنویں سے فاصلے پر لگائی جاتی تھیں) اور ان پر لگی ہوئی چرخی پر سے اونٹ وغیرہ کے ذریعے ڈول کا رسہ کھینچا جاتا تھا) غسل کرتے ہوئے پایا۔ (عبد اللہ بن حنین نے) کہا: میں نے انھیں سلام کہا، وہ بولے: یہ کون (آیا) ہے؟ میں نے عرض کی: میں عبد اللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، احرام کی حالت میں، اپنا سر کیسے دھویا کرتے تھے؟ (میری بات سن کر) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے نیچے کیا حتیٰ کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، پھر اس شخص سے جو آپ پر پانی انڈیل رہا تھا، کہا: پانی ڈالو۔ اس نے آپ کے سر پر پانی انڈیلا، پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو خوب حرکت دی، اپنے دونوں ہاتھوں کو آگے لے آئے اور پیچھے لے گئے، پھر کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

[۲۸۸۹] ۹۱- (۱۲۰۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسُورُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقُرْنَيْنِ، وَهُوَ يَسْتَرُّ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَاطَاهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلْإِنْسَانِ يَضْبُ: أَضْبُبْ، فَضَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ - يَفْعَلُ.

[2890] ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا:

مجھے زید بن اسلم نے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور کہا کہ

[۲۸۹۰] ۹۲- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى

ابوایوب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے سر پر پھیرا، انھیں آگے اور پیچھے لے گئے۔ اس کے بعد حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ سے کبھی بحث نہیں کیا کروں گا۔

ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَامَرُ أَبُو أَيُّوبَ يَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا، عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ، فَقَالَ الْمِسُورُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَا أَمَارِيكَ أَبَدًا.

باب: 14- کوئی شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، تو کیا کیا جائے؟

(المعجم ۱۴) - (بَابُ يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ) (التحفة ۱۴)

[2891] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے، (انھوں نے) سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے اونٹ سے گر گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسی کے دونوں کپڑوں (احرام کی دونوں چادروں) میں اسے کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ تلبیہ پکار رہا ہوگا۔“

[۲۸۹۱] ۹۳- (۱۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ، فَمَاتَ، فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[2892] حماد نے عمرو بن دینار اور ایوب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: ایک شخص عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوف میں تھا کہ اپنی سواری سے گر گیا، ایوب نے کہا: اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ ڈالی۔ یا کہا: اسے اسی وقت مار ڈالا۔ اور عمرو نے فوقصنتہ کہا (اس کی گردن کا منکا توڑ دیا۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔“ ایوب نے کہا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

[۲۸۹۲] ۹۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، قَالَ أَيُّوبُ: فَأَوْقَصْتُهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصْتُهُ - وَقَالَ عَمْرُو: فَأَوْقَصْتُهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ، قَالَ أَيُّوبُ: فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا،

اسے اسی حالت میں تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔“ اور عمرو نے کہا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا، وہ تلبیہ پکار رہا ہوگا۔“

[2893] اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سعید بن جبیر سے خبر دی گئی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ساتھ وقوف کر رہا تھا اور احرام کی حالت میں تھا۔ (آگے) ایوب سے حماد کی روایت کے مانند حدیث ذکر کی۔

[2894] ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: ایک شخص احرام کی حالت میں نبی ﷺ کے ساتھ آیا، وہ اپنے اونٹ سے گر گیا، (اس سے) اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو، اسے اس کے اپنے (احرام کے) دو کپڑے پہناؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو، بلاشبہ وہ قیامت کے روز آئے گا، تلبیہ پکار رہا ہوگا۔“

[2895] محمد بن بکر برسانی نے کہا: ہمیں ابن جریج نے عمرو بن دینار سے خبر دی کہ انھیں سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، کہا: ایک شخص احرام کی، حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ (آگے) اسی کے مانند ہے مگر (محمد بن بکر نے) کہا: ”بلاشبہ اسے قیامت کے روز، تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔“

وَقَالَ عَمْرُو: فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي.

[2893] ۹۵- (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: ثَبُتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ.

[2894] ۹۶- (...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوَقَصَ وَفَصَّ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي».

[2895] ۹۷- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ بَرَسَانِيٍّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًّا».

اس میں یہ اضافہ کیا کہ سعید بن جبیر نے گرنے کی جگہ کا نام نہیں لیا۔

وَزَادَ: لَمْ يُسَمَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ.

[۲۸۹۶] ۹۸- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّدًا».

[۲۸۹۷] ۹۹- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمًا، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّدًا».

[۲۸۹۸] ۱۰۰- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَلَا يُمَسَّ طِيبًا، وَلَا يُحْمَرُ رَأْسُهُ، فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّدًا.

[2896] سفیان ثوری نے عمرو بن دینار سے، انھوں

نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص کو اس کی سواری نے گرا کر مار دیا، وہ احرام کی حالت میں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسی کے (احرام کے) دو کپڑوں میں کفنا دو، اس کا سر اور چہرہ نہ ڈھانپو۔ بلاشبہ اسے قیامت کے دن تلبیہ پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔“

[2897] ہمیں ابو بشر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سعید

بن جبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص احرام کی حالت میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے اس کے دو کپڑوں (احرام کی دو چادروں) میں کفن دو، نہ اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔ بلاشبہ یہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے بال چپکے ہوئے ہوں گے۔“ (جس طرح موت کے وقت احرام کی حالت میں تھے۔)

[2898] ابو عوانہ نے ابو بشر سے حدیث سنائی، انھوں

نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے (گرا کر) اس (کی گردن) کا منکا توڑ دیا جبکہ وہ (شخص) احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر حج میں شریک) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے، خوشبو نہ لگائی جائے، نہ ہی اس کا سر ڈھانپا جائے۔ بلاشبہ اسے قیامت کے روز (احرام کی حالت میں) چپکے ہوئے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[2899] شعبہ نے کہا: میں نے ابو بشر سے سنا، وہ سعید

بن جبیر سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھا۔ (اسی دوران میں) وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا تو اس نے اسی وقت اسے مار دیا۔ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر (کفن سے) باہر نکلا ہوا ہو۔

شعبہ نے کہا: مجھے بعد میں انھوں نے یہی حدیث (اس طرح) بیان کی کہ اس کا سر اور چہرہ باہر ہو۔ بلاشبہ اسے قیامت کے دن (احرام میں) چپکے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[2900] ابو زبیر نے کہا: میں نے سعید بن جبیر کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک شخص کی اس کی سواری نے گرا کر گردن توڑ دی، وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان (صحابہ) کو حکم دیا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دیں، اس کا چہرہ اور میرا خیال ہے، کہا۔ اور سر برہنہ رکھیں، بلاشبہ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھایا جائے گا کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ پکار رہا ہوگا۔

[2901] منصور نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے ساتھ ایک شخص (سفر حج میں شریک) تھا، اسے اس کی اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے غسل دو اور خوشبو اس کے قریب نہ لاؤ، نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ بلاشبہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھایا

[۲۸۹۹] ۱۰۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ. قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَشِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَأَنْ يُكْفَنَ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا يُمَسَّ طَبِيبًا، خَارِجَ رَأْسِهِ.

قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ: خَارِجَ رَأْسِهِ وَوَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّدًا.

[۲۹۰۰] ۱۰۲- (...) وَحَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزَّيْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَقَصَّتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ، وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ - حَسِبْتُهُ قَالَ: - وَرَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهْلُ.

[۲۹۰۱] ۱۰۳- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طَبِيبًا، وَلَا

نُغْطُوا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّيَ».

جائے گا کہ وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔“

(المعجم ۱۵) - (بَابُ جَوَازِ اسْتِرَاطِ الْمَحْرَمِ
التَّحَلُّلِ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ) (التحفة ۱۵)

باب: 15- احرام باندھنے والا احرام کا آغاز
کرتے ہوئے بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے
احرام کھولنے کی شرط عائد کر سکتا ہے

[2902] ابو اسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے
والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت
زبیر رضی اللہ عنہا (بن عبدالمطلب) کے ہاں تشریف لے گئے اور
دریافت کیا: ”تم حج کا ارادہ رکھتی ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کی
قسم میں خود کو بیماری کی حالت میں پاتی ہوں۔ آپ ﷺ نے
ان سے فرمایا: ”حج (کی نیت) کرو اور شرط کر لو اور یوں کہو:
اللَّهُمَّ! مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي“ اے اللہ! میں وہاں
احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔“ وہ حضرت
مقداد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

[۲۹۰۲] ۱۰۴- (۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضَبَاعَةَ
بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا: «أَرَدْتَ الْحَجَّ؟»
قَالَتْ: وَاللَّهِ! مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا:
«حُجِّي وَاسْتَرِطِي وَقُولِي: اللَّهُمَّ! مَحِلِّي حَيْثُ
حَبَسْتَنِي» وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ.

[2903] زہری نے عروہ سے، انھوں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ضباعہ بنت
زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، انھوں
نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں جبکہ میں
بیمار (بھی) ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم حج کے لیے نکل
پڑو اور یہ شرط کر لو کہ (اے اللہ!) میں اسی جگہ احرام کھول
دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔“

[۲۹۰۳] ۱۰۵- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ
الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، وَأَنَا شَاكِيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«حُجِّي، وَاسْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي».

[2904] معمر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے
والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اسی (گزشتہ حدیث) کے مطابق حدیث روایت کی۔

[۲۹۰۴] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ:
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
مِثْلَهُ.

[2905] ابو زبیر نے طاوس کو اور ابن عباس کے آزاد

کردہ غلام عکرمہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ ضباع بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور کہا: میں (بیماری کی وجہ سے) خود کو مشکل سے اٹھا پاتی ہوں اور حج بھی کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”حج کا احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ (اے اللہ!) جہاں تو مجھے روک دے گا، وہی میرے احرام کھول دینے کا مقام ہو گا۔“ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: کہ (ضباع رضی اللہ عنہا نے) حج کر لیا۔

[۲۹۰۵] ۱۰۶- (۱۲۰۸) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعَكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ، وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «أَهْلِي بِالْحَجِّ، وَاشْتَرِطِي أَنْ مَحَلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي». قَالَ: فَأَذْرَكْتُ.

☆ فائدہ: رسول اللہ ﷺ ان گھروں میں تشریف لے گئے جہاں ضباع رضی اللہ عنہا کا بھی گھر تھا۔ وہ اپنے گھر سے نکل کر ملنے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پوچھنے پر اپنی حج کی خواہش اور بیماری کے بارے میں بتایا۔

[2906] عمرو بن ہرم نے سعید بن جبیر اور عکرمہ سے،

انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ضباع رضی اللہ عنہا نے حج کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ شرط لگالیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

[۲۹۰۶] ۱۰۷- (...) حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ضَبَاعَةَ أَرَادَتْ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَسْتَطِرَّ، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2907] ہمیں اسحاق بن ابراہیم، ابویوب غیلانی اور

احمد بن خراش نے حدیث بیان کی۔ اسحاق نے کہا: ہم کو خبر دی اور دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ ابو عامر نے جو عبد الملک بن عمرو ہیں، انھوں نے کہا: ہمیں رباح نے، جو ابن ابی معروف ہیں، عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ضباع رضی اللہ عنہا

[۲۹۰۷] ۱۰۸- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَامِرٍ، وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو - حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

سے فرمایا: ”ج (کی نیت) کرو اور (احرام باندھتے ہوئے) شرط کر لو کہ (اے اللہ) تو نے جہاں مجھے روک دیا، وہیں میرا احرام ختم ہو جائے گا۔“

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِبُصَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «حُجِّي، وَاسْتَرِطِي أَنْ مَحَلِّي حَيْثُ تَحْسِنِي».

اور اسحاق کی روایت کے الفاظ ہیں: (آپ نے) ضباعہ بیٹھا کو حکم دیا۔

وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَقَ: أَمَرَ ضُبَاعَةَ.

باب: 16- نفاس والی عورتیں احرام باندھ سکتی ہیں، احرام کے لیے ان کا غسل کرنا مستحب ہے اور حائضہ کا بھی یہی حکم ہے

(المعجم ۱۶) - (بَابُ إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ، وَكَذَا الْحَائِضُ) (التحفة ۱۶)

[2908] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ (ذوالحلیفہ کے مقام پر واقع) درخت کے قریب، (قیام کے دوران میں) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو محمد بن ابی بکر کی (پیدائش کی) وجہ سے نفاس کا خون آنا شروع ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان (اپنی اہلیہ اسماء رضی اللہ عنہا) سے کہیں کہ وہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

[۲۹۰۸] ۱۰۹- (۱۲۰۹) حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: نَفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، بِالشَّجَرَةِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ، يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ.

[2909] جعفر (صادق) نے اپنے والد محمد (باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث (کے بارے) میں روایت کی کہ جب انھیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے ان (اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ وہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

[۲۹۰۹] ۱۱۰- (۱۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ، حِينَ نَفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ.

(المعجم ۱۷) - (بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْاِحْرَامِ،
وَأَنَّهُ يُجُوزُ إِفْرَادُ الْحَجِّ وَالتَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ،
وَجَوَازُ إِذْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ، وَمَنْى
يَحِلُّ الْقَارِنُ مِنْ نُسُكِهِ) (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷- احرام کی مختلف صورتیں، حج افران،
تمتع اور قران، نیز عمرے (کے احرام) میں،
احرام حج کو شامل کر لینے کا جواز، اور (یہ کہ)
حج قران کرنے والا کب احرام کھولے

[2910] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال (اس کی ادائیگی کے لیے) اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، اور ہم (میں سے کچھ) نے عمرے کے لیے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قربانی کا جانور جس کے ساتھ ہو، وہ عمرے کے ساتھ ہی حج کا بھی تلبیہ پکارے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں (کے لیے) عائد کردہ احرام کی پابندیوں سے آزاد نہ ہو جائے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب میں مکہ پہنچی تو ایام مخصوصہ میں تھی، میں نے حج کا طواف کیا اور نہ صفا مروہ کے درمیان سعی کی، میں نے اس (صورت حال) کا شکوہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”اپنے سر کے بال کھولو اور کنگھی کرو، (پھر) حج کا تلبیہ پکارنا شروع کر دو اور عمرے کو چھوڑ دو۔“ انھوں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا، پھر جب ہم نے حج ادا کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعیم بھیجا، میں نے (وہاں سے احرام باندھ کر) عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ (عمرہ) تمہارے (اس رہ جانے والے) عمرے کی جگہ ہے۔“ جن لوگوں نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا، انھوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اور پھر احرام کھول دیے۔ پھر جب وہ لوگ (حج کے

[۲۹۱۰] ۱۱۱- (۱۲۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا» قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَكَوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدْعِي الْعُمْرَةَ» قَالَتْ فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: «هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ». فَطَافَ الَّذِينَ أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ؛ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنْى لِحَجَّتِهِمْ، وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا. [انظر: ۳۲۲۲]

دوران میں) منیٰ سے لوٹے تو انھوں نے اپنے حج کے لیے دوسری بار طواف کیا، البتہ وہ لوگ جنھوں نے حج اور عمرے کو جمع کیا تھا (حج قرآن کیا تھا) تو انھوں نے (صفامردہ کا) ایک ہی طواف کیا۔

[2911] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا اور بعض نے (صرف) حج کے لیے، حتیٰ کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا اور وہ قربانی نہیں لایا، وہ احرام کھول دے۔ اور جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور ساتھ قربانی بھی لایا ہے، وہ جب تک قربانی ذبح نہ کر لے احرام ختم نہ کرے۔ اور جس نے صرف حج کے لیے تلبیہ کہا تھا وہ اپنا حج مکمل کرے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے (راستے میں) ایام شروع ہو گئے۔ میں عرفہ کے دن تک ایام ہی میں رہی اور میں نے صرف عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے سر کے بال کھولوں، کنگھی کروں اور حج کے لیے تلبیہ پکاروں اور عمرے (کے اعمال) چھوڑ دوں، تو میں نے یہی کیا۔ جب میں نے اپنا حج ادا کر لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اس عمرے کی جگہ عمرہ کر لوں، جسے حج کا دن آجانے کی بنا پر مکمل کر کے میں اس کا احرام نہ کھول پائی تھی۔

[2912] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے سفر

[۲۹۱۱] ۱۱۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ، حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ يَهْدِ، فَلْيُحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى، فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيُهُ، وَمَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ، فَلْيَتِمَّ حَجَّهُ». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي، وَأَمْتَشِطَ، وَأَهْلَلَ بِحَجٍّ، وَأَتْرَكَ الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي، بَعَثَ مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا.

[۲۹۱۲] ۱۱۳- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

کے لیے) نکلے۔ میں نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارتا تھا، لیکن (اپنے) ساتھ قربانی نہیں لائی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ قربانی کے جانور ہوں وہ اپنے عمرے کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک ان دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے ایام شروع ہو گئے، جب عرفہ کی رات آگئی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو عمرے کے لیے تلبیہ پکارتا تھا، اب میں اپنے حج کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے سر کے بال کھولو، کنگھی کرو اور عمرے سے رک جاؤ، حج کے لیے تلبیہ پکارو۔“ انھوں نے کہا: جب میں نے اپنا حج مکمل کر لیا (تو آپ نے میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور مقام تنعیم سے اس عمرے کی جگہ جس سے میں رک گئی تھی (دوسرا) عمرہ کروادیا۔

[2913] سفیان نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر حج کے لیے) نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو اکٹھے عمرے اور حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے، پکارے، جو (صرف) حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے، پکارے، اور جو (صرف) عمرے کے لیے پکارنا چاہے وہ ایسا کر لے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کے لیے تلبیہ پکارا اور آپ کے ساتھ کئی لوگوں نے (اکیلے حج کے لیے) تلبیہ کہا، کئی لوگوں نے عمرے اور حج (دونوں) کے لیے تلبیہ کہا اور کئی لوگوں نے صرف عمرے کے لیے کہا اور میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا۔

[2914] عبیدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے

عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَكُنْ سَمْتُ الْهَدْيِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». قَالَتْ: فَحَضُّتُ، فَلَمَّا دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي؟ قَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكَ، وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ». قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرَدَفَنِي، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا.

[۲۹۱۳] ۱۱۴- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ فَلْيَهْلِلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلِلَ بِعُمْرَةٍ، فَلْيَهْلِلْ» قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَهْلَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَجٍّ وَأَهْلَلَ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ، وَأَهْلَلَ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ، وَأَهْلَلَ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ، وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهْلَلَ بِالْعُمْرَةِ.

[۲۹۱۴] ۱۱۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو صرف عمرے کے لیے تلبیہ کہنا چاہے، کہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں قربانی ساتھ لایا ہوں تو میں بھی عمرے کا تلبیہ کہتا۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: لوگوں میں کچھ ایسے تھے، جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا، اور کچھ ایسے تھے جنھوں نے صرف حج کا تلبیہ کہا اور میں ان لوگوں میں سے تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا۔ ہم نکل پڑے حتیٰ کہ مکہ آ گئے۔ میرے لیے عرفہ کا دن اس طرح آیا کہ میں ایام میں تھی اور میں نے (ابھی) عمرے (کی تکمیل کر کے اس) کا احرام کھولا نہیں تھا۔ میں نے اس (بات) کا شکوہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا عمرہ چھوڑ دو، اپنے سر کی مینڈھیاں کھول دو، کنگھی کر لو اور حج کا تلبیہ کہنا شروع کر دو۔“ انھوں نے کہا: میں نے یہی کیا۔ جب ہضہ کی رات آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل فرمادیا تھا تو (آپ نے) میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا، انھوں نے مجھے ساتھ بٹھایا اور مجھے لے کر تنعیم کی طرف نکل پڑے، وہاں سے میں نے عمرے کا تلبیہ کہا۔ اس طرح اللہ نے ہمارا حج بھی پورا کر دیا اور عمرہ بھی۔ (ہشام نے کہا:) اس (الگ عمرے) کے لیے نہ قربانی کا کوئی جانور (ساتھ لایا گیا) تھا نہ صدقہ تھا اور نہ روزہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان میں سے کوئی کام کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی)۔

[2915] ابن نمیر نے ہشام سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب (حج کے لیے)

أَبِي سَيِّبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مُوَافِينَ لِهِلالِ ذِي الْحِجَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلَ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لِأَهْلَتُ بِعُمْرَةٍ» قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ، فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَأَذَرَكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتَكَ، وَانْقُضِي رَأْسَكَ، وَامْتَشِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ». قَالَتْ: فَفَعَلْتُ: فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضِيَّةِ، وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرَدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا.

وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ.

[2915] [۱۱۶- (...)] وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ

نکلے، اور ہمارے پیش نظر صرف حج ہی تھا۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو عمرے کا تلبیہ پکارنا چاہے وہ (اکیلے) عمرے کا تلبیہ پکارے۔“ پھر عبدہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[2916] وکیع نے ہشام سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے مدینہ سے) نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرے کا تلبیہ پکارا، بعض نے حج اور عمرے دونوں کا اکٹھا اور بعض نے صرف حج کا۔ اور میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ پکارا تھا۔ اور (وکیع نے) آگے ان دونوں (عبدہ اور ابن نمیر) کی طرح حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ کہا: عروہ نے اس کے بارے میں کہا: بلاشبہ اللہ نے ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا حج بھی مکمل کروادیا اور عمرہ بھی۔ ہشام نے کہا: اور (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے) اس طرح عمرہ کرنے میں نہ کوئی قربانی تھی، نہ روزہ اور نہ صدقہ۔

فائدہ: حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے مطابق اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حج و عمرہ ساتھ کرنے کی نیت کر کے چلتیں تو ان میں سے کوئی ایک چیز ان پر لازم ہوتی، جو ان کے خیال کے مطابق نہ تھی۔

[2917] محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے کچھ ایسے تھے جنھوں نے (صرف) عمرے کا تلبیہ کہا، بعض نے حج اور عمرے دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا۔ جس نے عمرے کا تلبیہ کہا تھا وہ تو (عمرے کی تکمیل کے بعد) حلال ہو گیا، اور جنھوں نے صرف حج کا یا حج اور عمرے دونوں کا تلبیہ کہا تھا اور قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے وہ لوگ قربانی کا دن

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، لَا تُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ، فَلْيَهْلَ بِعُمْرَةٍ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ.

[2916] ۱۱۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، مِمَّا مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةٍ، وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجَةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجَةٍ، فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهْلَ بَعْمُرَةٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِيهِ: قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ: إِنَّهُ قَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا، قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَذِي وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ.

[2917] ۱۱۸- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةٍ، وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بَحْجٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِمَّا مِنْ أَهْلِ بِالْحَجِّ، وَأَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بَعْمُرَةٍ فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ

يَجْلُوا، حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

آنے تک احرام کی پابندیوں سے آزاد نہیں ہوئے۔

[۲۹۱۸] ۱۱۹- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرَفٍ، أَوْ قَرِيبٍ مِنْهَا، حِضَّتْ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «أَنْفِسِي» - يَعْنِي الْحِضَّةَ قَالَتْ - قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي» قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

[2918] قاسم نے اپنے والد (محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارے پیش نظر حج کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے ایام شروع ہو گئے۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے روتا ہوا پایا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ (کر مقدر کر) دی ہے۔ تم (سارے) کام ویسے ہی سرانجام دو جیسے حاجی کرتے ہیں، سوائے یہ کہ جب تک غسل نہ کرو بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: (اس حج میں) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

فائدہ: اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سب بیویوں کی طرف سے قربانی کی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بھی قربانی ہوئی تھی۔

[۲۹۱۹] ۱۲۰- (...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى جِئْنَا سَرَفَ فَطَمِئْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ، قَالَ: «مَا لَكَ؟ لَعَلَّكَ نَفْسَتْ؟» قُلْتُ:

[2919] عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (انھوں نے) کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور حج ہی کا ذکر کر رہے تھے۔ جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو میرے ایام شروع ہو گئے، (اس اثنا میں) رسول اللہ ﷺ میرے (حجرے میں) داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”تمہیں کیا لارہا ہے؟“ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! کاش میں اس سال حج کے لیے نہ نکلتی۔ آپ نے پوچھا: ”تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ کہیں تمہیں ایام تو شروع نہیں ہو گئے؟“

نَعَمْ، قَالَ: «هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي». قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «اجْعَلُوهَا عُمْرَةً» فَأَهْلَ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، قَالَتْ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ، ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ رَاحُوا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَّرْتُ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفْضْتُ، قَالَتْ: فَأَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَتْ: فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ، قَالَتْ: فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةً حَدِيثُ السَّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةَ الرَّحْلِ، حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءَ بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا.

میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”یہ چیز تو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دی ہے۔ تم تمام کام ویسے کرتی جاؤ جیسے (تمام) حاجی کریں، مگر جب تک پاک نہ ہو جاؤ بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔“ انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: جب میں مکہ پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”تم اسے (حج کی نیت کو بدل کر) عمرہ کرلو۔“ جن کے پاس قربانیاں تھیں ان کے علاوہ تمام صحابہ نے (اسی کے مطابق عمرے کا) تلبیہ پکارتا شروع کر دیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اور قربانیاں (صرف) رسول اللہ ﷺ، ابوبکر و عمر اور (بعض) اصحاب ثروت رضی اللہ عنہم (ہی) کے پاس تھیں۔ جب وہ چلے تو انھوں نے (حج کا) تلبیہ پکارا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: جب قربانی کا دن آیا تو میں پاک ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں نے طواف (افاضہ) کر لیا۔ (انھوں نے) کہا: ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انھوں (لانے والوں) نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔ جب (مدینہ کے راستے پر مٹی کے فوراً بعد کی منزل) محصب کی رات آئی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ توجہ اور عمرہ (دونوں) کر کے لوٹیں اور میں (اکیلا) حج کر کے لوٹوں؟ کہا: آپ ﷺ نے (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا، انھوں نے مجھے اپنے اونٹ پر ساتھ بٹھایا۔ (انھوں نے) کہا: مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں (اس وقت) نو عمر لڑکی تھی، (راستے میں) میں اونگھ رہی تھی اور میرا منہ (بار بار) کجاوے کی پچھل لکڑی سے ٹکراتا تھا، حتیٰ کہ ہم تنعیم پہنچ گئے۔ پھر میں نے وہاں سے، اس عمرے کے بدلے جو لوگوں نے کیا تھا (اور میں اس سے محروم رہ گئی تھی) عمرے کا (احرام باندھ کر)

تلبیہ پکارا۔

[2920] حماد (بن سلمہ) نے عبدالرحمن سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے حج کا تلبیہ پکارا، جب ہم سرف مقام پر تھے تو میرے ایام شروع ہو گئے، آپ ﷺ (میرے حجرے میں) داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی۔ (حماد نے) اس سے آگے ماشون کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر حماد کی حدیث میں یہ (الفاظ) نہیں: قربانی نبی ﷺ، ابوبکر و عمر اور اصحاب ثروت رضی اللہ عنہم ہی کے پاس تھی۔ پھر جب وہ چلے تو انھوں نے تلبیہ پکارا۔ اور نہ یہ قول (ان کی حدیث میں ہے) کہ میں نوعمر لڑکی تھی، مجھے اونگھ آتی تو میرا سر (بار بار) پالان کی پچھلی لکڑی کو لگتا تھا۔

[2921] مالک نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اکیلا حج (افراد) کیا تھا۔

[2922] فلح بن حمید نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے حج کے مہینوں میں، حج کی حرمات (پابندیوں) میں اور حج کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے، حتیٰ کہ سرف کے مقام پر اترے۔ (وہاں پہنچ کر) آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”تم میں سے جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے، اور وہ اپنے حج کو عمرے میں بدلنا چاہتا ہے تو ایسا کر لے اور جس کے ساتھ

[۲۹۲۰] ۱۲۱- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ: حَدَّثَنَا بِهِ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرَفٍ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ، غَيْرَ أَنَّ حَمَادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ، ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ رَاحُوا. وَلَا قَوْلَهَا: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السَّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةً الرَّحْلِ.

[۲۹۲۱] ۱۲۲- (...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

[۲۹۲۲] ۱۲۳- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَفِي حُرْمِ الْحَجِّ، وَلَبَّيْنَا الْحَجَّ، حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرَفٍ، فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبُّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً،

قربانی کے جانور ہیں وہ (ایسا) نہ کرے۔“ ان میں سے کچھ نے جن کے پاس قربانی نہیں تھی اس (عمرے) کو اختیار کر لیا اور کچھ لوگوں نے رہنے دیا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ کے ساتھ بعض صاحب استطاعت صحابہ کے ساتھ قربانیاں تھیں۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کیوں روتی ہو؟“ میں نے جواب دیا: میں نے آپ کی آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ گفتگو سنی ہے، اور عمرے کے متعلق بھی سن لیا ہے۔ میں عمرے سے روک دی گئی ہوں، آپ نے پوچھا: ”(کیوں) تمہیں کیا ہے؟“ میں نے جواب دیا: میں نماز ادا نہیں کر سکتی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ (ایام عمرے، حج میں) تمہارے لیے نقصان دہ نہیں، تم اپنے حج میں (گلی) رہو، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں یہ (عمرے کا) اجر بھی دے گا۔ تم آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی وہی کچھ لکھ دیا ہے جو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔“ کہا: (پھر) میں (احرام ہی کی حالت میں) اپنے حج کے سفر میں نکلی حتیٰ کہ ہم منیٰ میں جا اترے اور (تب) میں ایام سے پاک ہو گئی، پھر ہم سب نے بیت اللہ کا طواف (افاضہ) کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے وادی محصب میں پڑاؤ ڈالا۔ آپ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ (میرے بھائی) کو بلایا، اور (ان سے) فرمایا: ”اپنی بہن کو حرم سے باہر (متعمیم) لے جاؤ تاکہ یہ (احرام باندھ کر) عمرے کا تلبیہ کہے اور (عمرے کے لیے) بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کر لے۔ میں (تمہاری واپسی تک) تم دونوں کا یہیں انتظار کروں گا۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: ہم نکل پڑے۔ میں نے (احرام باندھ کر) بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ ہم لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت اپنی منزل ہی پر

فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَا فَمِنْهُمْ
الْأَخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا، مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ
هَدْيٌ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ،
وَمَعَ رَجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ، فَدَخَلَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ؟»
قُلْتُ: سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ
بِالْعُمْرَةِ، فَمِنَعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: «وَمَا لَكَ؟»
قُلْتُ: لَا أَصْلِي، قَالَ: «فَلَا يَصْرُكَ، فَكُونِي فِي
حَجِّكَ، فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَزُرَّ قَبْرِيهَا، وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ
بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ».
قَالَتْ: فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنِّي
فَنَطَهَرْتُ، ثُمَّ طَفْنَا بِالْبَيْتِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَ: «أَخْرِجْ بِأَخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهِلْ بِعُمْرَةٍ،
ثُمَّ لِنُطِفْ بِالْبَيْتِ، فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَهُنَا»
قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ، ثُمَّ طَفْتُ بِالْبَيْتِ
وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ
فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: «هَلْ
فَرَعْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَذَنَ فِي أَصْحَابِهِ
بِالرَّحِيلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ
صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

تھے۔ آپ نے (مجھ سے) پوچھا: ”کیا تم (عمرے سے) فارغ ہو گئی ہو؟“ میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوچ کے اعلان کا حکم دیا۔ آپ (وہاں سے) نکلے، بیت اللہ کے پاس سے گزرے اور فجر کی نماز سے پہلے اس کا طواف (وداع) کیا، پھر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

[2923] عبید اللہ بن عمر نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: (جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلے تھے تو) ہم میں سے بعض نے اکیلے حج (افراد) کا تلبیہ کہا، بعض نے ایک ساتھ دونوں (قرآن) اور بعض نے حج تمتع کا ارادہ کیا۔

[2924] قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (صرف) حج کے لیے آئیں تھیں۔

[2925] یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، ہمارے پیش نظر صرف حج تھا۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ”جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے، وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے تو احرام کھول دے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ بتایا گیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے (یہ گائے) ذبح کی ہے۔

[2923] ۱۲۴- (...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبْشَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ، وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ.

[2924] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً.

[2925] ۱۲۵- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِحُمْسِ بَقِيعٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَنْ يَجْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ

أَزْوَاجِهِ.

یہی نے کہا: میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے پیش کی تو (انہوں نے) فرمایا: اللہ کی قسم اس (عمرہ) نے تمہیں یہ حدیث بالکل صحیح صورت میں پہنچائی ہے۔

[2926] عبد الوہاب اور سفیان بن عیینہ نے یہی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: أَتَيْتُكَ، وَاللَّهِ! بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ.

[2926] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَمْرُوهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2927] ابراہیم نے اسود اور قاسم سے، ان دونوں نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ (حج اور عمرہ) دو دو مناسک ادا کر کے (اپنے گھروں کو) لوٹیں گے، اور میں صرف ایک منک (حج) کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”تم ذرا انتظار کرو! جب تم پاک ہو جاؤ تو تعظیم (کی طرف) چلی جانا اور وہاں سے (احرام باندھ کر عمرے کا) تلبیہ پکارنا، پھر فلاں فلاں مقام پر ہم سے آملنا۔ (ابراہیم نے) کہا: میرا خیال ہے آپ نے فرمایا تھا: کل۔ اور (فرمایا): لیکن وہ (تمہارے عمرے کا اجر)۔ تمہاری مشقت یا فرمایا: خرچ ہی کے مطابق ہوگا۔“

[2928] ابن ابی عدی نے ابن عون سے حدیث بیان کی، انہوں نے قاسم اور ابراہیم سے روایت کی (ابن عون نے) کہا: میں ان میں سے ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث سے الگ نہیں کر سکتا۔ ام المؤمنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ دو منک (حج اور عمرہ) کر کے لوٹیں۔ اور آگے (اسی طرح) حدیث بیان کی۔

[2927] ۱۲۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ وَعَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: «انْتَظِرِي! فَإِذَا طَهَرْتَ فَأَخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلِي مِنْهُ، ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا - قَالَ: أَطْنُهُ قَالَ: غَدًا - وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدَرٍ - نَصَبِكِ أَوْ قَالَ: نَفَقَتِكَ -».

[2928] ۱۲۷- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ، أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[2929] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، اور ہم اس کوچ ہی سمجھتے تھے۔ جب ہم مکہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ”جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جتنے لوگ بھی قربانی ساتھ نہیں لائے تھے، انھوں نے احرام ختم کر دیا۔ آپ کی ازواج بھی اپنے ساتھ قربانیاں نہیں لائیں تھیں تو وہ بھی احرام سے باہر آگئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (لیکن) میرے ایام شروع ہو گئے تھے اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی، جب صبح کی رات آئی، کہا: تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ توجہ اور عمرہ کر کے لوٹیں، اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”جن راتوں (تاریخوں) میں ہم مکہ آئے تھے، کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟“ میں نے کہا، جی نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو پھر اپنے بھائی (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مقام تنعیم تک چل جاؤ، اور وہاں سے (عمرے کا احرام باندھ کر) عمرے کا تلبیہ پکارو (اور عمرہ کرلو) پھر تم فلاں مقام پر آملنا۔“

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: میں اپنے بارے میں سمجھتی ہوں کہ میں (بھی) آپ کو روکنے والی ہوں گی، آپ نے فرمایا: ”(اپنی قوم کی زبان میں) عقری حلتی (بے اولاد، بے بال، یہود حائضہ عورت کے لیے یہی لفظ بولتے تھے) کیا تم نے عید کے دن طواف نہیں کیا تھا؟“ کہا: کیوں نہیں (کیا تھا!) آپ نے فرمایا: ”(تو پھر) کوئی بات نہیں، اب چل پڑو۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (دوسری صبح) رسول اللہ ﷺ مجھ سے (اس وقت) ملے جب آپ مکہ سے پڑھائی پر آ رہے تھے اور میں مکہ کی سمت اتر رہی تھی۔ یا میں چڑھائی پر جاری

[2929] ۱۲۸- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيِ أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ: فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيِ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسْفَنَ الْهَدْيِ، فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَضَّتْ، فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: «أَوْ مَا كُنْتَ طُفْتَ لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا».

قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ: «عَقْرَى حَلْتِي، أَوْ مَا كُنْتَ طُفْتَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: «لَا بَأْسَ، انْفِرِي».

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا - أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا - .

وَقَالَ إِسْحَقُ: مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ.

تھی اور آپ اس سے اتر رہے تھے (واپس آرہے تھے)۔
اور اسحاق نے مُتَهَبِّطَةٌ (اترنے والی) اور مُتَهَبِّطٌ
(اترنے والے) کے الفاظ کہے۔ (مفہوم وہی ہے۔)

[۲۹۳۰] ۱۲۹- (...) وَحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَلْبِي،
لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً، وَسَاقِ الْحَدِيثِ
بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

[2930] ۱۲۹- (...) وَحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَلْبِي،
لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً، وَسَاقِ الْحَدِيثِ
بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

[۲۹۳۱] ۱۳۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ،
جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ،
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى
عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا
قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِ مَضِينَ مِنْ
ذِي الْحِجَّةِ، أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ
غَضَبَانُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَعْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ، قَالَ: «أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي
أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ - قَالَ
الْحَكَمُ: كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ - وَلَوْ أَنِّي
اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا سَقْتُ
الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَجِلُّ كَمَا
حَلُّوا».

[2931] ۱۳۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ،
جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ،
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى
عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا
قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِ مَضِينَ مِنْ
ذِي الْحِجَّةِ، أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ
غَضَبَانُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَعْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ، قَالَ: «أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي
أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ - قَالَ
الْحَكَمُ: كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ - وَلَوْ أَنِّي
اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا سَقْتُ
الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَجِلُّ كَمَا
حَلُّوا».

[2932] عبید اللہ بن معاذ نے کہا: مجھے میرے والد نے

[۲۹۳۲] ۱۳۱- (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کی چار یا پانچ راتیں گزرنے کے بعد مکہ تشریف لائے، آگے (عبید اللہ بن معاذ نے) غندر کی روایت کے مانند ہی حدیث بیان کی، انھوں نے پس و پیش کرنے کے حوالے سے حکم کا شک ذکر نہیں کیا۔

مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غَنْدَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ: يَتَرَدَّدُونَ.

[2933] طاووس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے عمرے کا تلبیہ پکارتا تھا، مکہ پہنچیں، ابھی بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا کہ ایام شروع ہو گئے، انھوں نے حج کا تلبیہ کہا اور تمام مناسک (حج) ادا کیے۔ واپسی کے دن نبی ﷺ نے ان سے (مخاطب ہو کر) فرمایا: ”تمہارا طواف تمہارے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے کافی ہے۔“ (اب تمہیں مزید عمرے کی ضرورت نہیں۔) ”مگر وہ نہ مانیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں (ان کے بھائی) عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ متعمیم بھیجا، اور انھوں نے حج کے بعد (ایک اور) عمرہ ادا کیا۔

[2933] [۲۹۳۳] ۱۳۲- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ، فَتَطَهَّرَتْ بِغُرْفَةٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «يَسْعُكَ طَوَافُكَ لِحَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ» فَأَبَتْ، فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّعْمِيمِ، فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

[2934] مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھیں مقام سرف سے ایام شروع ہوئے، پھر وہ عرفہ میں جا کر پاک ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ”تمہاری طرف سے تمہارا صفا مروہ کا طواف تمہارے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے کافی ہے۔“

[2934] [۲۹۳۴] ۱۳۳- (...) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرَفٍ، فَتَطَهَّرَتْ بِغُرْفَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُجْزِيءُ عَنْكَ طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، عَنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ».

[2935] صفیہ بنت شیبہ نے بیان کیا، کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ تو دو (عملوں کا) ثواب لے کر لوٹیں گے اور میں (صرف) ایک

[2935] [۲۹۳۵] ۱۳۴- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ

(عمل کا) ثواب لے کر لوٹوں؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر) آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ انھیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) تنعیم تک لے جائے، (حضرت عائشہ نے) کہا: چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ پر مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، (راستے میں) میں اپنی اوڑھنی کو اپنی گردن سے سرکانے کے لیے (بار بار) اسے اوپر اٹھاتی تو (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) سواری کو مارنے کے بہانے میرے پاؤں پر مارتے (کہ اوڑھنی کیوں اٹھا رہی ہیں؟) میں ان سے کہتی: آپ یہاں کسی (اجنبی) کو دیکھ رہے ہیں؟ (جو مجھے ایسا کرتا ہوا دیکھ لے گا۔) فرماتی ہیں: میں نے (وہاں سے) عمرے کا (احرام باندھ کر) تبلیہ پکارا (اور عمرہ کیا) پھر ہم (واپس) آئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ (اس وقت) مقام حصہ پر تھے۔

[2936] عمرو بن اوس نے خبر دی کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا کہ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے لیں اور انھیں مقام تنعیم سے عمرہ کروائیں۔

[2937] قتیبہ نے کہا: ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکیلے حج (افراد) کا تبلیہ پکارتے ہوئے آئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف عمرے کی نیت سے آئیں، جب ہم مقام سرف پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایام شروع ہو گئے حتیٰ کہ جب ہم مکہ آئے تو ہم نے کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کر لیا، پھر آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے جس کسی کے ہمراہ قربانی نہیں، وہ (احرام چھوڑ کر) حلت (عدم احرام کی

شبیۃ: حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ؟ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، قَالَتْ: فَأَرَدَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسِرُهُ عَنْ عُنُقِي، فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ، قُلْتُ لَهُ: وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْحَضَبَةِ.

[۲۹۳۶] ۱۳۵- (۱۲۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو: أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

[۲۹۳۷] ۱۳۶- (۱۲۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مُهْلِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ، وَأَقْبَلْتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرَفٍ، عَرَكْتُ، حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ فَقُلْنَا: حِلُّ مَاذَا؟

حالت) اختیار کر لے۔ ہم نے پوچھا: کون سی حلت؟ آپ نے فرمایا: ”مکمل حلت (احرام کی تمام پابندیوں سے آزادی۔)“ تو پھر ہم اپنی عورتوں کے پاس گئے، خوشبو لگائی، اور (معمول کے) کپڑے پہن لیے۔ (اور اس وقت) ہمارے اور عرفہ (کوردانگی) کے درمیان چار راتیں باقی تھیں، پھر ہم نے ترویہ والے دن (آٹھ ذوالحجہ کو) تلبیہ پکارا۔ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں داخل ہوئے تو انھیں روتا ہوا پایا۔ پوچھا: ”تمہارا کیا معاملہ ہے؟“ انھوں نے جواب دیا: میرا معاملہ یہ ہے کہ مجھے ایام شروع ہو گئے ہیں۔ لوگ حلال (احرام سے فارغ) ہو چکے ہیں اور میں ابھی نہیں ہوئی، اور نہ میں نے ابھی بیت اللہ کا طواف کیا ہے، لوگ اب حج کے لیے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”(پریشان مت ہو) یہ (حیض) ایسا معاملہ ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی قسمت میں لکھ دیا ہے، تم غسل کر لو اور حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارو۔“ انھوں نے ایسا ہی کیا اور وقوف کے ہر مقام پر وقوف کیا (حاضری دی، دعائیں کیں۔) اور جب پاک ہو گئیں تو (عرفہ کے دن) بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا: ”تم اپنے حج اور عمرے دونوں (مکمل کر کے ان کے احرام کی پابندیوں) سے آزاد ہو چکی ہو۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے دل میں (ہمیشہ) یہ کھکا رہے گا کہ میں حج کرنے تک بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبدالرحمن! انھیں (لے جاؤ اور) تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ۔“ اور یہ (مٹی سے واپسی پر) صہبہ (میں قیام) والی رات کا واقعہ ہے۔

قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ» فَوَاقَعَنَا النِّسَاءُ، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا، وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ، ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّروِيَةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَوَجَدَهَا تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكِ؟» قَالَتْ: شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ، وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ، وَلَمْ أَخْلِلْ، وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ، وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ، فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ أَهْلِي بِالْحَجِّ» فَفَعَلْتُ وَوَقَفْتُ الْمَوَاقِفَ، حَتَّى إِذَا طَهَّرْتُ طَافْتُ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ حَلَلْتَ مِنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ جَمِيعًا» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ، قَالَ: «فَاذْهَبِي بِهَا يَاعَبْدَ الرَّحْمَنِ! فَأَعِمِّرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ» وَذَلِكَ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ.

[2938] [2938] ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا، کہہ

[2938] [2938] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا،

رہے تھے: نبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں داخل ہوئے تو وہ رو رہی تھیں۔ پھر (آخر تک) لیٹ کی روایت کردہ حدیث کے مانند روایت بیان کی۔ لیکن لیٹ کی حدیث میں اس سے پہلے کا جو حصہ ہے، وہ بیان نہیں کیا۔

وَقَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ تَبْكِي، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[2939] مطر نے ابو زبیر سے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا (احرام باندھ کر) تبلیہ پکارا تھا۔ مطر نے آگے لیٹ کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، (البتہ اپنی) حدیث میں یہ اضافہ کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ بہت نرم خو تھے۔ وہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) جب بھی کوئی خواہش کرتیں، آپ اس میں ان کی بات مان لیتے، لہذا آپ ﷺ نے انھیں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا اور انھوں نے تنعیم سے عمرے کا تبلیہ پکارا (اور عمرہ ادا کیا)۔

[2939] ۱۳۷- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي حَجَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ. وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا سَهْلًا، إِذَا هَوَيْتَ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ، فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ.

مطر نے کہا: ابو زبیر نے بیان کیا: (آپ ﷺ کی وفات کے بعد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بھی حج فرماتیں تو وہی کرتیں جو انھوں نے نبی ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔

قَالَ مَطَرٌ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ.

[2940] زہیر اور ابو خثمہ نے ابو زبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تبلیہ پکارتے ہوئے نکلے، ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ جب ہم مکہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: ”جس کے ہمراہ قربانی کے جانور نہیں ہیں وہ (احرام سے) آزاد ہو جائے۔“ ہم نے دریافت کیا: کون سی آزادی (جلت)؟

[2940] ۱۳۸- (...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ

آپ نے فرمایا: ”(احرام کی پابندیوں سے) پوری آزادی۔“ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے اپنی عورتوں سے قربت کی، اپنے (معمول کے) لباس پہنے اور خوشبو (کا بھی) استعمال کیا۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آیا، ہم نے حج کا (احرام باندھ کر) تبلیہ پکارنا شروع کیا اور ہمیں (حج قرآن کرنے والوں کو) صفا مروہ کے درمیان پہلا طواف (سعی مراد ہے) ہی کافی ہو گیا، (ہمیں) رسول اللہ ﷺ نے (یہ بھی) حکم دیا کہ گائے اور اونٹ کی قربانی میں، ہم سات سات افراد شریک ہو جائیں۔

[2941] ابن جریج سے روایت ہے (کہا): مجھے ابو زبیر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، کہا: جب ہم ”حلت“ کی کیفیت میں آگے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب مٹی کا رخ کرنے لگیں تو احرام باندھ لیں۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ہم نے مقام اطح سے تبلیہ پکارنا شروع کیا۔

[2942] یحییٰ بن سعید اور عبد بن حمید نے محمد بن بکر کے واسطے سے ابن جریج سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) ایک ہی مرتبہ کیا تھا۔ (عبد بن حمید نے) محمد بن بکر کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: (صفا و مروہ کے درمیان) اپنا پہلا طواف (یعنی سعی جو وہ پہلی مرتبہ کر چکے تھے)۔

[2943] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ میں نے اپنے متعدد رفقاء کے ساتھ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: ہم، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ، نے (احرام کے

وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَحْلِلْ» قَالَ: قُلْنَا: أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ» قَالَ: فَاتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسِسْنَا الطَّيْبَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، وَكَفَّانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ: كُلُّ سَبْعَةٍ مَنَّا فِي بَدَنَةٍ.

[2941] ۱۳۹- (۱۲۱۴) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَحْلَلْنَا، أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مَتَى، قَالَ: فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ.

[2942] ۱۴۰- (۱۲۱۵) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ يَقُولُ: لَمْ يَطْفِئِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ: طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

[2943] ۱۴۱- (۱۲۱۶) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ

وقت) صرف اکیلے جج ہی کا تلبیہ پکارا۔ عطاء نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کی صبح مکہ پہنچے تھے۔ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال (احرام کی پابندیوں سے فارغ) ہو جائیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”حلال ہو جاؤ اور اپنی عورتوں کے پاس جاؤ۔“ عطاء نے کہا: (عورتوں کی قربت) آپ نے ان پر لازم قرار نہیں دی تھی، بلکہ بیویوں کو ان کے لیے صرف حلال قرار دیا تھا۔ ہم نے کہا: جب ہمارے اور یوم عرفہ کے درمیان محض پانچ دن باقی ہیں، آپ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے تو (یہ ایسا ہی ہے کہ) ہم (اس) عرفہ آئیں گے تو ہمارے اعضاء مخصوصہ سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ عطاء نے کہا: جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے (ٹپکنے کا) اشارہ کر رہے تھے۔ ایسا لگتا ہے میں اب بھی ان کے حرکت کرتے ہاتھ کا اشارہ دیکھ رہا ہوں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لیے) ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تم (اچھی طرح) جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، تم سب سے زیادہ سچا اور تم سب سے زیادہ پارسا ہوں۔ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی ویسے حلال (احرام سے فارغ) ہو جاتا جیسے تم حلال ہوئے ہو، اگر وہ چیز پہلے میرے سامنے آجاتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا، لہذا تم سب حلال (احرام سے فارغ) ہو جاؤ۔“ چنانچہ پھر ہم حلال ہو گئے۔ ہم نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو) سنا اور اطاعت کی۔ عطاء نے کہا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: (اتنے میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ذمہ داری سے (عہدہ برآ ہو کر) پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) پوچھا: ”(علی) تم نے کس (جج) کا تلبیہ پکارا تھا؟“ انھوں نے جواب دیا: جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي نَاسٍ مَعِيَ، قَالَ: أَهْلَلْنَا، أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةِ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: «حِلُّوْا وَأَصْبِيُوْا النِّسَاءَ». قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَغْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ، أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا، فَتَأْتِي عَرَفَةَ تَقَطُّرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ! قَالَ: يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ - يُحَرِّكُهَا - قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ وَأُضِدُّكُمْ وَأَبْرُكُمْ، وَلَوْ لَا هَذِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ، فَحِلُّوْا» فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سَعَايَتِهِ، فَقَالَ: «بِمَ أَهْلَلْتُ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَأَهْدِ وَأَمْكُثْ حَرَامًا» قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلَيَّ هَدْيًا، فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ قَالَ: «لِأَبَدٍ». [انظر: ٢٩٤٩]

نے پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”قربانی کرو اور احرام ہی کی حالت میں رہو۔“ (جابر رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی اپنے ہمراہ قربانی (کے جانور) لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جشم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! یہ (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) صرف ہمارے اسی سال کے لیے (جائز ہوا) ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ”ہمیشہ کے لیے۔“

[2944] عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا (احرام باندھ کر) تبلیہ کہا، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں، اور اسے (حج کی نیت کو) عمرے میں بدل دیں۔ یہ بات ہمیں بہت گراں (بڑی) لگی اور اس سے ہمارے دل بہت تنگ ہوئے، (ہمارے اس قلق کی خبر) نبی ﷺ کو پہنچ گئی۔ معلوم نہیں کہ آپ کو آسمان سے (بذریعہ وحی) اس چیز کی خبر پہنچی یا لوگوں کے ذریعے سے کوئی چیز معلوم ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو)، اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جس طرح تم نے کیا ہے۔“ (جابر رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا: ہم حلال (احرام سے آزاد) ہو گئے حتیٰ کہ اپنی بیویوں سے قربت بھی کی، اور (وہ سب کچھ) کیا جو حلال (احرام کے بغیر) انسان کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ترویہ کا دن (آٹھ ذوالحجہ) آ گیا۔ اور ہم نے مکہ کو پیچھے چھوڑا (خیر باد کہا) اور حج کا (احرام باندھ کر) تبلیہ کہنے لگے۔

[2945] موسیٰ بن نافع نے کہا: میں عمرے کی نیت سے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے چار دن پہلے مکہ پہنچا، لوگوں نے کہا: اب تو تمہارا کی حج ہوگا۔ (میں ان کی باتیں سن کر) عطاء بن ابی رباح کے ہاں حاضر ہوا، اور ان سے (اس مسئلے

[۲۹۴۴] ۱۴۲- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا، وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَا نَذَرِي أَشْيَاءَ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ، أَمْ شَيْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! أَحِلُّوا، فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِيَ، فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ» قَالَ: فَأَخْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ، وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرِ، أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

[۲۹۴۵] ۱۴۳- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ، قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ النَّاسُ: تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مُكَيَّةً،

کے بارے میں) فتویٰ پوچھا۔ عطاء نے جواب دیا: مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے اُس سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی تھی جس سال آپ قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے۔ ان لوگوں نے حج افراد کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اپنے احرام سے فارغ ہو جاؤ۔ بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا طواف (سعی) کرو، اپنے بال چھوئے کرو لو اور حلال (احرام سے آزاد) ہو جاؤ۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آجائے توج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہو، اور (حج افراد کو) جس کے لیے تم آئے تھے، اسے حج تمتع بنا لو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) ہم اسے کیسے حج تمتع بنالیں؟ ہم نے تو صرف حج کا نام لے کر تلبیہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں جو حکم دیا ہے وہی کرو۔ اگر میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو اسی طرح کرتا جس طرح تمہیں حکم دے رہا ہوں۔ لیکن مجھ پر (احرام کی وجہ سے) حرام کردہ چیزیں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک کہ قربانی اپنی قربان گاہ میں نہیں پہنچ جاتی۔“ اس پر لوگوں نے ویسا ہی کیا (جس کا آپ نے حکم دیا تھا)۔

[2946] ابو بشر نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ) آئے، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس (حج کی نیت اور احرام کو) عمرے میں بدل دیں، اور (عمرے کے بعد) حلال (عمرے سے فارغ) ہو جائیں۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ ﷺ کے ساتھ قربانی تھی، اس لیے آپ اپنے حج کو عمرہ نہیں بنا سکتے تھے۔

فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ سَاقِ الْهَدْيِ مَعَهُ، وَقَدْ أَهْلُوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ، فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا النَّبِيَّ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتَعَةً»، قَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتَعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ قَالَ: «افْعَلُوا مَا أَمَرَكُمْ بِهِ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سَفْتُ الْهَدْيَ، لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ، حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ» فَفَعَلُوا.

[۲۹۴۶] ۱۴۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

مَعْمَرٍ بْنِ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَنَحِلَّ، قَالَ: وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

(المعجم ۱۸) - (بَابُ: فِي الْمُتَعَةِ بِالْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ) (الصفحة ۱۸)

باب: 18- حج کے ساتھ (ہی) عمرے کا بھی
فائدہ حاصل کرنا (تمتع کرنا)

[۲۹۴۷] ۱۴۵- (۱۲۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُسْتَنِي وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُسْتَنِي: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ
قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَأْمُرُ بِالْمُتَعَةِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا،
قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ:
عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثِ، تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ، فَلَمَّا قَامَ عُمْرُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ
لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ
مَنَازِلَهُ، فَأَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ، كَمَا أَمَرَكُمُ
اللَّهُ، وَأَبْتُوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ، فَلَنْ أُوتِيَ بِرَجُلٍ
نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ، إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ.

[2947] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ ابونضرہ
سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما حج تمتع کا
حکم دیا کرتے تھے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما اس سے منع فرماتے
تھے۔ (ابونضرہ نے) کہا: میں نے اس چیز کا ذکر جابر بن
عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کیا، انھوں نے فرمایا: میرے ہی
ذریعے سے (حج کی) یہ حدیث پھیلی ہے۔ ہم نے رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ (جا کر) حج تمتع کیا تھا۔ جب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ (خلیفہ بن کر) کھڑے ہوئے (بحیثیت خلیفہ خطبہ دیا)
تو انھوں نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو
چیز جس ذریعے سے چاہتا حلال کر دیتا تھا اور بلاشبہ قرآن
نے جہاں جہاں (جس جس معاملے میں) اترنا تھا، اتر چکا،
لہذا تم اللہ کے لیے حج کو اور عمرے کو مکمل کرو، جس طرح
(الگ الگ نام لے کر) اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اور
ان عورتوں سے حتیٰ طور پر نکاح کیا کرو (جز وقتی نہیں)، اگر
میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جس نے کسی عورت سے
کسی خاص مدت تک کے لیے نکاح کیا ہوگا تو میں اسے
پتھروں سے رجم کروں گا۔

[۲۹۴۸] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:
حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَافْصَلُوا حَجَّكُمْ
مَنْ عُمَرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجَّكُمْ، وَأَتَمُّ
لِعُمْرَتِكُمْ.

[2948] ہمیں ہمام نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا:
ہمیں قتادہ نے اسی (مذکورہ بالا) سند سے حدیث بیان کی، اور
(اپنی) حدیث میں کہا: اپنے حج کو اپنے عمرے سے الگ (ادا
کیا) کرو۔ بلاشبہ یہ تمہارے حج کو اور تمہارے عمرے کو زیادہ
مکمل کرنے والا ہے۔

[۲۹۴۹] ۱۴۶- (۱۲۱۶) وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ

[2949] مجاہد نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان

کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) آئے اور ہم کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں حج کرنے کے لیے حاضر ہوں۔ (ہماری نیت حج کی تھی، راستے میں) آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ بنالیں (اور لَبَّيْكَ عُمْرَةً کہیں۔)

هَشَامٌ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَفُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلْفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً. [راجع: ۲۹۴۳]

باب: 19- حج نبوی ﷺ

(المعجم ۱۹) - (بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ۱۹)

[2950] ہم سے حاتم بن اسماعیل مدنی نے جعفر (الصادق) بن محمد (الباقربلانی) سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ انھوں نے سب کے متعلق پوچھنا شروع کیا حتیٰ کہ مجھ پر آکر رک گئے، میں نے بتایا: میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ انھوں نے (ازراہ شفقت) اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے سر پر رکھا، پھر میرا اوپر کا، پھر نیچے کا بٹن کھولا اور (انتہائی شفقت اور محبت سے) اپنی ہتھیلی میرے سینے کے درمیان رکھ دی، ان دنوں میں بالکل نوجوان تھا، فرمانے لگے: میرے بھتیجے تمہیں خوش آمدید! تم جو چاہو پوچھ سکتے ہو۔ میں نے ان سے سوال کیا، وہ ان دنوں نابینا ہو چکے تھے۔ (اس وقت) نماز کا وقت ہو گیا تھا، اور وہ موٹی بنائی کا ایک اوڑھنے والا کپڑا لپیٹ کر (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ وہ جب بھی اس (کے ایک پلو) کو (دوسری جانب) کندھے پر ڈالتے تو چھوٹا ہونے کی بنا پر اس کے دونوں پلو واپس آ جاتے جبکہ ان کی (بڑی) چادر ان کے پہلو میں ایک کھوٹی پر لٹکی ہوئی تھی۔ انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی، (نماز سے فارغ ہو کر) میں نے عرض کی: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیے۔ انھوں نے اپنے

[۲۹۵۰] ۱۴۷- (۱۲۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَتَزَعَزَعَ زُرِّي الْأَعْلَى، ثُمَّ نَزَعَ زُرِّي الْأَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي! سَلْ عَمَّ شِئْتَ، فَسَأَلْتُهُ، وَهُوَ أَعْمَى، وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرَدَاؤُهُ عَلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِسْجَبِ، فَصَلَّى بِنَا. فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ بِيَدِهِ، فَعَقَدَ تِسْعًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَدَّاهُ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنْ

ہاتھ سے اشارہ کیا اور نو کی گرہ بنائی، اور کہنے لگے: بلاشبہ نو سال رسول اللہ ﷺ نے توقف فرمایا، حج نہیں کیا، ایس کے بعد دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کروایا کہ اللہ کے رسول ﷺ حج کر رہے ہیں۔ (یہ اعلان سنتے ہی) بہت زیادہ لوگ مدینہ میں آگئے۔ وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کریں اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ کریں اسی پر عمل کریں۔ (پس) ہم سب آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچ گئے، (وہاں) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا، اور رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھی بھیجا کہ (زچگی کی اس حالت میں اب) میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”غسل کرو، کپڑے کا لنگوٹ گسو، اور حج کا احرام باندھ لو۔“ پھر آپ نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے، جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوئی، میں نے آپ ﷺ کے سامنے، تاحد نگاہ پیادے اور سوار ہی دیکھے، آپ کے دائیں، آپ کے بائیں اور آپ کے پیچھے بھی یہی حال تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (موجود) تھے۔ آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ ہی اس کی (حقیقی) تفسیر جانتے تھے، جو آپ ﷺ کرتے تھے، ہم بھی اسی پر عمل کرتے تھے۔ پھر آپ نے (اللہ کی) توحید کا تلبیہ پکارا ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ“ ”اور لوگوں نے وہی تلبیہ پکارا جو (بعض الفاظ کے اضافے کے ساتھ) وہ آج پکارتے ہیں۔ آپ نے ان کے تلبیہ میں کسی بات کو مسترد نہیں کیا۔ اور اپنا وہی تلبیہ (جو پکار رہے تھے) پکارتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہماری نیت حج کے علاوہ کوئی (اور) نہ تھی، (حج کے

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي، وَاسْتُغْفِرِي بِثَوْبٍ وَأُخْرَمِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَافَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ، مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَأَهْلَ بِالتَّوْحِيدِ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ» وَأَهْلَ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهْلُونَ بِهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ، وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ. قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَسْنَا نَتَوَي إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَكَانَ أَبِي يَقُولُ - وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - : كَانَ يَقْرَأُ فِي الرِّكَعَتَيْنِ: ﴿قُلْ هُوَ

مہینوں میں) عمرے کو ہم جانتے (تک) نہ تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم آپ کے ساتھ مکہ آ گئے تو آپ نے حجرِ اسود کا استلام (ہاتھ یا ہونٹوں سے چھونا) کیا، پھر (طواف شروع کیا)، تین چکروں میں چھوٹے قدم اٹھاتے، کندھوں کو حرکت دیتے ہوئے، تیز چلے، اور چار چکروں میں (آرام سے) چلے، پھر آپ مقامِ ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”اور مقامِ ابراہیم (جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے) کو نماز کی جگہ بناؤ۔“ اور آپ نے مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ میرے والد (محمد الباقربین) کہا کرتے تھے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور (کے حوالے) سے یہ کہا ہو۔ کہ آپ دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ حجرِ اسود کے پاس تشریف لائے، اس کا استلام کیا اور باب (صفا) سے صفا (پہاڑی) کی جانب نکلے۔ جب آپ (کوہ) صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ ”صفا اور مروہ اللہ کے شعائر (مقرر کردہ علامتوں) میں سے ہیں۔“ ”میں (بھی سعی کا) وہیں سے آغاز کر رہا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا۔“ اور آپ نے صفا سے (سعی کا) آغاز فرمایا۔ اس پر چڑھے حتیٰ کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھ لیا، پھر آپ قبلہ رخ ہوئے، اللہ کی وحدانیت اور کبریائی بیان فرمائی اور کہا: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ساری بادشاہت اس کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لیے ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، تنہا (اسی نے) ساری جماعتوں (فوجوں) کو شکست

اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَقُلْ يَتَّخِذُ الْكَافِرُونَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۵۸] «أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ» فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَفِيَ عَلَيْهِ، حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ، وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ، قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ، حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى، حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى، حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَلْيُجْعَلْهَا عُمْرَةً»، فَقَامَ سَرَاقَهُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْعَامِنَا هَذَا أَمْ لَا أَبْدُ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى، وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ» مَرَّتَيْنِ «لَا بَلَ لِأَبْدٍ أَبْدٍ». وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ بُذْنُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبَسَتْ ثِيَابًا صَبِغًا، وَاکْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي

دی۔“ ان (کلمات) کے مابین دعا فرمائی۔ آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے تھے۔ پھر مروہ کی طرف اترے۔ حتیٰ کہ جب آپ کے قدم مبارک وادی کی ترائی میں پڑے تو آپ نے سعی فرمائی، (تیز قدم چلے) جب وہ (آپ کے قدم مبارک مروہ کی) چڑھائی چڑھنے لگے تو آپ (پھر معمول کی رفتار سے) چلنے لگے حتیٰ کہ آپ مروہ پر پہنچ گئے۔ آپ نے مروہ پر اسی طرح کیا جس طرح صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ پر آخری چکر تھا تو فرمایا: ”اگر پہلے میرے سامنے وہ بات ہوتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا، اور اس (منک) کو عمرے میں بدل دیتا، لہذا تم میں سے جس کے ہمراہ قربانی نہیں، وہ حلال ہو جائے اور اس (منک) کو عمرہ قرار دے لے۔“ (اتنے میں) سراقہ بن مالک بن بَعْثَم جُشَم جُشَم کھڑے ہوئے۔ عرض کی: اے اللہ کے رسول! (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سال کے لیے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی (دونوں ہاتھوں کی) انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، اور فرمایا: ”عمرہ، حج میں داخل ہو گیا۔“ دو مرتبہ (ایسا کیا اور ساتھ ہی فرمایا): ”صرف اسی سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی اونٹیاں لے کر آئے، انھوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ ان لوگوں میں سے تھیں جو احرام سے فارغ ہو چکے تھے، رنگیں کپڑے پہن لیے تھے اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ اسے انھوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ان کے لیے نادرست قرار دیا۔ انھوں نے جواب دیا: میرے والد گرامی (محمد ﷺ) نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں کہا کرتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس، اس کام کی وجہ سے، جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا، آپ ﷺ کو ان کے خلاف

بِهَذَا. قَالَ: فَكَانَ عَلَيَّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ: فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ، لِلَّذِي صَنَعْتُ، مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرْتُ عَنْهُ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «صَدَقْتَ صَدَقْتُ، مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ قُلْتُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَهْلُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُكَ، قَالَ: «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيِ فَلَا تَحِلُّ». قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ، وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً، قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنَى، فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَ بَقْبَةَ مِّنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِبِئْرَةٍ، فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقَبَةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِبِئْرَةٍ، فَتَزَلَّ بِهَا، حَتَّى إِذَا رَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ، فَرُحِلَتْ لَهُ، فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا؛ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ: وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ

ابھارنے کے لیے گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کے متعلق پوچھنے کے لیے جو انھوں نے آپ ﷺ کے بارے میں کہی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ بھی) بتایا کہ میں نے ان کے اس کام (احرام کھولنے) پر اعتراض کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا ہے، اس نے بالکل سچ کہا ہے۔ اور تم نے جب حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟“ میں نے جواب دیا، میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں بھی اسی (منک) کے لیے تلبیہ پکارتا ہوں جس کے لیے تیرے نبی ﷺ نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میرے ساتھ قربانی ہے (میں عمرے کے بعد حلال نہیں ہو سکتا اور تمھاری بھی نیت میری نیت جیسی ہے، لہذا) تم بھی عمرے سے فارغ ہونے کے بعد احرام مت کھولنا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: جانوروں کی مجموعی تعداد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور جو نبی ﷺ ساتھ لے کر آئے تھے، ایک سو تھی۔ پھر (عمرے کے بعد) تمام لوگوں نے (جن کے پاس قربانیاں نہیں تھیں) احرام کھول لیا اور بال کترا لیے مگر نبی ﷺ اور وہ لوگ جن کے ہمراہ قربانیاں تھیں (انھوں نے احرام نہیں کھولا)، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آیا تو لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے، حج (کا احرام باندھ کر اس) کا تلبیہ پکارا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو گئے۔ آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ پھر آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ آپ کے لیے نمرہ میں لگا دیا جائے، پھر آپ چل پڑے، قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام کے پاس جا کر ٹھہر جائیں گے، جیسا کہ قریش جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ (وہاں سے آگے) نذر گئے یہاں

دِمَائِنَا دُمِ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ فَقَتَلَتْهُ هَذِيلٌ، وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةَ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رَبًّا أَضْعُ رَبَانَا، رَبًّا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ؛ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانٍ مِنَ اللَّهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُوشَكُمْ أَحَدًا تَكَرَّهُوهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ؛ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصْلُحُوا بَعْدَهُ إِنْ اغْتَضَمْتُمْ بِهِ، كِتَابَ اللَّهِ؛ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟“ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: «اللَّهُمَّ! اشْهَدْ، اللَّهُمَّ! اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْنَى، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقُضْوَاءَ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَزْدَفَ أَسَامَةُ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَقَّ لِلْقُضْوَاءِ الزَّمَامَ، حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى: «أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةُ السَّكِينَةُ» كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِّنْ

تک کہ عرفات میں پہنچ گئے، وہاں آپ کو وادی نمرہ میں اپنے لیے خیمہ لگا ہوا ملا۔ آپ اس میں فروکش ہو گئے۔ جب سورج ڈھلا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو لانے کا حکم دیا، اس پر آپ کے لیے پالان کس دیا گیا۔ پھر آپ وادی (عرفہ) کے درمیان تشریف لے آئے، اور لوگوں کو خطبہ دیا: ”بلاشبہ تمہارے مال اور تمہارے خون (ایک دوسرے کے لیے اسی طرح) حرمت والے ہیں، جس طرح تمہارے اس حرمت والے مہینے میں، تمہارے اس (حرمت والے) شہر میں، تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔ خبردار! جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں قدموں کے نیچے (روندی ہوئی) ہے۔ اور (اسی طرح) جاہلیت کے خون بھی (جو ایک دوسرے کے ذمے چلے آ رہے ہیں) معاف ہیں۔ (آج کے بعد ان کا کوئی قصاص ہوگا، نہ دیت۔) ہمارے جو خون بہائے گئے، ان میں سے سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں، وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا ہے جو بنو سعد قبیلے کے ہاں دودھ پی رہا تھا اور اسے قبیلہ ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ (اسی طرح) جاہلیت کے تمام سود بھی معاف ہیں۔ اور سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں، وہ ہمارے خاندان کا سود ہے۔ (میرے چچا) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سود۔ وہ پورے کا پورا معاف ہے۔ (لوگو!) عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، تم نے انھیں اللہ کی دی ہوئی امان کے ساتھ اپنایا ہے۔ اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمے (کی عائد کردہ پابندیوں کے ذریعے) سے (اپنے لیے) حلال کیا ہے۔ اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص (مرد، عورت) کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو، اگر وہ ایسا کریں تو انھیں ایسی ضرب لگاؤ جو سخت نہ ہو، اور تم پر، معروف طریقے کے مطابق، ان کے کھانے اور لباس کی ذمہ داری ہے۔ میں تم

الْجَبَالِ أَرْحَى لَهَا قَلِيلًا، حَتَّى تَصْعَدَ، حَتَّى آتَى الْمُرْدَلِفَةَ، فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ، حَتَّى آتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَا وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَصْفَرَ جَدًّا، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ، وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَ بِهِ طُعْنٌ يَجْرَيْنَ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشَّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ، حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسَّرٍ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى، حَتَّى آتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا، مِثْلَ حَصَى الْحَذَفِ، رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ، فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أُعْطِيَ عَلِيًّا، فَتَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَذِيهِ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجَعَلَتْ فِي فِذْرِ، فَطُبِخَتْ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ

رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَافَضَ إِلَى النَّبِيتِ، فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمَزَمَ، فَقَالَ: «انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَالُوهُ دَلُّوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

میں ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، تو اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب (قرآن مجید)۔ تم لوگوں سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا، (بتاؤ) کیا کہو گے؟“ انھوں نے جواب دیا۔ ہم گواہی دیں گے کہ بلاشبہ آپ نے (کماحقہ دین) پہنچا دیا، (اللہ کی طرف سے سوچی گئی) امانت ادا کر دی اور آپ نے امت کی ہر طرح سے خیر خواہی کی۔ اس پر آپ نے اپنی انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا، آپ اسے آسمان کی طرف بلند کرتے تھے اور (پھر) اس کا رخ لوگوں کی طرف کرتے تھے (اور فرماتے تھے): ”اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا۔“ (آپ نے) تین مرتبہ (ایسا کیا)۔ پھر آپ نے اذان کہلوائی، پھر اقامت کہلوائی اور (لوگوں کو) ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کہلوائی اور عصر کی نماز پڑھائی، اور ان دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کے درمیان کوئی اور نماز (سنت اور نفل وغیرہ) ادا نہیں کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور (عرفات میں اپنی) جائے وقوف پر تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ بڑے پتھروں کی جانب کیا (بڑی بڑی چٹانوں کے بالکل اوپر اونٹنی کو کھڑا کیا)، اور پیدل چلنے والوں کے راستے کو (جہاں لوگوں کا اجتماع تھا) سامنے رکھا، اور قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اور (وہیں) ظہرے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، اس کی زردی بھی کسی قدر چھٹ گئی اور (سورج کی) نکلیا بھی غائب ہو گئی۔ پھر آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور (مزدلفہ کی طرف) چل پڑے۔ آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کی مہارنگ رکھی، حتیٰ کہ اس کا سر پالان کی اگلی لکڑیوں کو چھو رہا تھا، آپ اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے: ”اے لوگو! سکون! سکون!“ جب آپ ریت کے

نیلوں میں سے کسی نیلے کے قریب پہنچتے تو اونٹنی کی مہار کچھ ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ (آسانی سے اس پر) چڑھ سکے، (آپ اسی طرح چلتے رہے) حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ نے ایک اذان اور دو اقامتوں سے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں، اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے۔ پھر آپ محو استراحت ہوئے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی۔ جب صبح کھلی تو آپ نے اذان اور اقامت سے فجر کی نماز ادا فرمائی، پھر اونٹنی پر سوار ہوئے حتیٰ کہ مشعر الحرام آ گئے، آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ فرمایا اور اللہ سے دعا کی، اس کی کبریائی بیان کی، بغیر شریک اللہ کے معبود ہونے اور اس کی وحدانیت کا ذکر فرمایا، اور کھڑے رہے حتیٰ کہ اچھی طرح روشنی پھیل گئی۔ پھر آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے (مزدلفہ سے منیٰ کی طرف) روانہ ہوئے۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھالیا (اور چل پڑے)۔ وہ بڑے خوبصورت بالوں والے، سفید، خوب رو آدمی تھے، جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو آپ کے قریب سے چند ستر سوار عورتیں گزریں۔ فضل رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا، فضل رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ دوسری جانب گھمایا اور (پھر سے) دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے (بھی پھر) دوسری جانب سے گھما کر فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھا، انھوں نے پھر چہرہ دوسری جانب گھمایا اور دیکھنے لگے، یہاں تک کہ آپ وادی محسر کی ترائی میں پہنچ گئے۔ (وہاں) آپ نے اپنی سواری کو (ذرا اور) حرکت دی، پھر اس درمیانی راستے پر ہو لیے جو جمرہ کبریٰ کی طرف نکلتا ہے، حتیٰ کہ اس جمرے کے پاس پہنچ گئے جو درخت کے پاس تھا۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں،

ان میں سے ہر کنکری مارتے ہوئے آپ اللہ اکبر کہتے۔
 (یہ) انگلی پر رکھ کر ماری جانے والی کنکری کے برابر تھیں۔
 آپ نے (یہ کنکریاں) وادی کے نشیب سے ماریں۔ پھر
 آپ قربان گاہ کی طرف بڑھے، تریسٹھ اونٹ اپنے
 ہاتھ سے نحر کیے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیے، (اور)
 جو بچ گئے تھے وہ انھوں نے نحر کر دیے۔ آپ نے حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک فرمایا۔ (ذبح سے فارغ
 ہونے کے بعد) آپ نے ہر قربانی سے گوشت کا ایک ایک
 ٹکڑا لانے کا حکم دیا۔ انھیں ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔
 (رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) دونوں نے ان
 (قربانیوں) کا گوشت کھایا اور شور بانوش فرمایا۔ پھر آپ
 سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف افاضہ فرمایا (تیزی سے
 بڑھے۔) ظہر کی نماز مکہ میں جا کر ادا کی۔ اس کے بعد
 آپ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جو زم زم پر
 حاجیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اے
 عبدالمطلب کی اولاد! خوب پانی نکالو۔ اگر مجھے یہ خوف نہ
 ہوتا کہ لوگ (میری سنت سمجھ کر) پانی پلانے میں تم پر
 غالب آنے کی کوشش کریں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ
 مل کر پانی نکالتا۔“ انھوں نے پانی کا ایک ڈول رسول
 اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دیا تو آپ نے اس سے پانی
 نوش فرمایا۔

[2951] عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا: مجھے

میرے والد (حفص بن غیاث) نے حدیث بیان کی، (کہا):
 ہمیں جعفر بن محمد نے بیان کیا، (کہا): مجھے میرے والد نے
 حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور
 ان سے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق سوال کیا، آگے حاتم
 بن اسماعیل کی طرح حدیث بیان کی، البتہ (اس) حدیث

[۲۹۵۱] ۱۴۸- (...) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
 مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ
 عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
 وَسَأَلَ الْحَدِيثَ يَنْحُو حَدِيثَ حَاتِمِ بْنِ
 إِسْمَاعِيلَ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَكَانَتِ الْعَرَبُ

میں یہ اضافہ کیا: (اسلام سے قبل) عرب کو ابوسیارہ نامی شخص اپنے بے پالان گدھے پر لے کر چلا کرتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے (منیٰ سے آتے ہوئے) مزدلفہ میں مشعر حرام کو عبور کیا قریش کو یقین تھا کہ آپ اسی پر رک جائیں گے (مزید آگے نہیں بڑھیں گے) اور آپ کی قیام گاہ یہیں ہوگی، لیکن آپ آگے گزر گئے اور اس کی طرف رخ نہ کیا حتیٰ کہ عرفات تشریف لے آئے اور وہاں پڑاؤ فرمایا۔

يَذْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُرِيٍّ، فَلَمَّا أَجَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، لَمْ تَشْكُ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ، وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثُمَّ. فَأَجَارَ وَلَمْ يَعْصِ لَهُ، حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَتَزَلَّ.

باب: 20- میدان عرفات میں کہیں بھی وقوف کیا جاسکتا ہے

(المعجم ۲۰) - (بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ) (التحفة ۲۰)

[2952] حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے میرے والد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ اپنی اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے یہاں قربانی کی ہے (لیکن) پورا منیٰ قربان گاہ ہے، اس لیے تم اپنے اپنے پڑاؤ ہی پر قربانی کرو، میں نے اس جگہ وقوف کیا ہے (لیکن) پورا عرفہ ہی مقام وقوف ہے اور میں نے (مزدلفہ میں) یہاں وقوف کیا ہے (ٹھہرا ہوں۔) اور پورا مزدلفہ موقف ہے (اس میں کہیں بھی پڑاؤ کیا جاسکتا ہے۔)“

[۲۹۵۲] ۱۴۹- (...) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَحَرْتُ هُهْنًا، وَمِنَى كُلَّهَا مَنَحَرًا، فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ، وَوَقِفْتُ هُهْنًا، وَعَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفًا، وَوَقِفْتُ هُهْنًا، وَجَمَعْتُ كُلَّهَا مَوْقِفًا».

[2953] سفیان (ثوری) نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سابقہ سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے، اسے بوسہ دیا، پھر (طواف کے لیے) اپنی دائیں جانب روانہ ہوئے۔ (تین چکروں میں) چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیزی سے اور (باقی) چار میں عام رفتار سے چلے۔

[۲۹۵۳] ۱۵۰- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

(المعجم ۲۱) - (بَابُ: فِي الْوُفُوفِ وَقَوْلِهِ
تَعَالَى: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ
النَّاسُ﴾ (البقرة: ۱۹۹) (التحفة ۲۱)

باب: ۲۱- وقوف (عرفہ) اور اللہ تعالیٰ کا
فرمان: ”پھر تم وہاں سے (طواف کے لیے)
چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں“

[۲۹۵۴] ۱۵۱- (۱۲۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ،
وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ
يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ نَبِيَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ
يُفِيضَ مِنْهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا
مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة: ۱۹۹].

[2954] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے
اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی، انھوں نے کہا: قریش اور ان کے دین (طریقہ)
زندگی پر چلنے والے لوگ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے تھے اور
انھیں حمس کا نام دیا جاتا تھا، باقی تمام عرب عرفہ جا کر ٹھہرتے
(وقوف کرتے) تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے
نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات تک آئیں، وہاں وقوف
فرمائیں، اور پھر وہاں سے (مزدلفہ اور اس سے آگے) چلیں
اس کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”پھر وہاں
سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں۔“

[۲۹۵۵] ۱۵۲- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ:
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاءَ إِلَّا
الْحُمْسَ، وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ، كَانُوا
يَطُوفُونَ عُرَاءَ إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا،
فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ،
وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ،
وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يُلْغَوْنَ عَرَفَاتٍ. قَالَ
هِشَامٌ: فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: الْحُمْسُ، هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
فِيهِمْ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ
النَّاسُ﴾ [البقرة: ۱۹۹] قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ

[2955] ابو اسامہ نے کہا، ہمیں ہشام نے اپنے والد
سے بیان کیا، کہا: حمس (کہلانے والے قبائل) کے علاوہ
عرب (کے تمام قبائل) عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے
تھے۔ حمس (سے مراد) قریش اور ان (کی باہر بیانی ہوئی
خواتین) کے ہاں جنم لینے والے ہیں۔ عام لوگ برہنہ ہی
طواف کرتے تھے، سوائے ان کے جنھیں اہل حمس کپڑے
دے دیتے۔ (دستور یہ تھا کہ) مرد مردوں کو (طواف کے
لیے) لباس دیتے اور عورتیں عورتوں کو۔ (اسی طرح) حمس
(دوران حج) مزدلفہ سے آگے نہیں بڑھتے تھے اور باقی سب
لوگ عرفات تک پہنچتے تھے۔

ہشام نے کہا: مجھے میرے والد (عروہ) نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: یہ حمس ہی

تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”پھر تم وہیں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے (دوسرے) لوگ چلیں۔“ انھوں نے فرمایا: لوگ (حج میں) عرفات سے لوٹتے تھے اور اہل حس مزدلفہ سے چلتے تھے۔ اور کہتے تھے: ہم حرم کے سوا کہیں اور سے نہیں چلیں گے۔ جب آیت: ”پھر تم وہیں سے چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں“ نازل ہوئی تو یہ عرفات کی طرف لوٹ آئے۔

يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَكَانَتِ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ، يَقُولُونَ: لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

[2956] محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنا ایک اونٹ کھودیا، میں عرفہ کے دن اسے تلاش کرنے کے لیے نکلا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ساتھ عرفات میں کھڑے دیکھا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ (محمد رسول اللہ ﷺ) تو اہل حس میں سے ہیں، آپ کا یہاں (عرفات میں) کیا کام؟ (کیونکہ) قریش حس میں شمار ہوتے تھے (اور آپ قریش ہی تھے)۔

[۲۹۵۶] ۱۵۳- (۱۲۲۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: أَضَلَلْتُ بَعِيرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هُنَا؟ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَعُدُّ مِنَ الْحُمْسِ.

باب: ۲۲- اپنے احرام کو (کسی اور کے احرام کے ساتھ) معلق کرنے کا جواز، یعنی کوئی شخص اس طرح احرام باندھے جس طرح کسی اور (فلاں) کا احرام ہے، اور اسی (منک کے) احرام میں ہو جائے جس طرح (کے منک) کا احرام فلاں کا ہے

(المعجم ۲۲) - (بَابُ جَوَازِ تَغْلِيْقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامِ فُلَانٍ فَيُصِيرَ مُحَرِّمًا بِإِحْرَامِ مِثْلِ إِحْرَامِ فُلَانٍ) (النحفة ۲۲)

[2957] محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے قیس بن مسلم سے خبر دی، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول

[۲۹۵۷] ۱۵۴- (۱۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نے (اس وقت اپنی) سواریاں بطحاء میں بٹھائی ہوئی تھیں (پڑاؤ کیا ہوا تھا)، آپ نے مجھ سے پوچھا: ”کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”کس طرح (کے حج کا) تلبیہ پکارا ہے؟“ میں نے جواب دیا: میں نے کہا: اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں اسی تلبیہ کے ساتھ جس طرح کا تلبیہ تیرے نبی ﷺ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے اچھا کیا۔ (اب) بیت اللہ کا طواف کرو، صفامرہ کی سعی کرو اور احرام کھول دو۔“ میں نے بیت اللہ اور صفامرہ کا طواف کیا (اور احرام کھول دیا)، پھر (اپنے والد) قیس بن سلیم کی اولاد میں سے ایک خاتون (بہن، بھتیجی، بھانجی) کے پاس آیا، اس نے جوئیں وغیرہ نکال کر میرا سر سٹھرا کیا، پھر (ترویہ کے دن) میں نے حج کا تلبیہ پکارا۔ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں لوگوں کو (حج تمتع یا حج کے مہینے میں الگ الگ عمرہ اور حج کرنے کا) فتویٰ دیا کرتا تھا، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آگیا تو ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو موسیٰ! (یا کہا: اے عبد اللہ بن قیس! اپنے کچھ فتوؤں کو ذرا روکو، تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے (فتوؤں کے بعد) امیر المومنین نے حج کے متعلق کیا نئی بات کہی ہے؟ حضرت (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگو! ہم نے جسے کوئی فتویٰ دیا ہو وہ کچھ توقف کرے، امیر المومنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) تشریف لا رہے ہیں، انہی کی اقتدا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ میں نے انہیں یہ بات بتا دی، انہوں نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سے لیں تو بلاشبہ اللہ کی کتاب (حج اور عمرے کو) مکمل کرنے کا حکم دیتی ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ ”اور تم اللہ کے لیے حج و عمرہ پورا کرو۔“ اور اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو لیں تو

مُسْلِم، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُنِخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ لِي: «أَحْجَجْتَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: «بِمَ أَهْلَكْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالِ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَقَدْ أَحْسَنْتَ، طُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَجَلَ» قَالَ: طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي قَيْسٍ، فَقُلْتُ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَكْتُ بِالْحَجِّ. قَالَ: فَكُنْتُ أَفْتِي بِهِ النَّاسَ، حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! رَوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَّثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي السُّلُكِ بَعْدَكَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَذَرْنَا، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فِيهِ فَاتَّمُوا. قَالَ: فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ تَأْخُذَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ، وَإِنْ تَأْخُذَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيَ مَحَلَّهُ.

بلاشبہ آپ نے (احرام باندھنے کے بعد) احرام نہ کھولا یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ گئی۔ (آپ عمرہ اور حج کے درمیان حلال نہیں ہوئے۔)

[2958] معاذ بن معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۲۹۵۸] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2959] سفیان ثوری نے قیس (بن مسلم) سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ (مکہ سے باہر وادی) بطناء میں سواریاں بٹھائے ہوئے (پڑاؤ ڈالے ہوئے) تھے، آپ نے پوچھا: ”تم نے کون سا تلبیہ پکارا (حج کا، عمرے کا یا دونوں کا؟)“ میں نے عرض کی: میں نے نبی ﷺ والا تلبیہ پکارا۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی قربانی (بھی ساتھ) لائے ہو؟“ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بیت اللہ اور صفامروہ کا طواف کرو اور احرام کھول دو۔“ (حکم پا کر) میں نے بیت اللہ اور صفامروہ کا طواف کیا (اور احرام کھول دیا) پھر میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، اس نے نککھی کر کے (جو کیں صاف کیں اور) میرا سر دھو دیا۔ میں حضرت ابو بکر و عمرؓ کے دور خلافت میں اسی (حج تمتع یا حج کے مہینے میں حج سے پہلے مستقل عمرے) کا فتویٰ دیا کرتا تھا۔ (اسی طرح ایک مرتبہ) میں (خلافت عمر کے دوران میں) حج کے دنوں میں کھڑا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا، اور کہا: آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے مناسک (حج) کے بارے میں کیا نیا فرمان جاری کیا ہے؟ میں نے کہا: لوگو! جسے ہم نے (حج کے بارے میں) کوئی فتویٰ دیا ہو وہ (اس پر عمل کرنے میں)

[۲۹۵۹] ۱۵۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، يَغْيِي ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُنْبِخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتُ؟» قَالَ: «أَهْلَلْتُ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ»، قَالَ: «هَلْ سَفَتَ مِنْ هَذِي؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَطَفُفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ جَلَّ» فَطَفُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَسْطَطَنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي، فَكُنْتُ أَفْنِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ، فَإِنِّي لَفَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ الشُّلُكِ، فَقُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتِنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّبِدْ، فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فِيهِ فَائِئِمُوا، فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا هَذَا الَّذِي أَخَذْتُ فِي شَأْنِ الشُّلُكِ؟ قَالَ: إِنَّ تَأْخُذَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْمَرْءَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة: ۱۹۶] وَإِنْ تَأْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحْرَ
الْهَدْيِ .

توقف کرے۔ ابھی امیر المومنین تمہارے پاس آیا ہی چاہتے
ہیں، انہی کی پیروی کرنا۔ جب وہ پہنچے، میں نے عرض کی:
اے امیر المومنین! یہ آپ نے حج کے متعلق کیا نیا فرمان
جاری کر دیا ہے (کہ کوئی حج تمتع ادا نہ کرے؟) انہوں نے
فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو ماخذ بنائیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ ”اور تم اللہ کے
لیے حج و عمرہ پورا کرو۔“ اور اگر ہم اپنے نبی ﷺ کی سنت
سے لیں تو بلاشک نبی ﷺ نے احرام نہ کھولا یہاں تک کہ
لائے گئے قربانی کے جانور قربان کر دیے۔

[2960] ابوعمیس نے ہمیں قیس بن مسلم سے خبر دی،
انہوں نے طارق بن شہاب سے، انہوں نے حضرت ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ
نے مجھے یمن بھیجا تھا، پھر میری آپ سے اس سال ملاقات
ہوئی جس میں رسول اللہ ﷺ نے حج ادا فرمایا۔ رسول اللہ
ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: ”ابو موسیٰ! جب تم نے احرام
باندھا تھا تو کیا (تلبیہ) کہا تھا؟“ کہا: میں نے کہا تھا: اے
اللہ! میں وہی تلبیہ کرتے ہوئے حاضر ہوں جو تلبیہ نبی ﷺ
نے پکارا۔ آپ نے پوچھا: ”کیا قربانی ساتھ لائے ہو؟“
میں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو پھر جاؤ، بیت اللہ
اور صفا مروہ کا طواف کرو، پھر احرام کھول دو۔“ آگے
(ابوعمیس نے) شعبہ اور سفیان ہی کی طرح حدیث بیان کی۔

[۲۹۶۰] ۱۵۶- (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ
مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ
عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ،
عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنِي إِلَى
الْيَمَنِ، قَالَ: فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ،
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا مُوسَى! كَيْفَ
قُلْتَ حِينَ أُحْرِمْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا
كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «هَلْ سَفَّتَ هَذَا؟»
فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَجِلْ»، ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ
بِمَثَلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ .

[2961] ابراہیم بن ابی موسیٰ نے حضرت ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ حج تمتع (کرنے) کا فتویٰ دیا
کرتے تھے، ایک شخص نے ان سے کہا: اپنے بعض فتوؤں
میں ذرا رک جاؤ، تم نہیں جانتے کہ اب امیر المومنین نے
مناسک (حج) کے متعلق کیا نیا فرمان جاری کیا ہے۔ بعد میں
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

[۲۹۶۱] ۱۵۷- (۱۲۲۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُنْثَى: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى،
عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتَعَةِ، فَقَالَ لَهُ
رَجُلٌ: رَوَيْدَكَ بَعْضُ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا

نے ان سے دریافت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ (حکم صادر) کیا، اور آپ کے صحابہ نے (اس پر عمل) کیا، لیکن مجھے یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ لوگ عرفات کے پاس وادی عرفہ کے قریب اراک مقام میں (یا پہلو کے درختوں کی اوٹ میں) اپنی عورتوں کے ساتھ لطف اندوز ہوتے رہیں۔ پھر جب وہ (آٹھ ذوالحجہ یوم الترویہ کی) صبح حج کے لیے چلیں تو (غسل جنابت کریں اور) ان کے سروں سے پانی نپک رہا ہو۔

أَحَدَتْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسْكِ بَعْدَ، حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ، وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظْلُلُوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ، ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُسُهُمْ.

باب: 23- حج تمتع کرنا جائز ہے

(المعجم ۲۳) - (بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ) (التحفة ۲۳)

[2962] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے قادمہ سے حدیث بیان کی، کہا: عبد اللہ بن شقیق نے بیان کیا: عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع فرمایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیتے تھے۔ (ایک مرتبہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کوئی بات کہی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: جی بالکل (کیا تھا) لیکن اس وقت ہم خوفزدہ تھے۔

[۲۹۶۲] ۱۵۸- (۱۲۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ: كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيِّ كَلِمَةً، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ.

قادمہ: تمتع سے خوفزدہ تھے، رسول اللہ ﷺ اسے بھی رائج کرنا چاہتے تھے، اس لیے اس کا حکم دیا تھا۔ اب وہی رائج ہے، افراد پر عمل ختم ہو رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چاہتے تھے کہ افراد ختم نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ توازن قائم رکھنے کے لیے تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔

[2963] خالد، یعنی ابن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

[۲۹۶۳] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2964] عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیب سے روایت

[۲۹۶۴] ۱۵۹- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

کی، کہا: (ایک مرتبہ) مقام عسفان پر حضرت علی اور عثمان رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے یا (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ اس معاملے میں کیا کرنا چاہتے ہیں جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور آپ اس سے منع فرماتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ اپنی رائے کی بجائے ہمیں ہماری رائے پر چھوڑ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: (آپ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے خلاف حکم دے رہے ہیں) میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ (اصرار) دیکھا تو حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پکارنا شروع کر دیا (تاکہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق تمتع بھی رائج رہے)۔

[2965] اعمش نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے، انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: حج میں تمتع (حج کا احرام باندھنا پھر عمرہ کر کے احرام کھول دینا) صرف محمد بنیہ کے ساتھیوں کے لیے خاص تھا۔

[2966] عیاش عامری نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے، انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ رخصت صرف ہمارے ہی لیے تھی، یعنی حج میں تمتع کی۔

[2967] زبید نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو حصے خاص ہمارے علاوہ کسی کے لیے صحیح نہیں (ہوئے)، یعنی عورتوں سے (نکاح) منع کرنا اور حج میں تمتع (حج کا احرام باندھ کر آنا، پھر اس سے عمرہ کر کے حج سے پہلے احرام کھول دینا،

الْمُسْنَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اجْتَمَعَ عَلِيُّ وَعثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ، فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ أَوْ الْعُمْرَةِ، فَقَالَ عَلِيُّ: مَا تُرِيدُ إِلَيَّ أَمْرٌ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، تَنْهَى عَنْهُ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: دَعْنَا مِنْكَ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدْعَكَ، فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيُّ ذَلِكَ، أَهَلَ بِهِمَا جَمِيعًا.

[2965] [٢٩٦٥] ١٦٠- (١٢٢٤) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

[2966] [٢٩٦٦] ١٦١- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِيَّاشِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لَنَا رُخْصَةٌ يَغْنِي الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ.

[2967] [٢٩٦٧] ١٦٢- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَصْلُحُ الْمُتَعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً، يَغْنِي مُتَعَةُ النِّسَاءِ وَمُتَعَةُ الْحَجِّ.

درمیان کے دنوں میں بیویوں اور خوشبو وغیرہ سے تمتع ہونا اور آخر میں روانگی کے وقت حج کا احرام باندھنا۔)

[2068] ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جریر نے بیان سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی شعثاء سے روایت کی، کہا: میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تمیمی کے پاس آیا اور ان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اس سال حج اور عمرے دونوں کو اکٹھا ادا کروں۔ ابراہیم نخعی نے (میری بات سن کر) کہا: تمہارے والد (ابوشعثاء) تو کبھی ایسا ارادہ بھی نہ کرتے۔

قتیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے بیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تمیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے روایت کی کہ ایک مرتبہ ان کا گزر ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، انھوں نے ان سے اس (حج میں تمتع) کا ذکر کیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ تم لوگوں کو چھوڑ کر خاص ہمارے لیے تھا۔

[2969] مروان بن معاویہ نے کہا: ہمیں سلیمان تمیمی نے غنیم بن قیس سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں استفسار کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے حج تمتع کیا تھا۔ اور یہ (معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ) ان دنوں سائبانوں (والے گھروں) میں خود کو ڈھانپے ہوئے (مقیم) تھے، یعنی مکہ کے گھروں میں۔ (معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح حج افراد پر اصرار کرتے تھے۔)

[2970] یحییٰ بن سعید نے سلیمان تمیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی روایت میں کہا: ان کی مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

[2971] سفیان اور شعبہ دونوں نے سلیمان تمیمی سے اسی

[2968] ۱۶۳- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ بَيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُعْثَاءٍ قَالَ: أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَهْمُ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ، الْعَامَ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمْ بِذَلِكَ.

قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ، فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةٌ دُونَكُمْ.

[2969] ۱۶۴- (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ. قَالَ سَعِيدُ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ غَنِيمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتَعَةِ؟ فَقَالَ: فَعَلْنَاهَا، وَهَذَا يَوْمٌ كَافِرٌ بِالْعُرْسِ، يَغْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ.

[2970] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: يَغْنِي مُعَاوِيَةَ.

[2971] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ:

سند کے ساتھ ان دونوں (مروان اور یحییٰ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ (البتہ) سفیان کی حدیث میں ہے: حج میں تمتع (کے بارے میں دریافت کیا۔)

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلْفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: الْمُنْتَعَةُ فِي الْحَجِّ.

[2972] ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جریری نے حدیث سنائی، انھوں نے ابو العلاء سے، انھوں نے مطرف سے روایت کی، (مطرف نے) کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں تمہیں آج ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ آج کے بعد تمہیں نفع دے گا۔ جان لو! اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے گھر والوں میں سے کچھ کو ذوالحجہ میں عمرہ کروایا، پھر نہ تو کوئی ایسی آیت نازل ہوئی جس نے اسے (حج کے مہینوں میں عمرے کو) منسوخ قرار دیا ہو، اور نہ آپ نے اس سے روکا، حتیٰ کہ آپ اپنی منزل کی طرف تشریف لے گئے۔ بعد میں ہر شخص نے جو رائے قائم کرنا چاہی کر لی۔

[2972] [۲۹۷۲] ۱۶۵- (۱۲۲۶) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: إِنِّي لَأَحَدُكَ بِالْحَدِيثِ، الْيَوْمَ، يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ، وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِّنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ، فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسُخُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَضَى لَوَجْهِهِ، ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ، بَعْدُ، مَا شَاءَ أَنْ يَزْتَبِي.

فائدہ: آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے متعدد نے ایک سفر کے دوران ذوالحجہ میں حج سے پہلے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے فوراً بعد عمرہ کیا۔ حج و عمرہ الگ الگ آکر کرنے پر اصرار محض اپنی رائے سے ہے۔

[2973] اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن حاتم دونوں نے کعب سے یہ حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں سفیان نے جریری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، (البتہ) ابن حاتم نے اپنی روایت میں کہا: بعد میں ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا نظریہ بنالیا، ان کی مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تھی۔

[2973] [۲۹۷۳] ۱۶۶- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ وَكَيْعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ: ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ، يَغْنِي عُمَرَ.

[2974] ہمیں معاذ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے مطرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں

[2974] [۲۹۷۴] ۱۶۷- (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ

تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے فائدہ دے گا۔ بلاشبہ! اللہ کے رسول ﷺ نے حج اور عمرے کو (حج کے مہینوں میں) اکٹھا کیا، پھر آپ نے وفات تک اس سے منع نہیں فرمایا، اور نہ اس کے بارے میں قرآن ہی میں کچھ نازل ہوا جو اسے حرام قرار دے۔ اور یہ بھی (بتایا) کہ مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ (بواسیر کی بنا پر) میں نے اپنے آپ کو دغوا یا تو مجھے (سلام کہنا) چھوڑ دیا گیا، پھر میں نے دغوانا چھوڑ دیا تو (فرشتوں کا سلام) دوبارہ شروع ہو گیا۔ [2975] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی، کہا: میں نے مطرف سے سنا، انھوں نے کہا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا۔ آگے معاذ کی حدیث کے مانند ہے۔

[2976] قتادہ نے مطرف سے روایت کی، کہا: جس مرض میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، اس کے دوران میں انھوں نے مجھے بلا بھیجا اور کہا: میں تمہیں چند احادیث بیان کرنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے گا، اگر میں (شفایاب ہو کر) زندہ رہا تو ان باتوں کو میری طرف سے پوشیدہ رکھنا، اگر فوت ہو گیا تو چاہو تو بیان کر دینا۔ مجھ پر (فرشتوں کی جانب سے) سلام کہا جاتا تھا (تفصیل سابقہ حدیث میں ہے) اور یاد رکھو! اللہ کے نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا، اس کے بعد نہ تو اس بارے میں اللہ کی کتاب نازل ہوئی اور نہ (آخر تک) اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا، ایک شخص نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[2977] ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے حدیث

ابنِ حُصَيْنٍ: أَحَدْتُكَ حَدِيثًا عَنِ اللَّهِ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ. وَقَدْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ، فَتَرَكْتُ، ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ.

[2975] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ مُعَاذٍ.

[2976] ۱۶۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ، فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثٍ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي، فَإِنْ عِشْتُ فَأَكْتُمُ عَنِّي، وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ: إِنَّهُ قَدْ سَلَّمَ عَلَيَّ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَجُلٌ بَرَأَيْهِ فِيهَا مَا شَاءَ.

[2977] ۱۶۹- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

بیان کی، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن خثیر سے، انھوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: جان لو! اللہ کے رسول ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کیا تھا، اس کے بعد نہ تو اس معاملے میں اللہ کی کتاب (میں کوئی بات) نازل ہوئی، اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان دونوں سے منع فرمایا، پھر ایک شخص نے اس کے بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[2978] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف کے واسطے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج میں) تمتع کیا تھا اور اس کے بعد اس کے متعلق قرآن نازل نہ ہوا، (کہ یہ درست نہیں ہے، اس کے متعلق) ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا، کہہ دیا۔

[2979] محمد بن واسع نے مطرف بن عبد اللہ بن خثیر سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی، (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے (حج میں) تمتع (حج و عمرے کو ایک ساتھ ادا) کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (حج میں) تمتع کیا تھا۔ (رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی صورت میں حج و عمرہ اکٹھا ادا کیا، جو قربانیاں ساتھ نہ لائے تھے، انھوں نے انھی دنوں میں، الگ الگ احرام باندھ کر دونوں کو ادا کیا۔)

[2980] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا: ہمیں عمران بن مسلم نے ابورجاء سے روایت کی کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: تمتع، یعنی حج میں تمتع کی آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی، اور اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ہمیں اس کا حکم دیا، بعد ازیں نہ تو کوئی آیت نازل ہوئی جس نے حج میں تمتع کی آیت کو منسوخ کیا ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجِّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ، وَلَمْ يَنْهِنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

[2978] [٢٩٧٨] ١٧٠- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

[2979] [٢٩٧٩] ١٧١- (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ.

[2980] [٢٩٨٠] ١٧٢- (...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَمَتُّعِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، يَعْنِي مُتَمَتُّعَ الْحَجِّ، وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ لَمْ

نے اس سے منع فرمایا، حتیٰ کہ آپ فوت ہو گئے، بعد میں ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

تَنْزِيلُ آيَةِ تَنْسُخِ آيَةِ مُتَعَةِ الْحَجِّ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ، بَعْدُ، مَا شَاءَ.

[2981] یحییٰ بن سعید نے ہمیں عمران قصیر سے حدیث سنائی (انھوں نے کہا:) ہمیں ابورجاء نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند حدیث بیان کی۔ البتہ اس میں یہ کہا کہ ہم نے یہ (حج میں تمتع) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، (یحییٰ بن سعید نے) یہ نہیں کہا: آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا۔

[2981] ۱۷۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَقَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: وَأَمَرْنَا بِهَا.

باب: 24- حج میں تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی نہ کر سکے تو اس پر تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھنے فرض ہیں

(المعجم ۲۴) - (بَابُ وَجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ، وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَسَبْعَةِ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ) (التحفة ۲۴)

[2982] سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حجة الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حج تک عمرے سے تمتع فرمایا اور ہدیہ قربانی کا اہتمام کیا، آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کے جانور اپنے ساتھ چلا کر لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آغاز فرمایا تو (پہلے) عمرے کا تلبیہ پکارا، پھر حج کا تلبیہ پکارا، اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج تک عمرے سے تمتع کیا۔ لوگوں میں کچھ ایسے تھے انھوں نے ہدیہ قربانی کا اہتمام کیا اور قربانی کے جانور چلا کر ساتھ لائے تھے اور کچھ ایسے تھے جو قربانیاں لے کر نہیں چلے تھے۔ جب آپ مکہ تشریف لے آئے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”تم میں سے جو قربانی لے کر چلا وہ ان چیزوں سے جنھیں اس نے (احرام باندھ کر) حرام کیا، اس وقت تک حلال نہیں ہوگا

[2982] ۱۷۴- (۱۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهْلَ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ

جب تک کہ حج پورا نہ کرے۔ اور جو شخص قربانی نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرے اور بال کتروا کر حلال ہو جائے (اور آٹھ ذوالحجہ کو) پھر حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارتے (اور رمی کے بعد) قربانی کرے۔ اور جسے قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن حج کے دوران میں اور سات دن گھر لوٹ کر روزے رکھے۔“

جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا، سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا، پھر تین چکروں میں تیز چلے اور چار چکر معمول کی رفتار سے چل کر لگائے، جب آپ نے بیت اللہ کا طواف مکمل کر لیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر سلام پھیرا اور رخ بدل لیا۔ صفا پر تشریف لائے اور صفا مروہ کے (درمیان) سات چکر لگائے، پھر جب تک آپ نے اپنا حج مکمل نہ کیا آپ نے ایسی کسی چیز کو (اپنے لیے) حلال نہ کیا جسے آپ نے حرام کیا تھا۔ قربانی کے دن آپ نے اپنے قربانی کے اونٹ خر کیے اور (طواف) افاضہ فرمایا، پھر آپ نے ہر وہ چیز (اپنے لیے) حلال کر لی جو (احرام کی وجہ سے) حرام ٹھہرائی تھی۔ اور لوگوں میں سے جنھوں نے ہدیہ قربانی کا اہتمام کیا تھا اور لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے آئے تھے، انھوں نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

[2983] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں (عروہ کو) رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آپ کے حج کے ساتھ عمرے کے تمتع کے متعلق اور جو آپ کے ساتھ تھے، ان کے تمتع کے متعلق اسی طرح مخیر دی جس طرح سالم بن عبد اللہ نے مجھے عبد اللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی تھی۔

لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيَهْلَ بِالْحَجِّ وَلِيَهْدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَذِيًّا، فَلْيَضُمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّنْعِ، وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ، حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ، رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَاَنْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّافَا فَطَافَ بِالصَّافَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَنَحَرَ هَذِيَّةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَأَفَاضَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقِ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ.

[۲۹۸۳] ۱۷۵- (۱۲۲۸) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ

ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ، وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ، بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ

(المعجم ۲۵) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحْلِيلِ الْحَاجِّ الْمَفْرِدِ)
(الصحفة ۲۵)

باب: 25- حج قرآن کرنے والا بھی اسی وقت احرام کھولے ہوگا جب حج افراد کرنے والا کھولے گا

[2984] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے پڑھا، انھوں نے نافع سے روایت کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگوں کا معاملہ کیا ہے؟ انھوں نے (عمرے کے بعد) احرام کھول دیا ہے، اور آپ نے اپنے عمرے (آتے ہی طواف و سعی جو عمرے کے منک کے برابر ہے) کے بعد احرام نہیں کھولا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے سر (کے بالوں) کو (گوند یا غصلی بوٹی سے) چپکا لیا اور اپنی قربانیوں کو ہار ڈال دیے، اس لیے میں جب تک قربانی نہ کر لوں، احرام نہیں کھول سکتا۔“

[2985] خالد بن مخلد نے مالک سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ نے احرام نہیں کھولا؟ (آگے) مذکورہ بالا حدیث کے مانند ہے۔

[2986] عبید اللہ نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے احرام کھول دیا ہے۔ اور آپ نے (مناسک ادا ہو جانے کے باوجود) ابھی تک عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنی قربانی کے اونٹوں کو ہار پہنائے، اور

[۲۹۸۴] ۱۷۶- (۱۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا، وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَذِي، فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ».

[۲۹۸۵] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَكَ لَمْ تَحْلِلْ؟ بِنَحْوِهِ.

[۲۹۸۶] ۱۷۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي قَلَّدْتُ هَذِي، وَلَبَدْتُ رَأْسِي، فَلَا أَجِلُّ

اپنے سر (کے بالوں) کو گوند (جیلی) سے چپکایا، میں جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں، احرام سے فارغ نہیں ہو سکتا۔“

[2987] عید اللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ کے رسول ﷺ) سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (آگے) مالک کی حدیث کے مانند ہے (البتہ الفاظ یوں ہیں): ”میں جب تک قربانی نہ کر لوں، احرام سے فارغ نہیں ہو سکتا۔“

[2988] ابن جریج نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو حجة الوداع کے سال حکم دیا تھا کہ وہ (عمرہ کرنے کے بعد) احرام کھول دیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: آپ کو احرام کھولنے سے کیا چیز مانع ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے سر (کے بالوں کو) چپکا چکا ہوں اور اپنی قربانی کو بار بھی پہنا چکا ہوں، لہذا میں جب تک اپنی قربانی کے اونٹ نحر نہ کر لوں، احرام نہیں کھول سکتا۔“

[2987] ۱۷۸- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ «فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ».

[2988] ۱۷۹- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَقَلَدْتُ هَذِي، فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَذِي».

باب: 26- کسی رکاوٹ کے باعث (راستہ میں) احرام کھول دینے، نیز حج قرآن اور اس میں ایک طواف اور ایک سعی پر اکتفا کرنے کا جواز

(المعجم ۲۶) - (بَابُ جَوَازِ التَّحْلِيلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسُعْيٍ وَاحِدٍ) (التحفة ۲۶)

[2989] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنے کے ایام میں عمرے کے لیے نکلے اور کہا: اگر مجھے بیت اللہ جانے سے روک دیا گیا تو ہم ویسے ہی کریں گے جیسے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا

[2989] ۱۸۰- (۱۲۳۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا، وَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ النَّبِيتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ فَأَهْلُ

تھا۔ وہ (مدینہ سے) نکلے اور (میقات سے) عمرے کا تلبیہ پکارا، اور چل پڑے، جب مقام بیداء (کی بلندی) پر نمودار ہوئے تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: دونوں (حج و عمرہ) کا معاملہ ایک ہی جیسا ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی ہے۔ پھر آپ نکل پڑے حتیٰ کہ بیت اللہ پہنچے تو اس کے (گرد) سات چکر لگائے، اور صفا مروہ کے مابین بھی سات چکر پورے کیے، ان پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔ ان کی رائے تھی کہ یہی (ایک طواف اور ایک سعی) ان کی طرف سے کافی ہے، اور (بعد ازاں) انھوں نے (حج قرآن ہونے کی بنا پر) قربانی کی۔

[2990] عبید اللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ جس سال حجاج بن یوسف نے حضرت ابن زبیرؓ سے لڑائی کرنے کے لیے مکہ میں پڑاؤ کیا تو عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ فرمائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ لوگوں (حجاج بن یوسف اور عبد اللہ بن زبیرؓ کی فوجوں) کے درمیان جنگ ہوگی اور آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ حائل ہو جائے گی (آپ بیت اللہ تک پہنچ نہیں پائیں گے۔) انھوں نے فرمایا: اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ آگئی تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ (اس موقع پر) میں بھی آپ کے ساتھ (شریک سفر) تھا جب قریش مکہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کی نیت کر لی ہے، (پھر حضرت ابن عمرؓ) نکلے جب ذو الحلیفہ پہنچے تو عمرے کا تلبیہ پکارا، پھر فرمایا: اگر میرا راستہ خالی رہا تو میں اپنا عمرہ مکمل کروں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ پیدا ہوگئی

بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ انْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ النَّبِيَّ طَافَ بِهِ سَبْعًا، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ، وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِيٌّ عَنْهُ، وَأَهْدَى.

[2990] [۱۸۱- (...)] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، كُلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ وَيَحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّبِيِّ، قَالَ: إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَإِنِ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ حِيلَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، ثُمَّ تَلَا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ۲۱] ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ

تو میں وہی کروں گا، جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، جب میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ پھر (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ”یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (کے عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔“ پھر (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) چل پڑے، جب مقام بیداء کی بلندی پر پہنچے تو فرمایا: ان دونوں (حج و عمرہ) کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر میرے اور عمرے کے درمیان کوئی رکاوٹ حائل ہو گئی تو (وہی رکاوٹ) میرے اور میرے حج کے درمیان حائل ہوگی۔ میں تمہیں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی لازم ٹھہرایا ہے۔ آپ چلتے رہے حتیٰ کہ مقام قدید پر آپ نے قربانی کے اونٹ خریدے، پھر آپ نے ان دونوں (حج اور عمرے) کے لیے بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک (ہی) طواف کیا، اور ان دونوں کے لیے جو احرام باندھا تھا اسے نہ کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن حج (مکمل) کر کے، دونوں کے احرام سے فارغ ہوئے۔

[2991] ابن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد (عبداللہ) نے عبید اللہ سے، انھوں نے نافع سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے اس موقع پر جب حجاج بن یوسف، ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں اترا، حج کا ارادہ کیا۔ (ابن نمیر نے پوری) حدیث (یحییٰ قطان کے) اس قصے کی طرح بیان کی۔ البتہ حدیث کے آخر میں کہا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) یہ کہا کرتے تھے: جو شخص حج و عمرہ اکٹھا (حج قرآن کی صورت میں) ادا کرے تو اسے ایک ہی طواف کافی ہے۔ اور وہ اس وقت تک احرام سے فارغ نہیں ہوگا جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔

[2992] محمد بن ریح اور قتیبہ نے لیث سے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ جس سال حجاج بن یوسف، ابن

الْعُمْرَةَ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ، فَأَنْطَلَقَ حَتَّى ابْتِغَاءً بِقُدَيْدٍ هَذِيًّا، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ، يَوْمَ النَّحْرِ.

[۲۹۹۱] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمَثَلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ، وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ، وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

[۲۹۹۲] ۱۸۲- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُوحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ-

وَاللَّفْظُ لَهُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، إِشْهَدُوا - قَالَ ابْنُ رُمَحٍ: أَشْهَدُكُمْ - أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي، وَأَهْدَى هَذَا اسْتِرَاهُ بِقُدَيْدٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمَا جَمِيعًا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، وَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَخْلُقْ، وَلَمْ يُقَصِّرْ، وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ، حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَتَنَحَّرَ وَحَلَقَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا قصد فرمایا، ان سے کہا گیا: لوگوں کے مابین تو لڑائی ہونے والی ہے، ہمیں خدشہ ہے کہ وہ آپ کو (بیت اللہ سے پہلے ہی) روک دیں گے۔ انھوں نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے (خود پر) عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر آپ روانہ ہوئے، جب مقام بیداء کی بلندی پر پہنچے تو فرمایا: (کسی رکاوٹ کے باعث بیت اللہ تک نہ پہنچ سکنے کے لحاظ سے) حج و عمرے کا معاملہ یکساں ہی ہے۔ (لوگو!) تم گواہ رہو۔ ابن رحم کی روایت ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں۔ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی خود پر واجب کر لیا ہے۔ اور وہ قربانی جو مقام قُدیہ سے خریدی تھی اسے ساتھ لیا، اور حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے آگے بڑھے، حتیٰ کہ مکہ آ پہنچے، وہاں آپ نے بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ اس سے زیادہ (کوئی اور طواف) نہیں کیا، نہ قربانی کی نہ بال منڈوائے، نہ کتروائے اور نہ کسی ایسی چیز ہی کو اپنے لیے حلال قرار دیا جو (احرام کی وجہ سے آپ پر) حرام تھی۔ یہاں تک کہ جب نحر کا دن (دس ذوالحجہ) آیا تو آپ نے قربانی کی اور سر منڈوایا۔ ان (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی رائے یہی تھی کہ انھوں نے پہلے طواف کے ذریعے سے حج و عمرے (دونوں) کا طواف مکمل کر لیا ہے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا (ایک طواف کے ساتھ سعی کی۔)

[2993] ایوب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی قصہ روایت کیا ہے، البتہ انھوں نے نبی ﷺ کا ذکر صرف حدیث کی ابتدا میں کیا کہ جب ان سے کہا گیا کہ وہ

[۲۹۹۳] ۱۸۳- (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ،

آپ کو بیت اللہ (تک پہنچنے) سے روک دیں گے، انھوں نے کہا: میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ اور حدیث کے آخر میں یہ نہیں کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ لیث نے کہا ہے۔

كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ، حِينَ قِيلَ لَهُ: يَصُدُّوكَ عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: إِذَا أَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ.

باب: 27- حج افراد اور حج قرآن

(المعجم ۲۷) - (بَابُ: فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ) (التحفة ۲۷)

[2994] یحییٰ بن ایوب اور عبد اللہ بن عون ہلائی نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عباد بن عباد مہلمی نے حدیث بیان کی، (کہا:) عبید اللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ یحییٰ کی روایت میں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف حج کا تلبیہ پکارا۔ اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پکارا۔

[۲۹۹۴] ۱۸۴- (۱۲۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ - فِي رِوَايَةٍ يَحْيَى - قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَوْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَلَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا.

☆ فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے وہی تلبیہ سنا اور بیان کیا جس میں آپ ﷺ نے حج کا نام لیا۔ بعد میں جب آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا نام لیا تو انس رضی اللہ عنہ نے وہ سنا اور بیان کیا۔

[2995] حمید نے بکر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو حج و عمرے کا اکٹھا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا۔

[۲۹۹۵] ۱۸۵- (۱۲۳۲) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا.

بکر نے کہا: میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی) یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اکیلے حج ہی کا تلبیہ پکارا تھا۔ (بکر نے کہا:) پھر میری ملاقات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انھیں

قَالَ بَكْرٌ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ، فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ: مَا تَعْدُونَا إِلَّا صَيِّئَاتًا! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً

وَحَجًّا .

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول سنایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس وقت کے لحاظ سے) تم ہمیں بچے ہی سمجھتے ہو؟ (حالانکہ ایسا نہ تھا) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: لَبَّيْكَ عُمْرَةَ وَحَجًّا "اے اللہ میں حج اور عمرے کے لیے حاضر ہوں۔"

[2996] حبیب بن شہید نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کی، (کہا:) ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ان دونوں کو ملایا تھا، حج اور عمرے کو۔ (بکر نے) کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہم نے (صرف) حج کا تلبیہ کہا تھا۔ (بکر نے کہا:) پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بتائی۔ انھوں نے جواب دیا: جیسے ہم تو اس وقت بچے تھے؟

باب: 28- حاجی کے لیے طوافِ قدم اور اس کے بعد سعی کرنا مستحب ہے

[2997] اسماعیل بن ابی خالد نے وبرہ سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا، اس نے پوچھا: کیا عرفات پہنچنے سے پہلے میں بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا، ہاں (کر سکتے ہو۔) اس نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو کہا ہے کہ عرفہ پہنچنے سے قبل بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا: (سنو!) اللہ کے رسول ﷺ نے جب حج فرمایا تو آپ نے میدانِ عرفات پہنچنے سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا تھا۔ (اب سوچو) کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کا قول اپناؤ، یہ زیادہ حق ہے؟ یا یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول؟ اگر تم (ان کے بارے میں) سچ کہہ رہے ہو۔

[2996] ۱۸۶- (...) وَحَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ سِطَامٍ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا، بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا! .

(المعجم ۲۸) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُومِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ) (التحفة ۲۷)

[2997] ۱۸۷- (۱۲۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُضِلُّحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمُؤَقَفَ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمُؤَقَفَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤَقَفَ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ، أَوْ يَقُولَ ابْنُ عَبَّاسٍ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟ .

[2998] بیان نے وبرہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص

نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے حج کا احرام باندھا ہے، تو کیا میں بیت اللہ کا طواف کر لوں؟ انھوں نے فرمایا: (ہاں) تمہیں کیا مانع ہے؟ اس نے کہا: میں نے ابن فلاں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کو دیکھا ہے کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور آپ ہمیں ان سے زیادہ محبوب ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ دنیا نے انھیں فتنے میں ڈال دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم میں سے کون۔ یا تم میں سے کون ہے۔ جسے دنیا نے فتنے میں نہیں ڈالا؟ (تم ان پر دنیا داری کا اعتراض نہ کرو)، پھر فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے حج کا احرام باندھا، بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی فرمائی، (اب سوچو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے طریقے کی پیروی کا زیادہ حق ہے یا فلاں کے راستے کا کہ اس کی اتباع کی جائے؟ اگر تم سچ کہہ رہے ہو۔

[2999] سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث

بیان کی، کہا: ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرے کی غرض سے آیا، اس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا (لیکن ابھی) صفا مروہ کی سعی نہیں کی، کیا وہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے تو آپ نے بیت اللہ کا سات بار طواف کیا، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں، اور (پھر) صفا مروہ کے درمیان سات بار چکر لگائے۔ اور (یاد رکھو) تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کے طریقے) میں بہترین نمونہ ہے۔

[3000] حماد بن زید اور ابن جریج دونوں نے عمرو بن

دینار کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی (گزشتہ) حدیث کے مانند روایت

[۲۹۹۸] ۱۸۸- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَّانٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ، رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ: وَأَيْنَا - أَوْ أَيُّكُمْ - لَمْ تَفْتِنَهُ الدُّنْيَا؟ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَنَّ اللَّهُ وَسَنَّهُ رَسُولُهُ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ، مِنْ سَنَةِ فُلَانٍ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟

[۲۹۹۹] ۱۸۹- (۱۲۳۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي أَمْرَئَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

[۳۰۰۰] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ: ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ.

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

باب: 29- عمرہ کے احرام باندھنے والے کا
احرام، صفامروہ کی سعی سے پہلے صرف طواف
کرنے سے ختم نہیں ہوتا، حج کا احرام باندھنے
والا (صرف) طواف قدوم سے حلت میں نہیں
آتا، اسی طرح حج قرآن کرنے والے کا حکم ہے
(طواف سے اس کا احرام ختم نہیں ہوگا)

(المعجم ۲۹) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ
لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ
بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ
الْقَارِئُ) (التحفة ۲۹)

[3001] محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک عراقی
شخص نے ان سے کہا: میری طرف سے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
سے اس شخص کے بارے میں سوال کیجیے جو حج کا تلبیہ پکارتا
ہے، جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے تو کیا احرام سے آزاد
ہو جائے گا یا نہیں؟ اگر وہ تمہیں جواب دیں کہ وہ آزاد نہیں
ہوگا تو ان سے کہنا کہ ایک شخص ہے جو یہ کہتا ہے۔ (محمد بن
عبد الرحمن نے) کہا: میں نے عروہ سے اس کی بابت سوال کیا
تو انھوں نے کہا: جو شخص حج کا احرام باندھے، وہ حج کے بغیر
احرام سے فارغ نہیں ہوگا۔ میں (محمد بن عبد الرحمن) نے
عرض کی کہ ایک شخص ہے جو یہی بات کہتا ہے، انھوں نے
فرمایا: کتنی بری بات ہے جو اس نے کہی ہے۔ پھر میرا انکار
(اس عراقی) شخص سے ہوا تو اس نے مجھ سے (اپنے سوال
کے متعلق) پوچھا۔ میں نے اسے بتا دیا۔ اس (عراقی) نے
کہا: ان (عروہ) سے کہو، بلاشبہ ایک شخص خبر دے رہا تھا کہ
اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا کیا تھا (حکم دیا تھا)۔ حضرت
اسماء اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کا کیا معاملہ تھا؟ انھوں نے (بھی

[۳۰۰۱] ۱۹۰- (۱۲۳۵) وَحَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ
سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو
وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛
أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ: سَلْ لِّي
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَّجُلٍ يُهْلُ بِالْحَجِّ، فَإِذَا
طَافَ بِالْبَيْتِ أَيْحِلُّ أَمْ لَا؟ فَإِنْ قَالَ لَكَ: لَا
يَحِلُّ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ، قَالَ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَا يَحِلُّ مِّنْ أَهْلِ الْحَجِّ إِلَّا
بِالْحَجِّ، قُلْتُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ،
قَالَ: بِشَرِّ مَا قَالَ، فَتَصَدَّقَنِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي
فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ، فَقُلْ لَهُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ، وَمَا سَأَلَ
أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ. قَالَ: فَجِئْتُهُ
فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَن هَذَا؟ فَقُلْتُ: لَا
أَدْرِي، قَالَ: فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي؟
أَطْلَعْتُهُ عِرَاقِيًّا، قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ

تو) ایسا کیا تھا۔ (محمد بن عبد الرحمن نے) کہا: میں ان (عروہ) کے پاس آیا اور ان کو یہ بات سنائی۔ انھوں نے پوچھا: یہ (سائل) کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا: اسے کیا ہے؟ وہ خود میرے پاس آکر مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتا؟ میرا خیال ہے، وہ کوئی عراقی ہوگا۔

میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ (عروہ نے) کہا: بلاشبہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حج کیا، مکہ آکر آپ نے جو کام سب سے پہلے کیا، یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی حج کیا، انھوں نے بھی سب سے پہلے جو کیا، یہی تھا کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور اس کے سوا کوئی کام نہ کیا (نہ بال کثوائے نہ احرام کھولا)، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ میں نے انھیں دیکھا، انھوں نے بھی سب سے پہلا کام جس سے آغاز کیا، بیت اللہ کا طواف تھا، پھر اس کے علاوہ کوئی کام نہ ہوا۔ پھر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا، پھر میں نے اپنے والد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انھوں نے بھی سب سے پہلے جس سے آغاز کیا بیت اللہ کا طواف تھا اور اس کے علاوہ کوئی نہ تھا، پھر میں نے مہاجرین و انصار (کی جماعت) کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔ اس کے بعد (بال کثوانا احرام کھولنا) کوئی کام نہ ہوا۔

پھر سب سے آخر میں جسے میں نے یہ کرتے دیکھا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، انھوں نے بھی عمرے کے ذریعے سے اپنے حج کو فسخ نہیں کیا، اور یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ یہ انھی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟ اور نہ گزرے ہوئے لوگوں (صحابہ) میں سے کسی نے (یہ کام) کیا۔ وہ (صحابہ) جب بھی بیت اللہ میں قدم رکھتے تو طواف سے پہلے

كَذَبَ، قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ أَنَّهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَاجَّجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ، وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ؟ وَلَا أَحَدٌ مِّمَّنْ مَضَى، مَا كَانُوا يَبْدَأُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضْعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوْفِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَجْلُونَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ، وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا، وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ.

اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتے تھے (طواف کرنے کے بعد) احرام نہیں کھولتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو بھی دیکھا، وہ جب بھی مکہ آتیں طواف سے پہلے کسی اور کام سے آغاز نہ کرتیں، اس کا طواف کرتیں، پھر احرام نہ کھولتیں (حتیٰ کہ حج پورا کر لیتیں۔) میری والدہ نے مجھے بتایا کہ وہ، ان کی ہمیشہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں لوگ کسی وقت عمرہ کے لیے آئے تھے، جب انھوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا (اور عمرہ مکمل ہو گیا) تو (اس کے بعد) انھوں نے احرام کھولا۔ اس شخص نے اس کے بارے میں جس بات کا ذکر کیا ہے، اس میں جھوٹ بولا ہے۔

فائدہ: جن کا احرام حج کے لیے تھا، انھوں نے طواف کے بعد احرام نہیں کھولا اور جن کا احرام عمرے تک کے لیے تھا، انھوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف کے بعد احرام کھول دیا۔

[3002] ابن جریج نے کہا: مجھے منصور بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) احرام باندھے ہوئے روانہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ قربانی ہے وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے (وہ عمرے کے بعد) احرام کھول دے۔“ میرے ساتھ قربانی نہیں تھی، میں نے احرام کھول دیا اور (میرے شوہر) زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی تھی، انھوں نے نہیں کھولا۔

[۳۰۰۲] ۱۹۱- (۱۲۳۶) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ» فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ: وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ.

(حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے) کہا: (عمرے کے بعد) میں نے (دوسرے) کپڑے پہن لیے اور زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آ بیٹھی، وہ کہنے لگے: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میں نے کہا: آپ کو خدشہ ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی۔

قَالَتْ: فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: قُومِي عَنِّي، فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ أَثْبَّ عَلَيْكَ !.

[3003] وہیب نے کہا: ہمیں منصور بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے، انھوں نے حضرت اسماءؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ پہنچے، پھر آگے ابن جریج کی طرح ہی حدیث بیان کی، البتہ (اپنی حدیث میں یہ اضافہ) ذکر کیا: (زبیرؓ نے) کہا: مجھ سے دور رہو، مجھ سے دور رہو، میں نے کہا: آپ کو خدشہ ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی۔

[۳۰۰۳] ۱۹۲- (...) وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلَيْنَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ، فَقَالَ: اسْتَزْجِي عَنِّي، اسْتَزْجِي عَنِّي، فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ آتِبَ عَلَيْكَ!.

[3004] ہمیں ہارون بن سعید ابلی اور احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عمرو نے ابواسود سے خبر دی کہ اسماءؓ کے مولیٰ عبد اللہ (بن کیسان) نے انھیں حدیث بیان کی کہ حضرت اسماءؓ جب بھی مقام حجون سے گزرتیں تو وہ انھیں یہ کہتے ہوئے سنتے: ”اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر رحمتیں فرمائے!“ ہم نے آپ کے ساتھ اس مقام پر پڑاؤ کیا تھا، ان دنوں ہمارے سفر کے تھیلے ہلکے، سواریاں کم اور زور راہ بھی تھوڑا ہوتا تھا۔ میں، میری بہن عائشہ، زبیرؓ اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا تھا، پھر جب ہم (حضرت عائشہؓ کے سوا باقی سب) نے بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کر لیا تو ہم (میں) سے جنھوں نے عمرہ کرنا تھا انھوں نے (احرام کھول دیے، پھر (ترویہ کے دن) زوال کے بعد ہم نے (احرام باندھ کر) حج کا تلبیہ پکارا۔

[۳۰۰۴] ۱۹۳- (۱۲۳۷) وَحَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ، كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُّونَ تَقُولُ: صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ! لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِيفَافُ الْحَقَائِبِ، قَلِيلُ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةُ أَرْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا، ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعِشِيِّ بِالْحَجِّ.

ہارون نے اپنی روایت میں کہا: حضرت اسماءؓ کے آزاد کردہ غلام نے (کہا)، انھوں نے ان کا نام، عبد اللہ نہیں لیا۔

قَالَ هُرُؤُنُ فِي رِوَايَتِهِ: أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ، وَلَمْ يُسَمَّ: عَبْدَ اللَّهِ.

(المعجم ۳۰) - (بَاب: فِي مُتَعَةِ الْحَجِّ)
(التحفة ۳۰)

باب: 30- حج تمتع کرنا درست ہے

[3005] شعبہ نے مسلم قزوی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے اس کی اجازت دی، جبکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: یہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں وہ حدیث بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی اجازت دی، ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ (قزوی نے) کہا: ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ (اس وقت) بھاری جسم کی ناپینا خاتون تھیں، (ہمارے استفسار کے جواب میں) انھوں نے فرمایا: یقیناً اللہ کے رسول ﷺ نے اس (حج تمتع) کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

[3006] عبدالرحمن اور محمد بن جعفر دونوں نے اسی سند کے ساتھ شعبہ سے روایت کی، ان میں سے عبدالرحمن کی حدیث میں صرف لفظ تمتع ہے، انھوں نے حج تمتع کے الفاظ روایت نہیں کیے۔ جبکہ ابن جعفر نے کہا: شعبہ کا قول ہے کہ مسلم (قزوی) نے کہا: میں نہیں جانتا کہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے حج تمتع کا ذکر کیا یا کہ عورتوں سے (نکاح) تمتع کی بات کی۔

[3007] معاذ (بن معاذ) نے ہمیں شعبہ سے حدیث سنائی، (کہا:): مسلم قزوی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: (حجۃ الوداع کے موقع پر اولاً) رسول اللہ ﷺ نے (حج کے ساتھ ملا کر) عمرہ کرنے کا تلبیہ پکارتا تھا، اور آپ کے (بعض)

[۳۰۰۵] ۱۹۴- (۱۲۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتَعَةِ الْحَجِّ؟ فَرَخَّصَ فِيهَا، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا، فَقَالَ: هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا، فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمِيَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا.

[۳۰۰۶] ۱۹۵- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتَعَةُ، وَلَمْ يَقُلْ: مُتَعَةُ الْحَجِّ، وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِي مُتَعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتَعَةُ النَّسَاءِ.

[۳۰۰۷] ۱۹۶- (۱۲۳۹) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهْلَ النَّبِيِّ ﷺ بِعُمَرَةَ، وَأَهْلَ أَصْحَابِهِ بِحَجٍّ، فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا مَنْ سَاقَ مَعَهُ

صحابہ نے حج کا تلبیہ پکارتا تھا، پھر نبی ﷺ اور آپ کے وہ صحابہ جو قربانیاں ساتھ لائے تھے، انھوں نے (جب تک حج مکمل نہ کر لیا) احرام نہ کھولا، باقی صحابہ نے (جن کے ہمراہ قربانیاں نہ تھیں) احرام کھول دیا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ بھی انھی لوگوں میں سے تھے جو قربانیاں ساتھ لائے تھے، لہذا انھوں نے احرام نہ کھولا۔

الْهَدْيِ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَحَلَّ بَيَّتُهُمْ، فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيِ، فَلَمْ يَحِلَّ.

[3008] محمد، یعنی ابن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں نے کہا: جن کے پاس قربانیاں نہ تھیں ان میں طلحہ بن عبید اللہ ؓ اور ایک دوسرے صاحب تھے، لہذا ان دونوں نے (عمرے کے بعد) احرام کھول دیا۔

[3008] ۱۹۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَأَحَلَّا.

فائدہ: شعبہ سے معاذ بن معاذ نے حضرت طلحہ ؓ کے بارے میں ایک طرح سے روایت بیان کی ہے جبکہ دوسرے شاگرد، محمد بن جعفر نے ان کے برعکس بیان کیا ہے۔ دونوں ثقہ ہیں لیکن معاذ ضبط حدیث میں جاز و کوفہ کے مضبوط ترین راوی تھے جبکہ محمد بن جعفر ثقاہت کے باوجود غفلت کا شکار ہو جاتے تھے، اس لیے معاذ ہی کی روایت رائج ہے۔ امام مسلم ؒ نے اسی طرف توجہ دلانے کے لیے محمد بن جعفر کی روایت بیان کی۔

باب: 31- حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز

(المعجم ۳۱) - (بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ) (التحفة ۳۱)

[3009] عبد اللہ بن طاووس نے اپنے والد طاووس بن کيسان سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: (جاہلیت میں) لوگوں کا خیال تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا، زمین میں سب سے برا کام ہے۔ اور وہ لوگ محرم کے مہینے کو صفر بنا لیا کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے: جب (اونٹوں کا) پیٹھ کا زخم مندمل ہو جائے، (مسافروں کا) نشان (قدم) مٹ جائے اور صفر (اصل میں محرم) گزر جائے تو عمرہ والے کے لیے عمرہ کرنا جائز ہے۔ (حالانکہ)

[3009] ۱۹۸- (۱۲۴۰) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْمَجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ، وَعَفَا الْأَثَرُ، وَانْسَلَخَ صَفَرٌ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ

نبی ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ پہنچے، اور ان (صحابہ) کو حکم دیا کہ اپنے حج (کی نیت) کو عمرے میں بدل دیں، یہ بات ان (صحابہ) پر بڑی گراں تھی، سب نے بیک زبان کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسی حلت (احرام کا خاتمہ) ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”مکمل حلت۔“

[3010] نصر بن علی جہضمی نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) شعبہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے ابوعالیہ براء سے روایت کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا اور چار ذوالحجہ کو تشریف لائے اور فجر کی نماز ادا کی، جب نماز فجر ادا کر چکے تو فرمایا: ”جو (اپنے حج کو) عمرہ بنانا چاہے، وہ اسے عمرہ بنا لے۔“

[3011] یہی حدیث روح، ابوشہاب اور یحییٰ بن کثیر، ان تمام نے شعبہ سے اسی سند سے روایت کی، روح اور یحییٰ بن کثیر دونوں نے ویسے ہی کہا جیسا کہ نصر (بن علی جہضمی) نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا، البتہ ابوشہاب کی روایت میں ہے: ہم تمام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے۔ (آگے) ان سب کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بطحاء میں فجر کی نماز ادا کی، سوائے جہضمی کے کہ انھوں نے یہ بات نہیں کہی۔

[3012] ہمیں وہیب نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ایوب نے حدیث سنائی، انھوں نے ابوعالیہ براء سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ

صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ، مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ».

[۳۰۱۰] ۱۹۹- (...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضِينٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، وَقَالَ، لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلْيَجْعَلَهَا عُمْرَةً».

[۳۰۱۱] ۲۰۰- (...) وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى ابْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ: أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ. وَأَمَّا أَبُو شَهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَهْلُ بِالْحَجِّ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ، خَلَا الْجَهْضَمِيُّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ.

[۳۰۱۲] ۲۰۱- (...) وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

اپنے صحابہ سمیت، عشرہ ذوالحجہ کی چار راتیں گزارنے کے بعد (مکہ) تشریف لائے۔ وہ (صحابہ) حج کا تلبیہ پکار رہے تھے، (وہاں پہنچ کر) آپ نے انھیں حکم دیا کہ اس (نُک، جس کے لیے وہ تلبیہ پکار رہے تھے) کو عمرے میں بدل دیں۔

[3013] معمر نے ہمیں خبر دی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے ابوعالیہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز ذی طویٰ میں ادا فرمائی، اور ذوالحجہ کی چار راتیں گزری تھیں کہ تشریف لائے، اور اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہے ان کے علاوہ باقی سب لوگ اپنے (حج کے) احرام کو عمرے میں بدل دیں۔

[3014] محمد بن جعفر نے اور عبید اللہ بن معاذ نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ لفظ عبید اللہ کے ہیں۔ کہا: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ (ادا ہوا) ہے، جس سے ہم نے فائدہ اٹھالیا ہے۔ (اب) جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے (احرام کھول دے) یقیناً (اب) قیامت کے دن تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔ (دونوں ایک ساتھ ادا کیے جاسکتے ہیں)۔

[3015] ابوجہر ضبعی نے کہا: میں نے حج تمتع (کا ارادہ) کیا تو (متعدد) لوگوں نے مجھے اس سے روکا، میں (اسی شش و پنج میں) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس معاملے میں استفسار کیا تو انھوں نے مجھے اس (حج تمتع) کا حکم دیا۔ کہا: پھر میں اپنے گھر لوٹا اور آکر سو گیا، نیند میں دوران خواب میرے پاس ایک شخص آیا، اور کہا: (تمہارا) عمرہ قبول اور

الْبُرَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ، وَهُمْ يَتْلُونَ بِالحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً.

[۳۰۱۳] ۲۰۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِي طَوًى، وَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضَيِّنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ.

[۳۰۱۴] ۲۰۳- (۱۲۴۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَجْلِ الْجِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[۳۰۱۵] ۲۰۴- (۱۲۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الصُّبُعِيِّ قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَتَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ؟ فَأَمَرَنِي بِهَا. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ فَنِمْتُ، فَأَتَانِي

(تمہارا) حج مبرور (ہر عیب سے پاک) ہے۔ انھوں نے کہا: میں (دوبارہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو دیکھا تھا، کہہ سنایا۔ وہ (خوشی سے) کہہ اٹھے: اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے (تمہارا خواب اسی کی بشارت ہے۔)

أَبِ فِي مَنَامِي فَقَالَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَّبْرُورٌ، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ! اللَّهُ أَكْبَرُ! سَنَةُ أَبِي الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

باب: 32- احرام کے وقت قربانی کے اونٹوں کا اشعار (کوہان پر چیر لگانا) اور انھیں ہار پہنانا

(المعجم ۳۲) - (بَابُ إِشْعَارِ الْبُذُنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ) (التحفة ۳۲)

[3016] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوحسان سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: آپ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوہان کی دائیں جانب (ہلکے سے) زخم کا نشان لگایا اور خون پونچھ دیا، اور دو جوتے اس کے گلے میں لٹکائے، پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے (اور چل دیے) جب وہ آپ کو لے کر بیداء کے اوپر پہنچی تو آپ نے حج کا تلبیہ پکارا۔

[۳۰۱۶] ۲۰۵- (۱۲۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةٍ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَبَتِ الدَّمَ، وَقَلَدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ، أَهَلَ بِالْحَجِّ.

[3017] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد (ہشام بن ابی عبد اللہ صاحب الدستوائی) نے قتادہ سے، اسی سند کے ساتھ، شعبہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی، البتہ انھوں نے یہ الفاظ کہے: ”اللہ کے نبی ﷺ جب ذوالحلیفہ آئے، یہ نہیں کہا: ”انھوں نے وہاں (ذوالحلیفہ میں) ظہر کی نماز ادا فرمائی۔“

[۳۰۱۷] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَمْ يَقُلْ: صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ.

[3018] شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوحسان اعرج سے سنا، انھوں نے کہا: بنو نجیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، یہ کیا فتویٰ ہے

[۳۰۱۸] ۲۰۶- (۱۲۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

جس نے لوگوں کو الجھا رکھا ہے یا پریشان کر رکھا ہے؟ کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے (عمرہ کر لے) وہ احرام سے باہر آجاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا: یہی تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے، چاہے تمہاری مرضی نہ ہو۔

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْنِمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَعَّبَتْ أَوْ تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ، أَنَّ مَن طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ؟ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ، وَإِنْ رَغِمَتْكُمْ.

[3019] ہام بن یحییٰ نے قتادہ سے، انھوں نے ابو حسان سے حدیث بیان کی، کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ اس معاملے (فتوے) نے لوگوں کو تفرقے میں ڈال دیا ہے کہ جو بیت اللہ کا طواف (عمرہ) کرے، وہ احرام سے باہر آجاتا ہے اور یہ کہ طواف مستقل عمرہ ہے، فرمایا: (ہاں) یہی تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ چاہے تمہیں نہ چاہتے ہوئے قبول کرنی پڑے۔

[۳۰۱۹] ۲۰۷- (....) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّعَ بِالنَّاسِ، مَن طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، الطَّوْفُ عُمَرَةً، فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ، وَإِنْ رَغِمَتْكُمْ.

[3020] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: (احرام کی حالت میں) جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حاجی ہو یا غیر حاجی، (صرف عمرہ کرنے والا) وہ طواف کے بعد احرام سے آزاد ہو جائے گا۔ ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء سے دریافت کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات کہاں سے لیتے ہیں؟ (ان کے پاس کیا دلیل ہے؟) فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے (دلیل لیتے ہوئے): ”پھر ان کے حلال (ذبح) ہونے کی جگہ ”البيت العتيق“ (بیت اللہ) کے پاس ہے۔“ ابن جریج نے کہا: میں نے (عطاء سے) کہا، اس آیت کا تعلق تو وقوف عرفات کے بعد سے ہے، انھوں نے جواب دیا: (مگر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: اس آیت کا تعلق وقوف عرفات سے قبل اور بعد دونوں سے ہے۔ اور انھوں نے یہ بات نبی ﷺ کے اس حکم سے اخذ کی جو آپ ﷺ نے لوگوں کو جیہ الوداع کے موقع پر (طواف وسعی کے بعد) احرام کھول

[۳۰۲۰] ۲۰۸- (۱۲۴۵) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ مَحَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْرِفِ﴾ [الحج: ۳۳] قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ. فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: هُوَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ وَقَبْلَهُ، وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ.

دینے کے بارے میں دیا تھا۔

(المعجم ۳۳) - (بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ
مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ، وَأَنَّهُ يُسْتَحَبُّ
كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ
(التحفة ۳۳))

باب: ۳۳- عمرہ کرنے والا (احرام کھولتے
وقت) اپنے بال کٹوا سکتا ہے، اس کے لیے سر
منڈوانا واجب نہیں، اور مستحب یہ ہے کہ منڈوانا
یا کٹوانا مروہ کے پاس ہو

[3021] ہشام بن حجر نے طاوس سے روایت کی، کہا:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے
بتایا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے مروہ کے پاس رسول
اللہ ﷺ کے بال قینچی سے کاٹے تھے؟ میں نے کہا: میں یہ تو
نہیں جانتا، مگر (یہ جانتا ہوں کہ) آپ کی یہ بات آپ ہی
کے خلاف دلیل ہے۔

[3022] حسن بن مسلم نے طاوس سے، انھوں نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت معاویہ ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے
انھیں خبر دی، کہا: میں نے قینچی سے آپ ﷺ کے بال تراشے،
جبکہ آپ مروہ پر (سعی سے فارغ ہوئے) تھے۔ یا کہا: میں
نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے بال قینچی سے تراشے
جارہے تھے، اور آپ مروہ پر تھے۔

[3023] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی،
(کہا: ہمیں داود نے ابو نضرہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے حدیث بیان کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انجائی
بلند آواز سے حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ
پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ جن کے پاس قربانی ہے ان
کے علاوہ ہم تمام اسے (حج کو) عمرے میں بدل دیں۔ جب
(ترویہ) آٹھ ذوالحجہ کا دن آیا تو ہم نے احرام باندھا، منیٰ کی

[۳۰۲۱] ۲۰۹- (۱۲۴۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو
النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
حُجَبِيرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ
لِي مُعَاوِيَةُ: أَعْلِمْتَ أَنِّي قَصَرْتُ مِنْ رَأْسِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمَشْقَصٍ؟ فَقُلْتُ
لَهُ: لَا أَعْلَمُ هَذِهِ إِلَّا حُجَّةَ عَلَيْكَ.

[۳۰۲۲] ۲۱۰- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ:
حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ
قَالَ: قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ،
وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ
بِمَشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ.

[۳۰۲۳] ۲۱۱- (۱۲۴۷) حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
نَصْرُحُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا
أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ، فَلَمَّا
كَانَ يَوْمُ التَّروِيَةِ، وَرُخْنَا إِلَى مِنَى، أَهْلَلْنَا

بِالْحَجِّ .

طرف روانہ ہوئے اور حج کا تلبیہ پکارا۔

[۳۰۲۴] ۲۱۲- (۱۲۴۸) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَضْرُخُ بِالْحَجِّ ضَرَاخًا .

[3024] وہیب بن خالد نے داود سے، انھوں نے ابو نضرہ سے، انھوں نے جابر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ پہنچے اور ہم بہت بلند آواز سے حج کا تلبیہ پکار رہے تھے۔

[۳۰۲۵] ۲۱۳- (۱۲۴۹) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتَعَتِّينِ، فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا .

[3025] ابو نضرہ سے روایت ہے، کہا: میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا، اور کہا: ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے دونوں متعوتوں (حج تمتع اور عورتوں سے متعہ) کے بارے میں ایک دوسرے سے اختلاف کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ دونوں صحابہ کیے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا، تو دوبارہ ہم نے وہ دونوں نہیں کیے۔

باب: 34- نبی ﷺ کا احرام اور قربانی

(المعجم ۳۴) - (بَابُ إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهِ) (التحفة ۳۴)

[3026] (عبدالرحمن) بن مہدی نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) مجھے سلیم بن حیان نے مروان اصغر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) یمن سے مکہ پہنچے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ”تم نے کیا تلبیہ پکارا؟“ انھوں نے جواب دیا: میں نے نبی ﷺ کے تلبیہ کے مطابق تلبیہ پکارا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں ضرور اہلال احرام سے فراغت (اختیار کر لیتا)۔“

[۳۰۲۶] ۲۱۳- (۱۲۵۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْغَرِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَ أَهْلَلْتُ؟» فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا أَنَا مَعِيَ الْهَدْيُ، لَأَخْلَلْتُ» .

[3027] عبدالصمد اور بہز دونوں نے کہا: ہمیں سلیم بن

[۳۰۲۷] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ

حیان نے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی، البتہ بہر کی روایت میں ”حلال ہو جاتا“ (احرام کھول دیتا) کے الفاظ ہیں۔

الشَّاعِرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بِهِزٍ «لَحَلَلْتُ».

[3028] ہشیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق، عبدالعزیز بن صہیب اور حمید سے خبر دی کہ ان سب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو (حج و عمرہ) دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا: یہ کہتے ہوئے «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا» ”اے اللہ! میں حج و عمرہ کے لیے حاضر ہوں، میں حج و عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔“

[3029] اسماعیل بن ابراہیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق اور حمید طویل سے خبر دی، یحییٰ نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا ”اے اللہ! میں حج و عمرہ کی نیت سے تیرے در پر حاضر ہوں۔“ حمید نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ ”اے اللہ! میں حج و عمرہ (کی نیت) کے ساتھ حاضر ہوں۔“

[3030] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): مجھے زہری نے حنظلہ سلمیٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے (کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: ”اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم علیہ السلام (زمین پر دوبارہ آنے کے بعد) نبی روحاء (کے مقام) سے حج کا یا عمرے کا یا دونوں کا نام لیتے ہوئے تلبیہ پکارتے گئے۔“

[3031] لیث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ

[۳۰۲۸] ۲۱۴- (۱۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ أَهْلٍ بِهِمَا جَمِيعًا: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا».

[۳۰۲۹] ۲۱۵- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَحُمَيْدِ الطَّوِيلِ. قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا». وَقَالَ حُمَيْدٌ: قَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ».

[۳۰۳۰] ۲۱۶- (۱۲۵۲) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُهْلَنَ ابْنُ مَرْيَمَ يَفْجَ الرُّوحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيُؤَيِّنَهُمَا».

[۳۰۳۱] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ!» .
 اسی کے مانند روایت بیان کی، (اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں محمد ﷺ کی جان ہے!“

[3032] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے حنظلہ بن علی اسلمی سے روایت کی کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!“ (آگے سفیان اور لیث بن سعد) دونوں کی حدیث کے مانند ہے۔

[۳۰۳۲] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ!» بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا .

باب: 35- نبی ﷺ نے جو عمرے کیے، ان کی تعداد اور ان کا زمانہ

(المعجم ۳۵) - (بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَمَانِهِنَّ) (التحفة ۳۵)

[3033] ہداب بن خالد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا): ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا): ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا: اللہ کے رسول ﷺ نے (کل) چار عمرے کیے، اور اپنے حج والے عمرے کے سوا تمام عمرے ذوالقعدہ ہی میں کیے۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے یا حدیبیہ کے زمانے کا ذوالقعدہ میں (جو عملاً نہ ہو سکا لیکن حکماً ہو گیا)۔ اور دوسرا عمرہ (اس کی ادائیگی کے لیے) اگلے سال ذوالقعدہ میں ادا فرمایا، (تیسرا) عمرہ جعرانہ مقام سے (آکر) کیا، جہاں آپ ﷺ نے حنین کے اموال غنیمت تقسیم فرمائے۔ (یہ بھی) ذوالقعدہ میں کیا۔ اور (چوتھا) عمرہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ (ذوالحجہ میں) ادا کیا۔

[۳۰۳۳] ۲۱۷- (۱۲۵۳) وَحَدَّثَنَا هَدَابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمْرٍ، كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُتْبَعِ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ جِعْرَانَةَ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ .

[3034] محمد بن ثنی نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): مجھے عبدالصمد نے حدیث سنائی، (کہا): ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، (کہا):

[۳۰۳۴] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

قَالَ: حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ، وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ.

میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے حج کیے؟ انھوں نے کہا: حج ایک ہی کیا، (البتہ) عمرے چار کیے، پھر آگے ہد اب کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[3035] ابواسحاق سے روایت ہے، کہا: میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر کتنی جنگیں لڑیں؟ کہا: سترہ۔ (ابواسحاق نے) کہا: مجھے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (کل) انیس غزوے کیے۔ اور آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج، حجة الوداع ادا کیا۔

[۳۰۳۵] ۲۱۸- (۱۲۵۴) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا سَبْعَ عَشْرَةَ، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

ابواسحاق نے کہا: آپ نے مکہ میں (رہتے ہوئے) اور حج (بھی) کیے۔

قَالَ أَبُو إِسْحَقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرَى. [انظر: ۴۶۹۲]

[3036] عطاء نے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، کہا: میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اور ان کی (دانتوں پر) مسواک رکڑنے کی آواز سن رہے تھے۔ عروہ نے کہا: میں نے پوچھا: ابو عبد الرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت!) کیا نبی ﷺ نے رجب میں بھی عمرہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے (وہیں بیٹھے بیٹھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکارا۔ میری ماں! کیا آپ ابو عبد الرحمن کی بات نہیں سن رہیں، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: (بتاؤ) وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رجب میں (بھی) عمرہ کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کو معاف فرمائے، مجھے اپنی زندگی کی قسم! آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ اور آپ ﷺ نے کوئی عمرہ نہیں کیا مگر یہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ (عروہ نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو) سن رہے تھے، انھوں نے ہاں

[۳۰۳۶] ۲۱۹- (۱۲۵۵) وَحَدَّثَنَا هُرُؤُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَسْنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسَّوَاكِ تَسْتَنُّ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ أُمَّتَاهُ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لَعَمْرِي! مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ، وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ.

قَالَ: وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ، فَمَا قَالَ: لَا، وَلَا

یا ناں کچھ نہیں کہا، خاموش رہے۔

نَعَمْ، سَكَتَ .

[3037] مجاہد سے روایت ہے، کہا: میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے، دیکھا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے (کی دیوار) سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھنے میں مصروف تھے۔ ہم نے ان سے لوگوں کی (اس) نماز کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ابو عبد الرحمن! رسول اللہ ﷺ نے (کل) کتنے عمرے کیے؟ انھوں نے جواب دیا: چار عمرے، اور ان میں سے ایک رجب کے مہینے میں کیا۔ (ان کی یہ بات سن کر) ہم نے انھیں جھٹلانا اور ان کا رد کرنا مناسب نہ سمجھا، (اسی دوران میں) ہم نے حجرے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مساک کرنے کی آواز سنی۔ عروہ نے کہا: ام المؤمنین! ابو عبد الرحمن جو کہہ رہے ہیں، آپ نہیں سن رہیں؟ انھوں نے کہا: وہ کیا کہتے ہیں؟ (عروہ نے) کہا: وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے اور ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے! رسول اللہ ﷺ نے جتنے بھی عمرے کیے، یہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) ان کے ساتھ تھے۔ (یہ بھول گئے ہیں۔) آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

[۳۰۳۷] ۲۲۰- (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّحَى فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: أَرْبَعٌ عُمَرٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ، وَسَمِعْنَا اسْتِئْثَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَرْحِمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

باب: 36- رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت

(المعجم ۳۶) - (بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ) (التحفة ۳۶)

[3038] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ہمیں حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایک انصاریہ عورت سے فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا نام بتایا تھا لیکن میں بھول

[۳۰۳۸] ۲۲۱- (۱۲۵۶) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ بِنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

گیا ہوں۔ ”تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس بات نے روک دیا؟“ اس نے جواب دیا: ہمارے پاس پانی ڈھونے والے دو ہی اونٹ تھے، ایک پر اس کے بیٹے کا والد (شوہر) اور بیٹا حج پر چلے گئے ہیں اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گئے، ہم اس پر پانی ڈھوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جب رمضان آئے تو تم عمرہ کر لینا، کیونکہ اس (رمضان) میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔“

[3039] حبیب معلم نے ہمیں حدیث سنائی، انہوں نے عطاء سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک انصاری عورت سے جسے ام سنان کہا جاتا تھا، کہا: ”تمہیں کس بات نے روکا کہ تم ہمارے ساتھ حج کرتیں؟“ اس نے کہا: ابو فلاں۔ اس کے خاوند۔ کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ تھے، ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کیا، اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی ڈھوتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”رمضان المبارک میں عمرہ، حج یا میرے ساتھ حج (کی کمی) کو پورا کر دیتا ہے۔“

باب: 37- مکہ میں ثنیۃ علیا (بالائی گھاٹی) سے داخل ہونا اور ثنیۃ سفلی (زیریں گھاٹی) سے باہر نکلنا اور شہر میں ایک راستے سے داخل ہونا اور دوسرے سے نکلنا مستحب ہے

[3040] محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبید اللہ نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ (مدینہ سے) شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معزز کے راستے سے داخل ہوتے تھے۔ اور جب مکہ میں

ﷺ لَا مَرَأَةَ مِّنَ الْأَنْصَارِ - سَمَّاها ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَسِيَتْ اسْمَهَا - : «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِيَ مَعَنَا؟» قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ، وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِجُ عَلَيْهِ، قَالَ: «فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَأَعْتَمِرِي، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً».

[۳۰۳۹] ۲۲۲- (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَيْنِي ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا مَرَأَةَ مِّنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونِي حَاجَّةً مَعَنَا؟» قَالَتْ: نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فَلَانٍ - زَوْجِهَا - حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غَلَامُنَا، قَالَ: «فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً، أَوْ حَجَّةً مَعِي».

(المعجم ۳۷) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى، وَدُخُولِ بَلَدَةِ مَكَّةَ مِنْ طَرِيقِ غَيْرِ النَّبِيِّ خَرَجَ مِنْهَا) (التحفة ۳۷)

[۳۰۴۰] ۲۲۳- (۱۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ

داخل ہوتے تو ثنیہ علیا سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلی سے باہر نکلتے تھے۔

[3041] زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے عبید اللہ سے اسی مذکورہ بالا سند سے روایت کی، اور زہیر کی روایت میں ہے، کہا: وہ بالائی (گھائی) جو بطحاء کے قریب ہے۔

[3042] سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ جب مکہ آئے تو اس کی بالائی جانب سے اس میں داخل ہوئے اور زیریں جانب سے آپ (مکہ سے) باہر نکلے۔

[3043] ابواسامہ نے ہشام سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ فتح مکہ والے سال کداء سے، مکہ کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

ہشام نے کہا: میرے والد ان دونوں (بالائی اور زیریں) جانبوں سے مکہ میں داخل ہوتے تھے، لیکن اکثر اوقات وہ کداء ہی سے داخل ہوتے۔

الْمَعْرَسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. [انظر: ۳۲۸۲]

[۳۰۴۱] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْنَادٍ، وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: الْعُلْيَا النَّبْيَ بِالْبَطْحَاءِ..

[۳۰۴۲] ۲۲۴- (۱۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ، دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

[۳۰۴۳] ۲۲۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ.

قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ.

باب: 38- مکہ میں داخل ہونے کے لیے پہلے ذی طویٰ میں رات گزارنا، داخل ہونے کے لیے غسل کرنا اور دن کے وقت داخل ہونا مستحب ہے

(المعجم ۳۸) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طَوًى عِنْدَ إِزَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ، وَالْإِغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا، وَدُخُولِهَا نَهَارًا) (التحفة ۳۸)

[3044] زہیر بن حرب اور عبید اللہ بن سعید نے مجھے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ القطان نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبید اللہ سے روایت کی، (کہا: مجھے نافع

[۳۰۴۴] ۲۲۶- (۱۲۵۹) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ذی طویٰ مقام پر رات گزاری حتیٰ کہ صبح کر لی، پھر مکہ میں داخل ہوئے۔

(نافع نے) کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما بھی) ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ابن سعید کی روایت میں ہے: حتیٰ کہ آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کر لی۔ یحییٰ نے کہا: یا (عبید اللہ نے) کہا تھا: حتیٰ کہ صبح کر لی۔

[3045] حماد نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ آتے تو ذی طویٰ (کے مقام) ہی میں رات گزارتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی، غسل فرماتے، پھر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے، وہ اللہ کے نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

[3046] انس، یعنی ابن عیاض نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ جب مکہ تشریف لاتے تو پہلے ذی طویٰ میں پڑاؤ فرماتے، وہاں رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے)، اور اللہ کے رسول ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ چھوٹے مضبوط ٹیلے پر تھی، اس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے، بلکہ اس سے نیچے مضبوط ٹیلے پر۔

[3047] موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں بتایا: رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے رخ پر اس پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کو سامنے رکھا جو آپ کے اور لمبے پہاڑ کے درمیان تھا۔ آپ اس مسجد کو جو وہاں بنا دی گئی ہے، نیلے کے کنارے والی مسجد کے بائیں ہاتھ رکھتے، رسول اللہ ﷺ کی نماز

ابن عمر: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ.

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ، وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ سَعِيدٍ: حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ، قَالَ يَحْيَى: أَوْ قَالَ: حَتَّى أَصْبَحَ.

[۳۰۴۵] ۲۲۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى، حَتَّى يُصْبِحَ وَيَتَغَسَّلَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا، وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ.

[۳۰۴۶] ۲۲۸- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى، وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ، حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثُمَّ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِظَةٍ.

[۳۰۴۷] ۲۲۹- (۱۲۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْصَتِي الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، نَحْوَ الْكُعْبَةِ، يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ، الَّذِي بُنِيَ ثُمَّ، يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي

پڑھنے کی جگہ اس مسجد سے نیچے کالے ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ (جگہ) چھوڑتے، پھر آپ لمبے پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے، وہ پہاڑ جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان پڑتا ہے۔

بَطَرَفِ الْأَكْمَةِ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكْمَةِ السَّوْدَاءِ، يَدْعُ مِنَ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْصَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

فائدہ: دونوں روایتیں ایک ہی سند سے ہیں۔ پہلی میں ذی طویٰ میں پڑاؤ کرنے کا ذکر ہے۔ دوسری میں آپ کے قیام کرنے کی جگہ کا زیادہ وضاحت سے تعین کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے غالباً کسی سوال کے جواب میں زیادہ تفصیل بیان کی جو الگ سے لکھ لی گئی۔

باب: 39- عمرے کے طواف میں اور حج کے پہلے طواف میں رمل (چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے، کندھے ہلا کر تیز چلنا) مستحب ہے

(المعجم ۳۹) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمْلِ فِي الطَّوَّافِ فِي الْعُمْرَةِ، وَفِي الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ) (التحفة ۳۹)

[3048] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو تین چکر چھوٹے چھوٹے قدموں سے کندھے ہلا کر تیز چلتے ہوئے لگاتے، اور چار چکر چل کر لگاتے اور جب صفا مروہ کے چکر لگاتے تو وادی کی ترائی میں دوڑتے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[۳۰۴۸] ۲۳۰- (۱۲۶۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَّافِ الْأَوَّلِ، خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

[3049] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ آنے (قدم) کے بعد سب سے پہلے حج و عمرے کا جو طواف کرتے، اس میں آپ بیت اللہ کے تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلتے پھر (باقی) چار میں (عام رفتار سے) چلتے۔ پھر اس کے بعد دو

[۳۰۴۹] ۲۳۱- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ، فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةً

رکتیں ادا کرتے اور اس کے بعد صفا مردہ کے درمیان طواف کرتے۔

[3050] سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جب مکہ آتے تو حجر اسود والے کوئے کا استلام کرتے اور آتے ہی جو پہلا طواف فرماتے اس کے سات چکروں میں سے پہلے تین میں چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیز چلتے۔

[3051] ہمیں ابن مبارک نے حدیث بیان کی، ہمیں عبید اللہ نے نافع سے خبر دی (کہا): انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا، اور (باقی) چار میں چلے۔

[3052] سلیم بن اخضر نے عبید اللہ بن عمر سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا، اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

[3053] عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جبکہ یحییٰ نے کہا اور الفاظ انھی کے ہیں: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی (کہ) جعفر بن محمد نے اپنے والد سے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے حجر اسود سے دوبارہ وہاں پہنچنے تک، تین چکروں میں رمل کیا۔

أَطْوَفَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

[۳۰۵۰] ۲۳۲- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَتَقَدَّمُ مَكَّةَ، إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَتَقَدَّمُ، يَحُجُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ.

[۳۰۵۱] ۲۳۳- (۱۲۶۲) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا.

[۳۰۵۲] ۲۳۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ.

[۳۰۵۳] ۲۳۵- (۱۲۶۳) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

[3054] عبد اللہ بن وہب نے کہا: مجھے مالک اور ابن

جریج نے خبر دی، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔

[3055] عبد الواحد بن زیاد نے ہمیں حدیث سنائی،

(کہا: ہمیں جریری نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے، بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں رمل اور چار چکروں میں چلنا، کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم یہ سمجھتی ہے کہ یہ سنت ہے۔ کہا: (انھوں نے) فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی۔ میں نے کہا: آپ کے اس جملے کا کہ انھوں نے درست بھی کہا اور غلط بھی، کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ مکہ تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا: محمد اور ان کے ساتھی (مدینے کی ناموافق آب و ہوا، بخار اور کمزوری کے باعث بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے۔ کفار آپ سے حسد کرتے تھے۔) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: (ان کی بات سن کر) آپ نے انھیں (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کرو اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلو۔ (ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے عرض کی: مجھے سوار ہو کر صفامروہ کی سعی کرنے کے متعلق بھی بتائیے، کیا وہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم کے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سنت ہے۔ انھوں نے فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی، میں نے کہا: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ پر لوگوں کا ہنگامہ ہو گیا، وہ سب (آپ کو دیکھنے کے خواہش مند تھے اور ایک دوسرے سے) کہہ

[۳۰۵۴] (۲۳۶)۔ (۱۲۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ :

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ، مِّنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

[۳۰۵۵] ۲۳۷- (۱۲۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمْلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، أَسَنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَنَّةٌ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقُوا، وَكَذَبُوا. قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهَزَلِ، وَكَانُوا يُحَسِّدُونَهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَزْمِلُوا ثَلَاثًا، وَيَمْشُوا أَرْبَعًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، أَسَنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ: هَذَا مُحَمَّدٌ، هَذَا مُحَمَّدٌ، حَتَّى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَضْرِبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ، وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ.

رہے تھے۔ یہ ہیں محمد ﷺ۔ یہ ہیں محمد ﷺ، حتیٰ کہ نوجوان عورتیں بھی اپنے گھروں سے نکلی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے سے (بٹانے کے لیے) لوگوں کو مارا نہیں جاتا تھا، جب آپ (کے راستے) پر لوگوں کا ٹھٹھہ لگ گیا تو آپ سوار ہو گئے۔ (کچھ حصے میں) چلنا اور (کچھ میں) سعی کرنا (تیز چلنا ہی) افضل ہے۔ (کیونکہ رسول اللہ ﷺ اصل میں یہی کرنا چاہتے تھے۔)

[3056] یزید (بن زریع تميمی) نے حدیث بیان کی، (کہا) ہمیں جریری نے اسی سند سے خبر دی، البتہ اس نے یہ کہا کہ اہل مکہ حاسد لوگ تھے، یہ نہیں کہا کہ وہ آپ سے حسد کرتے تھے۔

[3057] ابن ابی حسین نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیت اللہ (کے طواف میں) اور صفامروہ کے درمیان رل کیا تھا، اور یہ سنت ہے۔ انھوں نے فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی۔

[3058] عبدالملک بن سعید بن ابجر نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ (انھوں نے) کہا: ان کی صفت (شخص کس طرح نظر آئی) بیان کرو۔ میں نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ کو مروہ کے پاس اونٹنی پر (سوار) دیکھا تھا، اور آپ (کو دیکھنے کے لیے) لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (ہاں) وہی اللہ کے رسول ﷺ تھے۔ لوگوں کو آپ سے (دور بٹانے کے لیے) دھکے دیے جاتے تھے نہ انھیں ڈانٹا جاتا تھا۔

[۳۰۵۶] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمًا حُسَدًا، وَلَمْ يَقُلْ: يُحَسِدُونَهُ.

[۳۰۵۷] ۲۳۸- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهِيَ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا.

[۳۰۵۸] ۲۳۹- (۱۲۶۵) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَبَجَرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَانِي قَدَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَصِفْهُ لِي، قَالَ: قُلْتُ: رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ، وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدْعُونَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُونَ.

[3059] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ (عمرہ قضا کے لیے) مکہ آئے تو انھیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا تھا۔ مشرکین نے کہا: کل تمہارے ہاں ایسے لوگ آرہے ہیں جنہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے، اور انھیں اس سے بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ اور وہ لوگ حطیم کے ساتھ (لگ کر) بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے ان (اپنے صحابہ) کو حکم دیا کہ بیت اللہ کے تین چکروں میں چھوٹے قدموں کی تیز، مضبوط چال چلیں، اور دونوں (یمانی) کونوں کے درمیان عام چال چلیں تاکہ مشرکوں کو ان کی مضبوطی نظر آجائے۔ (مسلمانوں کی مضبوط چال دیکھ کر) مشرکوں نے کہا: یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تمہارا خیال تھا کہ بخار نے انھیں کمزور کر دیا ہے۔ یہ تو فلاں فلاں سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: انھیں پورے چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہ دینے سے، آپ کو محض اس شفقت نے روکا جو آپ ان پر فرماتے تھے۔

[3060] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے صفامروہ کی سعی اور بیت اللہ کے طواف میں رمل صرف مشرکین کو اپنی (قوم کی) طاقت اور قوت دکھانے کے لیے کیا تھا۔

باب: 40- طواف میں (بیت اللہ کے) دوسرے دو کونوں کو چھوڑ کر صرف یمن کی سمت والے دونوں رکنوں کو چھونا مستحب ہے

[۳۰۵۹] ۲۴۰- (۱۲۶۶) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ، وَقَدْ وَهَتَهُمْ حُمَى يَثْرِبَ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَتَهُمُ الْحُمَى، وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً، فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجَرَ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ جَلَدَهُمْ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَى قَدْ وَهَتَهُمْ، هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا، إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ.

[۳۰۶۰] ۲۴۱- (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

(المعجم ۴۰) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ فِي الطَّوَافِ، دُونَ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ) (التحفة ۴۰)

[3061] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن

[۳۰۶۱] ۲۴۲- (۱۲۶۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمانی کونوں کے علاوہ بیت اللہ (کے کسی حصے) کو چھوتے نہیں دیکھا۔

[3062] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ رکن اسود (حجر اسود والے کونے) اور اس کے ساتھ والے کونے کے علاوہ، جو کہ بنو حنظل کے گھروں کی جانب ہے، بیت اللہ کے کسی اور کونے کو نہیں چھوتے تھے۔

[3063] خالد بن حارث نے عبید اللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور کونے کا استلام نہیں کرتے تھے۔

[3064] ہمیں یحییٰ نے عبید اللہ سے روایت بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، فرمایا: میں نے مشکل ہو یا آسانی، اس وقت سے ان دونوں رکنوں، رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام نہیں چھوڑا، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں کا استلام کرتے (ہاتھ یا ہونٹوں سے چھوتے) ہوئے دیکھا۔

[3065] عبید اللہ نے نافع سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوتے پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیتے۔ انھوں نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا، اس وقت سے اسے ترک نہیں کیا۔

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ، إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ.

[۳۰۶۲] (۲۴۳-...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ. قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ، مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ.

[۳۰۶۳] (۲۴۴-...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

[۳۰۶۴] (۲۴۵-۱۲۶۸) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ، مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا، فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ.

[۳۰۶۵] (۲۴۶-...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ

[3066] ابو طفیل بکری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں

نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ دو یمانی کناروں (رکن یمانی اور حجر اسود) کے علاوہ کسی اور کنارے کو چھوتے ہوں۔

[۳۰۶۶] ۲۴۷- (۱۲۶۹) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا الطَّفِيلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ.

باب: 41- دوران طواف حجر اسود کو بوسہ دینا
مستحب ہے

(المعجم ۴) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ) (التحفة ۴)

[3067] مجھے حرمہ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، (کہا):

ہمیں ابن وہب نے خبر دی، (کہا): مجھے یونس اور عمرو نے خبر دی، اسی طرح مجھے ہارون بن سعید اہلی نے حدیث بیان کی، کہا: ابن وہب نے عمرو سے خبر دی، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے روایت کی کہ ان کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں حدیث بیان کی، کہا: (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تمھیں بوسہ دیتے تھے تو میں تمھیں (کبھی) بوسہ نہ دیتا۔

ہارون نے اپنی روایت میں (کچھ) اضافہ کیا، عمرو نے کہا: مجھے زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے اسی کے مانند روایت کی تھی۔

[۳۰۶۷] ۲۴۸- (۱۲۷۰) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو؛ ح: وَحَدَّثَنِي هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَ وَاللَّهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

زَادَ هُرُونُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ عَمْرُو: وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ.

[3068] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور کہا: میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا وہ تجھے بوسہ دیتے تھے۔

[۳۰۶۸] ۲۴۹- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ، وَقَالَ: إِنِّي لَأَقْبَلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ

(اس لیے میں بھی بوسہ دیتا ہوں۔)

[3069] ہمیں خلف بن ہشام، مقدمی، ابوکامل اور قتیبہ بن سعید سب نے حماد سے حدیث بیان کی، خلف نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے عاصم احوال سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن سرجس سے روایت کی، کہا: میں نے سر سرجس سے اگلے حصے سے اڑے ہوئے بالوں والے، یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے: اللہ کی قسم! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، اور بے شک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اگر ایسا نہ ہوتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا، تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

مقدمی اور ابوکامل کی روایت میں (اڑے ہوئے بالوں والے کی بجائے) ”آگے سے چھوٹی سی گنج والے“ کو دیکھا کے الفاظ ہیں۔

[3070] عابس بن ربیعہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، وہ فرما رہے تھے، بلاشبہ میں نے تجھے بوسہ دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو تمہیں کبھی بوسہ نہ دیتا۔

[3071] سوید بن غفلہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے چٹ گئے، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ تم سے بہت قریب ہوتے تھے۔

حَجَرٌ، وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُكَ.

[۳۰۶۹] ۲۵۰- (...) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَادٍ. قَالَ خَلْفٌ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَالِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَضْلَعَ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَقْبَلُكَ، وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ: رَأَيْتُ الْأَضْلَعَ.

[۳۰۷۰] ۲۵۱- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَقْبَلُكَ، وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُكَ لَمْ أَقْبَلُكَ.

[۳۰۷۱] ۲۵۲- (۱۲۷۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ قَبَلَ الْحَجَرَ وَالتَزَمَهُ، وَقَالَ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا .

[۳۰۷۲] (....) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا. وَلَمْ يَقُلْ: وَالتَّرَمَهُ.

[3072] عبد الرحمن نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: لیکن میں نے ابو القاسم ﷺ کو دیکھا وہ تم سے بہت قریب ہوتے تھے۔ انھوں نے ”وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس سے چٹ گئے“ کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ۴۲) - (بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ، وَاسْتِئْذَانِ الْحَجَرِ بِمُحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ) (التحفة ۴۲)

باب: 42- اونٹ یا کسی اور سواری پر طواف کرنا اور سوار شخص کے لیے مڑے ہوئے سرے والی چھڑی وغیرہ (کسی بھی پاک چیز) سے حجر اسود کا استلام کرنا جائز ہے

[۳۰۷۳] ۲۵۳- (۱۲۷۲) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحْجَنٍ.

[3073] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف فرمایا، اور آپ اپنی ایک سرے سے مڑی ہوئی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔

[۳۰۷۴] ۲۵۴- (۱۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، عَلَى رَاحِلَتِهِ، يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمُحْجَنِهِ، لِأَنَّهُ يَرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ، وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشَوْهُ.

[3074] علی بن مسہر نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ابن جریج سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف فرمایا، آپ اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔ (سواری پر طواف اس لیے کیا) تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں، اور آپ لوگوں کو اوپر سے دیکھیں، لوگ آپ سے سوال کر لیں کیونکہ لوگوں نے آپ کے ارد گرد ہجوم کر لیا تھا۔

[۳۰۷۵] ۲۵۵- (....) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بَعْنِي

[3075] علی بن خشرم نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے خبر دی، نیز ہمیں عبد بن حمید نے حدیث بیان کی، (کہا: ہمیں محمد، یعنی ابن بکر

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے ابو زبیر سے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ اوپر سے لوگوں کو دیکھ سکیں اور لوگ آپ سے سوال کر سکیں کیونکہ لوگوں نے (ہر طرف سے ازدحام کر کے) آپ کو چھپا لیا تھا۔ ابن خشرم نے ”تاکہ وہ آپ سے سوالات پوچھ سکیں“ (کے الفاظ) روایت نہیں کیے۔

[3076] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر کعبہ کے ارد گرد طواف فرمایا، آپ (اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے) حجر اسود کا استلام فرماتے تھے، اس لیے کہ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ آپ سے لوگوں کو مار کر ہٹایا جائے۔

[3077] ابو طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے، آپ اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے تھے، اور اس چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

[3078] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: ”سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لو۔“ انھوں نے کہا: جب میں نے طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب نماز ادا فرما رہے تھے، اور (نماز میں) ﴿وَالطُّورِ﴾ و﴿كِتَابٍ مَسْطُورٍ﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

ابْنُ بَكْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيَرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشَوُهُ.

وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ: وَلِيَسْأَلُوهُ، فَقَطْ.

[۳۰۷۶] (۲۵۶-۱۲۷۴) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكُعْبَةِ، عَلَى بَعِيرِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ، كَرَاهِيَةً أَنْ يُفْسِرَبَ عَنْهُ النَّاسُ.

[۳۰۷۷] (۲۵۷-۱۲۷۵) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَبُودَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُخَجِّنٍ مَعَهُ، وَيُقَبِّلُ الْمُخَجِّنَ.

[۳۰۷۸] (۲۵۸-۱۲۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» قَالَتْ: فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي

إِلَى جَنْبِ النَّبِيتِ، وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ وَكَتَبَ
مَسْطُورًا﴾.

(المعجم ۴۳) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحُجُّ إِلَّا بِهِ)
(التحفة ۴۳)

باب: 43- صفا مروہ کے مابین سعی حج کا رکن
ہے، اس کے بغیر حج صحیح نہیں

[3079] ہمیں ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (عروہ نے) کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص صفا مروہ کے مابین سعی نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں (اس کا حج و عمرہ درست ہوگا۔) انھوں نے پوچھا: وہ کیوں؟ میں نے عرض کی: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں،“ آخر تک، ”(پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ تو اس کو گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس نے شوق سے کوئی نیکی کی تو اللہ قدردان ہے سب جانتا ہے۔)“ انھوں نے جواب دیا: جو شخص صفا مروہ کے مابین سعی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کا حج اور عمرہ مکمل نہیں فرماتا۔ اگر بات اسی طرح ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو (اللہ کا فرمان) یوں ہوتا: ”اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔“

کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں (نازل ہوئی) تھی؟ بلاشبہ جاہلیت میں انصاران دو بتوں کے لیے احرام باندھتے تھے جو سمندر کے کنارے پر تھے، جنہیں اساف اور نائلہ کہا جاتا تھا، پھر وہ آتے اور صفا مروہ کی سعی کرتے، پھر مرند واکر (احرام کھول دیتے)، جب اسلام آیا تو لوگوں

[۳۰۷۹] ۲۵۹- (۱۲۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ: قُلْتُ لَهَا: إِنِّي لَأُظَنُّ رَجُلًا، لَوْ لَمْ يَطْفُفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، مَا ضَرَّهُ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۵۸] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَتْ: مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطْفُفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا، وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ؟ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهْلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ، يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةٌ، ثُمَّ يَجِئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحْلِقُونَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا، لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾، إِلَى آخِرِهَا، قَالَتْ: فَطَافُوا.

نے جاہلیت میں جو کچھ کرتے تھے، اس کی وجہ سے ان دونوں (صفامروہ) کا طواف کرنا برا جانا، کیونکہ وہ جاہلیت میں ان کا طواف کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ”بلاشبہ صفامروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ آخر آیت تک۔ فرمایا: تو لوگوں نے (پھر سے ان کا) طواف شروع کر دیا۔

[3080] ابو اسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی کہ مجھے میرے والد (عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے) خبر دی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی، میں اس بات میں اپنے اوپر کوئی گناہ نہیں سمجھتا کہ میں (حج و عمرہ کے دوران میں) صفامروہ کے درمیان سعی نہ کروں۔ انھوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے عرض کی: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”بلاشبہ صفامروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ (پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔)“ انھوں نے فرمایا: اگر (قرآن کی آیت کا) وہ مفہوم ہوتا جو تم کہتے ہو، تو یہ حصہ اس طرح ہوتا: ”اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔“ اصل میں یہ آیت انصار کے بعض لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ جاہلیت میں جب تبلیہ پکارتے تو مناة (بت) کا تبلیہ پکارتے تھے۔ اور (اس وقت کے عقیدے کے مطابق) ان کے لیے صفامروہ کا طواف حلال نہ تھا۔ جب وہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حج پر آئے تو آپ سے اپنے اسی پرانے عمل کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مجھے اپنی زندگی (دینے والے) کی قسم! اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج پورا نہیں فرماتا جو صفامروہ کا طواف نہیں کرتا۔

[3081] سفیان نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے

[۳۰۸۰] ۲۶۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَتْ: لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي أَتَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا، أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ، فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

[۳۰۸۱] ۲۶۱- (...) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ

زہری سے سنا، وہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس نے (حج و عمرہ میں) صفا مروہ کا طواف نہیں کیا اس پر کوئی گناہ ہوگا۔ اور مجھے بھی کوئی پروا نہیں کہ میں صفا مروہ کا طواف (کروں یا) نہ کروں۔ انھوں نے جواب دیا: بھانجے تم نے جو کہا، وہ کتنا غلط ہے! رسول اللہ ﷺ نے یہ طواف کیا اور تمام مسلمانوں نے بھی کیا۔ یہی (حج و عمرے کا) طریقہ قرار پایا۔ اصل میں جو لوگ مناة طاعیہ (بت) کے لیے جو کہ مشکل میں تھا، احرام باندھتے تھے، وہ صفا مروہ کے مابین طواف نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی: ”بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔“ اگر وہ بات ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو (آیت کے الفاظ) اس طرح ہوتے: ”تو اس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔“

زہری نے کہا: میں نے اس بات کا ذکر (جو عروہ سے سنی تھی) ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے کیا، انھیں یہ بات بہت اچھی لگی، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ یہی تو علم ہے۔ میں نے بھی کئی اہل علم سے سنا، وہ کہتے تھے: عربوں میں سے جو لوگ صفا مروہ کے مابین طواف نہ کرتے تھے وہ کہتے تھے: ان دو پتھروں کے درمیان طواف کرنا تو جاہلیت کے معاملات میں سے تھا۔ اور انصار میں سے کچھ اور لوگوں نے کہا: ہمیں تو صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے۔ صفا مروہ کے مابین (طواف) کا تو حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ”بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی

وَإِنَّ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ، لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، شَيْئًا، وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا، قَالَتْ: بِشَيْءٍ مَا قُلْتُ، يَا ابْنَ أُخْتِي! طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ، فَكَانَتْ سُنَّةً، وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ، الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ، لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾ وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ، وَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ، يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَقَالَ الْآخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوْافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾.

نشانوں میں سے ہیں۔“

ابوبکر بن عبد الرحمن نے کہا: مجھے لگتا ہے یہ آیت ان دونوں طرح کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

[3082] عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ اور (آگے) اسی (سفیان کی (ابن شہاب سے) روایت کے مانند حدیث بیان کی، اور (اپنی) حدیث میں کہا: جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اس عمل کے متعلق سوال کیا تو کہا: اے اللہ کے رسول! ہم تو صفا مروہ کا طواف کرنے میں حرج محسوس کیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانوں میں سے ہیں، تو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دونوں کے مابین طواف کا طریقہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا، کسی کو اس بات کا حق نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کو ترک کر دے۔

[3083] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ انصار اور بنو غسان اسلام لانے سے قبل مناة کا تلبیہ پکارا کرتے تھے، اور اس بات میں سخت حرج محسوس کرتے تھے کہ وہ صفا مروہ کے مابین طواف کریں۔ (درحقیقت) یہ طریقہ ان کے آباء و اجداد میں رائج تھا کہ جو بھی مناة کے لیے احرام باندھے وہ صفا مروہ کا طواف نہیں کرے گا۔ ان لوگوں نے جب یہ اسلام لائے تو اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ”بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانوں میں سے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ.

[۳۰۸۲] ۲۶۲- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَخْرُجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾.

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرِكَ الطَّوْفَ بِهِمَا.

[۳۰۸۳] ۲۶۳- (...) وَحَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا، هُمْ وَعَسَّانُ، يَهْلُونَ لِمَنَاةَ، فَتَخْرُجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ، مَنِ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذَلِكَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ

ہیں۔ تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اللہ قدر دان ہے، سب جاننے والا ہے۔“

[3084] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انصار صفامروہ کے درمیان طواف کرنا ناپسند کرتے تھے، یہاں تک کہ (یہ آیت) نازل ہوئی: ”بلاشبہ صفامروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔“

الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ حَبْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ .

[۳۰۸۴] ۲۶۴- (۱۲۷۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتَّى نَزَلَتْ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾ .

باب: 44- سعی دوبارہ نہ کی جائے

(المعجم ۴) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكْرَهُ) (التحفة ۴۴)

[3085] ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا): مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفامروہ کے ایک (بار کے) طواف (سعی) کے سوا کوئی اور طواف نہیں کیا۔

[۳۰۸۵] ۲۶۵- (۱۲۷۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ، بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

[3086] ہمیں محمد بن بکر نے خبر دی، (کہا): ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند حدیث بیان کی، اور کہا: سوائے ایک (بار کے) طواف، (یعنی) پہلے طواف کے۔

[۳۰۸۶] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا، طَوَافُهُ الْأَوَّلُ .

باب: 45- قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو نکلتی مارنے (کے وقت) تک حاجی کے لیے مسلسل تلبیہ پکارنا مستحب ہے

(المعجم ۵) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ) (التحفة ۵۵)

[3087] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کرب نے

[۳۰۸۷] ۲۶۶- (۱۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: عرفات سے (واپسی کے وقت) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اوٹنی پر) سوار ہوا، جب رسول اللہ ﷺ وائیں طرف والی اس گھائی پر پہنچے جو مزدلفہ سے ذرا پہلے ہے، آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا، پیشاب سے فارغ ہوئے، پھر (واپس) تشریف لائے تو میں نے آپ (کے ہاتھوں) پر وضو کا پانی ڈالا۔ آپ نے ہلکا وضو کیا، پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز؟ آپ نے فرمایا: ”نماز آگے (مزدلفہ میں) ہے۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لائے اور نماز ادا کی، پھر (اگلے دن) مزدلفہ کی صبح، حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اوٹنی پر سوار ہوئے۔

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ، أَنَاخَ فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ الْوُضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا، ثُمَّ قُلْتُ: الصَّلَاةُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلَّى، ثُمَّ رَدَفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَدَاةَ جَمْعٍ. [انظر: ۳۰۹۹]

کریب نے کہا: مجھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ (عقبہ) پہنچنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

(۱۲۸۱) قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

[3088] عطاء نے خبر دی، (کہا: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ سے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے (ساتھ اوٹنی پر) پیچھے سوار کیا۔ (پھر) کہا: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، فضل رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[۳۰۸۸] ۲۶۷- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ. قَالَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3089] ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابومعبد نے (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے (ساتھ

[۳۰۸۹] ۲۶۸- (۱۲۸۲) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ،

اونٹنی پر) پیچھے سوار تھے کہ آپ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کے چلنے کے وقت انھیں تلقین کی: ”سکون سے (چلو۔)“ اور آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روکے ہوئے تھے حتیٰ کہ آپ وادی مُحَسِّر میں داخل ہوئے۔ وہ منیٰ ہی کا حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم (دوانگیوں کے درمیان رکھ کر) ماری جانے والی کنکریاں ضرور لے لو، جن سے جمرہ عقبہ کو رمی کی جائے گی۔“

(فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[3090] ابن جریج سے روایت ہے، (کہا:) مجھے ابو زبیر نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے (اپنی) حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے، البتہ اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے (اس طرح) اشارہ کر رہے تھے جیسے انسان (اپنی دوانگیوں سے) کنکر پھیکتا ہے۔

[3091] ابو احوص نے حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کثیر بن مدرک سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے، جب ہم مزدلفہ میں تھے، کہا: میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورہ بقرہ نازل کی گئی، وہ اس مقام پر لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔

[3092] ہشیم نے کہا: ہمیں حصین نے کثیر بن مدرک اشجعی سے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے مزدلفہ سے لوٹتے وقت تلبیہ کہا، تو کہا گیا: کیا یہ اعرابی (بدو) ہیں؟ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا لوگ بھول گئے ہیں یا گمراہ ہو گئے

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَعَدَاةِ جَمْعٍ، لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا: «عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ» وَهُوَ كَأَفْ نَاقَتُهُ، حَتَّى دَخَلَ مُحَسَّرًا - وَهُوَ مِنْ مَنَى - قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ».

وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

[۳۰۹۰] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ: وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

[۳۰۹۱] ۲۶۹- (۱۲۸۳) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، وَنَحْنُ بِجَمْعٍ: سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ».

[۳۰۹۲] ۲۷۰- (...) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ، فَقِيلَ: أَعْرَابِي هَذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَنَسِي

ہیں؟ میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورہ بقرہ نازل کی گئی، وہ اس جگہ پر لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔

النَّاسُ أَمْ صَلُّوا؟ سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ».

[3093] سفیان نے ہمیں حصین سے، اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[۳۰۹۳] (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[3094] زیاد بگائی نے حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کثیر بن مدرک اشجعی سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید اور اسود بن یزید سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ مزدلفہ میں فرما رہے تھے: میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورہ بقرہ نازل کی گئی، آپ اسی جگہ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔ (یہ کہہ کر) انھوں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تلبیہ پکارا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پکارا۔

[۳۰۹۴] ۲۷۱- (۰۰۰) وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعْنِي: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَيْنِي الْبَكَّائِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُذَرِّكِ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ. قَالَا: سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ: سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، هَهُنَا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ» ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ.

باب: 46- عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیرات کہنا

(المعجم ۶: ۴) - (بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ) (التحفة ۶: ۴)

[3095] ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منیٰ سے عرفات گئے، تو ہم میں سے کوئی تلبیہ پکارنے والا تھا اور کوئی تکبیر کہنے والا۔

[۳۰۹۵] ۲۷۲- (۱۲۸۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: عَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ، مَنَّا الْمُلَبِّي، وَمَنَّا الْمُكْبِّرُ.

[3096] عمر بن حسین نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: عرفہ کی صبح ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم میں سے کوئی تکبیریں کہنے والا تھا اور کوئی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والا تھا، البتہ ہم تکبیریں کہہ رہے تھے۔

(عبداللہ بن ابی سلمہ نے) کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم پر تعجب ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کرتے ہوئے دیکھا تھا؟

[3097] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، جب وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفہ جا رہے تھے، دریافت کیا: آپ اس (عرفہ کے) دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیسے (ذکر و عبادت) کر رہے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم میں سے تہلیل کہنے والا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا، اور تکبیریں کہنے والا تکبیریں کہتا تو اس پر بھی کوئی نکیر نہ کی جاتی تھی۔

[3098] موسیٰ بن عقبہ نے کہا: مجھے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عرفہ کی صبح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ اس دن میں تلبیہ پکارنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ سفر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی معیت میں کیا، تو ہم میں سے کچھ تکبیریں کہنے والے تھے اور کچھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی (کے عمل) پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

[۳۰۹۶] ۲۷۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهُرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَقُوبُ الدَّورَقِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهْلِلُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَتُكَبِّرُ، قَالَ قُلْتُ: وَاللَّهِ! لَعَجَبًا مِّنْكُمْ، كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ: مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ؟

[۳۰۹۷] ۲۷۴- (۱۲۸۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهْلُ الْمُهْلُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

[۳۰۹۸] ۲۷۵- (...) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، غَدَاةَ عَرَفَةَ: مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهْلِلُ، وَلَا يَعْيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ.

(المعجم ۴۷) - (بَابُ الْإِقَاصَةِ مِنْ عَرَافَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ)
(التحفة ۴۷)

باب: 47- عرفات سے مزدلفہ آنا اور اس رات مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں اکٹھی ادا کرنا مستحب ہے

[3099] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں (کریب) نے ان (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما) سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ عرفہ سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس پہنچے، تو (سواری سے) نیچے اترے، پیشاب سے فارغ ہوئے، پھر وضو کیا اور زیادہ تکمیل کے ساتھ وضو نہیں کیا۔ میں نے آپ سے عرض کی: نماز؟ فرمایا: ”نماز (پڑھنے کا مقام) تمہارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔“ اس کے بعد آپ (پھر) سوار ہو گئے، جب مزدلفہ آئے تو آپ (سواری سے) نیچے اترے، وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی، آپ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے پڑاؤ کی جگہ میں بٹھایا، پھر عشاء کی اقامت کہی گئی تو آپ نے وہ پڑھی۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔

[۳۰۹۹] ۲۷۶- (۱۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَافَةٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَكَرِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. [راجع: ۳۰۸۷]

[3100] یحییٰ بن سعید نے زبیر کے مولیٰ موسیٰ بن عقبہ، سے اسی سند سے روایت کی کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: عرفہ سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی کی طرف چلے گئے، (پھر) اس کے بعد میں نے (وضو کے لیے) آپ کے

[۳۱۰۰] ۲۷۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَافَاتٍ إِلَى

ہاتھوں) پر پانی ڈالا اور عرض کی، آپ نماز پڑھیں گے؟ فرمایا: ”نماز (پڑھنے کا مقام) تمہارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔“

[3101] عبد اللہ بن مبارک نے ابراہیم بن عقبہ سے،

انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے، جب گھائی کے پاس پہنچے تو اترے اور پیشاب کیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے (کنایتاً) یہ نہیں کہا کہ آپ نے پانی بہایا۔ کہا: آپ نے پانی مگنکویا اور وضو کیا جو کہ ہلکا سا وضو تھا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز؟ فرمایا: ”نماز (پڑھنے کا مقام) تمہارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔“ کہا: پھر آپ چلے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی) ادا کیں۔

[3102] ابو خیمہ زبیر نے ہم سے حدیث بیان کی،

(کہا:) ہمیں ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے کریب نے خبر دی کہ انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: عرفہ کی شام جب تم رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار ہوئے تو تم نے کیا کیا؟ کہا: ہم اس گھائی کے پاس آئے جہاں لوگ مغرب (کی نماز) کے لیے (اپنی سواریاں) بٹھاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور پیشاب سے فارغ ہوئے۔ اور انھوں نے (کنایتاً یہ کرتے ہوئے یوں) نہیں کہا کہ آپ نے پانی بہایا۔ پھر آپ نے وضو کا پانی مگنکویا اور وضو کیا جو کہ ہلکا سا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! نماز؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نماز (پڑھنے کا مقام) تمہارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔“ اس کے بعد آپ سوار ہوئے حتیٰ کہ ہم مزدلفہ آئے تو آپ

بَعْضِ تِلْكَ الشَّعَابِ، لِحَاجَتِهِ، فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، فَقُلْتُ: أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: «الْمُصَلِّي أَمَامَكَ».

[۳۱۰۱] ۲۷۸- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح:

وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا

ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

يَقُولُ: أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ،

فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ

أَسَامَةُ: أَرَأَقَ الْمَاءَ - قَالَ: فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

الصَّلَاةُ، قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» قَالَ: ثُمَّ سَارَ

حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

[۳۱۰۲] ۲۷۹- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ

أَبُو خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي

كُرَيْبٌ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: كَيْفَ صَنَعْتُمْ

حِينَ رَدِفَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَشِيَّةٌ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ:

جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُبْنِخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ،

فَأَنَاحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَافَتَهُ وَبَالَ - وَمَا قَالَ:

أَهْرَاقَ الْمَاءَ - ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ

وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

الصَّلَاةُ، فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ حَتَّى

جِئْنَا الْمَزْدَلِفَةَ، فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ

النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ، وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ

الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَصَلَّى، ثُمَّ حَلُّوا، قُلْتُ:

نے مغرب کی اقامت کہلوائی۔ پھر سب لوگوں نے (اپنی سواریاں) اپنے پڑاؤ کی جگہوں میں بٹھادیں اور انھوں نے ابھی (پالان) نہیں کھولے تھے کہ آپ نے عشاء کی اقامت کہلوا دی، پھر انھوں نے (پالان) کھولے۔ میں نے کہا: جب تم نے صبح کی تو تم نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے سوار ہو گئے اور میں قریش کے آگے جانے والے لوگوں کے ساتھ پیدل گیا۔

[3103] محمد بن عقبہ نے کرب سے اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ اس درے پر تشریف لائے جہاں امراء (حکمران) اترتے ہیں۔ آپ (سواری سے) اترے اور پیشاب سے فارغ ہوئے۔ اور انھوں نے پانی بہایا کالفظ نہیں کہا (بلکہ یوں کہا): پھر آپ نے وضو کا پانی منگوا یا اور ہلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز (پڑھنے کا مقام) تمہارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔“

[3104] عطاء مولیٰ بنی سباع نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے لوٹے تو وہ آپ کے (ساتھ اونٹنی پر) پیچھے سوار تھے، جب آپ گھائی پر پہنچے، آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا، پھر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے، جب لوٹے تو میں نے ایک برتن سے آپ (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا، پھر آپ مزدلفہ آئے تو وہاں مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کیں۔

[3105] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے لوٹے اور اسامہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ (اونٹنی پر) سوار تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ اسی حالت

فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجُلَيْ.

[۳۱۰۳] ۲۸۰- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأَمْرَاءُ نَزَلَ قَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ: أَهْرَاقَ - ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الصَّلَاةُ، فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ».

[۳۱۰۴] ۲۸۱- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى سَبَاعٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَقْضَى مِنْ عَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الشَّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْعَاظِطِ، فَلَمَّا رَجَعَ صَبَّتْ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[۳۱۰۵] ۲۸۲- (۱۲۸۶) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ

میں مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَسَامَةُ رَدَفُهُ، قَالَ أُسَامَةُ: فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا.

[3106] ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، (کہا):

ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اور میں موجود تھا۔ یا کہا: میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے (واپسی پر) انھیں اپنے ساتھ پیچھے سوار کیا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے لوٹے تو آپ کیسے چل رہے تھے؟ کہا: آپ ﷺ درمیانے درجے کی تیز رفتاری سے چلتے تھے، جب کشادہ جگہ پاتے تو (سواری کو) تیز دوڑاتے۔

[3107] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی

(کہا): ہمیں عبیدہ بن سلیمان، عبداللہ بن نمیر اور حمید بن عبد الرحمن نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور حمید کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ”ہشام نے کہا: نَصَّ (تیز رفتاری میں) عَنَّقَ سے اوپر کا درجہ ہے۔

[3108] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے روایت

کی، (کہا): مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہ عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی، ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کیں۔

[3109] قتیبہ اور ابن رحم نے لیث بن سعد سے اور

انھوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ابن رحم نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور

[3107] ۲۸۴- (۳۱۰۷) . . . وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ: قَالَ هِشَامُ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنْقِ.

[3108] ۲۸۵- (۳۱۰۸) . . . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

[3109] ۳۱۰۹ (۳۱۰۹) . . . وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ

عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ رُمَحٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى

عہد ابنِ الرُّبَیْرِ .

حکومت میں کوفہ کے گورنر تھے۔

[۳۱۱۰] ۲۸۶- (۷۰۳) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، جَمِيعًا. [راجع: ۱۶۲۱]

[3110] سالم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کیں۔

[۳۱۱۱] ۲۸۷- (۱۲۸۸) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ.

[3111] عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں، ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہ تھی۔ آپ نے مغرب کی تین رکعتیں ادا کیں اور عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔

فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ تَعَالَى.

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی مزدلفہ میں اسی طرح نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

[۳۱۱۲] ۲۸۸- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ، وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

[3112] عبد الرحمن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم اور سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت سے ادا کیں، پھر انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اسی طرح نماز ادا کی تھی، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

[۳۱۱۳] ۲۸۹- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

[3113] وکیع نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: آپ نے وہ دونوں نمازیں ایک ہی اقامت سے ادا کی تھیں۔

[۳۱۱۴] ۲۹۰- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ

[3114] (سفیان) ثوری نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں، آپ نے ایک ہی اقامت سے مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

[3115] ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

سعید بن جبیر نے کہا: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (عرفہ سے) روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے تو انھوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت سے پڑھائی، پھر (پیچھے کی طرف) رخ موڑا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس مقام پر اسی طرح (جمع و قصر پر عمل کرتے ہوئے) نماز پڑھائی تھی۔

[3115] ۲۹۱- (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ:

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَفْضَنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ.

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامتوں سے ادا کیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث (3099) میں اذان کا ذکر نہیں، دو الگ الگ اقامتوں کی صراحت ہے۔ صحیح بخاری میں خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دو الگ الگ اقامتوں کی صراحت مروی ہے۔ (صحیح البخاری، حدیث: 1673) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں دونوں نمازیں جمع کیں اور دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہلوائی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما الگ الگ اقامت کو واجب خیال نہ کرتے تھے۔ اس لیے انھوں نے ہمیشہ دونوں نمازیں جمع کیں لیکن کبھی ایک ہی اقامت پر اکتفا کیا اور مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھنے کے حوالے سے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں نمازوں کے لیے اذان کا صراحت سے ذکر کیا ہے۔ اور یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

باب: 48- قربانی کے دن مزدلفہ میں صبح کی نماز خوب اندھیرے میں پڑھنا اور طلوع فجر کا یقین ہو جانے کے بعد اس (کی جلدی) میں مبالغہ کرنا مستحب ہے

(المعجم ۴۸) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَالْمَبَالِغَةِ فِيهِ بَعْدَ تَحَقُّقِ طُلُوعِ الْفَجْرِ) (التحفة ۴۸)

[3116] ابومعاویہ نے اعمش سے خبر دی، انھوں نے عمارہ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نے

[۳۱۱۶] ۲۹۲- (۱۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا

رسول اللہ ﷺ کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر ادا کرتے نہیں دیکھا، سوائے دو نمازوں کے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں (جمع کیں) اور اسی دن آپ نے فجر کی نماز اس کے (معمول کے) وقت سے پہلے ادا کی۔

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

[3117] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، اور کہا: (فجر کی نماز) اس کے (معمول کے) وقت سے پہلے اندھیرے میں (ادا کی)۔

[۳۱۱۷] (....) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَبْلَ وَقْتِهَا يَغْلَسُ.

باب: 49- کمزور عورتوں اور ان جیسے دیگر لوگوں کو بھیڑ ہونے سے پہلے رات کے آخری حصے میں مزدلفہ سے منی روانہ کرنا مستحب ہے، اور باقی لوگوں کے لیے وہیں ٹھہرنا مستحب ہے تاکہ وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کر لیں

(المعجم ۴۹) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعْفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مَنَى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ، وَاسْتِحْبَابِ الْمُكُثِّ لَغَيْرِهِمْ حَتَّى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةَ) (التحفة ۴۹)

[3118] فلاح، یعنی ابن حمید نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: مزدلفہ کی رات حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ آپ ﷺ سے، اور لوگوں کا ازدحام ہونے سے پہلے پہلے (منی) چلی جائیں۔ اور وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکنے والی خاتون تھیں۔ قاسم نے کہا: ثبطہ بھاری جسم والی عورت کو کہتے ہیں۔ کہا، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ وہ آپ کی روانگی سے پہلے ہی نکل پڑیں اور ہمیں آپ نے روکے رکھا یہاں تک کہ ہم نے (وہیں) صبح کی، اور آپ کی روانگی کے ساتھ ہی ہم روانہ ہوئیں۔ اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیتی،

[۳۱۱۸] ۲۹۳- (۱۲۹۰) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ، تَدْفَعُ قَبْلَهُ، وَقَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَبُطَةً، - يَقُولُ الْقَاسِمُ: وَالثَبُطَةُ: الثَّقِيلَةُ - قَالَ: فَأَذِنَ لَهَا، فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ، وَحَبَسْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ.

وَلَا أَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنْتَهُ سَوْدَةُ، فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

جیسے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی اور یہ کہ (بمیشہ) آپ کی اجازت سے (جلد) روانہ ہوتی تو یہ میرے لیے ہر خوش کرنے والی چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

[3119] ایوب نے عبدالرحمن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بڑی (اور) بھاری جسم والی خاتون تھیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ وہ رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ ہو جائیں، تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کاش! جیسے سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی۔ (رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (صبح کو باقی لوگوں کی طرح) امیر (حج) کے ساتھ ہی واپس لوٹا کرتی تھیں۔

[3120] عبید اللہ بن عمر نے عبدالرحمن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میری آرزو تھی کہ جیسے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی، میں بھی صبح کی نماز منیٰ میں ادا کیا کرتی اور لوگوں کے منیٰ آنے سے پہلے جمرہ (عقبہ) کو نکلتی مار لیتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: (کیا) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لے لی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ وہ بھاری، کم حرکت کر سکنے والی خاتون تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

[3121] سفیان (ثوری) نے عبدالرحمن بن قاسم سے

[۳۱۱۹] ۲۹۴- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُفَيْضَ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ، فَأَذِنَ لَهَا.

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفَيْضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

[۳۱۲۰] ۲۹۵- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ، فَأَصْلَى الصُّبْحَ بِمَنَى، فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ.

فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنْتُهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِنَّهَا كَانَتْ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا.

[۳۱۲۱] ۲۹۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی۔

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3122] یحییٰ قطان نے ہمیں ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) اسماءؓ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت اسماءؓ نے، جب وہ مزدلفہ کے (اندربنے ہوئے مشہور) گھر کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں، مجھ سے پوچھا: کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ انھوں نے گھڑی بھر نماز پڑھی، پھر کہا: بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ انھوں نے کہا: مجھے لے چلو۔ تو ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ انھوں نے حجرہ (عقبہ) کو نکلیاں ماریں، پھر (فجر کی) نماز اپنی منزل میں ادا کی۔ تو میں نے ان سے عرض کی: محترمہ! ہم رات کے آخری پہر میں (ہی) روانہ ہو گئے۔ انھوں نے کہا: بالکل نہیں، میرے بیٹے! نبی ﷺ نے عورتوں کو (پہلے روانہ ہونے کی) اجازت دی تھی۔

[3123] عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی اور ان کی روایت میں ہے، انھوں (اسماءؓ) نے کہا: نہیں، میرے بیٹے! نبی ﷺ نے اپنی عورتوں (اور بچوں) کو اجازت دی تھی۔

[3124] ابن جریج سے روایت ہے، (کہا:) مجھے عطاء نے خبر دی کہ انھیں ابن شوال نے خبر دی کہ وہ حضرت ام حبیبہؓ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے ان کو بتایا کہ نبی ﷺ نے انھیں مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا تھا۔

[۳۱۲۲] (۲۹۷-۱۲۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ، وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا. فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: اِرْجُلِي، فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: أَيُّ هَتَاةٍ! لَقَدْ غَلَسْنَا، قَالَتْ: كَلَّا، أَيُّ بُنَيَّ! إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعْنِ.

[۳۱۲۳] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رَوَايَتِهِ: قَالَتْ: لَا، أَيُّ بُنَيَّ! إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِظُعْنِهِ.

[۳۱۲۴] (۲۹۸-۱۲۹۲) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ. قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ.

[۳۱۲۵] ۲۹۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى. وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ: نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةٍ.

[3125] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن شوال سے اور انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (خواتین) رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہی کرتی تھیں (کہ) ہم رات کے آخری پہر میں جمع (مزدلفہ) سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتی تھیں۔ اور (عمرو) الناقد کی روایت میں ہے: ہم رات کے آخری پہر میں مزدلفہ سے روانہ ہو جاتی تھیں۔

[۳۱۲۶] ۳۰۰- (۱۲۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ - أَوْ قَالَ: فِي الضَّعْفَةِ - مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ.

[3126] حماد بن زید نے ہمیں عبید اللہ بن ابی یزید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے (اونٹوں پر لدے) بوجھ - یا کہا: کمزور افراد - کے ساتھ رات ہی روانہ کر دیا تھا۔

[۳۱۲۷] ۳۰۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ.

[3127] ہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں عبید اللہ بن ابی یزید نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں ان لوگوں میں سے تھا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور افراد میں (شامل کرتے ہوئے) پہلے روانہ کر دیا تھا۔

[۳۱۲۸] ۳۰۲- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ.

[3128] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ان لوگوں میں تھا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور افراد میں (شامل کر کے) پہلے روانہ کر دیا۔

[۳۱۲۹] ۳۰۳- (۱۲۹۴) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ بِي

[3129] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے سحر کے وقت، مزدلفہ سے اونٹوں پر لدے بوجھ کے ساتھ

(جس میں کمزور افراد بھی شامل ہوتے ہیں) روانہ کر دیا۔
 (ابن جریج نے کہا:) میں نے (عطاء سے) کہا: کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ نے مجھے لمبی رات (کے وقت) روانہ کر دیا تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، صرف یہی (کہا:) کہ سحر کے وقت روانہ کیا۔ میں نے ان سے کہا: (کیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ بھی) کہا: ہم نے فجر سے پہلے حجرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں؟ اور انھوں نے فجر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں (مجھ سے) صرف یہی (الفاظ کہے۔)

[3130] سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے روانہ کر دیتے تھے۔ وہ لوگ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس ہی وقوف کرتے، اور جتنا میسر ہوتا اللہ کا ذکر کرتے، اس کے بعد وہ امام کے مشعر حرام کے سامنے وقوف اور اس کی روانگی سے پہلے ہی روانہ ہو جاتے۔ ان میں سے کچھ فجر کی نماز (ادا کرنے) کے لیے منیٰ آ جاتے اور کچھ اس کے بعد آتے۔ پھر جب وہ (سب لوگ منیٰ) آ جاتے تو حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ان (کمزور لوگوں) کو رخصت دی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْحَرُ مَنْ جَمَعَ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: أَبْلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ بِي بَلِيلٍ طَوِيلٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذَلِكَ، يَسْحَرُ، قُلْتُ لَهُ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذَلِكَ.

[۳۱۳۰] ۳۰۴- (۱۲۹۵) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْدُمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ، فَيَقْفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمَزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ، فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ، ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ، وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ مَنَى لَصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْجَمْرَةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أَوْلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

باب: 50- حجرہ عقبہ کو وادی کے اندر سے (اس طرح) کنکریاں مارنا کہ مکہ اس کے بائیں طرف ہو اور وہ ہر کنکری (مارنے) کے ساتھ تکبیر کہے

(المعجم ۵۰) - (بَابُ رَمَى جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ، وَيَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ) (التحفة ۵۰)

کی، انھوں نے ابراہیم سے، اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کو وادی کے اندر سے سات کنکریوں کے ساتھ رمی کی، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ (عبدالرحمان نے) کہا: ان سے کہا گیا: کچھ لوگ اسے (جمرہ کو) اس کی بالائی طرف سے کنکریاں مارتے ہیں، تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔

[3132] ابن مسہر نے مجھے اعمش سے خبر دی، (انھوں نے) کہا: میں نے حجاج بن یوسف سے سنا، وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا: قرآن کی وہی ترتیب رکھو جو جبریل علیہ السلام نے رکھی (نیز سورہ بقرہ کہنے کے بجائے کہو) وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر کیا گیا ہے، وہ سورت جس میں نساء کا تذکرہ ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا تذکرہ ہے۔

(اعمش نے) کہا: اس کے بعد میں ابراہیم سے ملا، میں نے انھیں اس کی بات سنائی تو انھوں نے اس پر سب و شتم کیا اور کہا: مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے، وادی کے اندر کھڑے ہوئے، اس (جمرہ) کو چوڑائی کے رخ اپنے سامنے رکھا، اس کے بعد وادی کے اندر سے اس کو سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ کہا: میں نے عرض کی: ابو عبدالرحمن، کچھ لوگ اس کے اوپر (کی طرف) سے اسے کنکریاں مارتے ہیں۔ انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَنْاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، مَقَامُ الَّذِي أَنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3132] (۳۰۶-...) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يَوْسُفَ يَقُولُ، وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلْفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلْفَهُ جِبْرِيلُ: السُّورَةُ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا النَّسَاءَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا آلَ عِمْرَانَ.

قَالَ: فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ، فَسَبَّهَ وَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي، فَاسْتَعْرَضَهَا، فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: هَذَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ! مَقَامُ الَّذِي أَنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

سورہ بقرہ نازل کی گئی۔

[3133] ابن ابی زائدہ اور سفیان دونوں نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حجاج سے سنا، کہہ رہا تھا: ”سورہ بقرہ“ نہ کہو..... اور ان دونوں نے ابن مسہر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[3134] ہمیں محمد بن جعفر غندر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی معیت میں حج کیا، کہا: انھوں نے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں اور بیت اللہ کو اپنی بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا اور کہا: یہی ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔

[3135] ہمیں معاذ عمری نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: جب وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے۔

[3136] سلمہ بن کہیل نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا گیا: کچھ لوگ جمرہ عقبہ کو گھانٹا کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں۔ کہا: تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے وادی کے اندر سے اسے کنکریاں ماریں، پھر کہا: یہیں سے، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! اس ہستی نے کنکریاں ماریں جن پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔

[۳۱۳۳] وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ. قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا تَقُولُوا: سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَاقْتَصَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

[۳۱۳۴] ۳۰۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ، وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ، وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[۳۱۳۵] ۳۰۸- (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[۳۱۳۶] ۳۰۹- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاتِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - : أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ يُعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاتِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنَّ أَنْاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَهُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ! رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

(المعجم ۵۱) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمِي جَمْرَةِ الْعُقْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا، وَبَيَانُ قَوْلِهِ ﷺ: ((لَتَأْخُذُوا مَنَاسِكُكُمْ)) (التحفة ۵۱)

باب: 51- قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا مستحب ہے، نیز آپ ﷺ کے اس فرمان کی وضاحت کہ ”مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو“

[۳۱۳۷] ۳۱۰- (۱۲۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُولُ: «لَتَأْخُذُوا مَنَاسِكُكُمْ، فَإِنِّي لَا أَذْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ».

[3137] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ قربانی کے دن اپنی سواری پر (سوار ہو کر) کنکریاں مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”تمہیں چاہیے کہ تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، میں نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میں (دوبارہ) حج نہ کر سکوں۔“

[۳۱۳۸] ۳۱۱- (۱۲۹۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغَيْنٍ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأَسَامَةُ، أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنْ أُمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجْدَعٌ - حَسِبْتُمْهَا قَالَتْ - أَسْوَدٌ، يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا».

[3138] معقل نے زید بن ابی انیسہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (یحییٰ بن حصین نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہی تھیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا، میں نے آپ ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور واپس پلٹے، آپ اپنی سواری پر تھے اور بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے ایک آگے سے (مہار پکڑ کر) آپ کی سواری کو ہانک رہا تھا اور دوسرا دھوپ سے (بچاؤ کے لیے) اپنا کپڑا رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر تانے ہوئے تھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس موقع پر) بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اگر کوئی کٹے ہوئے اعضاء والا۔ میرا خیال ہے انھوں (ام حصین رضی اللہ عنہا) نے کہا: کالاً غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے، جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری

قیادت کرے تو تم اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔“

[3139] ابو عبد الرحیم نے زید بن ابی انیسہ سے، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ الوداعی حج کیا تو میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا، ان میں سے ایک نبی ﷺ کی اونٹنی کی نکیل تھامے ہوئے تھا اور دوسرا اپنے کپڑے کو اٹھائے گرمی سے اوٹ کر رہا تھا، یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

امام مسلم نے کہا: ابو عبد الرحیم کا نام خالد بن ابی یزید ہے اور وہ محمد بن سلمہ کے ماموں ہیں، ان سے کعب اور جاج اعور نے (حدیث) روایت کی۔

[۳۱۳۹] ۳۱۲- (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحَصِينِ، عَنْ أُمِّ الْحَصِينِ جَدَّتِهِ قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالَ وَأَحَدَهُمَا آخِذٌ بِخَطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

قَالَ مُسْلِمٌ: وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ ابْنُ أَبِي يَزِيدٍ، وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، رَوَى عَنْهُ وَكَيْعٌ وَالْحَجَّاجُ الْأَعْوَرُ.

باب: 52- مستحب ہے کہ جمرات (کو ماری جانے) والی کنکریاں اس قدر بڑی ہوں جس قدر دو انگلیوں سے ماری جانے والی کنکریاں ہوتی ہیں

(المعجم ۵۲) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ) (التحفة ۵۲)

[3140] ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے جمرہ عقبہ کو اتنی بڑی کنکریاں ماریں جتنی چٹکی (دو انگلیوں) سے ماری جانے والی کنکریاں ہوتی ہیں۔

[۳۱۴۰] ۳۱۳- (۱۲۹۹) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

باب: 53- رمی کس وقت مستحب ہے؟

(المعجم ۵۳) - (بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ) (التحفة ۵۳)

[3141] ابو خالد احمر اور ابن اور لیس نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ (عقبہ) کو کنکریاں ماریں اور اس کے بعد (کے دنوں میں تمام جمرہ کو) اس وقت جب سورج ڈھل گیا۔

[۳۱۴۱] ۳۱۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

[3142] ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ آگے اسی کے مانند ہے۔

[۳۱۴۲] (...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

باب: 54- جمرات کی کنکریاں سات سات ہیں

(المعجم ۵۳) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعُ سَبْعٍ) (التحفة ۵۴)

[3143] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استیجا طاق ڈھیلوں سے ہوتا ہے، جمرات کی رمی طاق ہوتی ہے، صفامردہ کے درمیان سعی طاق ہوتی ہے، بیت اللہ کا طواف طاق ہوتا ہے۔ اور تم میں سے جب کوئی استیجا کرے تو طاق ڈھیلوں سے کرے۔

[۳۱۴۳] ۳۱۵- (۱۳۰۰) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغَيْنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا سَتَجْمَارُ تَوًّا، وَرَمَى الْجِمَارِ تَوًّا، وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوًّا، وَالطَّوَافُ تَوًّا، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ تَوًّا».

باب: 55- سرمونڈنا بال کاٹنے سے افضل ہے، البتہ کاٹنا جائز ہے

(المعجم ۵۵) - (بَابُ تَفْصِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ) (التحفة ۵۵)

[3144] لیث نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سرمونڈایا اور آپ کے صحابہ کی ایک جماعت نے بھی سرمونڈایا، اور ان

[۳۱۴۴] ۳۱۶- (۱۳۰۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

قَالَ: خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

حضرت عبداللہ ﷺ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈانے والوں پر رحم فرمائے۔“ ایک یا دو مرتبہ (دعا کی) پھر فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں پر بھی“ (ان کے لیے صرف ایک بار دعا کی۔)

[3145] یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ نافع سے روایت ہے، اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما۔“ لوگوں (صحابہ) نے کہا: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما۔“ صحابہ نے پھر عرض کی: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں پر (بھی رحم فرما۔)“

[3146] ہمیں عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبید اللہ بن عمر نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈانے والوں پر رحم فرمائے۔“ لوگوں نے کہا: اور بال کٹوانے والوں پر اے اللہ کے رسول! فرمایا: ”اللہ سرمنڈانے والوں پر رحم فرمائے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں پر۔ فرمایا: ”اللہ سرمنڈانے والوں پر رحم فرمائے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کی: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔“

[3147] ہمیں عبدالوہاب نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبید اللہ نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور انھوں نے (اپنی) حدیث میں کہا: جب چوتھی باری آئی تو

[3145] ۳۱۷- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ! ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «اللَّهُمَّ! ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[3146] ۳۱۸- (...) أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[3147] ۳۱۹- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا كَانَتْ

الرَّابِعَةُ، قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

آپ نے فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔“

[3148] ابو زرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمندانے والوں کو بخش دے۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ”اے اللہ! سرمندانے والوں کو بخش دے۔“ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ”اے اللہ! سرمندانے والوں کو بخش دے۔“ صحابہ نے پھر عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں کو بھی۔“

[۳۱۴۸] ۳۲۰- (۱۳۰۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا عَمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[3149] علاء نے اپنے والد (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی..... آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو زرہ کی (روایت کردہ) حدیث کے ہم معنی ہے۔

[۳۱۴۹] (....) وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[3150] کعب اور ابو داؤد طيالسی نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی داؤد (ام حصین رضی اللہ عنہا) سے روایت کی کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ سے سنا، آپ نے سرمندانے والوں کے لیے تین بار اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک بار دعا کی۔ اور کعب نے ”حجۃ الوداع کے موقع پر“ کا جملہ نہیں کہا۔

[۳۱۵۰] ۳۲۱- (۱۳۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصِينِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً، وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3151] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے سر مبارک کے بال منڈائے۔

[۳۱۵۱] ۳۲۲- (۱۳۰۴) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَغْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

(المعجم ۵۶) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّنَةَ يَوْمَ النَّحْرِ
أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرُ ثُمَّ يَحْلِقُ وَالْإِبْتِدَاءُ فِي
الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ
الْمَحْلُوقِ) (التحفة ۵۶)

باب: 56- قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ (حج
کرنے والا پہلے) رمی کرے، پھر قربانی کرے،
پھر سرمندانے، اور مونڈنے کی ابتدا سر کی
دائیں طرف سے کی جائے

[3152] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، (کہا):
ہمیں حفص بن غیاث نے ہشام سے خبر دی، انھوں نے محمد
بن سیرین سے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے، پھر جمرہ عقبہ کے
پاس آئے اور اسے نکلیاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنے پڑاؤ پر
آئے اور قربانی کی، پھر بال مونڈنے والے سے فرمایا: ”پکڑو۔“
اور آپ نے اپنے (سر کی) دائیں طرف اشارہ کیا، پھر بائیں
طرف، پھر آپ (اپنے موئے مبارک) لوگوں کو دینے لگے۔

[۳۱۵۲] [۳۲۳-۱۳۰۵] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى مِنَى، فَأَتَى الْجَمْرَةَ
فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنَزِلَهُ بِمِنَى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ
لِلْحَلَّاقِ: «خُذْ» وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ
الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ.

[3153] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر اور ابوکریب سب
نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے ہشام سے اسی سند کے
ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، لیکن ابوبکر نے اپنی روایت
میں یہ الفاظ کہے: آپ نے حجام سے کہا: ”یہ لو“ اور اپنے
ہاتھ سے اس طرح اپنی دائیں جانب اشارہ کیا (کہ پہلے
دائیں طرف سے شروع کرو) اور اپنے بال مبارک اپنے
قریب کھڑے ہوئے لوگوں میں تقسیم فرمادیے۔ پھر حجام کو
اپنی بائیں جانب کی طرف اشارہ کیا (کہ اب بائیں جانب
سے حجامت بناؤ) حجام نے آپ کا سرمونڈ دیا تو آپ نے
(اپنے وہ موئے مبارک) ام سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمادیے۔

[۳۱۵۳] [۳۲۴-...] وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَمَا
أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رَوَايَتِهِ: قَالَ: لِلْحَلَّاقِ «هَا»
وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا، فَقَسَمَ
شَعْرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ. قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ
وَالِى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ، فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمُّ سَلِيمٍ.

اور ابوکریب کی روایت میں ہے، کہا: حجام (نے) دائیں
جانب سے شروع کیا تو آپ نے ایک ایک، دو دو بال کر کے

وَأَمَّا فِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشَّقِّ
الْأَيْمَنِ، فَوَزَعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ،

تُمْ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «هَهُنَا أَبُو طَلْحَةَ؟» فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ.

لوگوں میں تقسیم فرمادیے، پھر آپ نے اپنی بائیں جانب (حجامت بنانے کا) اشارہ فرمایا۔ حجام نے اس طرف بھی وہی کیا (بال مونڈ دیے)، پھر آپ نے فرمایا: ”کیا یہاں ابو طلحہ ہیں؟“ پھر آپ نے اپنے موئے مبارک ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے فرمادیے۔

[3154] ہمیں عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام (بن حسان) نے محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں، پھر قربانی کے اونٹوں کی طرف تشریف لے گئے اور انھیں نحر کیا، اور حجام (آپ کے لیے) بیٹھا ہوا تھا، آپ نے (اسے) اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے سر سے (بال اتارنے کا) اشارہ کیا تو اس نے آپ (کے سر) کی دائیں طرف کے بال اتار دیے۔ آپ نے وہ بال ان لوگوں میں بانٹ دیے جو آپ کے قریب موجود تھے۔ پھر فرمایا: ”دوسری طرف کے بال (بھی) اتار دو۔“ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”ابو طلحہ کہاں ہیں؟“ اور آپ نے وہ (موئے مبارک) انھیں دے دیے۔

[3155] ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، (کہا:) میں نے ہشام بن حسان سے سنا، وہ ابن سیرین سے خبر دے رہے تھے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے حجرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں، اپنی قربانی (کے اونٹوں) کو نحر کیا اور پھر سر منڈوانے لگے تو آپ نے اپنے سر کی دائیں جانب مونڈنے والے کی طرف کی تو اس نے اس طرف کے بال اتار دیے، آپ نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ (بال) ان کے حوالے کر دیے۔ پھر آپ نے (سر کی) بائیں جانب اس کی طرف کی، اور فرمایا: ”(اس کے) بال اتار دو۔“ اس نے وہ بال اتار دیے تو

[3154] ۳۲۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُذْنِ فَنَحَرَهَا، وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ، وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِخْلِقِ الشَّقَّ الْآخَرَ» فَقَالَ: «أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[3155] ۳۲۶- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسْكُهُ وَحَلَقَ، نَاقَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاقَلَهُ الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ: «إِخْلِقِ» فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: «إِقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ».

آپ نے وہ بھی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے، اور فرمایا: ”آپ (بائیں طرف والے بالوں) کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔“

خبر فائدہ: آپ ﷺ نے پہلے دائیں طرف کے بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیے، پھر بائیں طرف والے بال ان کو دیے۔ اب وہ دونوں ہاتھوں میں موئے مبارک لیے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا، تقسیم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے دائیں ہاتھ ہی سے ہوئی تھی۔ (دیکھیے: حدیث: 3153، 3154) چونکہ تقسیم کا حکم آپ ﷺ نے دیا تھا اس لیے وہ آپ ہی کی تقسیم تھی۔

باب: 57- قربانی کوری سے، اور بال منڈوانے کو قربانی اور رمی (دونوں) سے مقدم کرنا اور ان سب سے پہلے طواف افاضہ کرنا جائز ہے

(المعجم ۵۷) - (بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ، وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ، وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا) (التحفة ۵۷)

[3156] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے اور انھوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کے لیے ٹھہرے رہے، وہ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھ نہ سکا (کہ پہلے کیا ہے) اور میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے پتہ نہ چلا اور میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ نے فرمایا: ”(اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق جس میں تقدیم یا تاخیر کی گئی، نہیں پوچھا گیا مگر آپ نے (یہی) فرمایا: ”(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔“

[3157] یونس نے ابن شہاب سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ (منیٰ میں) اپنی سواری پر ٹھہر گئے اور لوگوں نے آپ سے سوالات شروع کر دیے، ان میں سے

[۳۱۵۶] ۳۲۷- (۱۳۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِمِنَى، لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَقَالَ: «إِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَمْ أَشْعُرُ فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ: «إِزِمْ وَلَا حَرَجَ».

قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا أَخَّرَ، إِلَّا قَالَ: «أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

[۳۱۵۷] ۳۲۸- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّمِيمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ:

ایک کہنے والا کہہ رہا تھا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ رمی (کامل) قربانی سے پہلے ہے، میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو (اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔“ کوئی اور شخص کہتا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ قربانی سرمنڈوانے سے پہلے ہے، میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے؟ تو آپ فرماتے: ”(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔“ (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں نے آپ سے نہیں سنا کہ اس دن آپ سے ان اعمال کے بارے میں، جن میں آدمی بھول سکتا ہے یا لاعلم رہ سکتا ہے، ان میں سے بعض امور کی تقدیم (و تاخیر) یا ان سے ملتی جلتی باتوں کے بارے میں نہیں پوچھا گیا، مگر رسول اللہ ﷺ نے (یہی) فرمایا: ”(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔“

[3158] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی..... (اس کے بعد) حدیث کے آخر تک زہری سے یونس کی روایت کردہ حدیث کے مانند ہے۔

[3159] عیسیٰ نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی، کہا: میں نے ابن شہاب سے سنا، کہہ رہے تھے: عیسیٰ بن طلحہ نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اس دوران میں جب آپ ﷺ قربانی کے دن خطبہ دے رہے تھے، کوئی آدمی آپ کی طرف (رخ کر کے) کھڑا ہوا، اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں سمجھتا تھا کہ فلاں کام فلاں سے پہلے ہے، پھر کوئی آدمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ فلاں کام فلاں فلاں سے پہلے ہو گا۔ (انھوں نے) ان تین کاموں (سر منڈوانے، رمی اور قربانی کے بارے میں پوچھا تو) آپ نے یہی فرمایا: ”(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔“

وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ، فَتَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَارُمْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَيَقُولُ: «أَنْحَرْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: فَمَا سَمِعْتَهُ سِوَالِ يَوْمَيْدٍ عَنْ أَمْرِ، مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ، مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ، وَأَشْبَاهِهَا، إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ».

[۳۱۵۸] (....) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَغْفُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ.

[۳۱۵۹] ۳۲۹- (....) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا. لَهُوَلَاءِ الثَّلَاثِ. قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

[3160] محمد بن بکر اور سعید بن یحییٰ اموی نے اپنے والد (یحییٰ اموی) کے واسطے سے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یحییٰ) حدیث بیان کی، ابن بکر کی روایت عیسیٰ کی گزشتہ روایت کی طرح ہے، سوائے ان کے اس قول کے ”ان تین چیزوں کے بارے میں“ اور رہے یحییٰ اموی تو ان کی روایت میں ہے: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا، میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی اور اسی سے ملتی جلتی باتیں۔

[3161] ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: کوئی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔“ (کسی اور نے) کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔“

[3162] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ (یحییٰ) روایت کی، (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، (آپ) منیٰ میں اونٹنی پر (سوار) تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا..... آگے ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث ہے۔

[3163] محمد بن ابی حفصہ نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب آپ کے پاس قربانی کے دن ایک آدمی آیا، آپ جمرہ عقبہ کے پاس رکے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے

[۳۱۶۰] ۳۳۰- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكِرَ وَرَايَةِ عَيْسَى، إِلَّا قَوْلَهُ: لَهُؤَلَاءِ الثَّلَاثُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ، وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ، وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ.

[۳۱۶۱] ۳۳۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبَحَ، قَالَ: «فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

[۳۱۶۲] ۳۳۲- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَاقَةٍ بِمَنَى، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[۳۱۶۳] ۳۳۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ، وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ

سرمنڈ والیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔“ ایک اور آدمی آیا۔ وہ کہنے لگا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”(اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا، اور کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے؟ فرمایا: ”(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔“

کہا: میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ اس دن آپ سے کسی بھی چیز (کی تقدیم و تاخیر) کے بارے میں سوال کیا گیا ہو مگر آپ نے یہی فرمایا: ”کر لو، کوئی حرج نہیں۔“

[3164] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے قربانی کرنے، سرمنڈوانے، رمی کرنے اور (کاموں کی) تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

الْحُمْرَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ: «افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ».

[۳۱۶۴] ۳۳۴- (۱۳۰۷) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بِهِ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ، وَالْحَلْقِ، وَالرَّمْيِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ، فَقَالَ: «لَا حَرَجَ».

باب: 58- قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا
مستحب ہے

(المعجم ۵۸) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ
الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ) (التحفة ۵۸)

[3165] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا، پھر واپس آ کر ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

[۳۱۶۵] ۳۳۵- (۱۳۰۸) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا عُيَيْنُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنَى.

نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن طواف افاضہ کرتے، پھر واپس آتے، ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرتے اور بیان کیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمَنَى، وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ.

(المعجم ۵۹) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نُزُولِ
الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفَرِ، وَصَلَاةِ الظُّهْرِ
وَمَا بَعْدَهَا بِهِ) (التحفة ۵۹)

باب: 59- روانگی کے دن مُحَصَّب (اُنْح) میں
ٹھہرنا، ظہر اور اس کے بعد کی نمازیں وہاں ادا
کرنا مستحب ہے

[۳۱۶۶] ۳۳۶- (۱۳۰۹) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ:
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ:
سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ
عَقَلْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمَنَى، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى
الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ:
افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ.

[3166] عبدالعزیز بن رُفَیْع سے روایت ہے، انھوں
نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا،
میں نے کہا: مجھے ایسی چیز بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ
سے سیکھی ہو (اور یاد رکھی ہو)، آپ نے ترویہ کے دن (آٹھ
ذوالحجہ کو) ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انھوں نے بتایا: منی
میں۔ میں نے پوچھا: آپ نے (منی سے) واپسی کے دن
عصر کی نماز کہاں ادا کی؟ انھوں نے کہا: اَبْطَح میں۔ پھر کہا:
(لیکن تم) اسی طرح کرو جیسے تمہارے امراء کرتے ہیں۔

فائدہ: مطلب یہ کہ اگر تمہارا قافلہ اپنے امیر کی سرکردگی میں کسی اور راستے سے واپس جا رہا ہے تو اَبْطَح، یعنی محصب میں
آکر ٹھہرنا ضروری نہیں۔

[۳۱۶۷] ۳۳۷- (۱۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ،
عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ.

[3167] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اَبْطَح میں
پڑاؤ کیا کرتے تھے۔ (واپسی کے وقت مدینہ کے راستے میں
منی کے باہر وہیں پڑاؤ کیا جاسکتا تھا۔)

[۳۱۶۸] ۳۳۸- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا
صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ
يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً، وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ
النَّفَرِ بِالْحَضْبَةِ.

[3168] صحابہ بن جویریہ نے نافع سے حدیث بیان کی
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محصب میں پڑاؤ کرنے کو سنت سمجھتے
تھے، اور وہ روانگی کے دن ظہر کی نماز حَضْبہ (محصب) میں ادا
کرتے تھے۔

قَالَ نَافِعٌ: قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

نافع نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد خلفاء نے
واہی محصب میں قیام کیا۔

[3169] عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، (کہا):

ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: اہلحج میں ٹھہرنا (اعمال حج کی سنتوں میں سے کوئی) سنت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے کیونکہ (مکہ سے) روانہ ہوتے وقت وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

[3170] حفص بن غیاث، حماد بن زید اور حبیب المعلم

سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[۳۱۶۹] ۳۳۹- (۱۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَزَلُ الْإِبْطَحَ لَيْسَ بِسَنَةٍ، إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ.

[۳۱۷۰] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3171] زہری نے سالم سے روایت کی کہ ابوبکر، عمر اور

ابن عمر رضی اللہ عنہم اہلحج میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

[۳۱۷۱] ۳۴۰- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْإِبْطَحَ.

زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر

دی کہ وہ ایسا نہیں کرتی تھیں۔ اور (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا:

رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے کیونکہ پڑاؤ کی وہ جگہ آپ کے (مکہ سے) نکلنے کے لیے زیادہ آسان تھی۔

قَالَ الرَّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ:

أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ، وَقَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ مَنَزِلًا أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ.

[3172] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

انھوں نے کہا: تَخْصِيب (مہب میں ٹھہرنا) کوئی چیز نہیں، وہ تو پڑاؤ کی ایک جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے قیام کیا تھا۔

[۳۱۷۲] ۳۴۱- (۱۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ -: حَدَّثَنَا شُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ التَّخْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنَزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[3173] قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ان سب نے ابن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے صالح بن کیسان سے اور انھوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب آپ منی سے نکلے، مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں اٹح میں قیام کروں، لیکن میں (خود) وہاں آیا اور آپ کا خیمہ لگایا، اس کے بعد آپ تشریف لائے اور قیام کیا۔

ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے صالح سے (بیان کردہ) روایت میں کہا: انھوں (صالح) نے کہا: میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، اور قتیبہ کی روایت میں ہے: (سلیمان نے) کہا: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی ﷺ کے سامان (کی حفاظت اور نقل و حمل) پر مامور تھے۔

[3174] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”کل ہم ان شاء اللہ خیف بنی کنانہ (وادی محصب) میں قیام کریں گے، جہاں انھوں (قریش) نے باہم کفر پر (قائم رہنے کی) قسم کھائی تھی۔“

[3175] اور اسی نے حدیث بیان کی، (کہا: مجھے زہری نے حدیث سنائی، (کہا: مجھ سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، (کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم منی میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ”کل ہم خیف بنو کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں انھوں (قریش) نے آپس میں مل کر کفر پر (ڈٹے رہنے کی) قسم کھائی تھی۔“

واقعہ یہ تھا کہ قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کیا تھا کہ وہ نہ ان سے شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے لین دین کریں گے،

[۳۱۷۳] ۳۴۲- (۱۳۱۳) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَمْ يَأْمُرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مَنَى، وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَتَزَلَّ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ: قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ؛ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: عَنْ أَبِي رَافِعٍ: وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ.

[۳۱۷۴] ۳۴۳- (۱۳۱۴) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نَزَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[۳۱۷۵] ۳۴۴- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ بِمَنَى: «نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

وَذَلِكَ إِنْ قُرِيشًا وَبَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، أَنْ لَا يُنَاجِحُوهُمْ، وَلَا يُبَايَعُوهُمْ، حَتَّى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ

يَعْنِي بِذَلِكَ، الْمُحْصَبُ.

یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالے کر دیں۔
اس (خیف بنی کنانہ) سے آپ کی مراد وادی محصب تھی۔

[3176] ۳۴۵- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْزِلُنَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، إِذَا فَتَحَ اللَّهُ، الْخَيْفَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[3176] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان شاء اللہ جب اللہ نے فتح دی تو ہمارا قیام خیف (محصب) میں ہو گا۔ جہاں انھوں (قریش) نے باہم مل کر کفر پر (قائم رہنے کی) قسم کھائی تھی۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی سے اللہ نے اس بات کی خبر دے دی تھی۔ اگرچہ آپ ﷺ نے ابو رافع رضی اللہ عنہ کو حکم نہیں دیا لیکن انھوں نے وہیں خیمہ لگایا جو مکہ سے باہر مدینہ کی طرف سفر کے لیے مناسب ترین پڑاؤ تھا اور جہاں اللہ نے مقدر فرمایا تھا۔ ان احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہاں خیمہ لگانا حج کے اعمال کی تکمیل کے لیے نہ تھا۔ وہ تو منی کے قیام کے ساتھ ہی مکمل ہو چکے تھے۔ یہاں قیام کے حوالے سے جس بات کو ذہن میں تازہ کرنا مقصود تھا وہ یہی تھی کہ جس جگہ کو ظلم و عدوان کے معاہدے کے لیے استعمال کیا گیا تھا، وہاں اب اللہ کی اطاعت کرنے اور اس کی رحمتیں سمیٹنے والے آکر قیام کیا کریں گے جن کی زندگی کے شب و روز دین کی سر بلندی اور ظلم و عدوان کو مٹانے کے لیے وقف تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ نے یہی ارشاد فرمایا۔

(المعجم ۶۰) - (بَابُ وَجُوبِ الْمَبِيتِ بِمَنَى لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَالتَّرْخِصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السَّقَايَةِ) (التحفة ۶۰)

باب: 60-ایام تشریق کے دوران میں راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے، جبکہ اہل سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے والوں) کو رخصت حاصل ہے

[3177] ۳۴۶- (۱۳۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مَنَى، مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأْذَنَ لَهُ.

[3177] (محمد بن عبد اللہ) بن نمیر اور ابو اسامہ دونوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ نے حدیث بیان کی اور ابن نمیر نے الفاظ انھی کے ہیں۔ اپنے والد کے واسطے سے بھی عبید اللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ (زمزم پر حاجیوں کو) پانی پلانے کے لیے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزار لیں؟ تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

[3178] عیسیٰ بن یونس اور ابن جریج دونوں نے عبید اللہ بن عمر (بن حفص) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[3179] بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا: میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: کیا وجہ ہے میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے بچے (حاجیوں کو) دودھ اور شہد پلاتے ہیں اور تم نیب پلاتے ہو؟ یہ تمہیں لاحق حاجت مندی کی وجہ سے ہے یا بخلی کی وجہ سے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: الحمد للہ، نہ ہمیں حاجت مندی لاحق ہے اور نہ بخلی، (اصل بات یہ ہے کہ) نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر (سوار ہو کر) تشریف لائے اور آپ کے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ آپ نے پانی طلب فرمایا تو ہم نے آپ کو نبی کا ایک برتن پیش کیا، آپ نے خود پیا اور باقی ماندہ اسامہ رضی اللہ عنہ کو پلایا اور فرمایا: ”تم لوگوں نے اچھا کیا اور بہت خوب کیا، اسی طرح کرتے رہنا۔“ لہذا ہم نہیں چاہتے کہ جس کام کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، ہم اسے بدل دیں۔

[3178] (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ بَكْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

[3179] (۳۴۷-۱۳۱۶) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ، فَأَتَاهُ أَغْرَابِي فَقَالَ : مَا لِي أَرَى بَنِي عَمَّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ؟ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بَيْنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلِ ، قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ ، فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ ، وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ ، وَقَالَ : «أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ ، كَذَا فَاصْنَعُوا» فَلَا نُزِيدُ نَعِيرٌ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

باب: 61- قربانی کے لیے لائے گئے جانوروں کا گوشت، ان کی کھالیں اور جھولیں (اوپر ڈالے گئے کپڑے) وغیرہ صدقہ کرنے چاہئیں، ان میں سے کچھ بھی قصاب کو (بطور اجرت) نہیں دیا جاسکتا، اور ان کی نگرانی کے لیے کسی کو نائب بنانا جائز ہے

(المعجم ۶۱) - (بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا، وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَارُ مِنْهَا شَيْئًا، وَجَوَازِ الْإِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا) (التحفة ۶۱)

[3180] ابوخیثمہ نے ہمیں عبدالکریم سے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور یہ کہ ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کروں، نیز ان میں سے قصاب کو (بطور اجرت کچھ بھی) نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم اس کو اپنے پاس سے (اجرت) دیں گے۔“

[3181] ابن عیینہ نے عبدالکریم جزری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[3182] سفیان اور ہشام دونوں نے ابن ابی نجیح سے، انھوں نے مجاہد سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ نبی ﷺ سے روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں قصاب کی اجرت کا ذکر نہیں۔

[3183] حسن بن مسلم نے خبر دی کہ انھیں مجاہد نے خبر دی، انھیں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی، انھیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ آپ کی قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کریں، اور انھیں حکم دیا کہ آپ کی پوری قربانیوں کو، (یعنی) ان کے گوشت، کھالوں اور (ان کی پشت پر ڈالی ہوئی) جھولوں کو مسکینوں میں تقسیم کر دیں اور ان میں سے کچھ بھی ذبح کی اجرت کے طور پر نہ دیں۔

[۳۱۸۰] ۳۴۸- (۱۳۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُذْنِهِ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجَلَّتْهَا، وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْهَا، قَالَ: «نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا».

[۳۱۸۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[۳۱۸۲] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ. وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَاذِرِ.

[۳۱۸۳] ۳۴۹- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُذْنِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّقِسَ بِذَنِّهِ كُلَّهَا: لَحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجَلَالَهَا، فِي الْمَسَاكِينِ،

وَلَا يُعْطَى فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا .

[3184] عبد الکریم بن مالک جزری نے مجاہد سے (باقی

ماندہ) اسی سابقہ سند کے ساتھ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا..... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[۳۱۸۴] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ :

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ، أَنَّ

مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى

أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ أَمَرَهُ ، بِمِثْلِهِ .

باب: 62- قربانی میں شراکت جائز ہے، اونٹ اور گائے میں سے ہر ایک سات افراد کی طرف سے کافی ہے

(المعجم ۶۲) - (بَابُ جَوَازِ الْإِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ، وَاجْزَاءِ الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَنْ سَبْعَةٍ) (الصحفة ۶۲)

[3185] امام مالک نے ابو زبیر سے اور انھوں نے جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حدیبیہ کے سال، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں، ہم نے سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ، سات کی طرف سے ایک گائے کی قربانیاں دیں۔

[۳۱۸۵] ۳۵۰- (۱۳۱۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ :

نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ

عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .

[3186] ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے میں شریک ہو جائیں، ہم میں سے سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوں۔

[۳۱۸۶] ۳۵۱- (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى : أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ

جَابِرٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : خَرَجْنَا

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلَيْنِ بِالْحَجِّ ، فَأَمَرَنَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ ،

كُلُّ سَبْعَةٍ مَنَّا فِي بَدَنَةٍ .

[3187] ہمیں عزہ بن ثابت نے ابو زبیر سے حدیث

بیان کی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی،

[۳۱۸۷] ۳۵۲- (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ

انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے (ذبح کی)۔

أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

[3188] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج و عمرے میں سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوئے، تو ایک آدمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا احرام کے وقت سے ساتھ لائے گئے قربانی کے جانوروں میں بھی اس طرح شراکت کی جاسکتی ہے، جیسے بعد میں خریدے گئے جانوروں میں شراکت ہو سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ بھی ساتھ لائے گئے قربانی کے جانوروں ہی کی طرح ہیں۔

[۳۱۸۸] ۳۵۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ لَجَابِرٍ: أَيْشَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ؟ قَالَ: مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُذْنِ.

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے، انہوں نے کہا: ہم نے اس دن ستر اونٹ نحر کیے، ہم سات سات آدمی (قربانی کے ایک) اونٹ میں شریک ہوئے تھے۔

وَحَضَرَ جَابِرُ الْحُدَيْبِيَّةَ. قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً، اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ.

[3189] ہمیں محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابو زبیر نے بتایا کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ نبی ﷺ کے حج کا حال سن رہے تھے، انہوں نے اس حدیث میں کہا: (آپ ﷺ نے) ہمیں حکم دیا کہ جب ہم احرام کھولیں تو قربانی کریں، اور ہم میں سے چند (سات) آدمی ایک قربانی میں شریک ہو جائیں۔ اور یہ (حکم اس وقت دیا) جب آپ نے ہمیں اپنے حج کے احرام کھولنے کا حکم دیا۔ یہ بات بھی اس حدیث میں ہے۔

[۳۱۸۹] ۳۵۴- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَأَمَرْنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مَتَا فِي الْهَدْيَةِ، وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجَّتِهِمْ، فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

[3190] عطاء نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے کا فائدہ اٹھاتے (حج تمتع کرتے) تو ہم (یوم النحر اور بقیہ ایام تشریق میں) سات افراد کی طرف سے ایک گائے ذبح کرتے، اس (ایک) میں شریک ہو جاتے۔

[3191] ہمیں یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اور دیگر امہات المؤمنین) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

[3192] محمد بن بکر اور یحییٰ بن سعید نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے، اور ابن بکر کی حدیث میں ہے: اپنے حج میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے، ایک گائے ذبح کی۔

باب: 63- اونٹ کو کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر نحر کرنا مستحب ہے

[3193] زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ اپنی قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر (نحر کرو، یہی) تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

[۳۱۹۰] ۳۵۵- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَتَمَتُّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ، فَذَبَحَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، نَشْرِكُ فِيهَا.

[۳۱۹۱] ۳۵۶- (۱۳۱۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النَّحْرِ.

[۳۱۹۲] ۳۵۷- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ: عَنْ عَائِشَةَ، بَقْرَةً فِي حَجَّتِهِ.

(المعجم ۶۳) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْأَبِلِ قِيَامًا مَغْقُولَةً) (التحفة ۶۳)

[۳۱۹۳] ۳۵۸- (۱۳۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مَقِيدَةً، سَنَّةً نَبِيِّكُمْ ﷺ.

(المعجم ۶۴) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ، وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَقَتْلُ الْقَلَائِدِ، وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا، وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذَلِكَ) (التحفة ۶۴)

باب: 64- جو شخص خود نہ جانا چاہتا ہو اس کے لیے حرم میں قربانی کا جانور بھیجنا مستحب ہے، اسے ہار پہنانا اور اس (بھیجی جانے والی قربانی) کے لیے ہار بننا مستحب ہے اور اسے بھیجنے والا محرم (حالت احرام میں) نہیں ہو جاتا، اور نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی چیز حرام ہوتی ہے

[3194] ہمیں لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ سے قربانی کے جانوروں کا ہدیہ بھیجا کرتے تھے، اور میں آپ کے ہدیے (کے جانوروں) کے لیے ہار بنتی تھی، پھر آپ کسی بھی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے جس سے ایک احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[3195] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[3196] ہمیں سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں خود کو دیکھتی رہی ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے ہار بن رہی ہوں..... (آگے) اسی کی طرح ہے۔

[3197] عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت

[۳۱۹۴] ۳۵۹- (۱۳۲۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَقْتُلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[۳۱۹۵] (...). وَحَدَّثَنِيهِ حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[۳۱۹۶] ۳۶۰- (...). وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ؛ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، أَقْتُلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[۳۱۹۷] ۳۶۱- (...). وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: میں اپنے ان دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیجے جانے والے جانوروں کے ہاربتی تھی، پھر آپ نہ (ایسی) کسی چیز سے الگ ہوتے اور نہ (ایسی کوئی چیز) ترک کرتے تھے (جو احرام کے بغیر آپ کیا کرتے تھے)۔

[3198] فلاح نے ہمیں قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹے، پھر آپ نے ان کا اشعار کیا (کوہان پر چیر لگائے) اور ہار پہنائے، پھر انھیں بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور (خود) مدینہ میں مقیم رہے اور آپ پر (ان کی وجہ سے) کوئی چیز جو (پہلے) آپ کے لیے حلال تھی حرام نہ ہوئی۔

[3199] ایوب نے قاسم اور ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (بیت اللہ کی طرف) ہدی بھیجتے تھے، میں اپنے دونوں ہاتھوں سے ان کے ہاربتی تھی، پھر آپ کسی بھی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے تھے جس سے کوئی بھی غیر حرم (بغیر احرام والا شخص) اجتناب نہیں کرتا۔

[3200] ہمیں ابن عون نے قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام المومنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے یہ ہار اس اون سے بٹے جو ہمارے پاس تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہم میں غیر حرم ہی رہے۔ آپ (اپنی ازواج کے پاس) آتے، جیسے غیر حرم اپنی بیوی کے پاس آتا ہے یا آپ آتے جیسے ایک (عام آدمی) اپنی بیوی کے پاس آتا ہے۔

[3201] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے

مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَذِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَغْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ.

[۳۱۹۸] ۳۶۲- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا.

[۳۱۹۹] ۳۶۳- (...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ. قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قَلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ، أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ، ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ، لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ.

[۳۲۰۰] ۳۶۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عَهْدِي كَانَ عِنْدَنَا، فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَلَالًا، يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ، أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ.

[۳۲۰۱] ۳۶۵- (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی) کے لیے بکریوں کے ہار بٹ رہی ہوں، اس کے بعد آپ انھیں (مکہ) بھیجتے، پھر ہمارے درمیان احرام کے بغیر ہی رہتے۔

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقْبِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ، فَيَبْعُثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا.

[3202] یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب میں سے یحییٰ نے کہا: ابو معاویہ نے ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسا ہوا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی) کے لیے بیت اللہ بھیجے جانے والے جانور کے لیے ہار تیار کرتی، آپ وہ (ہار) ان جانوروں کو ڈالتے، پھر انھیں (مکہ) بھیجتے، پھر آپ (مدینہ ہی میں) ٹھہرتے، آپ ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام باندھنے والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[۳۲۰۲] ۳۶۶- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا قَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَيَقْلُدُ هَدْيَهُ، ثُمَّ يَبْعُثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ، لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[3203] یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک بار بیت اللہ کی طرف ہدی (قربانی) کی بکریاں بھیجیں تو آپ نے انھیں ہار ڈالے۔

[۳۲۰۳] ۳۶۷- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا، فَقَلَدَهَا.

[3204] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم بکریوں کو ہار پہناتے، پھر انھیں (بیت اللہ کی طرف) بھیجتے اور رسول اللہ ﷺ غیر محرم رہتے، اس سے کوئی چیز (جو پہلے آپ پر حلال تھی) حرام نہ ہوتی تھی۔

[۳۲۰۴] ۳۶۸- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَقْلُدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَلَالٌ، لَمْ يَحْرُمْ مِنْهُ شَيْءٌ.

[3205] عمرہ بنت عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے: جس نے ہدی (بیت اللہ کے لیے قربانی) بھیجی، اس پر وہ سب کچھ حرام ہو جائے گا جو حج کرنے والے کے لیے حرام ہوتا ہے، یہاں تک کہ ہدی کو ذبح کر دیا جائے۔ اور میں نے بھی اپنی ہدی بھیجی ہے تو مجھے (اس بارے میں) اپنا حکم لکھ بھیجیے۔ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (بات) اس طرح نہیں جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ (ہار) انھیں پہنائے، پھر انھیں میرے والد کے ساتھ (مکہ) بھیجا۔ اس کے بعد ہدی نحر (قربان) ہونے تک، رسول اللہ ﷺ پر (ایسی) کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی تھی۔

[3206] اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں خبر دی، انھوں نے ثعنی سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ پردے کی اوٹ سے ہاتھ پر ہاتھ مار رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: میں اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی، پھر آپ انھیں (مکہ) بھیجتے اور ہدی کو ذبح کرنے کے وقت) تک آپ ان میں سے کسی چیز سے بھی اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[3207] داؤد اور زکریا دونوں نے ثعنی سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے اسی (حدیث) کے مطابق نبی ﷺ سے روایت بیان کی۔

[۳۲۰۵] ۳۶۹- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَذِي حَرَمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ، حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ، وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَأَكْتَسَبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكَ، قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا قَتَلْتُ فَلَا يَدُ هَذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي، ثُمَّ قَلَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ، حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ.

[۳۲۰۶] ۳۷۰- (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ: كُنْتُ أَقْتُلُ فَلَا يَدُ هَذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا، وَمَا يُمَسِّكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمَسِّكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ، حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ.

[۳۲۰۷] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(المعجم ۶۵) - (بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ
الْمُهَذَّاةِ لِمَنْ اُحْتَاجَ إِلَيْهَا) (التحفة ۶۵)

باب: 65- ضرورت مند کے لیے قربانی کے طور
پر بھیجے گئے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

[3208] امام مالک نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج
سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ قربانی کا اونٹ
ہائیک رہا ہے، تو آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس
نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے
فرمایا: ”تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔“ دوسری یا
تیسری مرتبہ (یہ الفاظ کہے۔)

[3209] مغیرہ بن عبد الرحمن حزامی نے ابوزناد سے اور
انھوں نے اعرج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا:
اس اثنا میں کہ ایک آدمی بارڈالے گئے اونٹ کو ہائیک رہا تھا۔

[3210] ہام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:
یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول
اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث ذکر کیں
ان میں سے ایک یہ ہے، اور کہا: اس اثنا میں کہ ایک شخص بار
والے قربانی کے ایک اونٹ کو ہائیک رہا تھا، رسول اللہ ﷺ
نے اس سے فرمایا: ”تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔“
اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ
نے فرمایا: ”تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ، تمھاری
ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔“

[3211] ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے
گزرے جو قربانی کا اونٹ ہائیک کر لے جا رہا تھا، تو آپ

[۳۲۰۸] ۳۷۱- (۱۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،
عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ:
«ارْكَبْهَا، وَتِلْكَ!» فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ.

[۳۲۰۹] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى:
أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ،
وَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقْلَدَةً.

[۳۲۱۰] ۳۷۲- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ
مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ
مِنْهَا: وَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقْلَدَةً، قَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا» فَقَالَ: بَدَنَةٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا، وَتِلْكَ!»
ارْكَبْهَا.

[۳۲۱۱] ۳۷۳- (۱۳۲۳) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو
الْتَّافِدُ وَسَرِيحُ بْنُ يُونُسَ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ:
أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے جواب دیا: یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ دویا تین مرتبہ (فرمایا۔)

وَأُظْنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

[3212] ہمیں وکیع نے مسعر سے حدیث بیان کی، انھوں نے بکیر بن انض سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ کے پاس سے قربانی کے ایک اونٹ یا (حرم کے لیے) ہدیہ کیے جانے والے ایک جانور کا گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ یا ہدیہ کا جانور ہے، آپ نے فرمایا: ”چاہے (ایسا ہی ہے۔)“

[۳۲۱۲] ۳۷۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ، عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: «وَأِنْ».

[3213] ہمیں ابن بشر نے مسعر سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے بکیر بن انض نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی ﷺ کے پاس سے قربانی کا ایک اونٹ گزرا گیا، آگے اسی کے مانند بیان کیا۔

[۳۲۱۳] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مُسْعِرٍ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَدَنَةٌ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[3214] ابن جریج سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی، کہا: میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے ہدیہ پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا فرما رہے تھے: ”جب اس (پر سوار ہونے) کی ضرورت ہو تو اور سواری ملنے تک معروف (قابل قبول) طریقے سے اس پر سواری کر دو۔“

[۳۲۱۴] ۳۷۵- (۱۳۲۴) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْحِثَتْ إِلَيْهَا، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا».

[3215] ہمیں معقل نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدیہ (بیت اللہ کی طرف

[۳۲۱۵] ۳۷۶- (...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنٍ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ

بھیجے گئے ہدیہ قربانی پر سواری کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دوسری سواری ملنے تک اس پر معروف طریقے سے سوار ہو جاؤ۔“

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا».

باب: 66- جب ہدی کے جانور راستے میں تھک جائیں تو ان کے ساتھ کیا کیا جائے؟

(المعجم ۶۶) - (بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ) (التحفة ۶۶)

[3216] ہمیں عبدالوارث بن سعید نے ابوتیاح ضبعی سے خبر دی، (کہا:) مجھ سے موسیٰ بن سلمہ ہذلی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور سنان بن سلمہ عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے، اور سنان اپنے ساتھ قربانی کا اونٹ لے کر چلے، وہ اسے ہانک رہے تھے، تو راستے ہی میں وہ تھک کر رک گیا، وہ اس کی حالت کے سبب سے (یہ سمجھنے سے) عاجز آ گئے کہ اگر وہ بالکل ہی رہ گیا تو اسے (مکہ) کیسے لائیں۔ انھوں نے کہا: اگر میں بلد (امین مکہ) پہنچ گیا تو میں ہر صورت اس کے بارے میں اچھی طرح پوچھوں گا۔ (موسیٰ نے) کہا: تو مجھے دن چڑھ گیا، جب ہم نے بطحاء میں قیام کیا تو انھوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلیں تاکہ ہم ان سے بات کریں۔ کہا: انھوں نے ان کو اپنی قربانی کے جانور کا حال بتایا تو انھوں نے کہا: تم جاننے والے کے پاس آپہنچے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ بیت اللہ کے پاس قربانی کے لیے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اسے ان کا نگران بنایا۔ کہا: وہ (تھوڑی دور) گیا پھر واپس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ان میں سے کوئی تھک کر رک جائے، اس کے ساتھ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اسے نحر کر دینا، پھر اس کے (گلے میں ڈالے گئے) دونوں جوتے اس کے خون سے رنگ دینا، پھر انھیں (بطور نشانی) اس کے پہلو پر رکھ دینا

[۳۲۱۶] ۳۷۷- (۱۳۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهَذَلِيُّ. قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ، قَالَ: وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بَدَنَةٌ يَسُوقُهَا، فَأَزْحَفْتُ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ، فَعَيَّ بِسَانِهَا، إِنَّ هِيَ أَبْدَعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا، فَقَالَ: لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيزَنَّ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَأُضْحِيتُ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبُطْحَاءَ قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَدَّثْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ، فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسِتِّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرَهُ فِيهَا، قَالَ: مَضَى ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدَعَ عَلَيَّ مِنْهَا؟ قَالَ: «انْحَرَهَا، ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ».

اور (احرام کی حالت میں) تم اور تمہارے ساتھ جانے والوں میں سے کوئی اس (کے گوشت میں) سے کچھ نہ کھائے۔“

[3217] اسماعیل بن علیہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے موسیٰ بن سلمہ سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے اٹھارہ اونٹ ایک آدمی کے ساتھ روانہ کیے..... پھر عبدالوارث کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔ اور انھوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ بیان نہیں کیا۔

[3218] ابوقبیصہ ذؤیب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھیجتے، پھر فرماتے: ”اگر ان میں سے کوئی تھک کر رک جائے اور تمہیں اس کے مرجانے کا خدشہ ہو تو اسے خر کر دینا، پھر اس کے (گلے میں لٹکائے گئے) جوتے کو اس کے خون میں ڈبونا، پھر اسے اس کے پہلو پر ڈال دینا، پھر نہ تم اس میں سے (کچھ) کھانا نہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی (اس میں سے کھائے۔)“

باب: 67- طواف وداع کی فرضیت اور حیض والی عورت سے (اگر وہ طوافِ افاضہ کر چکی ہے) اس (فرض) کا ساقط ہو جانا

[۳۲۱۷] (. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ.

[۳۲۱۸] ۳۷۸- (۱۳۲۶) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ دُوَيْنَا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُذْنِ ثُمَّ يَقُولُ: «إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ، فَخَشِيتُ عَلَيْهِ مَوْتًا، فَانْحَرَهَا، ثُمَّ اغْمِسُ نَعْلَهَا فِي دِمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَطْعَمَهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ».

(المعجم ۶۷) - (بَابُ وَجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ) (التحفة ۶۷)

[3219] سعید بن منصور اور زہیر بن حرب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے سلیمان احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاؤس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ (حج کے بعد) ہر سمت میں نکل (کر چلے) جاتے تھے،

[۳۲۱۹] ۳۷۹- (۱۳۲۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ

حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی شخص ہرگز روانہ نہ ہو یہاں تک کہ اس کی آخری حاضری (بطور طواف) بیت اللہ کی ہو۔“
زبیر نے کہا: ”ہرمت“ اور ”(ہرمت) میں“ نہیں کہا۔

قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي .

[3220] طاؤس کے بیٹے (عبداللہ) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کی آخری حاضری بیت اللہ کی ہو، مگر اس میں حائضہ عورت کے لیے تخفیف کی گئی ہے۔ (وہ آخری طواف سے مستثنیٰ ہے۔)

[۳۲۲۰] ۳۸۰- (۱۳۲۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خَفَّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ .

[3221] حسن بن مسلم نے طاؤس سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت آخری وقت میں بیت اللہ کی حاضری (طواف) سے پہلے (اس کے بغیر) لوٹ سکتی ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اگر (آپ کو یقین) نہیں تو فلاں انصاریہ سے پوچھ لیں، کیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس بات کا حکم دیا تھا؟ کہا: اس کے بعد زید بن ثابت رضی اللہ عنہما واپس آئے، وہ ہنس رہے تھے اور کہہ رہے تھے: میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے سچ ہی کہا ہے۔

[۳۲۲۱] ۳۸۱- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِمَّا لَا! فَسَلَ فَلَانَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ؟ هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ، وَهُوَ يَقُولُ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ .

[3222] ہمیں لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ اور عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: صفیہ بنت جحش طواف افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہو گئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کے حیض کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ ہمیں (والہی سے) روکنے والی ہیں؟“ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ (طواف افاضہ کے لیے) گئی تھیں اور بیت اللہ کا

[۳۲۲۲] ۳۸۲- (۱۲۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَابِسْتُنَا هِيَ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَصَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ

طواف کیا تھا، پھر (طواف) افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو (پھر ہمارے ساتھ ہی) کوچ کریں۔“

[3223] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: نبی ﷺ کی زوجہ صفیہ بنت حی بن یثمد اللذان کے موقع پر طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہو گئیں..... آگے لیٹ کی حدیث کے مانند ہے۔

[3224] عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئی ہیں۔ آگے زہری کی حدیث کے ہم معنی (الفاظ ہیں۔)

[3225] فالح نے ہمیں قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ڈر رہی تھیں کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کرنے سے پہلے حائضہ نہ ہو جائیں۔ کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ”کیا صفیہ ہمیں روکنے والی ہیں؟“ ہم نے عرض کی: وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا: ”تو پھر نہیں (روکیں گی۔)“

[3226] عمرہ بنت عبد الرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئی ہیں۔ تو رسول

حَاصَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ». (راجع: ۲۹۱۰)

[۳۲۲۳] ۳۸۳- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: طَمِئْتُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَعْدَمَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا، بِمَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[۳۲۲۴] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاصَتْ، بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[۳۲۲۵] ۳۸۴- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ، قَالَتْ: فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحَابِسُنَا صَفِيَّةُ؟» قُلْنَا: قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: «فَلَا، إِذَنْ».

[۳۲۲۶] ۳۸۵- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

اللہ ﷻ نے فرمایا: ”شاید وہ ہمیں (واپسی سے) روک لیں گی، کیا انھوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف (طوافِ افاضہ) نہیں کیا؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو پھر کوچ کرو۔“

عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَعَلَّهَا تَحْسِبُنَا، أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنْ بِالْبَيْتِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَاخْرُجْنَ».

[3227] ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ایسا کوئی کام چاہا جو ایک آدمی اپنی بیوی سے چاہتا ہے تو سب (ازواج) نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ حائضہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو (کیا) یہ ہمیں (کوچ کرنے سے) روکنے والی ہیں؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! انھوں نے قربانی کے دن طوافِ زیارت (طوافِ افاضہ) کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تو وہ بھی تمہارے ساتھ کوچ کریں۔“

[۳۲۲۷] ۳۸۶- (...) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ - لَعَلَّهُ قَالَ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالُوا: إِنَّهَا حَائِضٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَأَنَّهَا لَحَاسِتُنَا؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ».

[3228] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب روانگی کا ارادہ کیا تو اچانک (دیکھا کہ) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمے کے دروازے پر دل گیر اور پریشان کھڑی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارا نہ کوئی بال نہ بچ! (پھر بھی) تم ہمیں (یہیں) روکنے والی ہو۔“ پھر آپ نے ان سے پوچھا: ”کیا تم نے قربانی کے دن طوافِ افاضہ کیا تھا؟“ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو (پھر) چلو۔“ (یعنی ان کے پاس جا کر ان سے بھی پوچھا اور تصدیق کی۔)

[۳۲۲۸] ۳۸۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ، إِذَا صَفِيَّةٌ عَلَى بَابِ حَبَائِهَا كَثِيبَةَ حَزِينَةَ، فَقَالَ: «عَفْرَى حَلَفَى إِنَّكَ لَحَاسِتُنَا» ثُمَّ قَالَ لَهَا: «أَكُنْتِ أَفْضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي».

[3229] اعمش اور منصور دونوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی..... (آگے) حکم کی حدیث کے

[۳۲۲۹] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:

ہم معنی روایت ہے، البتہ وہ دونوں (ان کے) غمزہ اور پریشان ہونے کا ذکر نہیں کرتے۔

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ،
عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ
الْحَكَمِ، غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ: كُنْيَةَ حَزِينَةَ.

باب: 68- حاجی اور دوسرے لوگوں کے لیے
کعبہ میں داخل ہونا، نیز اس میں نماز ادا کرنا اور
اس کی تمام اطراف میں دعا کرنا مستحب ہے

(المعجم ۶۸) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ
لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ، وَالصَّلَاةِ فِيهَا، وَالِدُعَاءِ فِي
نَوَاحِيهَا كُلِّهَا) (التحفة ۶۸)

[3230] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل
ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ حبشی رضی اللہ عنہم۔
انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے (آپ کے لیے) اس کا دروازہ بند
کر دیا، پھر آپ ﷺ اس کے اندر ٹھہرے رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے کہا: جب آپ ﷺ نکلے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا:
رسول اللہ ﷺ نے (اندر) کیا کیا؟ انھوں نے کہا: آپ نے
دوستوں اپنی بائیں طرف، ایک ستون دائیں طرف، اور تین
ستون اپنے پیچھے کی طرف رکھے۔ ان دنوں بیت اللہ (کی
عمارت) چھ ستونوں پر (قائم) تھی، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

[۳۲۳۰] ۳۸۸- (۱۳۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَعْقَبٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ
الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ
الْحَبَشِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا، قَالَ
ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ خَرَجَ: مَا صَنَعَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عُمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ،
وَعُمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ
الْبَيْتُ يُؤَمِّدُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى.

[3231] ہمیں حماد نے حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں
ایوب نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے دن رسول
اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ بیت اللہ کے صحن میں
اترے اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ چابی
لے کر حاضر ہوئے اور دروازہ کھولا، کہا: پھر نبی ﷺ، بلال،
اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے، آپ
نے دروازے کے بارے میں حکم دیا تو اسے بند کر دیا گیا۔ وہ
سب خاصی دیر وہاں ٹھہرے، پھر انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے

[۳۲۳۱] ۳۸۹- (...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ
الزَّهْرَانِيُّ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ،
كُلُّهُمْ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا
حَمَادٌ. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتَرَلَّ
بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ، وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، فَجَاءَ
بِالْمِفْتَاحِ، فَفَتَحَ الْبَابَ. قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ
وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ،
وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ، فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ

دروازہ کھولا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سب لوگوں سے سبقت کی اور باہر نکلتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا فرمائی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کہاں؟ انھوں نے کہا: دو ستونوں کے درمیان جو آپ کے سامنے تھے (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

[3232] سفیان نے ہمیں ایوب سختیانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر (سوار ہو کر) تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے اسے کعبہ کے صحن میں لا بیٹھایا، پھر عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا، اور کہا: ”مجھے (بیت اللہ کی) چابی دو۔“ وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تو اس نے انھیں چابی دینے سے انکار کر دیا، انھوں نے کہا: یا تو تم یہ چابی مجھے دو گی یا پھر یہ تلوار میری پیٹھ سے پار نکل جائے گی، کہا: تو اس نے وہ چابی انھیں دے دی۔ وہ اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چابی انھی کو دے دی تو انھوں (ہی) نے دروازہ کھولا۔ پھر حماد بن زید کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[3233] عبید اللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، انھوں نے اپنے پیچھے خاصی دیر دروازہ بند کیے رکھا، پھر (دروازہ) کھولا گیا تو میں پہلا شخص تھا جو (دروازے سے) داخل ہوا، میں بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْبَابَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَادَرْتُ النَّاسَ، فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَارِجًا، وَبِلَالٌ عَلَى إِثَرِهِ، فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ يَلْقَاءُ وَجْهَهُ، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى.

[۳۲۳۲] ۳۹۰- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَتَّى أَنَاخَ بِبَنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَقَالَ: «اِئْتِنِي بِالْمِفْتَاحِ» فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَتُعْطِيَنِيهِ أَوْ لَيُخْرِجَنَّ هَذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، قَالَ: فَأَعْطَتْهُ إِتَاءَهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

[۳۲۳۳] ۳۹۱- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْبَيْتَ، وَمَعَهُ أُسَامَةُ

کہاں نماز ادا کی؟ انھوں نے کہا: آگے کے دوستوں کے درمیان۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں ادا کیں۔

وَبِلَالٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَجَاؤَا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا ثُمَّ فَتِحَ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ: أَيُّنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، فَتَسَّيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

[3234] عبد اللہ بن عون نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ کعبہ کے پاس پہنچے جبکہ نبی ﷺ، بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما اس میں داخل ہو چکے تھے، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے دروازہ بند کیا۔ کہا: وہ اس میں کافی دیر ٹھہرے، پھر دروازہ کھولا گیا تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے، میں سیڑھی چڑھا اور بیت اللہ میں داخل ہوا، میں نے پوچھا: نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انھوں نے کہا: اس جگہ۔ میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

[۳۲۳۴] ۳۹۲- (...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ، وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ، وَأَجَافَ عَلَيْهِمُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ، قَالَ: فَمَكَّنُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتِحَ الْبَابَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ، فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: أَيُّنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالُوا: هَهُنَا، قَالَ: وَتَسَّيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ: كَمْ صَلَّى؟

[3235] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما انھوں نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا، جب انھوں نے دروازہ کھولا تو میں سب سے پہلا شخص تھا جو (کعبہ میں) داخل ہوا۔ میں بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز ادا کی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔

[۳۲۳۵] ۳۹۳- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمُحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ، هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

[3236] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، (کہا: مجھے سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے

[۳۲۳۶] ۳۹۴- (...) وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم۔ ان کے ساتھ اور کوئی داخل نہیں ہوا، پھر ان کے پیچھے دروازہ بند کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے بلال یا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔

[3237] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے اس (بیت اللہ) میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔ انھوں نے جواب دیا: وہ اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے، لیکن میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے اس کے تمام اطراف میں دعا کی اور اس میں نماز ادا نہیں کی، یہاں تک کہ باہر آگئے، جب آپ باہر تشریف لائے تو قبلہ کے سامنے کی طرف دو رکعتیں ادا کیں، اور فرمایا: ”یہ قبلہ ہے۔“ میں نے ان سے پوچھا: اس کے اطراف سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کے کونوں میں؟ انھوں نے کہا: بلکہ بیت اللہ کی ہر جہت میں۔

[3238] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے، آپ نے ایک ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگی اور (وہاں) نماز ادا نہیں کی۔

[3239] ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ اپنے عمرے کے دوران میں بیت اللہ میں

ابن شہاب: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ.

[3237] [390-1330] حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ بَكْرٍ. قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ. أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ. قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ، حَتَّى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ: «هَذِهِ الْقِبْلَةُ»، قُلْتُ لَهُ: مَا نَوَاحِيهَا؟ أَفِي زَوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ.

[3238] [396-1331] حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ، فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ.

[3239] [397-1332] وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى،

صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَدْخَلَ النَّبِيُّ ﷺ: داخل ہوئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں۔
الْبَيْتَ فِي عُمُرَتِهِ؟ قَالَ: لَا.

حجہ فائدہ: ہر صحابی نے اپنی اپنی معلومات کے مطابق جواب دیا۔ دروازہ بند ہونے کے بعد جب اندر اندھیرا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کی نماز کا پتہ بھی ہر ایک کو نہیں چل سکا۔ آپ نے ہر طرف جا کر دعا کی، اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چل گیا، لیکن نماز کا پتہ صرف بلال رضی اللہ عنہ کو چلا کیونکہ وہ بالکل قریب ہوتے تھے۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے جس عمرے کا ذکر کیا ہے وہ عمرۃ القضا ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل نہیں ہوئے۔ (صحیح البخاری: حدیث: 1791)

باب: 69- کعبہ (کی عمارت) کو گرا کر (نئی)
تعمیر کرنا

(المعجم ۲۹) - (بَابُ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبَنَائِهَا)
(الصفحة ۶۹)

[3240] ابو معاویہ نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اگر تمھاری قوم کا زمانہ کفر قریب کا نہ ہوتا تو میں ضرور کعبہ کو گراتا اور اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اساس پر استوار کرتا، قریش نے جب بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا تو اسے چھوٹا کر دیا تھا۔ میں (اصل تعمیر کے مطابق) اس کا پچھلا دروازہ بھی بناتا۔“

[3241] ابن نمیر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[۳۲۴۰] ۳۹۸- (۱۳۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ لَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ، لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ، وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنْ قُرِئْنَا، حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ، اسْتَفْصَرْتُ، وَلَجَعَلْتُ لَهَا خُلْفًا».

[۳۲۴۱] (۳۲۴۱) (۳۲۴۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[3242] سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے نہیں دیکھا، تمھاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تھا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔“ کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر

[۳۲۴۲] ۳۹۹- (۳۲۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ، اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ:

نہیں لوٹائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب کا نہ ہوتا تو میں (ضرور ایسا) کرتا۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی تو میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ ﷺ نے حطیم کے قریبی دونوں ارکان کا استلام اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے ترک کیا (ہو، اصل وجہ یہ تھی) کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا (تعمیر) نہیں کیا گیا تھا۔

[3243] ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنا رہے تھے، انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اگر تمہاری قوم جاہلیت — یا فرمایا: زمانہ کفر — سے ابھی ابھی نہ نکلی ہوئی تو میں ضرور کعبہ کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اس کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا اور حجر (حطیم) کو کعبہ میں شامل کر دیتا۔“

[3244] سعید، یعنی ابن میناء سے روایت ہے، کہا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھ سے میری خالہ، یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! اگر تمہاری قوم کا شرک کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا تو میں ضرور کعبہ کو گراتا، اس (کے دروازے) کو زمین کے ساتھ لگا دیتا اور میں اس کے دو دروازے شرقی دروازہ اور دوسرا غربی دروازہ بناتا اور حجر (حطیم) سے چھ ہاتھ (کا حصہ) اس میں شامل کر دیتا،

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا حِدَّتَانِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ».

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَيْتُنِي كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلْبِيَانِ الْحَجَرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتِمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

[۳۲۴۳] ۴۰۰- (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ - أَوْ قَالَ: بِكُفْرٍ - لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ، وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحَجَرِ».

[۳۲۴۴] ۴۰۱- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشُرْكِ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَأَلْقَيْتُهَا بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعَ مَنْ

بلاشبہ قریش نے جب کعبہ تعمیر کیا تھا تو اسے چھوٹا کر دیا۔

[3245] عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یزید بن

معاویہ کے دور میں جب اہل شام نے (مکہ پر) حملہ کیا اور کعبہ جل گیا تو اس کی جو حالت تھی سو تھی، ابن زبیرؓ نے اسے (اسی حالت پر) رہنے دیا حتیٰ کہ حج کے موسم میں لوگ (مکہ) آنے لگے، وہ چاہتے تھے کہ انھیں ہمت دلائیں۔ یا اہل شام کے خلاف جنگ پر ابھاریں۔ جب لوگ آئے تو انھوں نے کہا: اے لوگو! مجھے کعبہ کے بارے میں مشورہ دو، میں اسے گرا کر (ازسرنو) اس کی عمارت بنا دوں یا اس کا جو حصہ بوسیدہ ہو چکا ہے صرف اس کی مرمت کرا دوں؟ ابن عباسؓ نے کہا: میرے سامنے ایک رائے واضح ہوئی ہے، میری رائے یہ ہے کہ اس کا جو حصہ کمزور ہو گیا ہے آپ اس کی مرمت کرا دیں اور بیت اللہ کو (اسی طرح باقی) رہنے دیں، جس پر لوگ اسلام لائے اور ان پتھروں کو (باقی چھوڑ دیں) جن پر لوگ اسلام لائے اور جن پر نبی ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اس پر ابن زبیرؓ نے کہا: اگر تم میں سے کسی کا اپنا گھر جل جائے تو وہ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک کہ اسے نیا (نہ) بنا لے تو تمہارے رب کے گھر کا کیا ہو؟ میں تین دن اپنے رب سے استخارہ کروں گا، پھر اپنے کام کا پختہ عزم کروں گا۔

جب تین دن گزر گئے تو انھوں نے اپنی رائے پختہ کر لی کہ اسے گرا دیں تو لوگ (اس ڈر سے) اس سے بچنے لگے کہ جو شخص اس (عمارت) پر سب سے پہلے چڑھے گا اس پر آسمان سے کوئی آفت نازل ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اس پر چڑھا اور اس سے ایک پتھر گرا دیا، جب لوگوں نے دیکھا کہ اسے کچھ نہیں ہوا، تو لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (گرانے لگے) حتیٰ کہ اسے زمین تک پہنچا دیا،

الْحَجَرِ، فَإِنْ فُرِشْنَا افْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتْ الْكَعْبَةَ».

[۳۲۴۵] ۴۰۲- (...) حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ

السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حِينَ غَزَاهُ أَهْلُ الشَّامِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ، يُرِيدُونَ أَنْ يُجَرِّثَهُمْ - أَوْ يُحَرِّثَهُمْ - عَلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ، أَنْقُضَهَا ثُمَّ أَبْنِ بِنَاءَهَا، أَوْ أَصْلِحْ مَا وَهَى مِنْهَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنِّي قَدْ فُوقَ لِي رَأْيِي فِيهَا، أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا، وَتَدْعَ بَيْنَنَا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا، وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ احْتَرَقَ بَيْتَهُ، مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ، فَكَيْفَ بَيْتَ رَبِّكُمْ؟ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي، فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا، فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ، بِأَوَّلِ النَّاسِ - يَضَعُدُ فِيهِ - أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ، حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْفَى مِنْهُ حِجَارَةً، فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا، فَتَفَقَّضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ، فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً، فَسَرَّ عَلَيْهَا الشُّوْرَ، حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ.

ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے چند (عارضی) ستون بنائے اور پردے ان پر لٹکا دیے یہاں تک کہ اس کی عمارت بلند ہو گئی۔

ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا: بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگوں کے کفر کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا، اور میرے پاس اتنا مال بھی نہیں جو اس کی تعمیر (کمل کرنے) میں میرا معاون ہو، تو میں حطیم سے پانچ ہاتھ (زمین) اس میں ضرور شامل کرتا اور اس کا ایک (ایسا) دروازہ بناتا جس سے لوگ اندر داخل ہوتے اور ایک دروازہ (ایسا بناتا) جس سے باہر نکلتے۔“

(ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آج میرے پاس اتنا مال ہے جو میں خرچ کر سکتا ہوں اور مجھے لوگوں کا خوف بھی نہیں۔ (عطاء نے) کہا: تو انھوں نے حطیم سے پانچ ہاتھ اس میں شامل کیے (کھدائی کی) حتیٰ کہ انھوں نے (ابراہیمی) بنیاد کو ظاہر کر دیا، لوگوں نے بھی اسے دیکھا، اس کے بعد انھوں نے اس پر عمارت بنائی، کعبہ کا طول (اونچائی) اٹھارہ ہاتھ تھی (یہ اس طرح ہوئی کہ) جب انھوں نے (حطیم کی طرف سے) اس میں اضافہ کر دیا تو (پھر) انھیں (پہلی اونچائی) کم محسوس ہوئی، چنانچہ انھوں نے اس کی اونچائی میں دس ہاتھ کا اضافہ کر دیا اور اس کے دو دروازے بنائے، ایک میں سے اندر داخلہ ہوتا تھا اور دوسرے سے باہر نکلتا جاتا تھا۔ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو اطلاع دیتے ہوئے خط لکھا اور اسے خبر دی کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی تعمیر اس (ابراہیمی) بنیادوں پر استوار کی جسے اہل مکہ کے معتبر (عدول) لوگوں نے (خود) دیکھا۔ عبد الملک نے اسے لکھا: ہمارا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے رد و بدل سے کوئی تعلق نہیں، البتہ انھوں نے اس کی اونچائی میں جو اضافہ کیا ہے اسے برقرار رہنے دو اور جو انھوں نے حطیم کی طرف سے اس

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ، وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ التَّفَقُّهِ مَا يُقَوِّنِي عَلَى بِنَائِهِ، لَكُنْتُ أَذْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ، وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ، وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ».

قَالَ: فَأَنَا الْيَوْمَ أَحَدُ مَا أَنْفَقْتُ، وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ، قَالَ: فَرَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ، حَتَّى أَبْدَى أَسَا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَبْنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ، وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِي عَشْرَةَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ، فَرَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ، وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ: أَحَدُهُمَا يَدْخُلُ مِنْهُ، وَالْآخَرُ يَخْرُجُ مِنْهُ. فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ، وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أَسْ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ: «إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِیْحِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ، أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقْرَهُ، وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ، وَسَدِّ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ، فَتَقْصُصْهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ».

میں اضافہ کیا ہے، اسے (ختم کر کے) اس کی سابقہ بنیاد پر لوٹا دو، اور اس دروازے کو بند کر دو جو انھوں نے کھولا ہے، چنانچہ اس نے اسے گرا دیا اور اس کی (کچھلی) بنیاد پر لوٹا دیا۔

[3246] محمد بن بکر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر اور ولید بن عطاء سے سنا، وہ دونوں حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، عبداللہ بن عبید نے کہا: حارث بن عبداللہ، عبدالملک بن مروان کی خلافت کے دوران میں اس کے پاس آئے، عبدالملک نے کہا: میرا خیال نہیں کہ ابو ضعیب، یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، جو سننے کا دعویٰ کرتے تھے، وہ ان سے سنا ہو۔ حارث نے کہا: کیوں نہیں! میں نے خود ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے سنا ہے۔ اس نے کہا: تم نے ان سے سنا، وہ کیا کہتی تھیں؟ کہا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تمھاری قوم نے (اللہ کے) گھر کی عمارت میں کمی کر دی اور اگر ان کا زمانہ شرک قریب کا نہ ہوتا تو جو انھوں نے چھوڑا تھا، میں اسے دوبارہ بناتا اور تمھاری قوم کا اگر میرے بعد، اسے دوبارہ بنانے کا خیال ہو تو آؤ میں تمھیں دکھاؤں، انھوں نے اس میں سے کیا چھوڑا تھا۔“ پھر آپ نے انھیں سات ہاتھ کے قریب جگہ دکھائی۔ یہ عبداللہ بن عبید کی حدیث ہے۔ ولید بن عطاء نے اس میں یہ اضافہ کیا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اور میں زمین سے لگے ہوئے، اس کے مشرقی اور مغربی، دو دروازے بناتا۔ اور کیا تم جانتی ہو تمھاری قوم نے اس کے دروازے کو اونچا کیوں کیا؟“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”خود کو اونچا دکھانے کے لیے تاکہ اس (گھر) میں صرف وہی داخل ہو جسے وہ چاہیں۔

[۳۲۴۶] ۴۰۳- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدٍ بْنَ عَمِيرٍ وَالْوَلِيدَ ابْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ: وَقَدْ الْحَارِثُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا أَظُنُّ أَبَا حُبَيْبٍ يَعْني ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، قَالَ الْحَارِثُ: بَلَى! أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا، قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ قَوْمَكَ اسْتَفْضَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَلَوْلَا حَدَاثُهُ عَهْدُهُمُ بِالْشَّرِّكَ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَإِنْ بَدَأَ لِقَوْمِكَ، مِنْ بَعْدِي، أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمَّيْ لِأَرِيكَ مَا تَرَكُوا مِنْهُ». فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِّنْ سَبْعَةِ أذْرُعَ، هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُبَيْدٍ؛ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا، وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكَ رَفَعُوا بَابَهَا؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «تَعَزُّزًا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدْعُوهُ يَرْتَقِي، حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ».

جب کوئی آدمی خود اس میں داخل ہونا چاہتا تو وہ اسے (سیڑھیاں) چڑھنے دیتے حتیٰ کہ جب وہ داخل ہونے لگتا تو وہ اسے دھکا دے دیتے اور وہ گر جاتا۔“

عبدالملک نے حارث سے کہا: تم نے خود انھیں یہ کہتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں! کہا: تو اس نے گھڑی بھر اپنی چھڑی سے زمین کو کریدا، پھر کہا: کاش! میں انھیں (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو) اور جس کام کی ذمہ داری انھوں نے اٹھائی، اسے چھوڑ دیتا۔

[3247] ابو عاصم اور عبدالرزاق دونوں نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (محمد) بن بکر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[3248] ابوقزعة سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان جب بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا تو اس نے کہا: اللہ ابن زبیر کو ہلاک کرے کہ وہ ام المومنین پر جھوٹ بولتا ہے، وہ کہتا ہے: میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! اگر تمھاری قوم کے کفر کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گراتا حتیٰ کہ اس میں حطیم میں سے (کچھ حصہ) بڑھادیتا، بلاشبہ تمھاری قوم نے اس کی عمارت کو کم کر دیا ہے۔“ اس پر حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے کہا: امیر المومنین ایسا نہ کہیے۔ میں نے خود ام المومنین سے سنا ہے، وہ یہ حدیث بیان کر رہی تھیں۔

(عبدالملک نے) کہا: اگر میں نے یہ بات اسے گرانے سے پہلے سن لی ہوتی تو میں اسے اسی طرح چھوڑ دیتا جس طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بنایا تھا۔

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَنَكْتُ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحْمَلُ.

[۳۲۴۷] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ.

[۳۲۴۸] ۴۰۴- (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ: أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ، بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ! حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، يَقُولُ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَاعَايَشَةُ! لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ، حَتَّى أَرْيَدَ فِيهِ مِنَ الْحَجَرِ، فَإِنَّ قَوْمَكَ قَصَرُوا فِي الْبِنَاءِ» فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي رَبِيعَةَ: لَا تَقُلْ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هَذَا.

قَالَ: لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ، لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(المعجم ۷۰) - (بَابُ جَذْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابُهَا) (التحفة ۷۰)

باب: 70- کعبہ کی دیواریں اور اس کا دروازہ

[۳۲۴۹] ۴۰۵- (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عَنِ الْجَذْرِ؟ أَمِنْ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكَ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعٌ؟ قَالَ: «فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثَ عَهْدِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكَرَ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَذَرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ».

[3249] ابواحوص نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں اشعث بن ابوشعث نے اسود بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (حطیم کی) دیوار کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ بیت اللہ میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے عرض کی: تو انھوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”تمھاری قوم کے پاس خرچ کم پڑ گیا تھا۔“ میں نے عرض کی: اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کام تمھاری قوم نے کیا تاکہ جسے چاہیں اندر داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں منع کر دیں، اگر تمھاری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب کا نہ ہوتا، اس وجہ سے میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل اسے ناپسند کریں گے، تو میں اس پر غور کرتا کہ (حطیم کی) دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دوں اور اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملا دوں۔“

[3250] شیبان نے ہمیں اشعث بن ابوشعث سے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے بارے میں سوال کیا۔ آگے ابواحوص کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور اس میں کہا: میں نے عرض کی: اس کا دروازہ کس وجہ سے اونچا ہے، اس پر سیرھی کے بغیر چڑھائی نہیں جاسکتا۔ اور (شیبان نے یہ بھی) کہا: ”اس ڈر سے کہ ان کے دل اسے ناپسند کریں گے۔“

[۳۲۵۰] ۴۰۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَجْرِ. وَسَأَقِ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَقَالَ فِيهِ: فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُضَعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلْمٍ؟ وَقَالَ: «مَخَافَةَ أَنْ تُنْفَرَ قُلُوبُهُمْ».

(المعجم ۷۱) - (بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ
لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا، أَوْ لِلْمَوْتِ)
(التحفة ۷۱)

باب: 71- دائی معذور اور بوڑھے وغیرہ کی
طرف سے اور میت کی طرف سے حج کرنا

[3251] امام مالک رحمہ اللہ نے ابن شہاب سے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، تو آپ ﷺ کے پاس قبیلہ شعم کی ایک خاتون آئی وہ آپ سے فتویٰ پوچھنے لگی، فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا حج میرے کمزور اور بوڑھے والد پر بھی آگیا ہے، وہ سواری پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اور یہ حجتہ الوداع میں ہوا۔

[۳۲۵۱] ۴۰۷- (۱۳۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمِ تَسْتَفِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِّ الْآخَرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3252] ابن جریج نے سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ شعم کی ایک عورت نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے والد عمر رسیدہ ہیں اور اللہ کا فریضہ حج ان کے ذمے ہے، اور وہ اونٹ کی پشت پر ٹھیک طرح بیٹھ نہیں سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم ان کی طرف سے حج کرلو۔“

[۳۲۵۲] ۴۰۸- (۱۳۳۵) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ تَسْتَفِيهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ، وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَحُجِّي عَنْهُ».

باب: 72- بچے کا حج کرنا صحیح ہے، جس نے
اسے حج کروایا، اس کا اجر

(المعجم ۷۲) - (بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ،
وَأَجْرِ مَنْ حَجَّ بِهِ) (التحفة ۷۲)

[3253] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابراہیم بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریم سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ روحاء کے مقام پر آپ ﷺ کی ملاقات ایک قافلے سے ہوئی، آپ نے پوچھا: ”کون لوگ ہیں؟“ انھوں نے کہا: مسلمان ہیں، پھر انھوں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ کا رسول ہوں“ اسی دوران میں ایک عورت نے آپ کے سامنے ایک بچے کو بلند کیا اور کہا: کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اور تمہارے لیے اجر ہوگا۔“

[3254] ابواسامہ نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے اپنے ایک بچے کو بلند کیا اور کہا: اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اور تمہارے لیے اجر ہے۔“

[3255] عبدالرحمن نے سفیان سے، انھوں نے ابراہیم بن عقبہ سے اور انھوں نے کریم سے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچے کو اونچا کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اور تمہارے لیے اجر ہے۔“

[3256] ہم سے محمد بن ثنیٰ نے روایت کی، کہا: ہمیں عبدالرحمن نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[۳۲۵۳] ۴۰۹- (۱۳۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «مَنْ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: «رَسُولُ اللَّهِ» فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ».

[۳۲۵۴] ۴۱۰- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ».

[۳۲۵۵] ۴۱۱- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ».

[۳۲۵۶] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِهِ.

(المعجم ۷۳) - (بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ) (التحفة ۷۳)

باب: 73- زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے

[3257] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہذا حج کرو۔“ ایک آدمی نے کہا: کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول! آپ خاموش رہے، حتیٰ کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کہہ دیتا: ہاں، تو واجب ہو جاتا، اور تم (اس کی) استطاعت نہ رکھتے۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”تم مجھے اسی (بات) پر رہنے دیا کرو جس پر میں تمھیں چھوڑ دوں، تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے زیادہ اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے۔ جب میں تمھیں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے کرو۔ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔“

[۳۲۵۷] ۴۱۲- (۱۳۳۷) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَرَسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خُطِبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا» فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَسَكَتَ، حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجِبَتْ، وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سَوَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ». [انظر: ۶۱۱۳]

باب: 74- عورت کا حج اور دوسرے مقاصد کے لیے محرم کے ساتھ سفر کرنا

(المعجم ۷۴) - (بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مُحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ) (التحفة ۷۴)

[3258] یحییٰ قطان نے ہمیں عبید اللہ سے حدیث بیان کی، (کہا): مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت تین (دن رات) کا سفر نہ کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔“

[۳۲۵۸] ۴۱۳- (۱۳۳۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ».

[3259] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہم سے عبداللہ بن نمیر اور ابواسامہ نے حدیث بیان کی، نیز ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد

[۳۲۵۹] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ

عَبِيدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .
نے حدیث بیان کی، ان سب نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

فی رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ
فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ: «ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ» .
ابوبکر کی روایت میں ہے کہ تین دن سے زیادہ، اور
ابن نمیر نے اپنے والد سے بیان کردہ روایت میں کہا: ”تین
دن مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔“

[۳۲۶۰] ۴۱۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ
عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ، تُوْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا
وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ» .
[3260] ضحاک نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی
کہ آپ نے فرمایا: ”کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت
کے دن پر ایمان رکھتی ہے، حلال نہیں کہ وہ تین راتوں کا سفر
کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔“

[۳۲۶۱] ۴۱۵- (۸۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ
جَرِيرٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَرَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ .
قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ:
أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ:
فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ:
سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَشْدُوا
الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا،
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى»،
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ
الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا، أَوْ رَوْجُهَا» .
[راجع: ۱۹۲۳]
[3261] جریر نے ہمیں عبدالملک سے جو عمیر کے بیٹے
ہیں حدیث بیان کی، انھوں نے قرعہ سے اور انھوں نے
ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (قرعہ نے) کہا: میں نے ان
(ابوسعید رضی اللہ عنہما) سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت اچھی لگی۔
تو میں نے ان سے کہا: آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ
سے سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ ﷺ پر
وہ بات کہہ سکتا ہوں جو میں نے آپ سے نہیں سنی! (قرعہ
نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”(عبادت کی غرض سے) تین مسجدوں کے سوا کسی
طرف رخت سفر نہ باندھو: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد
اقصی۔“ اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:
”کوئی عورت کسی بھی وقت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس طرح
کہ اس کے ساتھ محرم ہو یا اس کا شوہر ہو۔“

[۳۲۶۲] ۴۱۶- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُسْتَيْ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَرَعَةَ
[3262] شعبہ نے ہمیں عبدالملک بن عمیر سے حدیث
بیان کی، کہا: میں نے قرعہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول

اللہ ﷺ سے چار باتیں سنیں جو مجھے بہت اچھی لگیں اور بہت پسند آئیں۔ آپ نے منع فرمایا کہ کوئی عورت دو دن کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی محرم ہو۔ اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

[3263] سہم بن منجاب نے قزعة سے، انھوں نے ابوسعید

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔“

[3264] معاذ غنیری نے قتادہ سے حدیث بیان کی،

انھوں نے قزعة سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت تین راتوں سے زیادہ کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔“

[3265] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

کی، اور کہا: ”تین (دن) سے زیادہ کا سفر مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔“

[3266] لیث نے ہمیں سعید بن ابی سعید سے حدیث

بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک رات کی مسافت طے کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ ایسا آدمی ہو جو اس کا محرم ہو۔“

[3267] ابن ابی ذئب سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعَجَبَنِي وَأَنْفَقَنِي: نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

[۳۲۶۳] ۴۱۷- (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[۳۲۶۴] ۴۱۸- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو عَسَانَ

الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ. قَالَ أَبُو عَسَانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[۳۲۶۵] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى:

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[۳۲۶۶] ۴۱۹- (۱۳۳۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ، إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مَعَهَا».

[۳۲۶۷] ۴۲۰- (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ :
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ
 تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ ،
 إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ » .

سعید بن ابی سعید نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ”کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ وہ ایک دن کی مسافت طے کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔“

فائدہ: صحابہ سے مختلف لوگوں نے مختلف مدت کا نام لے کر مسائل دریافت کیے، کسی نے پوچھا: عورت تین دن سے زائد کا سفر کیسے کر سکتی ہے؟ کسی نے پوچھا: تین دن کا کر سکتی ہے؟ انھوں نے ان کے سوال کے مطابق جواب دیا۔ کم از کم مدت ایک دن کی ہے۔ ایک کی مسافت وہی ہے جس میں دن کے بعد رات کا پڑاؤ شامل ہوتا ہے۔ یہ ممنوعہ سفر کی کم از کم مدت ہے۔

[۳۲۶۸] ۴۲۱- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 يَحْيَى قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ،
 إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا » .

[3268] امام مالک نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور رات کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔“

[۳۲۶۹] ۴۲۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ
 الْجَحْدَرِيُّ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُفَضَّلٍ :
 حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ
 تُسَافِرَ ثَلَاثًا ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا » .

[3269] ابو صالح نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ تین دن کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔“

[۳۲۷۰] ۴۲۳- (۱۳۴۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
 أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ .
 قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ،
 عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
 فَصَاعِدًا ، إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ
 بَهَائِيٌّ يَأْسُ كَإِسَاءِ اسْمِهَا » .

[3270] ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا والد یا اس کا بیٹا یا اس کا خاوند یا اس کا بھائی یا اس کا کوئی محرم ہو۔“

أُخْوَهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا».

[3271] وکیع نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے

مانند حدیث بیان کی۔

[۳۲۷۱] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ..

[3272] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی،

(کہا:) ہمیں عمرو بن دینار نے ابو معبد سے حدیث بیان کی،

(کہا:) میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں

نے نبی ﷺ سے سنا آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے:

”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تہانہ ہو مگر یہ کہ اس کے

ساتھ کوئی محرم ہو۔ اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے

ساتھ ہو۔“ ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول!

میری بیوی حج کے لیے لگی ہے، اور میرا نام فلاں فلاں

غزوے میں لکھا جا چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ، اور اپنی

بیوی کے ساتھ حج کرو۔“

[۳۲۷۲] ۴۲۴- (۱۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ .

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبِدٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: «لَا

يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا

تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» فَقَامَ رَجُلٌ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً،

وَإِنِّي اكْتَنَيْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «انْطَلِقْ

فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ».

[3273] حماد نے ہمیں عمرو (بن دینار) سے اسی سند کے

ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[۳۲۷۳] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

الرَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ الْإِسْنَادِ

نَحْوَهُ.

[3274] ابن جریج نے (عمرو بن دینار سے) اسی سند

کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، اور یہ (جملہ) ذکر

نہیں کیا: ”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تہانہ ہو مگر یہ کہ

اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔“

[۳۲۷۴] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

حَدَّثَنَا هِشَامٌ - يَغْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ -

الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا

وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

باب: 75- حج یا دوسرے سفر پر نکلتے ہوئے سوار

ہو کر ذکر کرنا مستحب ہے اور اس میں سے افضل

ذکر کی وضاحت

(المعجم ۷۵) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا

رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرٍ حَجٍّ أَوْ غَيْرِهِ،

وَبَيَانِ الْأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ الذِّكْرِ) (التحفة ۷۵)

[3275] علی ازدی نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں

سکھایا کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر نکلتے ہوئے جب اپنے اونٹ پر ٹھیک طرح سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۖ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَىٰ وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَىٰ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ

”پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے، حالانکہ ہم اسے قابو نہ رکھ سکتے تھے، بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے اور ہمارے لیے اس کی دوری کو پیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں ہمارے پیچھے بھی تو معاملات چلانے والا ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکان، منظر کی غمگینی اور اہل و عیال میں بری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“ اور جب آپ واپس آتے تو یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ اضافہ فرماتے: اُتْبُوْنَ، تَأْتِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ”ہم لوٹ کر آنے والے، (اللہ کی طرف) توجہ کرنے والے، بندگی کرنے والے (اور) اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

[3276] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں عاصم احول سے حدیث

بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن سرجس سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت،

[۳۲۷۵] ۴۲۵- (۱۳۴۲) حَدَّثَنِي هُرُؤُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَلِيًّا الْأَرْدَبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ، وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ»، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِنَّ: «أَتِبُونَ، تَأْتِبُونَ، عَابِدُونَ، لِربَّنَا حَامِدُونَ».

[۳۲۷۶] ۴۲۶- (۱۳۴۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ: كَانَ

واپسی میں اکتاہٹ، اکٹھا ہونے کے بعد بکھر جانے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل و مال میں کسی برے منظر سے پناہ مانگتے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

[3277] [ابو معاویہ (محمد بن خازم) اور عبد الواحد دونوں نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر عبد الواحد کی حدیث میں ”مال اور اہل میں“ کے الفاظ ہیں اور محمد بن خازم کی روایت میں ہے، کہا: ”جب آپ واپس آتے تو اہل (کی سلامتی کی دعا) سے ابتدا کرتے“ اور (یہ) دونوں کی روایت میں ہے: ”اے اللہ! میں سفر کی تکلیف سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

[۳۲۷۷] ۴۲۷- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَرُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ: «فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ»، وَفِي رَوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ: يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ، وَفِي رَوَايَتِهِمَا جَمِيعًا: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ».

باب: 76- جب کوئی آدمی حج یا دوسرے سفر سے لوٹے تو کیا کہے

(المعجم ۷۶) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ) (التحفة ۷۶)

[3278] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بڑے لشکروں یا چھوٹے دستوں (کی مہموں) سے یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو جب آپ کسی گھائی یا اونچی جگہ پر چڑھتے، تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آتِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

[۳۲۷۸] ۴۲۸- (۱۳۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُبُوشِ أَوِ السَّرَايَا، أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفِدٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سارا اختیار اسی کا ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے تمام جماعتوں کو ٹکست دی۔“

[3279] ایوب، مالک اور ضحاک سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، سوائے ایوب کی حدیث کے، اس میں تکبیر دو مرتبہ ہے۔

[۳۲۷۹] (....) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَغْنِي ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي يُؤَبٍ: ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ عَنْ مَالِكٍ: ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ، فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ.

[3280] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں یحییٰ بن ابی اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اور ابوطلمحہ نبی ﷺ کی معیت میں (سفر سے) واپس آئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے (سوار) تھیں۔ جب ہم مدینہ کے بالائی حصے میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“ آپ مسلسل یہی کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ آ گئے۔

[۳۲۸۰] ۴۲۹- (۱۳۴۵) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَغْنِي ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ، وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا يَطْهَرُ الْمَدِينَةَ قَالَ: «أَيُّوْنَ تَأْيُوْنَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

[3281] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[۳۲۸۱] (....) وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

باب: 77- حج و عمرہ سے لوٹنے والے کے لیے
ذوالحلیفہ کی وادی سے گزرتے ہوئے وہاں
قیام کرنا اور نماز پڑھنا مستحب ہے

(المعجم ۷۷) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِبَطْحَاءِ
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهَا) (التحفة ۷۷)

[3282] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بارانی پانی کی سنگریزوں اور ریت والی گزرگاہ (بطحاء) میں جو ذوالحلیفہ میں ہے، اونٹنی کو بٹھایا اور وہاں نماز ادا کی۔ (نافع نے) کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[۳۲۸۲] ۴۳۰- (۱۲۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَصَلَّى بِهَا. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. (راجع: ۳۰۴۰)

[3283] لیٹ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ریتیلی پتھرلی وادی میں اونٹ کو بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اونٹنی کو بٹھاتے تھے اور نماز ادا کرتے۔

[۳۲۸۳] ۴۳۱- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنِخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا.

[3284] انس (بن عیاض)، یعنی ابو ضمہ نے موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرے سے لوٹتے تو اس پتھرلی ریتیلی وادی میں اونٹ کو بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے تھے۔

[۳۲۸۴] ۴۳۲- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ، أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ يُنِخُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[3285] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے ہمیں موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی استراحت کی جگہ پر (ایک آنے والے کو) بھیجا گیا، اور آپ سے کہا گیا کہ آپ ایک مبارک وادی میں ہیں۔

[۳۲۸۵] ۴۳۳- (۱۳۴۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى فِي مَعْرَسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءِ مُبَارَكَةٍ.

[3286] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی،

(کہا:) ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس، جب آپ ذوالحلیفہ میں اپنی آرام گاہ میں جو وادی کے درمیان تھے، (کسی آنے والے کو) بھیجا گیا، اور آپ سے کہا گیا: آپ مبارک وادی میں ہیں۔

موسیٰ (بن عقبہ) نے کہا: سالم نے ہمارے ساتھ مسجد کے قریب اسی جگہ اونٹ بٹھائے جہاں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما بٹھایا کرتے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کی رات کے پچھلے پہر کی استراحت کی جگہ تلاش کرتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچے تھی جو وادی کے درمیان میں تھی، اس (مسجد) کے اور قبلہ کے درمیان، اس کے وسط میں۔

باب: 78- کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے نہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے، اور حج اکبر کے دن کی وضاحت

[3287] عمرو (بن حارث) نے ابن شہاب سے، انھوں

نے حمید بن عبد الرحمن (بن عوف) سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز یونس (بن یزید ایلی) نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اس حج میں جس میں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے انھیں امیر بنایا تھا، ایک چھوٹی جماعت کے ساتھ روانہ کیا کہ وہ لوگ قربانی کے دن لوگوں میں (یہ) اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ کوئی

[۳۲۸۶] ۴۳۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجَ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى، وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ: إِنَّكَ يَبْطَحَاءُ مُبَارَكَةٌ.

قَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطُنُ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ، وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ.

(المعجم ۷۸) - (بَابُ: لَا يَحُجُّ الْمُبَشِّرُ مُشْرِكًا، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرْيَانًا، وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ) (التحفة ۷۸)

[۳۲۸۷] ۴۳۵- (۱۳۴۷) حَدَّثَنِي هُرُوثُ بْنُ

سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ، يُؤَدُّونَ فِي

برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا۔

النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

ابن شہاب نے کہا: حمید بن عبد الرحمن (بن عوف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر کہا کرتے تھے: قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باب: 79- عرفہ کے دن کی فضیلت

[3288] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے بڑھ کر بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہو، وہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں کی بنا پر فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟“

(المعجم ۷۹) - (بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ) (التحفة ۷۹)

[۳۲۸۸] ۴۳۶- (۱۳۴۸) حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَذْنُوهُمْ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟».

باب: حج اور عمرے کی فضیلت

[3289] امام مالک نے ابو بکر بن عبد الرحمن کے آزاد کردہ غلام سُمی سے، انھوں نے ابو صالح سمان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور حج مبرور، اس کا بدلہ جنت کے سوا اور کوئی نہیں۔“

(المعجم ۱۰۰) - (بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ)

(التحفة ۱۰۰)

[۳۲۸۹] ۴۳۷- (۱۳۴۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ، لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ».

[3290] سفیان بن عیینہ، سہیل، عبید اللہ، وکیع اور سفیان

[۳۲۹۰] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ

(ثوری) سب نے سہی سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک بن انس کی حدیث کے مانند روایت کی۔

وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

[3291] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص (اللہ کے) اس گھر میں آیا، نہ اس نے فحش گوئی کی اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) اس طرح لوٹے گا جس طرح اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔“

[۳۲۹۱] ۴۳۸- (۱۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ».

[3292] ابو عوانہ، ابو احوص، مسعر، سفیان اور شعبہ سب نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور ان سب کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”جس نے حج کیا، پھر اس نے نہ فحش گوئی کی اور نہ کوئی گناہ کیا۔“

[۳۲۹۲] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَخْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ وَسُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: «مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ».

[3293] سیار نے ابو حازم سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، اسی کے مانند۔

[۳۲۹۳] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ.

(المعجم ۸۰) - (بَابُ نُزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ
وَتَوْرِيثِ دُورِهَا) (التحفة ۸۰)

باب: 80- حج کرنے والے کا مکہ میں قیام
کرنا اور اس (مکہ) کے گھروں کا وراثت
میں منتقل ہونا

[3294] یونس بن یزید نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی کہ علی بن حسین نے انھیں خبر دی کہ عمرو بن عثمان بن عفان نے انھیں اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے (آباؤں) کے گھر میں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے احاطوں یا گھروں میں سے کوئی چیز چھوڑی ہے؟“

عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث بنے تھے، اور جعفر اور علی رضی اللہ عنہما نے ان سے کوئی چیز وراثت میں حاصل نہ کی، کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے، جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔

[3295] معمر نے زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے عمرو بن عثمان سے اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (انھوں نے کہا:) میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کل کہاں قیام کریں گے؟ یہ بات آپ کے حج کے دوران میں ہوئی جب ہم مکہ کے قریب پہنچ چکے تھے، تو آپ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟“

[3296] محمد بن ابی حفصہ اور زمعہ بن صالح دونوں نے کہا: ابن شہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے عمرو بن عثمان سے اور انھوں نے

[۳۲۹۴] ۴۳۹- (۱۳۵۱) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ أَوْ دُورٍ».

وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

[۳۲۹۵] ۴۴۰- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ، حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَقَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟».

[۳۲۹۶] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

ابن شہاب عن علی بن حسین، عن عمرو بن عثمان، عن أسامة بن زيد؛ أنه قال: يا رسول الله! أين تنزل غدا، إن شاء الله تعالى؟ وذلك زمن الفتح، قال: «وهل ترك لنا عقيل من منزل؟»

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کل ان شاء اللہ آپ کہاں ٹھہریں گے؟ یہ فتح مکہ کا زمانہ تھا، آپ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے!“

فائدہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دونوں دفعہ مکہ داخل ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا، یہ سوال فطری تھا۔ آپ نے دونوں بار یہ جواب دیا کہ کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر وغیرہ چھوڑا ہے۔ مقصود یہ تھا کہ اگر آبائی گھر ہوتا تو اس میں قیام کرتے۔ اب جہاں اللہ کا حکم ہوگا، وہیں قیام کریں گے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ کا جھنڈا حجون میں گاڑا گیا اور حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ سے واپس آتے ہوئے خیف بنی کنانہ میں جسے صہب بھی کہا جاتا تھا، آپ نے قیام فرمایا۔

باب: 81- مکہ سے ہجرت کر جانے والوں کے لیے حج و عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد وہاں تین دن ٹھہرنا جائز ہے، زیادہ نہیں

(المعجم ۸۱) - (بَابُ جَوَازِ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ لِلْمُهَاجِرِ مِنْهَا، بَعْدَ فَرَاغِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلَا زِيَادَةٍ) (التحفة ۸۱)

[3297] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبدالرحمن بن حمید (بن عبدالرحمن بن عوف) سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے پوچھتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے: کیا آپ نے مکہ میں قیام کرنے کے بارے میں (رسول اللہ ﷺ کا) کوئی فرمان سنا ہے؟ سائب نے جواب دیا: میں نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا: کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”(مکہ سے) ہجرت کر جانے والے کے لیے (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد مکہ میں تین دن قیام کرنا جائز ہے۔“ گویا آپ یہ فرما رہے تھے کہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرے۔

[۳۲۹۷] ۴۴۱- (۱۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: هَلْ سَمِعْتُ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةٌ ثَلَاثَ، بَعْدَ الصُّدْرِ، بِمَكَّةَ» كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا.

[3198] سفیان بن عیینہ نے ہمیں عبدالرحمن بن حمید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا،

[۳۲۹۸] ۴۴۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

وہ اپنے ہم نشینوں سے کہہ رہے تھے: تم نے (حج کے بعد) مکہ میں ٹھہرنے کے بارے میں کیا سنا؟ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے علاءؓ یا کہا: علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہجرت کر جانے والا اپنی عبادت (حج یا عمرہ) مکمل کرنے کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہر سکتا ہے۔“

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ: مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ - أَوْ قَالَ: الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ، ثَلَاثًا».

[3299] صالح نے عبدالرحمن بن حمید سے روایت کی کہ انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا، وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سوال کر رہے تھے تو سائب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”مہاجر (منی سے) لوٹنے کے بعد تین راتیں مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔“

[۳۲۹۹] ۴۴۳- (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ثَلَاثُ لَيَالٍ يُمْكِنُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ، بَعْدَ الصَّدْرِ».

[3300] اسماعیل بن محمد بن سعد نے مجھے خبر دی کہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے انھیں بتایا کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے انھیں رسول اللہ سے خبر دی: آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہاجر کا اپنی عبادت مکمل کرنے کے بعد مکہ میں قیام تین دن تک کا ہے۔“

[۳۳۰۰] ۴۴۴- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءٌ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَكَثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ، ثَلَاثًا».

[3301] ضحاک بن مخلد نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں ابن جریر نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

[۳۳۰۱] (...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(المعجم ۸۲) - (بَابُ تَحْرِيمِ مَكَّةَ وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَخِلَافِهَا وَشَجَرِهَا وَلَقَطِطِهَا، إِلَّا لِمُنْشِدٍ، عَلَى الدَّوَامِ) (التحفة ۸۲)

باب: 82- مکہ حرم ہے، اس میں شکار کرنا، اس کی گھاس اور درخت کا ٹٹا اور اعلان کرنے والے کے سوا (کسی کا) یہاں سے کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھانا ہمیشہ کے لیے حرام ہے

[۳۳۰۲] ۴۴۵- (۱۳۵۳) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتَحَ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا»، وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتَحَ مَكَّةَ: «إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُغْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنْقَرُ صَنْدُؤُهُ، وَلَا يُلْتَقِطُ لَقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خِلَافُهَا» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا الْإِذْحَرُ، فَإِنَّهُ لَقَيْنِهِمْ وَلَبِئْتِهِمْ، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْحَرُ». [انظر: ۴۸۲۹]

[3302] جریر نے ہمیں منصور سے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے طاووس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ”اب ہجرت نہیں ہے، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں نفیر عام (جہاد میں حاضری) کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو۔“ اور آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ”بلاشبہ یہ شہر (ایسا) ہے جسے اللہ نے (اس وقت سے) حرمت عطا کی ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت (کی وجہ) سے قیامت تک کے لیے محترم ہے اور مجھ سے پہلے کسی ایک کے لیے اس میں لڑائی کو حلال قرار نہیں دیا گیا اور میرے لیے بھی دن میں سے ایک گھڑی کے لیے ہی اسے حلال کیا گیا ہے، (اب) یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے، اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار کو ذرا کرنے نہ بھگایا جائے، کوئی شخص اس میں گری ہوئی چیز کو نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اس کا اعلان کرے، نیز اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔“ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سوائے اذخر (خوشبودار گھاس) کے، وہ ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے (ضروری) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”سوائے اذخر کے۔“

[3303] مفضل نے ہمیں منصور سے اسی سند کے ساتھ

[۳۳۰۳] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور انھوں نے ”جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے، اور ”قال“ (لڑائی) کے بجائے ”قتل“ کا لفظ کہا، اور کہا: ”یہاں کی گری پڑی چیز اس شخص کے سوا جو اس کا اعلان کرے، کوئی نہ اٹھائے۔“

[3304] ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عمرو بن سعید سے، جب وہ (ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف) مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا، کہا: اے امیر! مجھے اجازت دیں، میں آپ کو ایک ایسا فرمان بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمایا تھا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد رکھا اور جب آپ نے اس کے الفاظ بولے تو میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ”بلاشبہ مکہ کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے، لوگوں نے نہیں۔ کسی آدمی کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، حلال نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے اور نہ (یہ حلال ہے کہ) کسی درخت کو کاٹے۔ اگر کوئی شخص اس میں رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کی بنا پر رخصت نکالے تو اسے کہہ دینا: بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی تمہیں اس کی اجازت نہیں دی۔ اور اس نے مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی اور آج ہی اس کی حرمت اسی طرح واپس آگئی ہے جیسے کل اس کی حرمت موجود تھی، اور جو حاضر ہے (یہ بات) اس تک پہنچا دے جو حاضر نہیں۔“ اس پر ابو شریح رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: (جواب میں) عمرو نے تم سے کیا کہا؟ (کہا:) اس نے جواب دیا: اے ابو شریح! میں یہ بات تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان (باغی) کو، خون کر کے بھاگ آنے والے کو اور چوری کر کے فرار ہونے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ» وَقَالَ: بَدَلَ الْقِتَالِ «الْقَتْلِ» وَقَالَ: «لَا يُلْتَقِطُ لِقَطْعُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا».

[۳۳۰۴] ۴۴۶- (۱۳۵۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ، وَهُوَ يَنْتَعِثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي، أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعْتُهُ أَذْنَائِي وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَائِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلَيُبَلِّغَنَّ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ» فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو؟ قَالَ: أَنَا أَغْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ، يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِبًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

فائدہ: نافرمان کی بات من گھڑت تھی۔ ہاں جس پر حد عائد ہوتی ہو یا قصاص، اسے پناہ حاصل نہیں ہوتی۔

[3305] ولید بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا): ہمیں اوزاعی نے حدیث سنائی، (کہا): مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث سنائی، (کہا): مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور (انہوں نے کہا): مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: جب اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح عطا کی تو آپ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثنایاں کی، پھر فرمایا: ”بلاشبہ اللہ نے ہاتھی کو مکہ سے روک دیا۔ اور اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر تسلط عطا کیا، مجھ سے پہلے یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ تھا، میرے لیے دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال کیا گیا، اور میرے بعد یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ اس لیے نہ اس کے شکار کو ذرا کر بھگایا جائے اور نہ اس کے کانٹے (دار درخت) کاٹے جائیں، اور اس میں گری پڑی کوئی چیز اٹھانا اعلان کرنے والے کے سوا کسی کے لیے حلال نہیں۔ اور جس کا کوئی قریبی (عزیز) قتل کر دیا جائے اس کے لیے دو صورتوں میں سے وہ ہے جو (اس کی نظر میں) بہتر ہو: یا اس کی دیت دی جائے یا (قاتل) قتل کیا جائے۔“ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اذخر کے سوا، ہم اسے اپنی قبروں (کی سلوں کی درزوں) اور گھروں (کی چھتوں) میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذخر کے سوا۔“ اس پر اہل یمن میں سے ایک آدمی، ابوشاہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! (یہ سب) میرے لیے لکھوا دیجیے“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔“

ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: اس (یمنی) کا یہ کہنا ”اے اللہ کے رسول! مجھے لکھوادیں“ (اس سے مراد) کیا تھا؟ انہوں نے کہا: یہ خطبہ (مراد تھا) جو اس نے رسول

[۳۳۰۵] ۴۴۷- (۱۳۵۵) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ الْوَلِيدِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ، قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُقْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخَرَ»، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اُكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ».

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اُكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ!؟ قَالَ: هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

اللہ ﷻ سے سنا تھا۔

[3306] شیامان نے یحییٰ سے روایت کی، (کہا:) مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنو لویث کا ایک آدمی اپنے ایک مقتول کے بدلے میں، جسے انھوں (بنو لویث) نے قتل کیا تھا، قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھے اور خطبہ ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عز وجل نے ہاتھی کو مکہ (پر حملے) سے روک دیا جبکہ اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو اس پر تسلط عطا کیا۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد بھی ہرگز کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ سن لو! یہ میرے لیے دن کی ایک گھڑی بھر حلال کیا گیا تھا اور (اب) یہ میری اس موجودہ گھڑی میں بھی حرمت والا ہے۔ نہ ڈنڈے کے ذریعے سے اس کے کانٹے جھاڑے جائیں، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی اعلان کرنے والے کے سوا کوئی اس میں گری ہوئی چیز اٹھائے۔ اور جس کا کوئی قریبی قتل کر دیا گیا اس کے لیے دو صورتوں میں سے وہ ہے جو (اس کی نظر میں) بہتر ہو: یا اسے عطا کر دیا جائے۔ یعنی خون بہا۔ یا مقتول کے گھر والوں کو اس سے بدلہ لینے دیا جائے۔“ کہا: تو اہل یمن میں سے ایک آدمی آیا جسے ابوشاہ کہا جاتا تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیں، آپ نے فرمایا: ”ابوشاہ کو لکھ دو۔“ قریش کے ایک آدمی نے عرض کی: اذخر کے سوا، (کیونکہ) ہم اسے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں استعمال کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اذخر کے سوا۔“

[۳۳۰۶] ۴۴۸- (...) حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ خُرَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَكَرَبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا! وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا! وَإِنَّهَا لَأُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ، أَلَا! وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ، حَرَامٌ، لَا يُخْبِطُ شَوْكُهَا، وَلَا يُغَضِّدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهَوَّ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُعْطَى - يَغْنِي الدِّيَّةَ - وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ» - قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: أَكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «أَكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

باب: 83- بلا ضرورت مکہ میں اسلحہ اٹھانے کی
ممانعت

(المعجم ۸۳) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السَّلَاحِ
بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ) (التحفة ۸۳)

[3307] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”تم میں سے کسی کے لیے مکہ میں اسلحہ اٹھانا حلال نہیں۔“

[۳۳۰۷] ۴۴۹- (۱۳۵۶) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السَّلَاحَ».

باب: 84- بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز

ہے

(المعجم ۸۴) - (بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ

إِحْرَامٍ) (التحفة ۸۴)

[3308] عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، قعنبی نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، قتیبہ نے کہا: ہم سے امام مالک نے حدیث بیان کی اور یحییٰ نے کہا۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا ابن شہاب نے آپ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو؟“ تو امام مالک نے جواب دیا: ہاں۔

[۳۳۰۸] ۴۵۰- (۱۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ؛ وَأَمَّا فُتَيْبَةُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَالَ يَحْيَى: - وَاللَّفْظُ لَهُ - قُلْتُ لِمَالِكٍ: أَحَدَّثَكَ ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مَغْفَرٌ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ، فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»؟ فَقَالَ مَالِكٌ: نَعَمْ.

[3309] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور قتیبہ بن سعید ثقفی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا: ہمیں معاویہ بن عمار دہنی نے ابو زبیر سے خبر دی اور قتیبہ نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ انھوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے۔ قتیبہ نے کہا: فتح مکہ کے دن۔ بغیر احرام کے داخل ہوئے اور آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ تھا۔

[۳۳۰۹] ۴۵۱- (۱۳۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ فُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا - مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ - وَقَالَ فُتَيْبَةُ: دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ - وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

تقیہ کی روایت میں ہے (معاویہ بن عمار نے) کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔

وَفِي رِوَايَةٍ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

[3310] شریک نے ہمیں عمار دہنی سے خبر دی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

[۳۳۱۰] (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ .

[3311] وکیع نے ہمیں مساور وراق سے خبر دی، انھوں نے جعفر بن عمرو بن حریت سے، انھوں نے اپنے والد (عمرو بن حریت بن عمرو مخزومی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا جبکہ آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ تھا۔

[۳۳۱۱] ۴۵۲- (۱۳۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ .

[3312] ابوبکر بن ابی شیبہ اور حسن طوائفی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے مساور وراق سے حدیث بیان کی، مجھے حدیث بیان کی (جعفر بن عمرو نے)۔ اور طوائفی کی روایت میں ہے، کہا: میں نے جعفر بن عمرو بن حریت سے سنا۔ انھوں نے اپنے والد (عمرو بن حریت رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھ رہا ہوں، آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ ہے، آپ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔ ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے ”منبر پر“ کے الفاظ نہیں کہے۔

[۳۳۱۲] ۴۵۳- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنِي - وَفِي رِوَايَةِ الْحُلَوَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ قَدْ أَرَخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ. وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى الْمِنْبَرِ .

باب: 85- مدینہ کی فضیلت، اس میں برکت کے لیے نبی ﷺ کی دعا، مدینہ کی حرمت، اس کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت اور اس کے حرم کی حدود کا بیان

(المعجم ۸۵) - (بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا، وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا) (التحفة ۸۵)

[3313] عبدالعزیز، یعنی محمد دراوردی کے بیٹے نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عباد بن حمیم سے، انھوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے رہنے والوں کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں نے اس کے صاع اور مد میں اس سے دگنی (برکت) کی دعا کی جتنی ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔“

[3314] عبدالعزیز، یعنی ابن مختار، سلیمان بن بلال اور وہیب (بن خالد باہلی) سب نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، وہیب کی حدیث دراوردی کی حدیث کی طرح ہے: ”اس سے دگنی (برکت) کی جتنی برکت کی ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی“ جبکہ سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن مختار دونوں کی روایت میں ہے: ”جتنی (برکت) کی ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔“

[3315] عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا، اور میں اس (شہر) کی دونوں سیاہ پتھر ملی زمینوں کے درمیان میں واقع حصے کو حرم قرار دیتا ہوں۔“ آپ ﷺ کی مراد مدینہ تھا۔

[3316] نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ مروان بن حکم

[۳۳۱۳] ۴۵۴- (۱۳۶۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا، وَإِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدَّهَا بِمِثْلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ».

[۳۳۱۴] ۴۵۵- (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - [هُوَ الْمَازِنِيُّ] - بِهَذَا الْإِسْنَادِ؛ أَمَّا حَدِيثُ وَهَيْبٍ فَفَكَرَ وَآيَةَ الدَّرَاوَرْدِيِّ: «بِمِثْلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ»؛ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، فَفِي رَوَايَتِهِمَا: «مِثْلُ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ».

[۳۳۱۵] ۴۵۶- (۱۳۶۱) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَّ عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا» - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ -.

[۳۳۱۶] ۴۵۷- (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

نے لوگوں کو خطاب کیا، اس نے مکہ، اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ کیا اور مدینہ، اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ نہ کیا تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے اس کو مخاطب کیا اور کہا: کیا ہوا ہے؟ میں سن رہا ہوں کہ تم نے مکہ، اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ کیا، لیکن مدینہ، اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ نہیں کیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دونوں سیاہ پتھروں والی زمینوں کے درمیان میں واقع علاقے کو حرم قرار دیا ہے اور (آپ ﷺ کا) وہ فرمان خولانی چمڑے میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے میں تمھیں پڑھا دوں۔ اس پر مروان خاموش ہوا، پھر کہنے لگا: اس کا کچھ حصہ میں نے بھی سنا ہے۔

[3317] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو جو ان دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان ہے حرم قرار دیتا ہوں، نہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں اور نہ اس کے شکار کے جانوروں کا شکار کیا جائے۔“

[3318] عبد اللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھ سے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں مدینہ کی دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیانی حصے کو حرام ٹھہراتا ہوں کہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں یا اس میں شکار کو مارا جائے۔“ اور آپ نے فرمایا: ”اگر یہ لوگ جان لیں تو مدینہ ان کے لیے سب سے بہتر جگہ ہے۔ کوئی بھی آدمی اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے

مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ، فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا. فَتَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ: مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْنِهَا، وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أُدِيمِ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأُكَهُ، قَالَ: فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ.

[۳۳۱۷] ۴۵۸- (۱۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْنِهَا، لَا يُقْطَعُ عِضَاهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا».

[۳۳۱۸] ۴۵۹- (۱۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْنِ الْمَدِينَةِ، أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا» وَقَالَ: «الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ

چھوڑ کر نہیں جاتا مگر اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایسا شخص اس میں لے آتا ہے جو اس (جانے والے) سے بہتر ہوتا ہے اور کوئی شخص اس کی تنگدستی اور مشقت پر ثابت قدم نہیں رہتا مگر میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی یا گواہ ہوں گا۔“

[3319] مروان بن معاویہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عثمان بن حکیم انصاری نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح بیان کیا اور حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا: ”اور کوئی شخص نہیں جو اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے آگ میں سیسے کے پھسلنے یا پانی میں نمک کے پھسلنے کی طرح پگھلا دے گا۔“

[3320] اسماعیل بن محمد نے عامر بن سعد سے روایت کی کہ حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) (مدینہ کے قریب) عقیق میں اپنے محل کی طرف روانہ ہوئے، انھوں نے ایک غلام کو دیکھا، وہ درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے پتے جھاڑ رہا تھا، انھوں نے اس سے (اس کا لباس اور ساز و سامان) سلب کر لیا، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ (مدینہ) لوٹے تو غلام کے مالک ان کے پاس حاضر ہوئے، اور ان سے گفتگو کی کہ انھوں نے جو ان کے غلام سے سلب کیا ہے وہ غلام کو یا انھیں۔ واپس کر دیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی پناہ کہ میں کوئی ایسی چیز واپس کروں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بطور غنیمت دی ہے اور انھوں نے وہ (سامان) انھیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو آدمی کسی شخص کو مدینہ میں شکار کرتے ہوئے پکڑ لے، وہ اس کے پکڑے ضبط کر لے اور دوسری روایت میں ہے کہ جو اس کو پکڑ لے تو اس کا اسباب اسی (پکڑنے والے) کا ہے۔ (سنن ابی داود، حدیث: 2037، 2038)

[3321] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے مطلب بن عبد اللہ بن حنظل کے مولیٰ عمرو بن

خَیْرُ مَنَّهُ، وَلَا يَبْتَثُّ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا وَجَهْدِهَا، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[۳۳۱۹] ۴۶۰- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ».

[۳۳۲۰] ۴۶۱- (۱۳۶۴) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ. قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْطُ، فَسَلَبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ، جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غَلَامِهِمْ - أَوْ عَلَيْهِمْ - مَا أَخَذَ مِنْ غَلَامِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ! أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا تَفْلِيهِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ.

[۳۳۲۱] ۴۶۲- (۱۳۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَثُوبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ

ابی عمرو نے خبر دی کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”میرے لیے اپنے (انصار کے) لڑکوں میں سے ایک لڑکا ڈھونڈو جو میری خدمت کیا کرے۔“ ابو طلحہ مجھے سواری پر پیچھے بٹھائے ہوئے لے کر نکلے اور رسول اللہ ﷺ جہاں بھی قیام فرماتے، میں آپ کی خدمت کرتا..... اور (اس) حدیث میں کہا: پھر آپ (لوٹ کر) آئے حتیٰ کہ جب کوہ احد آپ کے سامنے نمایاں ہوا، تو آپ نے فرمایا: ”یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں،“ پھر جب بلندی سے مدینہ پر نگاہ ڈالی تو فرمایا: ”اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کے علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اے اللہ! ان (اہل مدینہ) کے لیے ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔“

[3322] یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے ہمیں عمرو بن ابی عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی..... مگر انھوں نے کہا: ”میں اس کی دونوں کالے سگریزوں والی زمینوں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں۔“

[3323] عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، فلاں مقام سے فلاں مقام تک (کا علاقہ)، جس نے اس میں کوئی بدعت نکالی، پھر انھوں نے مجھ سے کہا، یہ سخت وعید ہے: ”جس نے اس میں بدعت کا ارتکاب کیا اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے نہ کوئی عذر و حیلہ قبول فرمائے گا نہ کوئی بدلہ۔“ کہا:

إِسْمَاعِيلُ . قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ : «الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكَم يَخْدُمُنِي» ، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُزِدُنِي وَرَاءَهُ ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ : ثُمَّ أَقْبَلَ ، حَتَّى إِذَا بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ : «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ : «اللَّهُمَّ ! إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْنِهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ ، اللَّهُمَّ ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَاعِيهِمْ» . [انظر : ٣٤٩٧ ، ٣٥٠٠ ، ٤٦٦٥]

[۳۳۲۲] (...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَفَتِيئَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ عَمْرٍو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : «إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْنِهَا» .

[۳۳۲۳] ۴۶۳- (۱۳۶۶) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ : نَعَمْ ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا . فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَنًا ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : هَذِهِ شَدِيدَةٌ : «مَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَنًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا» قَالَ : فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ :

ابن انس نے کہا: یا (جس نے) کسی بدعت کا ارتکاب کرنے والے کو پناہ دی۔

[3324] ہمیں عاصم احول نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، یہ حرم ہے، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔“

[۳۳۲۴] ۶۶۴- (۱۳۶۷) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا، أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى خِلَافَهَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

[3325] اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ان (اہل مدینہ) کے لیے ان کے ناپنے کے پیمانے میں برکت عطا فرما، ان کے صاع میں برکت عطا فرما اور ان کے مد میں برکت فرما۔“

[۳۳۲۵] ۶۶۵- (۱۳۶۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكْنِيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِّهِمْ».

[3326] زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! مدینہ میں اس سے دگنی برکت رکھ جتنی مکہ میں ہے۔“

[۳۳۲۶] ۶۶۶- (۱۳۶۹) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْنِ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ».

[3327] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابوکریب سب نے ابومعاویہ سے حدیث بیان کی، ابوکریب نے کہا: ہم سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، (کہا: ہمیں اعمش نے ابراہیم تمیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: جس نے یہ گمان کیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفہ۔ (راوی نے) کہا: اور وہ صحیفہ ان کی تموار کے تھیلے کے

[۳۳۲۷] ۶۶۷- (۱۳۷۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَنْ رَعِمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَأُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ - قَالَ: وَصَحِيفَةُ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ

ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ کے علاوہ کچھ ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو اس نے جھوٹ بولا، اس میں (دیت کے) دونوں کے دانتوں (عمروں) اور زخموں (کی دیت) کے کچھ احکام ہیں۔ اور اس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”غیر سے ٹور تک کے درمیان (سارا) مدینہ حرم ہے، جس نے اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا یا بدعت کے کسی مرتکب کو پناہ دی تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی عذر قبول کرے گا نہ کوئی بدلہ، اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری (امان) ایک (جیسی) ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی ایسا کر سکتا ہے (امان دے سکتا ہے۔) جس شخص نے اپنے والد کے سوا کسی اور کا (بیٹا) ہونے کا دعویٰ کیا یا جس (غلام) نے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار کی اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی عذر قبول فرمائے گا نہ بدلہ۔“

ابوبکر اور زبیر کی حدیث آپ ﷺ کے فرمان ”ان کا ادنیٰ شخص بھی ایسا کر سکتا ہے“ پر ختم ہوگئی اور ان دونوں نے وہ حصہ ذکر نہیں کیا جو اس کے بعد ہے اور نہ ان کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ ان کی تلوار کے تھیلے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔“

[3328] علی بن مسہر اور کعبہ دونوں نے اعمش سے، اسی سند کے ساتھ، اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح آخر تک ابومعاویہ سے ابوبکر کی روایت کردہ حدیث ہے، اور (اس میں) یہ اضافہ کیا: ”لہذا جس نے کسی مسلمان کی امان توڑی اس پر اللہ تعالیٰ کی، (تمام) فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا نہ بدلہ۔“ ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”جس نے اپنے والد کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار

سَيَفِيهِ - فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُخْدِنًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَذْلًا، وَدَمَةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْغِي بِهَا أَذْنَاهُمْ، وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَذْلًا».

وَأَنْتَهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: «يَسْغِي بِهَا أَذْنَاهُمْ» وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيَفِيهِ. [انظر:

[۳۷۹۴]

[۳۳۲۸] ۴۶۸- (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ: حَدَّثَنَا. وَكَيْعٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَذْلٌ» وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا:

کی“ اور نہ وکیع کی روایت میں قیامت کے دن کا تذکرہ ہے۔

«مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ» وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

[3329] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابن مسہر اور وکیع کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر اس میں: ”جس نے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے علاوہ کسی کی طرف نسبت اختیار کی“ اور اس پر لعنت کا ذکر نہیں ہے۔

[۳۳۲۹] (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكِيْعٍ، إِلَّا قَوْلَهُ: «مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ» وَذَكَرَ اللَّغْنَةَ لَهُ.

[3330] زائدہ نے سلیمان سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ حرم ہے۔ جس نے اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا یا کسی بدعت کے مرتکب کو پناہ دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا نہ کوئی بدلہ۔“

[۳۳۳۰] ۴۶۹- (۱۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ أَوَى مُخِدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْلٌ وَلَا صَرْفٌ».

[3331] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، اور انھوں نے ”قیامت کے دن“ کے الفاظ نہیں کہے اور یہ اضافہ کیا: ”اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک (جیسا) ہے، ان کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ کی پیش کش کر سکتا ہے۔ جس نے کسی مسلمان کی امان توڑی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا نہ کوئی عذر۔“

[۳۳۳۱] ۴۷۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ» وَزَادَ: «وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْغِي بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْلٌ وَلَا صَرْفٌ».

[3332] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے سعید بن میتب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ کہا کرتے تھے: اگر میں مدینہ

[۳۳۳۲] ۴۷۱- (۱۳۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا

میں ہرنیاں چرتی ہوئی دیکھوں، تو میں انھیں ہراساں نہیں کروں گا (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے دو سیاہ پتھر لیے میدانوں کے درمیان کا علاقہ حرم ہے۔“

[3333] عمر نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دو سیاہ پتھروں والے میدانوں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان دو سیاہ پتھر لیے میدانوں کے درمیان ہرنیوں کو پاؤں تو میں انھیں ہراساں نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے ارد گرد بارہ میل کا علاقہ محفوظ چراگاہ قرار دیا ہے۔

[3334] امام مالک بن انس کے سامنے جن احادیث کی قراءت کی گئی ان میں سے سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ جب (کسی موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آتے، رسول اللہ ﷺ جب اسے پکڑتے تو فرماتے: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، میں تیرا بندہ اور نبی ہوں، انھوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی، میں تجھ سے مدینہ کے لیے اتنی (برکت) کی دعا کرتا ہوں جو انھوں نے مکہ کے لیے کی اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید برکت کی بھی۔“ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ اپنے بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا حَرَامٌ».

[۳۳۳۳] ۴۷۲- (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْ الْمَدِينَةِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الطَّبَاءَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا، وَجَعَلَ اثْنِي عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ، حِمَى.

[۳۳۳۴] ۴۷۳- (۱۳۷۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا، اللَّهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ». قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَضْعَرَ وَلَيْدَ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرُ.

[3335] عبدالعزیز بن محمد مدنی نے ہمیں سہیل بن ابی صالح سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب (کسی موسم کا) پہلا پھل پیش کیا جاتا، تو آپ فرماتے: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت فرما“ پھر آپ وہ پھل اپنے پاس موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔

[۳۳۳۵] ۴۷۴- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ اِبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا، وَفِي مُدَّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَهً مَعَ بَرَكَهٍ». ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَخْضَرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ.

باب: 86- مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی تنگ دستی اور سختیوں پر صبر کرنا

(المعجم ۸۶) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ، وَالصَّبْرِ عَلَى أَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا) (التحفة ۸۶)

[3336] حماد بن اسماعیل بن علیہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے وہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کی کہ انھوں نے مہری کے مولیٰ ابوسعید سے حدیث بیان کی کہ انھیں مدینہ میں بد حالی اور سختی نے آلیا، وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: میں کثیر العیال ہوں اور ہمیں تنگ دستی نے آلیا ہے، میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے افراد خانہ کو کسی سرسبز و شاداب علاقے کی طرف منتقل کر دوں۔ تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا مت کرنا، مدینہ ہی میں ٹھہرے رہو، کیونکہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ (سفر پر) نکلے۔ میرا خیال ہے انھوں نے کہا۔ حتیٰ کہ ہم عسفان پہنچے۔ آپ نے وہاں چند راتیں قیام فرمایا، تو لوگوں نے کہا: ہم یہاں کسی خاص مقصد کے تحت نہیں ٹھہرے ہوئے، اور ہمارے افراد خانہ پیچھے (اکیلے) ہیں ہم انھیں محفوظ نہیں سمجھتے، ان کی یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟“ میں نہیں جانتا آپ

[۳۳۳۶] ۴۷۵- (۱۳۷۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وَهَبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ، أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ، وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا تَفْعَلْ، الزَّمِ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ - أَطْنُ أَنَّهُ قَالَ: - حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِي، فَقَالَ النَّاسُ: وَاللَّهِ! مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَّا نَأْمُنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ؟ - مَا أَذْرِي كَيْفَ قَالَ - وَالَّذِي أَخْلِفَ بِهِ، أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ، أَوْ إِنْ شِئْتُمْ - لَا أَذْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ -

نے کس طرح فرمایا۔ ”اس ذات کی قسم جس کی میں قسم کھاتا ہوں۔“ یا (فرمایا) ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا ہے یا (فرمایا) اگر تم چاہو۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے ان دونوں میں سے کون سا جملہ ارشاد فرمایا۔ میں اپنی اونٹنی پر پالان رکھنے کا حکم دوں، پھر اس کی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں۔“ اور آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت کا اعلان کیا، اور اسے حرم بنایا، اور میں نے مدینہ کو اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حرمت والا قرار دیا کہ اس میں خون نہ بہایا جائے، اس میں لڑائی کے لیے اسلحہ نہ اٹھایا جائے اور اس میں چارے کے سوا (کسی اور غرض سے) اس کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اس برکت کے ساتھ دو برکتیں (مزید عطا) کر دے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ کی کوئی گھاٹی اور درہ نہیں مگر اس پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ تم اس میں واپس آ جاؤ۔“ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”کوچ کرو۔“ تو ہم نے کوچ کیا اور مدینہ آ گئے۔ اس ذات کی قسم جس کی ہم قسم کھاتے ہیں! یا جس کی قسم کھائی جاتی ہے!۔ یہ شک حماد کی طرف سے ہے۔ مدینہ میں داخل ہو کر ہم نے اپنی سوار یوں کے پالان بھی نہیں اتارے تھے کہ بنو عبد اللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا اور اس سے پہلے کوئی چیز انھیں مشتعل نہیں کر رہی تھی۔

لَا مَرْنَ بِنَاقَتِي تُرْحَلْ، ثُمَّ لَا أَحِلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَازِمْنِهَا، أَنْ لَا يَهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ، وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ، اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا، اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا، اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللَّهُمَّ! اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شَعْبٌ وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدُمُوا إِلَيْهَا». ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: - «ارْتَحِلُوا» فَأَرْتَحِلْنَا، فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلِفُ بِهِ - أَلَشُّكَ مِنْ حَمَادٍ - مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا جِئَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمَا يَهِيْجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ.

[3337] علی بن مبارک سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں مہری کے مولیٰ ابوسعید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما اور ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں (مزید) عطا فرما۔“

[3338] شیبان اور حرب، یعنی ابن شداد دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[3339] سعید بن ابوسعید نے مہری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت کی وہ (واقعہ) حرہ کی راتوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، مدینہ سے نقل مکانی کے متعلق ان سے مشورہ چاہا، اور ان سے وہاں کی مہنگائی اور اپنے کثیر العیال ہونے کے بارے میں شکوہ کیا، اور انھیں بتایا کہ وہ مدینہ کی مشقتوں اور فاقوں پر مزید صبر نہیں کر سکتے۔ انھوں نے اس سے کہا: تم پر افسوس! میں تمھیں اس (مدینہ سے نکلنے) کا کبھی مشورہ نہیں دوں گا، بلاشبہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”کوئی شخص نہیں جو اس کی تنگ دستی پر صبر کرتے ہوئے فوت ہو جائے مگر میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارشی یا گواہ بنوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔“

[3340] سعید بن عبد الرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عبد الرحمن نے انھیں اپنے والد ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ

[۳۳۳۷] ۴۷۶- (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مِدَّنَا وَصَاعِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ».

[۳۳۳۸] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[۳۳۳۹] ۴۷۷- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ؛ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، لِيَالِي الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنَّ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَا وَاثِيهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيَحْك! لَا أَمْرُكَ بِذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَاثِيهَا فَيَمُوتَ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِذَا كَانَ مُسْلِمًا».

[۳۳۴۰] ۴۷۸- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ

فرما رہے تھے: ”میں مدینہ کی دو سیاہ پتھروں والی زمین کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔“ پھر ابوسعید رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو پکڑ لیتے، اور ابوبکر نے کہا: ہم میں سے کسی کو دیکھتے کہ اس کے ہاتھ میں پرندہ ہے۔ تو اسے اس کے ہاتھ سے چھڑاتے، پھر اسے آزاد کر دیتے۔

[3341] سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”بلاشبہ یہ حرم ہے، امن والا ہے۔“

[3342] عہدہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم مدینہ آئے جبکہ وہ وبا کا شکار تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ بھی بیمار ہوئے، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی بیماری کو دیکھا تو فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ کو محبوب بنادے جیسے تو نے مکہ کو محبوب بنایا یا اس سے بھی زیادہ۔ اور اس کو صحت والا بنادے، اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف منتقل کر دے۔“

[3343] ابواسامہ اور ابن نمیر دونوں نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[3344] نافع نے ہمیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث

وَابْنُ نُمَيْرٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ» - قَالَ - : ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَجِدُ - أَحَدَنَا، فِي يَدِهِ الطَّيْرُ، فَيَمُكُّهُ مِنْ يَدِهِ، ثُمَّ يُرْسِلُهُ.

[۳۳۴۱] ۴۷۹- (۱۳۷۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنَيْفٍ قَالَ: أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ».

[۳۳۴۲] ۴۸۰- (۱۳۷۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ، فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلَالٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ! حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدَّهَا، وَحَوِّلْ حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ».

[۳۳۴۳] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[۳۳۴۴] ۴۸۱- (۱۳۷۷) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اس (مدینہ) کی تنگ دستی پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی ہوں گا یا گواہ۔“

[3345] امام مالک نے قطن بن وہب بن عویمر بن اجدع سے روایت کی، انھوں نے حضرت زبیر کے آزاد کردہ غلام یحسین سے روایت کی، انھوں نے انھیں (قطن کو) خبر دی کہ وہ قنہ (واقعہ حرہ) کے دوران میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی سلام کرنے حاضر ہوئی اور عرض کی: ابو عبد الرحمن! ہمارے لیے گزراوقات مشکل ہو گئی ہے، لہذا میں مدینہ سے نقل مکانی کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: (یہیں مدینہ میں) بیٹھی رہو، نادان عورت! بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی بھی اس کی تنگ دستی اور سختی پر صبر نہیں کرتا مگر قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہ ہوں گا یا سفارشی۔“

[3346] ضحاک نے ہمیں قطن خزامی سے خبر دی، انھوں نے مصعب کے مولیٰ یحسین سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اس (شہر) کی تنگ دستی اور سختی پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا یا سفارشی۔“ ان کی مراد مدینہ سے تھی۔

[3347] علاء بن عبد الرحمن (بن یعقوب) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے کوئی

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ: أَخْبَرَنِي عِيسَى ابْنُ حَفْصٍ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عمرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأَوَائِهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[۳۳۴۵] ۴۸۲- (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبٍ بْنِ عُوَيْرِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنْ يُحْسَنَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفَيْتَةِ؛ فَاتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تَسْلَمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! اسْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: أَفْعَلِي، لِكَأَعِ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا، أَوْ شَفِيعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[۳۳۴۶] ۴۸۳- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنِ الْخَزَاعِيِّ، عَنْ يُحْسَنَ مَوْلَى مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا، أَوْ شَفِيعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ» يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

[۳۳۴۷] ۴۸۴- (۱۳۷۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ

شخص مدینہ کی تنگدستی اور مشقت پر صبر نہیں کرتا مگر قیامت کے دن، میں اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا۔“

[3348] ابو عبد اللہ قراظ کہتے ہیں: میں نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (آگے) اسی کے مانند ہے۔

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا».

[۳۳۴۸] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عَيْسَى؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3349] صالح بن ابوصالح نے اپنے والد سے، انھوں

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مدینہ کی مشقتوں پر صبر نہیں کرتا“ (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[۳۳۴۹] (...) وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ

عَيْسَى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ» بِمِثْلِهِ.

باب: 87- مدینہ منورہ طاعون اور دجال کے داخلے سے محفوظ ہے

(المعجم ۸۷) - (بَابُ صَيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالِدَّجَالِ إِلَيْهَا) (التحفة ۸۷)

[3350] نعيم بن عبد اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں داخل ہونے کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔“

[۳۳۵۰] ۴۸۵- (۱۳۷۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَالُ».

[3351] اسماعیل بن جعفر سے روایت ہے، (کہا: علاء

نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرق کی جانب سے مسیح دجال آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ (میں داخلے کا) ہو گا یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں وہ ہلاک ہو جائے گا۔“

[۳۳۵۱] ۴۸۶- (۱۳۸۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هَمَّتُهُ الْمَدِينَةُ. حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أَحَدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ

وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهَذَا لِكَ تَبْهَلِكُ».

(المعجم ۸۸) - (بَابُ: الْمَدِينَةُ تَنْفِي خَبَثَهَا
وَتُسَمَّى طَابَةً وَطَيِّبَةً) (التحفة ۸۸)

باب: 88- مدینہ اپنے میل کچیل (شریر لوگوں)
کو نکال دیتا ہے اور اس کا نام طابہ (پاک کرنے
والا) اور طیبہ (پاکیزہ) ہے

[3352] ہمیں عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے حدیث بیان کی، انھوں نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے چچا زاد اور قریبی کو دعوت دے گا: خوشحالی کی طرف آؤ، خوشحالی کی طرف آؤ! حالانکہ اگر وہ جان لیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی ایک شخص بھی اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے نہیں نکلے گا مگر اللہ تعالیٰ وہاں، اس کی جگہ لینے والا اس سے بہتر شخص لے آئے گا۔ سنو! مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے، ہر گندی چیز کو نکال باہر کرتا ہے، اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے اندر سے اسی طرح شریر لوگوں کو نکال نہیں دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی گندگی (میل، زنگ) کو نکال دیتی ہے۔“

[3353] امام مالک بن انس نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، انھوں نے کہا، میں نے ابو حباب سعید بن یسار سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک بستی (کی طرف ہجرت کر جانے) کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھاجائے گی (سب پر غالب آجائے گی)۔ لوگ اسے یشرب کہتے ہیں، وہ مدینہ ہے، وہ (شریر) لوگوں کو نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔“

[۳۳۵۲] ۴۸۷- (۱۳۸۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيْبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ، أَلَا! إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكَبِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[۳۳۵۳] ۴۸۸- (۱۳۸۲) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْهُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِقَرِيْبَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[3354] سفیان اور عبد الوہاب دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور دونوں نے کہا: ”جیسے بھٹی میل کو نکال دیتی ہے۔“ ان دونوں نے لوہے کا ذکر نہیں کیا۔

[۳۳۵۴] (....) وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: «كَمَا تَنْفِي الْكَبِيرُ الْحَبَثَ» لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ.

[3355] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدو نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ اس کے بعد اس بدو کو مدینہ میں بخار نے آیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا، اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ! مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمادیا۔ وہ پھر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ آپ نے دوبارہ انکار کر دیا، پھر وہ (تیسری بار) آیا، اور کہا: اے محمد! مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ آپ نے (پھر) انکار فرمایا۔ اس کے بعد اعرابی نکل گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ بھٹی کی طرح ہے، وہ اپنے میل (برے لوگوں) کو باہر نکال دیتا ہے اور یہاں کا پاکیزہ (خالص ایمان والا) نکھر جاتا ہے۔“

[۳۳۵۵] ۴۸۹- (۱۳۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ، تَنْفِي حَبْثَهَا وَيَنْصَعُ طَيْبُهَا».

[3356] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ یہ طیبہ (پاک) ہے، — آپ کی مراد مدینہ سے تھی۔ یہ میل کچیل کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔“

[۳۳۵۶] ۴۹۰- (۱۳۸۴) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ - وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ - سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا طَيِّبَةٌ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - وَإِنَّهَا تَنْفِي الْحَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبَثَ الْفِضَّةِ».

[3357] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ”طابہ“ رکھا ہے۔“

[۳۳۵۷] ۴۹۱- (۱۳۸۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ».

(المعجم ۷۹) - (بَابُ تَحْرِيمِ إِرَادَةِ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَأَنَّ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللَّهُ
(التحفة ۸۹)

باب: 89- اہل مدینہ سے برائی کرنے کا ارادہ
بھی حرام ہے اور جس نے ان کے بارے میں
ایسا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے پگھلا دے گا

[3358] عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یحسَن نے مجھے
ابو عبد اللہ قراط سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے کہا: ابو القاسم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: ”جس نے اس شہر مدینہ کے رہنے والوں کے
ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا
جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔“

[3359] محمد بن حاتم اور ابراہیم بن دینار نے مجھے حدیث
بیان کی، دونوں نے کہا: ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی،
نیز محمد بن رافع نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا: ہمیں عبد الرزاق
نے حدیث سنا، انھوں (حجاج اور عبد الرزاق) نے ابن
جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن
عمارہ نے خبر دی کہ انھوں نے (ابو عبد اللہ) قراط سے سنا اور
وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں (شاگردوں) میں سے
تھے، وہ یقین سے کہتے تھے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس
نے اس کے باشندوں کے ساتھ — آپ کی مراد مدینہ سے
تھی — برائی کا ارادہ کیا، اللہ اسے اس طرح پگھلا دے گا
جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔“

ابن حاتم نے ابن یحسَن کی حدیث میں سوء (برائی)
کی جگہ شر (نقصان) کا لفظ بیان کیا۔

[۳۳۵۸] ۴۹۲- (۱۳۸۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ:
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْنَسَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطِ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «مَنْ
أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ بِسُوءٍ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ -
أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[۳۳۵۹] ۴۹۳- (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ؛
ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،
جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقُرَاطَ - وَكَانَ مِنْ
أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا
بِسُوءٍ - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ
الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ، فِي حَدِيثِ ابْنِ يَحْنَسَ،
بَدَلًا قَوْلِهِ بِسُوءٍ: شَرًّا.

[3360] ابوبارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ اور محمد بن عمرو

دونوں نے ابو عبد اللہ قراط سے سنا، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے سنا۔

[۳۳۶۰] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرٍ مَوْسَى بْنِ أَبِي عِيسَى؛ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاطَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3361] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے ہمیں عمر بن نبیہ

سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے دینار قراط نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔“

[۳۳۶۱] ۴۹۴- (۱۳۸۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ: أَخْبَرَنِي دِينَارُ الْفَرَّاطِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3362] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں عمر بن نبیہ کعبی سے

حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عبد اللہ قراط سے روایت کی کہ انھوں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آگے) اسی کے مانند ہے، البتہ انھوں نے کہا: ”بڑی مصیبت یا برائی (میں مبتلا کرنے) کا ارادہ کیا۔“

[۳۳۶۲] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ الْكُعْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاطِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِدَهُمْ أَوْ بِسُوءٍ».

[3363] اسامہ بن زید نے ہمیں ابو عبد اللہ قراط سے

حدیث بیان کی، (اسامہ نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابو ہریرہ اور سعد رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ دونوں کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اہل مدینہ کے لیے ان کے مد میں برکت عطا فرما۔“ آگے (اسی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں ہے: ”جس نے اس کے باشندوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔“

[۳۳۶۳] ۴۹۵- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاطِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدًا يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدْهَمٍ»، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

(المعجم ۹۰) - (بَابُ تَرْغِيبِ النَّاسِ فِي
الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ) (التحفة ۹۰)

باب: ۹۰- مختلف ممالک کی فتوحات کے وقت
مدینہ میں رہنے کی ترغیب

[3364] کج نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شام فتح کر لیا جائے گا تو کچھ لوگ انتہائی تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔ پھر یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیز رفتاری سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں، پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔“

[3365] ہمیں ابن جریر نے خبر دی، (کہا: مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”یمن فتح ہوگا، کچھ لوگ تیز رفتاری سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور اپنی بات ماننے والوں کو لا کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں، پھر شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل و عیال اور اپنی بات ماننے والوں کو لا کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔ پھر عراق فتح ہوگا،

[۳۳۶۴] ۴۹۶- (۱۳۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبْشُرُونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تَفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبْشُرُونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تَفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبْشُرُونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

[۳۳۶۵] ۴۹۷- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يَفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يَفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي

تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے، وہ اپنے اہل و عیال اور جو ان کی بات مانے گا ان کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔“

قَوْمٌ يُبْسُونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

باب: 91- مدینہ کو بہترین حالت میں ہونے کے باوجود لوگوں کے اسے چھوڑ دینے کے بارے میں آپ ﷺ کی پیشین گوئی

(المعجم ۹۱) - (بَابُ إِخْبَارِهِ ﷺ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ) (التحفة ۹۱)

[3366] ابو صفوان اور ابن وہب نے یونس بن یزید سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے بارے میں فرمایا: ”اس کے رہنے والے، اس کے بہترین حالت میں ہونے کے باوجود، اسے اس حالت میں چھوڑ دیں گے کہ وہ خوراک کے متلاشیوں کے قدموں کے نیچے روندنا جا رہا ہوگا۔“ آپ ﷺ کی مراد درندوں اور پرندوں سے تھی۔

[۳۳۶۶] ۴۹۸- (۱۳۸۹) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ: ح: وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ مُذَلَّةً لِلْعَوَافِي» يَعْنِي السَّبَاعَ وَالطَّيْرَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: یہ ابو صفوان، عبد اللہ بن عبد الملک ہے، دس سال تک ابن جریج کا (پروردہ) یتیم، جوان کی گود میں تھا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو صَفْوَانَ هَذَا، هُوَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، يَتِيمٌ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ، كَانَ فِي حَجْرِهِ.

[3367] عقیل بن خالد نے مجھے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”لوگ مدینہ کو اس کی بہترین حالت کے باوجود چھوڑ دیں گے، وہاں خوراک تلاش کرنے والوں کے سوا کوئی آکر نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ کی مراد درندوں اور پرندوں سے تھی۔ پھر مزینہ (قبیلے) سے دو چرواہے نکلیں گے، مدینہ کا ارادہ کریں گے، اپنی کمبریوں پر چلا رہے ہوں گے۔“

[۳۳۶۷] ۴۹۹- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي - يُرِيدُ عَوَافِي السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ - ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مَرْيَنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ،

يَنْعِقَانِ بَعْنَهُمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحُشًا، حَتَّى إِذَا
 بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، خَرَا عَلَى وُجُوهِهِمَا» .
 وہ دونوں اسے (مدینہ کو) ویران پائیں گے حتیٰ کہ جب وہ
 دونوں ثنیۃ الوداع میں پہنچیں گے تو اپنے چہروں کے بل گر
 پڑیں گے (اور مر جائیں گے)۔

✽ فائدہ: بخاری کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں آخری انسان ہوں گے جن کا حشر ہوگا۔ بالکل آخری دور میں جب کسی انسان
 میں ایمان باقی نہ ہوگا تو مدینہ بھی کی طرح سب کو نکال چکا ہوگا۔ چند پرند آئیں گے۔ جو دو انسان اندر داخل ہونا چاہیں گے وہ بھی
 ثنیۃ الوداع سے نہ بڑھ پائیں گے۔

باب: 92- آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان
 والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت

(المعجم ۹۲) - (بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ
 وَمَنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مَنْبَرِهِ) (التحفة ۹۲)

[3368] عبد اللہ بن ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انھوں
 نے عبد اللہ بن زید (بن عاصم) مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو (جگہ) میرے گھر اور
 میرے منبر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے
 ایک باغ ہے۔“

[۳۳۶۸] ۵۰۰- (۱۳۹۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
 سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ،
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ،
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ
 رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[3369] ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے عبد اللہ
 بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول
 اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جو (جگہ) میرے منبر
 اور میرے گھر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے
 ایک باغ ہے۔“

[۳۳۶۹] ۵۰۱- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ
 عَنْ زَيْدِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ
 تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ مَنْبَرِي وَبَيْتِي
 رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[3370] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان
 (کی جگہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا
 منبر میرے حوض پر ہے۔“

[۳۳۷۰] ۵۰۲- (۱۳۹۱) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ
 حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 سَعِيدٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:
 حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ

بَيْنِي وَمِنْ بَرِي رَوْضَةً مِّن رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْ بَرِي عَلَى حَوْضِي».

فائدہ: منبر کا اصل مقام حوض پر ہے اور قیامت کے دن اسی پر ہوگا۔ یا اب بھی اسی کے اوپر ہی ہے لیکن فاصلے سمیت اس جہت کا ابھی ہمیں ادراک نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب: 93- اُحد پہاڑ کی فضیلت

(المعجم ۹۳) - (بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ) (التحفة ۹۳)

[3371] حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: غزوہ تبوک کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے..... اور (آگے) حدیث بیان کی، اس میں ہے: پھر ہم (سفر سے واپس) آئے حتیٰ کہ ہم وادی قریٰ میں پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنی رفتار تیز کرنے والا ہوں، تم میں سے جو چاہے وہ میرے ساتھ تیزی سے آجائے اور جو چاہے وہ ٹھہر کر آجائے۔“ پھر ہم نکلے، حتیٰ کہ جب بلندی سے ہماری نگاہ مدینہ پر پڑی تو آپ نے فرمایا: ”یہ طاہہ (پاک کرنے والا شہر) ہے، اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ (ایسا) ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“

[۳۳۷۱] ۵۰۳- (۱۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي مُسْرِعٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ»، فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هَذِهِ طَابَةٌ، وَهَذَا أُحُدٌ، وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». [انظر: ۵۹۴۸]

[3372] عبید اللہ بن معاذ نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں قرہ بن خالد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“

[۳۳۷۲] ۵۰۴- (۱۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ».

[3373] حرمی بن عمارہ نے مجھے سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کی طرف دیکھا اور

[۳۳۷۳] (....) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ: «إِنَّ أَحَدًا جَبَلَ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». فرمایا: ”بے شک احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“

باب: ۹۴- مکہ اور مدینہ کی دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے کی فضیلت

(المعجم ۹۴) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدِي الْمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ) (التحفة ۹۴)

[3374] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ نے فرمایا: ”میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔“

[۳۳۷۴] ۵۰۵- (۱۳۹۴) حَدَّثَنِي عَمْرُو التَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3375] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اس مسجد میں ایک نماز کسی بھی اور مسجد کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام (کی نماز) کے۔“

[۳۳۷۵] ۵۰۶- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3376] ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور جہیمہ والوں کے آزاد کردہ غلام ابو عبد اللہ اغر سے روایت ہے۔ اور یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں (شاگردوں) میں سے تھے۔ ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کو چھوڑ کر، دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء میں سے آخری ہیں، اور آپ کی مسجد (بھی کسی نبی کی تعمیر کردہ) آخری مسجد ہے۔

[۳۳۷۶] ۵۰۷- (...) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ مَوْلَى الْجُهَيْنِيِّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ
الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا: ہمیں اس بارے میں شک
نہ تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے
بیان کر رہے ہیں، چنانچہ اسی بات نے ہمیں روکے رکھا کہ ہم
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں (رسول
اللہ ﷺ سے سماع کا) اثبات کرائیں حتیٰ کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
فوت ہو گئے تو ہم نے آپس میں اس بات کا تذکرہ کیا اور
ایک دوسرے کو ملامت کی کہ ہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس
بارے میں گفتگو کیوں نہ کی تاکہ اگر انھوں نے یہ حدیث
رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی تو اس کی نسبت آپ ﷺ کی
طرف کر دیتے۔ ہم اسی کیفیت میں تھے کہ عبد اللہ بن ابراہیم
بن قارظ ہمارے ساتھ مجلس میں آئیٹھے تو ہم نے اس حدیث
کا، اور جس بات کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صراحت
کرانے میں ہم نے کوتاہی کی تھی، کا تذکرہ کیا تو عبد اللہ بن
ابراہیم بن قارظ نے ہمیں کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”بلاشبہ میں تمام انبیاء میں سے آخری نبی ہوں،
اور میری مسجد آخری مسجد ہے، (جسے کسی نبی نے تعمیر کیا۔)“

[3377] عبد الوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں
نے یحییٰ بن سعید کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو صالح سے
پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ
کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟
انھوں نے کہا: نہیں، البتہ مجھے عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ
نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث
بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اس

[۳۳۷۷] ۵۰۸- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ.
قَالَ ابْنُ الْمُنْثَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ:
سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ
أَبَا صَالِحٍ: هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ
الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا.
وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ:

مسجد میں ایک نماز اس کے سوا (دوسری) مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر۔ یا فرمایا: ایک ہزار نمازوں کی طرح ہے۔ الا یہ کہ وہ مسجد حرام ہو۔“

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ - أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ - فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ».

[3378] یحییٰ قطان نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[۳۳۷۸] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[3379] یحییٰ قطان نے ہمیں عبید اللہ (بن عمر) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے سوا (دوسری مسجدوں میں) ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔“

[۳۳۷۹] ۵۰۹- (۱۳۹۵) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3380] ابواسامہ، عبید اللہ بن نمیر اور عبدالوہاب سب نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث بیان کی۔

[۳۳۸۰] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كُلُّهُمْ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[3381] موسیٰ جنی نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے..... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[۳۳۸۱] (...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ؛ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3382] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[۳۳۸۲] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3383] لیث نے نافع سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن معبد (بن عباس) سے روایت کی، (کہا:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ایک عورت بیمار ہو گئی، اس نے کہا: اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر ضرور نماز ادا کروں گی۔ وہ صحت یاب ہو گئی، پھر سفر کے ارادے سے تیاری کی، (سفر سے پہلے) وہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام کہنے کے لیے حاضر ہوئی اور انھیں یہ سب بتایا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، اور جو (زاورہ) تم نے تیار کیا ہے وہ کھا لو اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ لو، بلاشبہ! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اس (مسجد) میں ایک نماز پڑھنا اس کے سوا (باقی) تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے، سوائے مسجد کعبہ کے۔“

باب: 95- تین مسجدوں کی فضیلت

[3384] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سلسلہ روایت) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ ”(عبادت کے لیے) تین مسجدوں کے سوا رخت سفر نہ باندھا جائے: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔“

[3385] معمر نے زہری سے اس سند کے ساتھ روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ”(عبادت کے لیے) تین مسجدوں کی طرف رخت سفر باندھا جاسکتا ہے۔“

[۳۳۸۳] ۵۱۰- (۱۳۹۶) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ زُفَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى، فَقَالَتْ: إِنَّ شَفَائِي اللَّهُ لَا خُرْجَنَ فَلَا صَلَاتٍ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَبَرَأْتُ، ثُمَّ تَجَهَّزْتُ تُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَجَاءَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ، فَقَالَتْ [لَهَا مَيْمُونَةُ]: اجْلِسِي فَكُلِّي مَا صَنَعْتُ، وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ».

(المعجم ۹۵) - (بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ) (التحفة ۹۵)

[۳۳۸۴] ۵۱۱- (۱۳۹۷) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا شُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى».

[۳۳۸۵] ۵۱۲- (۱۳۹۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ».

[3386] سلمان اغرنے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف تین مسجدوں کی طرف ہی (عبادت کے لیے) سفر کیا جاسکتا ہے: کعبہ کی مسجد، میری مسجد اور اہلبیاء کی مسجد (مسجد اقصیٰ)۔“

[۳۳۸۶] ۵۱۳- (...) وَحَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ إِبِلْيَاءَ».

باب: 96- جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، وہ مدینہ کی مسجد نبوی ﷺ ہے

(المعجم ۹۶) - (بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ) (التحفة ۹۶)

[3387] حمید خراط سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے سنا، انھوں نے کہا: عبد الرحمن بن ابی سعید خدری میرے ہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے والد کو اس مسجد کے بارے میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، کس طرح ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: میرے والد نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کی ایک اہلیہ محترمہ کے گھر میں حاضر ہوا، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! دونوں مسجدوں میں سے کون سی (مسجد) ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ کہا: آپ نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انھیں زمین پر مارا، پھر فرمایا: ”وہ تمھاری یہی مسجد ہے۔“ مدینہ کی مسجد کے بارے میں۔ (ابوسلمہ نے) کہا: تو میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمھارے والد سے سنا، وہ اسی طرح بیان کر رہے تھے۔

[۳۳۸۷] ۵۱۴- (۱۳۹۸) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْخَرَّاطِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ: قَالَ أَبِي: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتٍ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ: فَأَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: «هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا» - لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ - قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ.

[3388] حمید (طویل) نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے

[۳۳۸۸] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ - قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا،

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ.

مانند روایت کی..... اور انھوں نے سند میں عبدالرحمن بن
ابوسعید کا ذکر نہیں کیا (براہ راست حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت کی۔)

فائدہ: ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پہلے بنی عمرو بن عوف کے ہاں قیام کیا اور وہاں مسجد قباء کی تعمیر فرمائی، پھر مدینہ آ کر
بنو مالک بن نجار کے ہاں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر قیام فرمایا اور کچھ دنوں بعد مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ دونوں کی تائیس
تقویٰ پر ہوئی۔ قرآن مجید میں ایک خاص سیاق میں مسجد قباء کا ذکر اسی صفت کے ساتھ ہوا۔ لوگوں کے ذہنوں میں یہ تصور پیدا ہوا
کہ صرف وہی اس صفت سے متصف ہے، حالانکہ یہی صفت مسجد نبوی میں بدرجہ اولیٰ موجود تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس
بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس مسجد کا نام لیا جس میں یہ صفت بدرجہ اتم موجود تھی، اس سے غالباً اس غلط تصور کا ازالہ بھی
مقصود تھا کہ صرف مسجد قباء کی تائیس تقویٰ پر ہے۔

باب: 97- مسجد قباء، اس میں نماز پڑھنے اور
اس کی زیارت کرنے کی فضیلت

(المعجم ۹۷) - (بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قَبَاءَ،
وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ) (الصفحة ۹۷)

[3389] ابوب نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی،

انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر
اور (کبھی) پیدل قباء کی زیارت فرماتے تھے۔

[۳۳۸۹] ۵۱۵- (۱۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ
أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قَبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3390] ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، (کہا:)

ہمیں عبداللہ بن نمیر اور ابواسامہ نے عبید اللہ سے حدیث
سنائی۔ اسی طرح محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی،
(کہا: میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا: ہمیں
عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی،
انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور (پیدل دونوں
طرح سے) قباء شریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

[۳۳۹۰] ۵۱۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ، لَعَنَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَأْتِي مَسْجِدَ قَبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ
رَكْعَتَيْنِ.

ابوبکر نے اپنی روایت میں کہا: (یہ ابواسامہ نے نہیں بلکہ)
ابن نمیر نے کہا: ”اور آپ ﷺ وہاں دو رکعتیں نماز ادا کرتے۔“

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ:
فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

[۳۳۹۱] ۵۱۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3391] ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبید اللہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

فائدہ: ہذا رحال، یعنی رخت سفر باندھنے سے مراد یہ ہے کہ دور دراز کے لیے ارادنا یا نذر وغیرہ مان کر سفر کیا جائے۔ کم فاصلے پر کسی سواری کے ذریعے مسجد کی طرف جانا رخت سفر باندھنا نہیں ہے۔

[۳۳۹۲] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ - بَصْرِيُّ ثِقَّةٌ - : حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ.

[3392] خالد بن حارث نے ہمیں ابوعبید بن جراح سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ قطان کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[۳۳۹۳] ۵۱۸- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3393] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

[۳۳۹۴] ۵۱۹- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3394] ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عبد اللہ بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

[۳۳۹۵] ۵۲۰- (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ، وَكَانَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ.

[3395] مجھے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر ہفتے کے روز قباء آتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ہر ہفتے کے روز یہاں تشریف لاتے تھے۔

[۳۳۹۶] ۵۲۱- (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ

[3396] ابن ابی عمر نے سفیان سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتے کے روز

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ آتِي، وَأَبُو سَوَّادٍ هُوَ كَرَّارٌ (کبھی) پیدل تشریف
قُبَاءَ، يَتَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ، كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا لَاتِي تَحِي۔
وَمَا شِيَا۔

قَالَ ابْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔
ابن دینار نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (بھی) ایسا ہی کرتے تھے۔

[3397] سفیان ثوری نے ابن دینار سے اسی سند کے
ساتھ روایت کی، مگر ہر ہفتے کے روز کا ذکر نہیں کیا۔
[3397] ۵۲۲- (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ دِينَارٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ؛ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ۔



www.minhajusunat.com



DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)

Tel,: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231

fax :(+91-22) 2302 0482

E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹ 2100/- (مکمل سیٹ)